وما ارسلنك الا رحمة للعالمين
سیرتِ
مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جلد چہارم
افادات
شیخ الاسلام والمسلمین
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ
شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
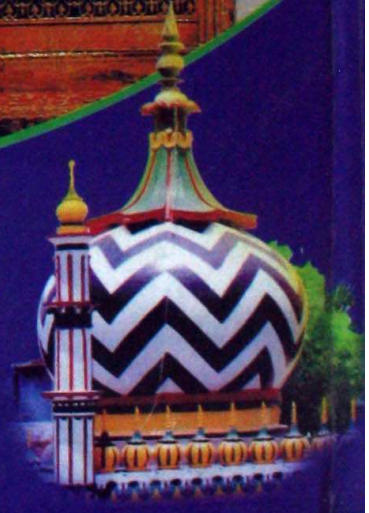
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

تصانیفِ اعلیٰ حضرت سے ماخوذ سیرت الرسول ﷺ کا

عظیم علمی و تحقیقی مجموعہ

شیخ الاسلام والمسلمین
امام احمد رضا خاں محدّث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

محمد عیسیٰ قادری رضوی

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

marfat.com
Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت

جلد 4

شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ

افادات: امام احمد رضا خاں محدث بریلوی

جمع ترتیب: محمد عیسیٰ قادری رضوی

ناشر: ملک شبیر حسین

سن اشاعت: مئی 2007ء / ربیع الثانی 1428ھ

طابع: اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

سرورق: فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور

قیمت: 1600 روپے مکمل سیٹ

شبیر برادرز

marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

مشمولات

شفاعت النبی ● اختیارات مصطفیٰ ● پناہ عالم و عالمیاں ● شہنشاہ کون و مکاں ● تعظیم و تکریم

درود و سلام ● عصمت انبیاء ● توسل و استمداد ● ندائے یا رسول اللہ ● بشریت انبیاء

حدود شرعیہ ● فضائل مکہ و مدینہ ● صحابہ و خلفاء ● رشتہ دار و متعلقین ● حقیقت محمدیہ ﷺ

marfat.com
Marfat.com

فہرست مضامین

جلد چہارم

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

صفحات	مضامین

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

صفحات	مضامین

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

صفحات	مضامین

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

صفحات	مضامین

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

مضامین	صفحات

marfat.com
Marfat.com

صفحات	مضامین

marfat.com
Marfat.com

شفاعت مصطفیٰ جان رحمت ﷺ

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

ولا تنفع الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ۔

اوراس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔

(السبا/۲۳)

marfat.com
Marfat.com

شفاعت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ

اہل علم بیان کرتے ہیں کہ شفاعت کے پانچ مقامات ہیں :

اول : یہ کہ اہل موقف کو شدت وقوت سے اور اس مقام میں رکے رہنے سے اور سورج کی گرمی اور پسینے سے اور انتظار حساب وکتاب سے راحت ونجات دلانے کے لیے ہے۔

دوسرا مقام : سوال وحساب سے معاف کرانے میں اور بے حساب جنت میں داخل کرانے میں ہے۔

تیسرا مقام : ان لوگوں کے لیے جن کا حساب کیا گیا ہو اور وہ مستحق عذاب قرار پا گئے ہوں انھیں اس عذاب سے نجات دلانے کے لیے ہے۔

چوتھا مقام : ان لوگوں کے لیے جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں پھر انھیں وہاں سے نکالا جائے۔

پانچواں مقام : ان لوگوں کے درجات کی بلندی کے لیے ہے جو جنت میں داخل ہو گئے ہیں۔

مقام محمود

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت اور مقام محمود سے فضیلت مرحمت فرمائی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا**۔

عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا فرمائے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے مقام محمود کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا وہ مقام شفاعت ہے، اور عرش کی داہنی جانب اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا ہے جہاں آپ

marfat.com
Marfat.com

کے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا آپ پر اولین و آخرین رشک و غبطہ کریں گے، اسی کی مانند کعب احبار اور حسن بصری سے مروی ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا اور فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا کہ یا تو اپنی نصف امت کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کروں یا شفاعت کو اختیار کروں تو ان دونوں میں، میں نے شفاعت کو اختیار کیا اس لیے کہ یہ اعم و اشمل ہے۔ اور فرمایا کہ تم یہ گمان رکھتے ہو کہ شفاعت متقیوں کے لیے ہوگی؟ نہیں بلکہ گناہ گاروں اور خطا کاروں کے لیے بھی ہوگی اور یہ شفاعت عذاب کو دور کرنے کے لیے ہے لیکن متقیوں کے درجات کی بلندی کے لیے بھی شفاعت ہوگی۔

صاحب مواہب لدنیہ واحدی سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ مقام محمود، مقام شفاعت ہے، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا۔

هو المقام الذی اشفع فیه لامتی .

یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔

اور ابن الخطیب امام فخر الدین رازی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ لفظ محمود اپنے معنی کی صرف مشعر ہے اس لیے کہ انسان اس وقت محمود ہوتا ہے جب کہ کوئی تعریف کرنے والا اس کی تعریف کرے اور تعریف نہیں ہوتی مگر انعام پر اور مقام شفاعت ایسا مقام ہے کہ جہاں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ مخلوق پر عظیم ترین نعمتیں پہنچیں گی تو ساری مخلوق آپ کی حمد کرے گی اور ثنا کرے گی۔ اگر چہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں تبلیغ احکام اور تعلیم [illegible] کے سبب محمود ہیں لیکن اس نرالے مقام میں حمد کامل اور نافع عظیم حاصل ہوگا، اس لیے کہ عقاب و عذاب سے چھڑانا اور سعی فرمانا زیادتی اجر و ثواب میں سعی

marfat.com
Marfat.com

کرنے سے اعظم ہے اور دفع ضرر میں ان کی حاجتوں کو پورا کرنا، حصول نفع میں ضرورتوں کو پورا کرنے سے زیادہ بلند و بالا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فضل و کمال اور عظمت و جلال کے مقامات میں محمود اور ثنی علیہ ہیں جن کو حق تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آپ کے لیے اس مخصوص فرمایا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ مجھے عرش کی داہنی جانب کھڑا فرمائے گا اور ایک روایت میں عرش پر اور ایک روایت میں کرسی پر ہے اور جنت کی کنجی آپ کے سپرد فرمائے گا اور آپ کے ہاتھ میں لواء الحمد دے گا اور شفاعت ان کمالات میں ایک کا جز ہے جس سے ساری مخلوق کو عظیم نفع پہنچے گا لہٰذا اگر مقام محمود سے، روز قیامت حضور کا کھڑا ہونا اور آپ کا علو درجہ اور مخلوق کو فائدہ اور نفع پہنچانا جو کہ شفاعت وغیرہ میں شامل ہے مراد لیا جائے تب بھی درست ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ مقام عطا فرمائے گا جو کسی کو آپ کے سوا حاصل نہیں ہے۔ اور روز قیامت حکم خدا ہی کا ہوگا اور اس کی نیابت و خلافت خاص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہوگی۔

لواء الحمد

الطیبی فرماتے ہیں کہ لواء الحمد سے مراد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد اور مقام محمود میں انفرادیت اور شہرت اور اہل عرب شہرت کے مواضع پر لواء کو وضع کرتے ہیں جیسا کہ مروی ہے لکل غادر لنواء (ہر غدار کے لیے جھنڈا ہے) اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں جھنڈا ہی ہو اور اس کا نام لواء الحمد ہو۔

صاحب مواہب لدنیہ طبرانی سے ریاض النضرۃ میں ایک حدیث لاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ سے فرمایا اے علی! تم نہیں جانتے کہ میں ہی وہ پہلا شخص ہوں گا جو روز

marfat.com
Marfat.com

قیامت خطبہ دے گا تو میں عرش کی داہنی جانب اس کے سایہ میں کھڑا ہوں گا اور مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا آگاہ اور خبردار ہو کہ میری امت سب سے پہلی امت ہوگی جس کا روز قیامت حساب کیا جائے گا اس کے بعد میں تمھیں بشارت دیتا ہوں کہ تم وہ پہلے شخص ہو کہ تمھیں بلایا جائے گا اور تمھیں لوگوں کا جھنڈا سپرد کیا جائے گا جس کا نام لواء الحمد ہے۔ کیوں کہ آدم اور تمام خلق کسی سایہ کی متلاشی ہوگی وہاں میرے جھنڈے کا سایہ ہوگا اور میرے لواء مبارک کی درازی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ اس کا سنان یا قوت احمر کا اور اس کا قبضہ سفید چاندی کا اور اس کا ڈنڈا سبز مروارید کا ہوگا اس کی زلفیں تین نور کی ہوں گی، ایک زلف مشرق میں، دوسری مغرب میں، تیسری دنیا کے درمیان میں، اور ان میں تین سطریں تحریر ہوں گی ،ایک پر بسم الله الرحمن الرحيم ،دوسری پر الحمد لله رب العالمين ،تیسری پر لا اله الا الله محمد رسول الله اور ہر سطر کی درازی ہزار سال کے برابر، اور اس کی پہنائی بھی ہزار سال کے برابر، تو اے علی میں اسے تمھارے سپرد کروں گا اور امام حسن تمھاری داہنی جانب اور امام حسین تمھاری بائیں طرف کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ تم میرے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے درمیان عرش کے سایہ میں کھڑے ہوگے، اور تمھیں جنت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔

ابن سبع نے خصائص میں روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن سلام نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لواء الحمد کی توصیف میں دریافت کیا کہ وہ کیسا ہوگا؟ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی درازی ایک ہزار چھ سو برس کی مسافت ہے۔ (آخر حدیث تک)

ذکر صراط

صراط کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کی پشت پر صراط بچھائی جائے گی اور اس پر سے گزرنے والوں میں سب سے پہلے

marfat.com
Marfat.com

میں اور میری امت ہوگی۔

اس پر سے گزرتے وقت رسولوں کی دعا یہ ہے **اللھم سلم سلم** اے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ تمھارا نبی صراط پر کھڑا **رب سلم سلم** کہہ رہا ہوگا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ دعا امت کی سلامتی کے لیے ہوگی، اور دوسرے رسولوں کی بھی اسی طرح اور ممکن ہے کہ مقربان بارگاہ بھی حق تعالیٰ کی شان بے نیازی کے ڈر اور خوف سے سلامتی کی دعائیں کر رہے ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتے بھی صراط کے دونوں جانب کھڑے یا رب سلم سلم کی دعائیں مانگ رہے ہوں گے، اور یہ ان کی عادت کے بموجب ہے کہ وہ ہمیشہ ہی مسلمانوں کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔

فضیل بن عیاض کی حدیث میں ہے کہ صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال کے برابر ہے پانچ ہزار چڑھائی میں، پانچ ہزار اتار میں اور پانچ ہزار برابر و ہموار، اور کوئی گزرنے والا ایسا نہ ہوگا جو خوف خدا سے لرزتا کانپتا نہ ہو۔

اور مشہور ہے کہ صراط تلوار سے تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ صراط بعضوں کے لیے تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہوگی، اور بعضوں کے لیے ہموار و کشادہ میدان کی مانند ہوگی، اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کہتے ہیں کہ وقوف محشر کی طوالت بعضوں پر تو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی اور بعض پر نماز کی دو رکعتوں کے برابر اور یہ تفاوت اعمال اور انوار ایمان کی بناء پر ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب میرے امتی صراط پر لرزنے لگیں گے اور تھک کر رہ جائیں گے تو

marfat.com
Marfat.com

فریاد کریں گے و امحمداہ ، یا رسول اللہ مدد فرمایئے، اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہائی شفقت میں بلند آواز سے پکاریں گے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے رب امتی امتی اے رب میری امت کو بچا میری امت کو بچا، آج کے دن میں نہ اپنے لیے کچھ مانگتا ہوں اور نہ اپنی بیٹی فاطمہ کے لیے، یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امت کے بارے میں اور ان کے چھڑانے کے سلسلے میں حد درجہ اہتمام اور مبالغہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے ساتھ اتحاد اور کمال محبت کا علم ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ جو بہت صدقہ دے گا وہ صراط پر سے گزر جائے گا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جس کا گھر مسجد ہے حق تعالیٰ اس کا ضامن ہے وہ اسے صراط پر سے رحمت و کرم کے ساتھ گزارے گا۔

میزان کی کیفیت

میزان پر ہی سوال و حساب کا مدار ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت عرش کی داہنی جانب اور جہنم اس کی بائیں جانب رکھی جائے گی اس کے بعد میزان لائی جائے گی اور نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے مقابل اور بدیوں کے پلڑے کو جہنم کے مقابل رکھا جائے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں صاحب میزان جبریل علیہ الصلاۃ والسلام ہوں گے اور وہی اس دن اعمال کا وزن کریں گے اور یہ میزان اور ہر احوال حساب و سوال سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہوگا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ آخرت کی ترازو کے پلڑے کا وزن ہونا دنیا کی ترازو کے برعکس ہے،

marfat.com
Marfat.com

کیوں کہ دنیا کی ترازو کا وزنی پلڑا نیچے ہوتا ہے اور آخرت کی ترازو کا وزنی پلڑا اونچا ہوتا ہے، یہ بات ندرت سے خالی نہیں۔

وہ علماء آیہ کریمہ الیه یصعد الکلم الطیب سے استدلال واستشہاد کرتے ہیں کہ نیکی کی باتیں حق تعالیٰ یا اوپر کی جانب چڑھتی ہیں اور نیک عمل کو اٹھایا جاتا ہے۔

اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس دعویٰ کا اثبات محض آیہ کریمہ سے اس باب میں کسی چیز کے واقع ہوئے بغیر مشکل ہے ہاں اگر اس آیت کریمہ کی تائید میں کوئی چیز اشارہ کرنے والی ہو تو ممکن ہے۔

اور بعض جو یہ کہتے ہیں کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس قول فاما من ثقلت موازینه فهو فی عیشة راضیة (لیکن وہ جن کے ترازو بھاری ہیں تو وہ رضا کی زندگی میں ہیں) کے متضاد اور منافی ہے تو یہ بھی محل بحث ہے اس لیے کہ ممکن ہے کہ ثقلت سے مراد ترجیح ہو اور ترجیح اس جگہ صعود سے ہے۔ ہاں مقصود یہ ہے کہ ثقیل مائل بہ سفل ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ مقتضائے ثقل وخفت وہاں اس جہان کے برعکس ہو۔ مولف (مدارج النبوۃ جلد دوم)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ! ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنیت اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے، انا لله و انا الیه راجعون۔

احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسوں صحابہ، صدہا تابعین ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن مسانید، معاجیم جوامع، مصنفات ان سے

marfat.com
Marfat.com

مالا مال، اہل سنت کا ہر متنفس، یہاں تک کہ زنان و اطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ، خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری۔

حضور کی رضا

قال اللہ تعالیٰ و لسوف یعطیک ربک فترضی۔

اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کردینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔

طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند الفردوس میں جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔

امت کے لیے حضور کا استغفار

قال اللہ تعالیٰ، و استغفر لذنبک و للمومنین و للمومنات

marfat.com
Marfat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کا ہے کا نام ہے؟

قال اللہ تعالیٰ ، و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما.

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہوں، پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کر کے اس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اس سے درخواست شفاعت کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

منافقین کا انصراف

قال اللہ تعالیٰ ، و اذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم

جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کا حال بد مآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے اور جو کل نہ پائیں گے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

قیامت کی سختی اور شفاعت

شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ

marfat.com
Marfat.com

کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔

لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے، آدم ونوح خلیل و کلیم ومسیح علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی! تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پر نور سید الاولین والآخرین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لھا، انا لھا فرمائیں گے، یعنی میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے، پھر اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔

یا محمد ارفع رأسک و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع.

اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمھاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمھیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقام محمود ہوگا جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا۔

بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لیے کسی کے لیے نہیں و الحمد لله رب العالمین اسی لیے اللہ تعالیٰ اپنی

marfat.com
Marfat.com

حکمت کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تا کہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے، و الحمد لله رب العالمين۔

انتباہ

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف و مشہور ہیں ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں، شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سنا دے، اور انھیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ شفاعت کے بعد حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخشش گنہ گاراں کے لیے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگان خدا کو نجات بخشیں گے۔

میں ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوش عوام تک کم پہنچی ہوں جن سے مسلمانوں کا ایمان ترقی پائے، منکر کا دل آتش غیظ میں جل جائے بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو، جو بعض بد دینوں، خدا نا ترسوں، ناحق کوشوں، باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کیں اور انکار شفاعت کے چہرہ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گڑھی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لیے متعین ہیں، انھیں کی سرکار بے کس پناہ ہے، انھیں کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے، نہ جس طرح ایک بد مذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دے گا، یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتا دیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نہ یہ کہ

marfat.com
Marfat.com

بات گول رکھی ہو جیسے ایک بد بخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے، یہ حدیثیں مژدہ جاں فزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشاں و ترساں و لرزاں ہے، جس طرح ایک دزد باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے، نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انھیں شفیع المذنبین کیا، ان کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں، پر گناہوں، سیہ کاروں، ستم گاروں کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے۔ ع

ترسم آلودہ شود دامن عصیاں از من

شفاعت گنہ گاروں کے لیے ہے

امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خيرت بين الشفاعة و بين ان يدخل نصف امتى الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اكفىٰ ترونها للمتقين لا و لكنها للمذنبين الخطائين المتلوثين.

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمھاری آدھی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے، کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان گناہ گاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطا کار ہیں۔

ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

شفاعتی للھا لکین من امتی ۔

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے جنھیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صلی اللہ علیک۔

حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبد اللہ، اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیٰمة لاھل الکبائر من امتی

میری شفاعت میری امت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی لاھل الذنوب من امتی ۔

میری شفاعت میرے گنہ گار امتیوں کے لیے ہے۔

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

و ان زنی و ان سرق

اگر چہ زانی اگر چہ چور ہو۔

فرمایا: **و ان زنی و ان سرق علی رغم انف ابی الدرداء ۔**

marfat.com
Marfat.com

اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابودرداء کے۔

بے حساب لوگوں کی شفاعت

طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان اشفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر

یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

مومنین مخلصین کی شفاعت

بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا یصدق قلبه لسانه .

میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انها اوسع لهم و هی لمن مات و لا یشرک بالله شیئا .

شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وسعت ہے وہ ہر شخص کے واسطے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

marfat.com
Marfat.com

طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اتی جهنم فاضرب بابها فيفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد ماحمده احد قبلی مثلها و لا يحمده احدبعدی ثم اخرج منها من قال لا اله الا الله مخلصا.

میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں نہ میرے بعد کوئی کرے پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے **لا اله الا الله** کہا۔

سونے کے منبر اور حضور کی شفاعت

حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

يوضع للانبياء منابر من ذهب فيجلسون عليها و يبقى منبرى لا اجلس عليه اولا اقعد عليه قائما بين يدى ربى مخافة ان يبعث بى الى الجنة و يبقى امتى من بعدى فاقول يا رب امتى امتى فيقول الله عزوجل يا محمد ما تريد ان اصنع بامتک فاقول يا رب عجل حسابهم فما ازال اشفع حتى اعطى صكاكا برجال قد بعث بهم الى النار حتى ان مالكا خازن النار ليقول يا محمد ما تركت.

انبیاء کے لیے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا، اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے، پھر عرض کروں گا اے رب میرے، میری امت

marfat.com
Marfat.com

میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرما دے پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنھیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

حضور منصب شفاعت پر

بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار اور طبرانی و بیہقی و ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و دارمی و ابن ابی شیبہ و ابو یعلیٰ و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابو ذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو سعید خدری اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن ابی شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی :

و اللفظ لجابر قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اعطيت مالم يعط احد قبلى الى قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اعطيت الشفاعة .

ان چھوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھ ہی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

دعائے شفاعت

ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے انھیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے۔ جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان لكل نبى دعوة و قد دعا بها فى امته و استجيب له و هذا اللفظ لانس و

marfat.com
Marfat.com

لفظ ابی سعید ، لیس من نبی الا وقد اعطی دعوۃ فتعجلھا (و لفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اعطی له ، رجعنا الی لفظ انس و الفاظ الباقین کمثله معنی ، قال و انی اختباء ت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة (زاد ابو موسیٰ) جعلتھا لمن مات من امتی لا یشرک بالله شیئا .

یعنی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انھیں خاص جناب باری تبارک وتعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو، بیشک دیا جائے گا، تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک (علیہم الصلاۃ والسلام) سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لیے اٹھا رکھی، وہ میری شفاعت ہے، میری امت کے لیے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔

اللہ اکبر! اے گنہ گاران امت! کیا تم نے اپنے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ کمال رافت ورحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہ الٰہی عز جلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا، حضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا سب تمھارے ہی کام میں صرف فرمادیے، دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمھارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمھاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف ورحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حق فرمایا حضرت حق عزوجلالہ نے، عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم .

واللہ العظیم! قسم اس کی جس نے انھیں آپ مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) الٰہی تو ہمارا عجز وضعف اور ان کے حقوق عظیمہ کی عظمت جانتا ہے اے قادر! اے واجد! اے ماجد! ہماری طرف

marfat.com
Marfat.com

سے ان پر اور ان کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور ان کی رحمتوں کو مکافی۔

سبحان اللہ! امتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے، کوئی ان کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے، کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی ان کی تعظیم پر بگڑ کر کراتا ہے، افعال محبت کا بدعت نام، اجلال وادب پر شرک کے احکام انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شفاعت حضور کے ساتھ خاص ہے

بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب عز مجدہ نے فرمایا۔

اعطیتک خیرا من ذلک (الی قولہ) خبأت شفاعتک و لم اخبأها لنبی غیرک۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لیے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

روز قیامت کے خطیب و شفیع

ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

marfat.com
Marfat.com

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

شفاعت حق ہے

ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا.

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔

منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ (اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین)

حضور کی شفاعت مقبول ہے

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک بالیقین میں روز قیامت میں تمام جہان کا سید ہوں میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما ہو کر دروازہ کھلواؤں گا سوال ہوگا کون ہے، میں فرماؤں گا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا جائے گا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لیے سجدۂ شکر میں گروں گا اس پر کہا جائے گا۔

ارفع راسک و قل تطاع و اشفع تشفع.

marfat.com
Marfat.com

اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمھاری اطاعت کی جائے گی اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہوگی پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔

اسے حاکم نے مستدرک میں اور ابن عساکر نے عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

حضور صاحب شفاعت ہیں

روز قیامت تمام انبیاء، اولیاء، علماء علیہم الصلاۃ والثناء کہ شفاعت فرمائیں گے ان کی شفاعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہوگی، بارگاہ عزت میں شفاعت فرمانے والے صرف حضور ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ولہٰذا جامع ترمذی کی حدیث میں ارشاد ہوا **انا صاحب شفاعتهم و لا فخر۔**

شفاعت انبیاء کا صاحب میں ہوں اور یہ کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔

زیارت وشفاعت

حدیث میں ارشاد ہوا **من زار قبری وجبت له شفاعتی۔**

جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دوسری حدیث میں **من حج و لم یزرنی فقد جفانی۔**

جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔ (الملفوظ حصہ اول)

حضور کو اذن کلام

تفسیر مقام محمد میں حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نسائی نے بسند صحیح اور حاکم نے بافادۂ تصحیح اور

marfat.com
Marfat.com

طبرانی وابن مندہ نے روایت کی یوں آئی۔

یجمع الله الناس فی صعید واحد فلا تکلم نفس فاول مدعو محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیقول لبیک و سعدیک و الخیر فی یدیک. الحدیث.

اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ کرے گا، سب سے پہلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوگی حضور عرض کریں گے الٰہی میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے، ابن مندہ نے کہا **حدیث مجمع علیه صحة اسناده و ثقة رجاله.**

اس حدیث کی صحت اسناد و عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔

(منائح اللحیین فی کون التصافح بکفی الیدین)

صحیح بخاری حدیث شفاعت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے:

فاستاذن علی ربی فی داره فیوذن لی علیه

میں اپنے رب پر اذن طلب کروں گا اس کی حویلی میں تو اس کے پاس حاضر ہونے کا اذن ملے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱ ص ۲۵۴ قوارع القہار)

شفاعت کبریٰ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہل محشر اور انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حضور حاضر ہوں گے میں فرماؤں گا **انا لها** میں ہوں شفاعت کے لیے، پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں گروں گا ارشاد ہوگا **یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع.**

marfat.com
Marfat.com

اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمھاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمھیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہے، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو، انھیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہوگا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائے گا، مانگو کہ دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ قبول ہے۔

میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت ارشاد ہوگا جاؤ جس کے دل میں رائی بھر ایمان ہو نکال لو، مین انھیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہو منظور ہے، جو مانگو عطا ہے، شفاعت کرو مقبول ہے، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، ارشاد ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم سے کم تر ایمان ہو اسے نکال لو، میں انھیں نکال کر چوتھی بار حاضر و ساجد ہوں گا ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنیں گے، مانگو کہ دیں گے، شفاعت کرو کہ قبول کریں گے، میں عرض کروں گا الٰہی مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے ارشاد ہوگا یہ تمھارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت و جلال و کبریا و عظمت کی قسم ہر موحد کو اس سے نکال لوں گا۔

اقول، یہ ان (موحدین) کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے ہی پر تو جہنم سے نکالے گئے، فقط یہ فرمایا گیا ہے کہ ان کو رسالت سے توسل کا موقع نہ ملا مجرد عقل جتنے ایمان کے لیے کافی تھی یعنی توحید اسی قدر رکھتے تھے۔

موحدین کی شفاعت

ثم اقول، معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا: **ما انزلت اتردد علی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی الله من ذلک ان قال ادخل من امتک من خلق الله من شهد ان لا اله الا الله یوما واحدا**

marfat.com
Marfat.com

مخلصا و مات علی ذلک .

میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا، جس شفاعت کے لیے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی یہاں تک کہ میرا رب فرمائے گا کہ تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے ان میں جو توحید پر مرا ہو اسے جنت میں داخل کرو، اسے امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

کہ یہاں کلام امت میں ہے تو یہاں لا الہ الا اللہ سے پورا کلمہ طیبہ مراد ہے جیسا کہ انہیں امام احمد و صحیح ابن حبان کی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لمن شهد ان لا اله الا الله مخلصا و ان محمد رسول الله يصدق لسانه قلبه و قلبه لسانه .

میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے۔

اہل کبائر کے لیے حضور کی شفاعت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے حد اہل کبائر فلاح پائیں گے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاهل الكبائر من امتی .

میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہوں والوں کے لیے ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن حبان اور حاکم و بیہقی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا بیہقی نے اس کی تصحیح کی۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خيرت بين الشفاعة و بين ان يدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اكفى اترونها للمومنين المتقين لا ولكنها للمذنبين المتلوثين الخطائين.

marfat.com
Marfat.com

مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمھاری آدھی امت بلا عذاب داخل جنت ہو میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے کیا اسے ستھرے مومنوں کے لیے سمجھتے ہو؟ نہیں بلکہ وہ گناہ گاروں آلودہ روزگاروں سخت خطا کاروں کے لیے ہے۔ اسے احمد نے سند صحیح سے اور طبرانی نے کبیر میں سند جید سے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

بلکہ وہ بھی ہوں گے جن کے گناہ نیکیوں سے بدلے جائیں گے **قال اللہ تعالیٰ فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنت و کان اللہ غفورا رحیما۔**

اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر لایا جائے گا ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ یہ کام کیے وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ارشاد ہوگا، **اعطوہ مکان کل سیئۃ حسنۃ۔**

اسے ہر گناہ کی جگہ ایک نیکی دو، اب کہہ اٹھے گا کہ الٰہی میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو سننے میں آئے ہی نہیں، یہ فرما کر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے، اسے ترمذی نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ **(فتاویٰ افریقہ)**

حضور کی شفقت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بھیجے گئے اور مومنین پر بالخصوص کمال مہربان ہیں روف رحیم ہیں ان کا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے، ان کی بھلائیوں پر حریص ہیں جیسے کہ قرآن عظیم ناطق **لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم**

marfat.com
Marfat.com

بالمومنین روف رحیم .

تمام عاصیوں کی شفاعت کے لیے تو وہ مقرر فرمائے گئے واستغفر لذنبک و للمومنین و المومنات

کیا وہ ان میں کسی کی بخشش نہ چاہیں گے؟ کیا مسلمان کا مشقت میں پڑنا ان پر گراں نہ ہوگا؟

(فتاویٰ رضویہ ج۹ ص۵۸۴)

حضور کو شفاعت عطا کی گئی

مالک شفاعت صرف حضور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور جو کوئی شفاعت کرے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت سے کرے گا۔

شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت شفاعة .

شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔ اسے بخاری و مسلم و نسائی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

فی حدیث اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی .

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے پانچ چیزیں وہ دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ (مولف)

حضور شافع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر .

روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ براہ

marfat.com
Marfat.com

فخر نہیں فرماتا۔ اسے احمد و ترمذی و ابن ماجہ اور حاکم نے اسانید صحیحہ سے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۴، انتہی الحاجز)

مرجۂ اور قدریہ شفاعت کے مستحق نہیں

ابونعیم انس سے اور طبرانی اوسط میں حضرت واثلہ و حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی

صنفان من امتی لاتنالهم شفاعتی یوم القیامة المرجئة و القدریة.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کے دو قسم، کے لوگوں کو میری شفاعت قیامت کے دن نہیں پہنچے گی یعنی مرجۂ اور قدریہ کو۔ (مولف)

مرجۂ وہ فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان کے بعد معصیت ضرر نہ دے گی، جس طرح کفر کے ساتھ طاعت و بندگی فائدہ نہ دے گی۔

قدریہ وہ لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔ (مولف)

شفاعت مومنوں کو پہنچے گی

قد صحت الاحادیث ان المومنین یخرجون، فیخرجون بشفاعة الشفیع الرفیع الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ثم یخرج اللہ برحمته کل من قال لا الٰه الا اللہ، و اولئک یسمون عتقاء اللہ عزوجل، کما عند احمد و النسائی وغیرهما.

صحیح حدیثیں اس بات پر شاہد ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کریمہ سے مومنین نکالے جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر اس شخص کو جہنم سے نکالے گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا، انھیں لوگوں کو عتقاء اللہ کہا جائے گا۔ (مولف) (المعتمد المستند ۸۶)

marfat.com
Marfat.com

صاحب شفاعت کا معنی

قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، انا صاحب شفاعتهم ، والمعنى الآخر الا لطف الاشرف ان لا شفاعة لاحد بلا واسطة عند ذى العرش جل جلاله الا للقران العظيم و لهذا الحبيب المرتجى الكريم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اما سائر الشفعاء من الملائكة ، و الانبياء ، والاولياء ، و العلماء ، و الحفاظ ، و الشهداء ، والحجاج ، والصلحاء فعند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينتهون اليه و يشفعون لديه و هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشفع لمن ذكروه و لمن لم يذكروا عند ربه عز و جل و قد تاكد عند نا هذا المعنى باحاديث.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ میں شفاعت انبیاء کا صاحب ہوں، اس کا بہت عظیم معنی یہ ہے کہ بارگاہ رب کریم میں قرآن عظیم اور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے شفاعت کا حق نہیں ہے اور جو ملائکہ، انبیاء، اولیاء، علماء، حفاظ، شہداء، حجاج اور صلحاء شفاعت کریں گے تو یہ لوگ حضور کی بارگاہ میں شفاعت طلب کریں گے اور ان لوگوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچایا جائے گا اور یہ لوگ حضور کے پاس شفاعت کی درخواست کریں گے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان کی شفاعت فرمائیں گے جن کا ذکر کیا گیا اور ان کی بھی فرمائیں گے جن کا ذکر نہیں کیا گیا، اور اس معنی کی احادیث سے تائید و تاکید ہوتی ہے۔ (مولف) (المعتمد المستند [illegible])

اہل توحید کی شفاعت

حدیث میں ہے، جب حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے،

marfat.com
Marfat.com

اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جناں فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کے پاس سوائے توحید کے کوئی حسنہ نہیں، شفیع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گریں گے حکم ہوگا۔

یا محمد ارفع راسک و قل یسمع لک و سل تعطه و اشفع تشفع.

اے حبیب! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمھاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمھیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہوگی۔

سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے۔

یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله.

اے میرے رب مجھے ان کی بھی پروانگی دے دے جنھوں نے صرف **لا اله الا الله** کہا ہے۔

رب العزت عز جلالہ ارشاد فرمائے گا۔

لیس ذاک الیک لکن و عزتی و کبریائی و عظمتی و جبریائی لاخرجن منها من قال لا اله الا الله.

یہ تمھارے لیے نہیں مگر مجھے عزت وجلال وکبریائی کی قسم میں ضرور ان سب کو نار سے نکال لوں گا جنھوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ (شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام)

ابوطالب کو حضور کی شفاعت کا فائدہ

ابوطالب کی وفات اگرچہ کفر پر ہوئی مگر انھوں نے چوں کہ زندگی بھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کی اور کافروں کو حضور کی ایذا سے باز رکھا یہی وجہ ہے کہ ابوطالب کو شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پہنچے گی یعنی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی ورنہ کافر شفاعت کے مستحق نہیں

marfat.com
Marfat.com

اور ان کے لیے استغفار ناجائز و حرام ۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ابو طالب پر تخفیف عذاب کے سلسلے میں چند روایتیں پیش فرمائی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت سیدنا عباس عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

انہ قال للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما اغنیت عن عمک فو اللہ کان یحوطک و یغضب لک قال ھو فی ضحضاح من نار و لو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار.

و فی روایۃ وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح.

یعنی انھوں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا؟ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا اور حضور کے لیے لوگوں سے لڑتا، جھگڑتا تھا، فرمایا میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اسے کھینچ کر پاؤں تک آگ میں کر دیا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

امام ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

یوئد الخصوصیۃ لہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ .

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت سے ہوا کہ ابو طالب نے باں کہ ایمان لانے سے انکار کیا پھر بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نے اتنا کام دیا کہ بہ نسبت باقی کافروں کے عذاب ہلکا ہو گیا۔

صحیحین و مسند میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكر عنده عمه ابو طالب فقال لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة فيجعل في ضحضاح في النار يبلغ كعبيه يغلي منه دماغه .

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ابوطالب کا ذکر آیا فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت میری شفاعت اسے یہ نفع دے گی کہ جہنم میں پاؤں تک کی آگ میں کر دیا جائے گا جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی جس سے اس کا دماغ جوش مارے گا۔

یونس بن بکیر نے حدیث محمد بن اسحاق سے یوں روایت کیا۔

يغلي منه دماغه حتى يسيل على قدميه .

اس کا بھیجہ ابل کر پاؤں پر گرے گا۔

عمدۃ القاری وارشاد الساری شروح صحیح بخاری ومواہب لدنیہ وغیرہا میں امام سہیلی سے منقول۔

الحكمة فيه ان ابا طالب كان تابعا لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لجملته الا انه استمر ثابت القدم على دين قومه فسلط العذاب على قدميه خاصة لتثبيته اياهما على دين قومه.

یعنی ابوطالب کے پاؤں تک آگ رہنے میں حکمت یہ ہے کہ اللہ عزوجل جزا ہم شکل عمل دیتا ہے، ابوطالب کا سارا بدن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں صرف رہا، ملت کفر پر ثابت قدمی نے پاؤں پر عذاب مسلط کیا، اسی طرح تیسیر شرح جامع صغیر وغیرہ میں ہے۔

بزار وابویعلی وابن عدی وتمام حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قيل للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هل نفعت ابا طالب قال اخرجته من

marfat.com
Marfat.com

غمرة جهنم الى ضحضاح منها.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی حضور نے ابو طالب کو کچھ نفع دیا، فرمایا میں نے اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔

امام عینی عمدہ میں فرماتے ہیں :

فان قلت ، اعمال الكفر هباء منثورا لا فائدة فيها ، قلت هذا النفع من بركة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خصائصه .

اس کا بھی وہی مطلب ہے کہ ابو طالب کو یہ نفع ملنا صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے ورنہ کافروں کے اعمال تو غبار ہیں ہوا پر اڑائے ہوئے۔

طبرانی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی :

ان الحارث بن هشام اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم حجة الوداع فقال يا رسول الله انک تحث على صلة الرحم و الاحسان الى الجار و ايواء اليتيم و اطعام الضيف و اطعام المسكين ذلک كان يفعله هشام بن المغيرة فما ظنک به يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل قبر لا يشهد صاحبه ان لا اله الا الله فهو جذوة من النار و قد وجدت عمى ابا طالب فى طمطام من النار فاخرجه الله لمكانه منى و احسانه الى فجعله فى ضحضاح من النار.

یعنی حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روز حجۃ الوداع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! حضور ان باتوں کی ترغیب فرماتے ہیں رشتہ داروں سے نیک سلوک، ہمسایہ سے اچھا برتاؤ، یتیم کو جگہ دینا، مہمان کو مہمانی دینا محتاج کو کھانا کھلانا اور میرا باپ ہشام یہ سب کام کرتا تھا تو حضور

marfat.com
Marfat.com

کا اس کی نسبت کیا گمان ہے فرمایا جو قبر بنے جس کا مردہ لا الہ الا اللہ نہ مانتا ہو وہ دوزخ کا انگارا ہے میں نے خود اپنے چچا ابو طالب کو سر سے اونچی آگ میں پایا، میری قرابت و خدمت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسے وہاں سے نکال کر پاؤں تک آگ میں کر دیا۔

مجمع بحار الانوار میں بعلامت کاف امام کرمانی شارح بخاری سے منقول۔

نفع ابا طالب اعماله ببرکته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ان کان اعمال الکفرة هباء منثورا.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ابو طالب کے اعمال نفع دے گئے ورنہ کافروں کے کام تو نرے برباد ہوتے ہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم اپنی صحاح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اهون اهل النار عذابا ابو طالب و هو منتعل بنعلین من نار یغلی منهما دماغه .

بیشک دوزخیوں میں سب سے کم عذاب ابو طالب پر ہے وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہوئے ہے جس سے اس کا دماغ کھولتا ہے۔

نیز صحیحین میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان و شراکان من نار یغلی منهما دماغه کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منه عذابا و انه لا هونهم عذابا.

marfat.com
Marfat.com

دوزخ میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہے جسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ دیگ کی طرح جوش مارے گا وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اسی پر ہے حالاں کہ اس پر سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

اسی حدیث میں امام احمد کی روایت یوں ہے۔

یوضع فی اخمص قدمیه جمرتان یغلی منهما دماغه.

اس کے تلووں میں انگارے رکھے جائیں گے جس سے بھیجہ ابلے گا۔

اور صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقول الله لاهون اهل النار عذابا یوم القیامة لو ان لک ما فی الارض من شی اکنت تفتدی به فیقول نعم فیقول اردت منک اهون من هذا و انت فی صلب آدم ان لا تشرک بی شیئا فابیت الا ان تشرک بی .

دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ عزوجل فرمائے گا تمام زمین میں جو کچھ ہے اگر تیری ملک ہوتا تو کیا اسے اپنے فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات مانگنے پر راضی ہوتا وہ عرض کرے گا ہاں فرمائے گا میں نے تو تجھ سے روز میثاق اس سے بھی ہلکی اور آسان بات چاہی تھی کہ کسی کو میرا شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا بغیر میرا شریک ٹھہرائے ہوئے۔

کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے۔

قیل ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مسح ابا طالب بعد موته و انسی تحت قدمیه و لذا ینتعل بنعلین من النار.

marfat.com
Marfat.com

یعنی کہا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد مرگ ابو طالب کے بدن پر دست اقدس پھیر دیا تھا مگر تلووں پر ہاتھ پھیرنا یاد نہ رہا، اس لیے ابو طالب کو روز قیامت آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے باقی جسم بہ برکت دست اقدس محفوظ رہے گا۔ (شرح المطالب فی مبحث ابی طالب)

والدین کریمین کی شفاعت

امام جلال الدین سیوطی مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں:

اخرج تمام الرازی فی فوائده بسند ضعیف عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان يوم القيامة شفعت لابی و امی و ابی طالب و اخ لی كان فی الجاهلية .

اورد المحب الطبری و هو من الحفاظ و الفقهاء فی كتابه ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ و قال ان ثبت فهو مؤول فی ابی طالب علی ما ورد فی الصحيح من تخفيف العذاب عنه بشفاعته صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، و انما احتاج الی تاويله فی ابی طالب دون الثلثة ابيه و امه و اخيه يعنی من الرضاعة لان ابا طالب ادرک البعثة و لم يسلم و الثلثة ماتوا فی الفترة .

یعنی ایک حدیث ضعیف میں آیا کہ میں روز قیامت اپنے والدین اور ابو طالب اور اپنے ایک رضاعی بھائی کہ زمانہ جاہلیت میں گزرا شفاعت فرماؤں گا۔

امام محب طبری نے کہ حافظان حدیث وعلمائے فقہ سے ہیں ذخائر العقبیٰ میں فرمایا یہ حدیث اگر ثابت بھی ہو تو ابو طالب کے بارے میں اس کی تاویل وہ ہے جو صحیح حدیث میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے عذاب ہلکا ہو جائے گا، امام سیوطی فرماتے ہیں، خاص ابو طالب کے باب میں

marfat.com
Marfat.com

تاویل کی حاجت یہ ہوئی کہ ابو طالب نے زمانہ اسلام پایا اور کفر پر اصرار رکھا بخلاف والدین کریمین و برادر رضائی کہ زمانہ فترت میں گزرے۔ (شرح المطالب)

امت پر شفقت و رحمت

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

جب وہ جان رحمت وکان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور رب ھب لی امتی ،فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لب جاں بخش کو جنبش تھی ،بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ امتی فرماتے تھے، قیامت میں بھی انھیں کے دامن میں پناہ ملے گی ،تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے نفسی نفسی اذھبوا الی غیری سنو گے اور اس غم خوار امت کے لب پر رب امتی کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں، جب انتقال کروں گا،صور پھونکنے تک قبر میں امتی امتی پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جاں گداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے غافل و مدہوش کے گوش تک پہنچتی ہے، روح سے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔ (نفی الفی عمن استنار بنورہ کل شئ)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے :

جب وہ جان رحمت کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور رب ھب لی امتی ،فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لب جاں بخش کو جنبش تھی ،بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ امتی فرماتے تھے، قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین ، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار

marfat.com
Marfat.com

دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نفسی نفسی اذھبوا الی غیری کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غم گسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سربسجود ہو کر امتی فرمائیں گے۔ (قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام)

امت کے لیے حضور کا اضطراب

امام احمد رضا بریلوی نے درد بھرے انداز میں امت عاصی کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اضطراب و بے چینی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کان احسان، جس کے جمال جہاں آراء کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمھارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمھاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں وملول۔

شب، کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیم کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ خواب و آرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے درگزر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتش دوزخ سے بچا۔

(قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام)

marfat.com
Marfat.com

حضور کو تین سوال عطا ہوئے

صحیح مسلم شریف میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیے میں نے دوبار عرض کی :

اللھم اغفر لامتی ، اللھم اغفر لامتی .

الٰہی میری امت بخش دے، الٰہی میری امت بخش دے۔

و اخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراهیم .

اور تیسرا اس دن کے لیے اٹھا رکھا جس میں تمام خلق میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام۔

فائدہ

حدیث، **ان لکل نبی دعوة** کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی۔

و ان ابراهیم لیرغب فی دعائی ذلک الیوم .

یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ابراہیم بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے۔

احادیث شفاعت اور حضور کی عظمت

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک قامت، شایان امامت، سزاوار زعامت کے سوا کسی قد و بالا پر راست نہ آئی نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہت عظمیٰ ومحبوبیت کبریٰ واذن سفارش واختیار گزارش کی دولت پائی تو وہ سب حدیثیں تفضیل جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ پر دلیل، مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحاً سب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا عجز اور حضور کی قدرت بیان فرمائی۔

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بخاری و مسلم وابن ماجہ نے انس اور ترمذی وابن خزیمہ نے ابو سعید خدری اور احمد و بزار وابن حبان وابو یعلی نے صدیق اکبر اور احمد وابو یعلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً اور عبداللہ بن مبارک وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی۔

ان سب کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے لہٰذا ان میں کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کر کے اس جاں فزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں وباللہ التوفیق۔

ارشاد ہوتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں، دن طویل ہوگا اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا پسینے آنا شروع ہوں گے قد آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں، غڑپ غڑپ کریں گے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے، قرب آفتاب سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق ہوگی تاب تحمل باقی نہ رہے گی، رہ رہ کر تین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو کس حال کو پہنچے کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈھتے جو رب کے پاس شفاعت کرے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے، پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام

marfat.com
Marfat.com

ہمارے باپ ہیں ان کے پاس چلا چاہیے پس آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے عرض کریں گے اے، باپ ہمارے، اے آدم آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا اور سب چیزوں کے نام آپ کو سکھائے اور آپ کو اپنا صفی کیا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے؟ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے؟ آدم علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے۔

لست هنا كم انه لا يهمنى اليوم الا نفسى ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و لن يغضب بعده مثله نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى .

میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خوف ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ۔

عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے اپنے پدر ثانی نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا، وہ خدا کے شاکر بندے ہیں، لوگ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح اے نبی اللہ، آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے، نوح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

لست هنا كم ليس ذاكم عندى انه لا يهمنى اليوم الا نفسى ان ربى غضب

marfat.com
Marfat.com

اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و لن يغضب بعده مثله نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري .

میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے خلیل الرحمٰن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ اللہ نے انھیں اپنا دوست کیا ہے، لوگ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کریں گے اے خلیل الرحمٰن، اے ابراہیم آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ کردے آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے، ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

لست هناكم ليس ذاكم عندي انه لا يهمني اليوم الا نفسي ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و لن يغضب بعده مثله نفسي نفسي اذهبوا الى غيري .

میں اس قابل نہیں یہ کام میرے کرنے کا نہیں آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے میرے رب نے آج وہ غضب کیا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا نہ اس کے بعد ہو مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، مجھے اپنی جان کا تردد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشا اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ

marfat.com
Marfat.com

کیا، لوگ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجیے آپ دیکھتے نہیں ہم کس صدمہ میں ہیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے :

لست هناكم ليس ذاكم عندى انه لا يهمنى اليوم الا نفسى ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و لن يغضب بعده مثله نفسى نفسى نفسى اذهبوا الى غيرى .

میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ ہوگا مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں فرمائیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح، کہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مردے جلاتے تھے، لوگ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی طرف کی روح ہیں، آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے آپ دیکھتے نہیں ہم کس اندوہ میں ہیں، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے :

لست هناكم ليس ذاكم عندى انه لا يهمنى اليوم الا نفسى ان ربى قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و لن يغضب بعده مثله نفسى نفسى نفسى

marfat.com
Marfat.com

اذھبوا الی غیری .

میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی ایسا کیا نہ کبھی کرے مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کی سوچ ہے تم اور کسی کے پاس جاؤ۔

عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں، فرمائیں گے:

ایتوا عبدا فتح اللہ علی یدیه و یجئ فی ھذا الیوم امنا انطلقوا الی سید ولد آدم فانه اول من تنشق عنا الارض یوم القیامة ایتوا محمدا ان کل متا ع فی وعاء مختوم علیه ا کان یقدر علی ما فی جوفه حتی یفض الخاتم .

تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح رکھی ہے اور آج کے دن بے خوف ومطمئن ہے اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے۔

لوگ عرض کریں گے یہ فرمائیں گے:

ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خاتم النبیین و قد حضر الیوم اذھبوا الی محمد فلیشفع لکم الی ربکم .

یعنی اس طرح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا اور وہ آج یہاں تشریف فرما ہیں تم انھیں کے پاس جاؤ چاہیئے کہ وہ تمھارے رب کے حضور تمھاری شفاعت کریں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑے چار طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بے کس پناہ، خاتم دورۂ رسالت، فاتح باب شفاعت، محبوب باوجاہت مطلوب بلندعزت، ملجاء عاجزاں، ماوائے بے کساں، مولائے دو جہاں حضور پرنور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ وازکی تحیات اللہ وانمی برکات اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وعیالہ میں حاضر آئے اور بہزاراں ہزار نالہائے زار ودل بے قرار وچشم اشکبار یوں عرض کرتے ہیں :

یا محمد و یا نبی اللہ انت الذی فتح اللہ بک و جئت فی ھذا الیوم امنا انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا الا تری الی ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا.

اے محمد اے اللہ کے نبی آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتح باب کیا اور آج آپ آمن و مطمئن تشریف لائے حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں، حضور ملاحظہ تو فرمائیں، ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے :

انا لھا و انا صاحبکم.

میں شفاعت کے لیے ہوں میں تمھارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈ پھرے۔

اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت ارشاد فرمائی۔

یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیوں کر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو

marfat.com
Marfat.com

یقیناً شفیع مشفع ہیں ابتداء یہیں آتے تو شفاعت تو پاتے مگر اولین وآخرین، موافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیوں کر کھلتا کہ منصب اُخم اسی سید اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصۂ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء ومرسلین کی دست ہمت سے بلند و بالا ہے۔ پھر خیال کیجیے کہ دنیا میں لاکھوں کروروں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصات محشر میں صحابہ وتابعین و ائمہ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے پھر کیوں کر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسے بھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔ پھر حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کو دیکھیے وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بے کار ہلاک ہوتے ہو تمھارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہے، یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت واشتہار وجاہت محبوب باشوکت کی خاطر ہیں، لیقضی الله امرا کان مفعولا . صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

ثانیاً : سوال شفاعت حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا دیکھیے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا اور ابھی کالشمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجوم رسالت ومصابیح نبوت میں افضل واعلیٰ واجل و اجلی واعظم واولی وبلند وبالا وہی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صراط پر حضور کا انتظار

امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذ جاء عیسیٰ علیه الصلاة و السلام فقال هذه

marfat.com
Marfat.com

الانبیاء قد جاء تک یا محمد یسألون تدعو اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء لعظم ما ھم فیہ فالخلق یلجمون فی العرق فاما المومن فھو علیہ کالزکمة و اما الکافر فتغشاہ الموت قال یا عیسیٰ انتظر حتی ارجع الیک فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام تحت العرش فلقی ما لم یلق ملک مصطفیٰ و لا نبی مرسل . الحدیث.

میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آکر عرض کریں گے اے محمد کہ یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کر دے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں پسینہ لگام کی مانند ہو گیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے اے عیسیٰ آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں پھر حضور زیر عرش جا کر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔

صراط سے گزرنے میں سبقت

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ.

جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

دروازۂ جنت پر حضور کی آمد

مسند احمد و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں :

اتی باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک .

میں روز قیامت در جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا داروغہ عرض کرے گا کون ہے میں فرماؤں گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ عرض کرے گا مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔

طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا۔

لاافتح لاحد قبلک و لا اقوم لاحد بعدک .

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں۔

باب جنت پر حضور کی دستک

صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا اکثر الانبیاء بھا تبعا یوم القیامۃ و انا اول من یقرع باب الجنۃ .

روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم کی دوسری روایت میں یوں ہے۔

انا اول الناس یشفع فی الجنۃ و انا اکثر الانبیاء تبعا.

میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور میرے پیرو سب انبیاء کے امتوں سے افزوں۔

marfat.com
Marfat.com

ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی۔

انا اول من یدق باب الجنة فلم تسمع الاذان احسن من طنین الحلق علی تلک المصاریع.

میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔

بلند و نورانی منبر پر حضور کی جلوہ فرمائی

صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قیامت میں ہر نبی کے لیے ایک ممبر نور کا ہوگا اور میں سب سے زیادہ بلند و نورانی منبر پر ہوں گا منادی آ کر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے منادی واپس جائے گا دوبارہ آ کر یوں ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے رب عز جلالہ ان کے لیے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اذن شفاعت صرف حضور کو ملے گا

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تصانیف طبرانی و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں:

یقوم المومنون حتی تزلف لهم الجنة فیاتون آدم فیقولون یا ابا نا استفتح لنا الجنة فیقول و هل اخرجکم من الجنة الا خطیئة ابیکم لست بصاحب ذلک و لکن اذهبوا الی ابنی ابراهیم خلیل الله قال فیقول ابراهیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسیٰ الذی کلمه الله تکلیما قال فیاتون موسیٰ فیقول لست بصاحب ذلک اذهبوا الی عیسیٰ کلمة الله و روحه فیقول عیسیٰ لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیوذن له . الحدیث هذا حدیث مسلم .

و عند الباقین اذا جمع الله الاولین و الآخرین و قضی بینهم و فرغ من القضاء یقول المومنون قد قضی بیننا ربنا و فرغ من القضاء فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون آدم خلقه الله بیده و کلمه فیاتونه فیقولون قد قضی ربنا و فرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا فیقول ایتوا نوحا (و ساق الحدیث الی ان قال) فیاتون عیسی فیقول ادلکم علی العربی الامی فیاتونی فیاذن الله لی ان اقوم الیه فیشور (.... اصل میں بیاض ہے) من اطیب ریح ما شمها احد قط حتی اتی ربی فیشفعنی و یجعل لی نورا من شعر راسی الی ظفر قدمی .

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اوران کا فیصلہ ہو چکے گا جنت ان سے نزدیک کی جائے گی مسلمان آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ وتعالیٰ سے عرض کر کے ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دیجیے، آدم علیہ الصلاۃ والسلام عذر کریں گے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسیٰ

marfat.com
Marfat.com

روح اللہ کلمۃ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امی کی طرف راہ بتاتا ہوں لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھے اذن دے گا میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کر دے گا۔

دخول جنت میں سبقت

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا اول من يدخل الجنة ولا فخر

میں جنت میں سب سے پہلے رونق افروز ہوں گا اور کچھ فخر نہیں۔

طبرانی معجم اوسط میں اور دارقطنی و ابن النجار امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الجنة حرمت على الانبياء حتى ادخلها و حرمت على الامم حتى تدخلها امتى.

جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

حضور کے وسیلہ سے شفاعت حلال ہوگی

احمد مسلم ابوداؤد و ترمذی نسائی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

سلوا الله لى الوسيلة ، فانها منزلة فى الجنة لا تنبغى الا لعبد من عباد الله و

marfat.com
Marfat.com

ارجو ان اکون انا ھو فمن سال لی الوسیلة ، حلت علیه الشفاعة .

اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایان نہیں میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وسیلہ کیا ہے، فرمایا:

اعلیٰ درجة فی الجنة لاینا لھا الا رجل واحد ارجو ان اکون ھو.

بلندترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

مقام محمود اور شفاعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے مقام میں۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعة .

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

اسی طرح احمد و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

marfat.com
Marfat.com

سئل عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی قوله عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فقال هی الشفاعة .

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور نے فرمایا کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے۔ (مولف)

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور، اس دن آدم صفی اللہ سے عیسیٰ کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلاۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لها، انا لها میں ہوں شفاعت کے لیے، میں شفاعت کے لیے۔

انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم، سب سر بگریباں وہ ساجد وقائم، سب محل خوف میں وہ آمن و ناعم، سب اپنی فکر میں انھیں فکر عوالم، سب زیر حکومت وہ مالک و حاکم، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں ان کا رب فرمائے گا۔

یا محمد ارفع راسک و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع.

اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمھاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمھیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول ہے۔

اس وقت اولین وآخرین میں حضور کی حمد وثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا اور دوست دشمن موافق مخالف ہر شخص حضور کی افضلیت کبریٰ وسیادت عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔

مقام تو محمود و نامت محمد
بدیں ساں مقامی و نامی کہ دارد

marfat.com
Marfat.com

حضور کا عرش پر جلوس

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں :

عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال ان الله عزوجل اتخذ ابراهيم خليلا و ان صاحبكم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خليل الله و اكرم الخلق على الله ثم قرأ عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال يقعده على الكرسى .

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام کو خلیل بنایا اور بیشک تمھارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا اللہ تعالیٰ انھیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا۔

عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی :

يجلسه الله معه العرش .

اللہ تعالیٰ انھیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا۔ یعنی معیت تشریف وتکریم کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعالی ہے۔

حضور کا کرسی پر جلوس

ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

ان محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة يجلس على كرسى الرب

marfat.com
Marfat.com

بین یدی الرب .

بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

معالم میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

یقعده علی الکرسی .

اللہ تعالیٰ انھیں کرسی پر بٹھائے گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دولت شفاعت صرف حضور کو دی گئی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رب جل جلالہ نے فرمایا :

ما اعطیتک خیر من ذلک اعطیتک الکوثر و جعلت اسمک مع اسمی ینادی به فی جوف السماء (الی ان قال) و خبأت شفاعتک و لم اخبأ لنبی غیرک .

یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔

روز قیامت سرور کونین کی سیادت

احمد بخاری مسلم ترمذی ابو ہریرہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا سید الناس یوم القیامة و هل تدرون مما ذلک یجمع الله الاولین و الآخرین فی صعید واحد الحدیث بطوله .

marfat.com
Marfat.com

میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں، کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار وسیع میدان میں جمع کرے گا، پھر حدیث طویل شفاعت ارشاد فرمائی۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور کے لیے ثرید و گوشت حاضر آیا حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا۔

انا سید الناس یوم القیامة .

میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں۔

پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا۔

انا سید الناس یوم القیامة .

میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں۔

جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ وجہ نہیں پوچھتے (صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی مع ھذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے چون و چرا کی کیا مجال لہٰذا وجہ نہ پوچھی مگر نہ جانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادت کبریٰ کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہوتا کہ اوقع فی النفس ہو آخر جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے حضور نے خود متنبہ فرما کر سوال کیا اور جواب ارشاد کیا)

الا تقولون کیفه .

پوچھتے نہیں کہ یہ کیوں کر ہے۔

صحابہ نے عرض کی :

marfat.com
Marfat.com

کیف ھو یا رسول اللہ .

ہاں اے اللہ کے رسول یہ کیوں کر ہے۔

فرمایا :

یقوم الناس لرب العالمین .

لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔ پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

مسلم ابوداؤد انھیں سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس ولد آدم یوم القیامۃ و اول من ینشق عنہ القبر و اول شافع و اول مشفع .

میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو۔

دارمی بیہقی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا سید الناس یوم القیامۃ و لا فخر و انا اول من یدخل الجنۃ و لا فخر .

میں قیامت میں سردار مردماں ہوں اور کچھ تفاخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کچھ افتخار نہیں۔

احمد بزار ابویعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والآخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی۔

لوگ آدم ونوح وخلیل وکلیم علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر

marfat.com
Marfat.com

ہوں گے حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے۔

لیس ذاکم عندی و لکن انطلقوا الی سید ولد آدم .

تمھارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔

لوگ خدمت میں حاضر ہوں گے، حضور والا جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنے رب کے پاس اذن لینے بھیجیں گے رب تبارک وتعالیٰ اذن دے گا حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے رب عز مجدہ فرمائے گا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے فوراً پھر سجدے میں گریں گے ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے رب جل جلالہ پھر وہی کلمات لطف فرمئے گا حضور سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے جبریل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے اس وقت حضور اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کریں گے۔

ای رب جعلتنی سید ولد آدم ولا فخر.

اے رب میرے تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں۔

مالک بخاری مسلم ترمذی ونسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی .

میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے یعنی روز محشر حضور اقدس آگے ہوں گے اور تمام اولین وآخرین حضور کے پیچھے۔

marfat.com
Marfat.com

روز قیامت بلندی پر جلوہ فرمائی

طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی :

یرقی هو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و امته علی کوم فوق الناس .

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے۔

ابن جریر وابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا و امتی یوم القیامة علی کوم مشرفین ما من الناس احد الاود انه منا.

میں اور میری امت روز قیامت باندیوں پر ہوں گے سب سے اونچے کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔

لواء الحمد حضور کے دست رحمت میں ہوگا

احمد ترمذی ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا سید ولد آدم یوم القیامة و لا فخر بیدی لواء الحمد و لا فخر و ما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی .

میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا اور میرے ہاتھ میں لواء حمد

marfat.com
Marfat.com

ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میرے زیر لواء ہوں گے۔

حاکم و بیہقی کتاب الرویہ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا اور میرے ہی ساتھ لواء الحمد ہوگا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ در جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا پوچھا جائے گا کون ہے میں کہوں گا محمد کہا جائے گا مرحبا محمد کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ابونعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لیے غنیمتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی اور مجھے سورۂ بقر کی پچھلی آیتیں کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا اور مجھے توریت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفصیل دی گئی (کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے) اور میں دنیا و آخرت میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں اور

marfat.com
Marfat.com

میں تمام مخلوق سے پہلے جنت میں تشریف لے جاؤں گا اور کچھ فخر نہیں میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے۔

دارمی ترمذی ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

در اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے انھیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا، دوسرا بولا حضرت موسیٰ سے بے واسطہ کلام فرمایا، تیسرے نے کہا اور عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ ہیں، چوتھے نے کہا آدم علیہ الصلاۃ والسلام صفی اللہ، جب وہ سب کہہ چکے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا، میں نے تمھارا کلام اور تمھارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بیشک ایسے ہی ہیں اور عیسیٰ روح اللہ اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں، سن لو اور میں اللہ کا حبیب ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں اور میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں اور سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اللہ تعالیٰ میرے لیے دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گا اور میرے ساتھ فقرائے مؤمنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا اور میں سب اگلوں پچھلوں سے اللہ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور نہیں فرماتا۔

دارمی و ترمذی اور ابویعلی و بیہقی و ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ کے حضور چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا، جب وہ دم بخود رہ جائیں گے اور میں ان کا شفیع

marfat.com
Marfat.com

ہوں گا جب عرصۂ محشر میں رو کے جائیں گے اور میں انھیں بشارت دوں گا جب وہ ناامید ہو جائیں گے عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

امام احمد و ابن ماجہ و ابوداؤد طیالسی و ابو یعلی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں، جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے، تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثر وضو سے رخشندہ رخ و تابندہ اعضا، سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے۔

جمال پرتوش در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

میں محمد ہوں، میں، حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے سبب کفر محو فرماتا ہے۔ قیامت کے دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں سب پیغمبروں کا امام اوران کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔

میرے حضور کے لب پر انا لھا ہوگا

امام احمد وابوداؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابویعلیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں :

فیاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فیقول انی لست ھناکم انی اتخذت الھا من دون اللہ و انہ لا یھمنی الیوم الا نفسی و لکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ... فیاتونی فاقول انا لھا فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقہ نادی مناد این احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن آخر الامم و اول من یحساب فتفرج لنا الامم عن طریقنا.

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہوکر پھریں گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر شفاعت چاہیں گے مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اسے پاسکتے ہیں؟ لوگ کہیں گے نہ۔ فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں لوگ میرے حضور حاضر ہوکر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلے سب امتوں سے پیچھے آنے اور سب سے پہلے

marfat.com
Marfat.com

ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصات محشر میں ہمارے لیے راستہ دیں گی۔

انبیاء کی التجائے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

فیاتون محمد فیقولون یا محمد انت رسول الله و خاتم الانبیاء .

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آ کر عرض کریں گے حضور اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

سواد بن قارب کی التجاء شفاعت

سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے۔

فاشهد ان الله لا شي غيره — و انک ما مول على كل غائب

و انک ادنى المرسلين شفاعة — الى الله يا ابن الاكر مين الا طائب

فكن لى شفيعا يوم لا ذو شفاعة — سواک بمغن عن سواد بن قارب

میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بیشک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں اور بیشک آپ اے طیب و طاہر آباء و امہات کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ کے قریب ہیں، آپ میرے سفارشی بن جایئے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

اقول، تو سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

marfat.com
Marfat.com

اول : اللہ کے سوا ہر چیز سے وجود کی نفی فرمائی۔

دوم : ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیبوں کا علم ثابت کیا کہ حضور کو تمام غیبوں پر امین بنایا اور جو کسی چیز کو نہ جانتا ہو اس پر امین کیا ہوگا۔

سوم : اس پر ایمان لانے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت عطا ہو چکی ہے جیسے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح مسلم میں فرمایا:

اعطیت الشفاعة .

مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

چہارم : اس پر ایمان لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے۔

پنجم : سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہابیہ پر رد فرمانے کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی۔

ششم : پہلے جو یہ کہا تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے اس سے ترقی کر کے شفاعت کو حضور ہی میں منحصر کر دیا اور یہی حق ہے، رب اور شفاعت کرنے والے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور اللہ عزوجل کے حضور، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا صاحب شفاعتهم و لا فخر.

تمام انبیاء کی شفاعت کا میں مالک ہوں اور کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

ہفتم : انھوں نے ثابت کیا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں حضور انھیں کام آئیں گے۔

(الدولۃ المکیۃ)

marfat.com
Marfat.com

اشعار

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر یہ اشعار نظم فرمائے ہیں :

خوار و بیمار و خطا وار و گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا ہی سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

اک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

تیرے صدقے میں مجھے ایک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

●

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ
بھاری ہے تیرا وقار آقا

سویا کیے نابکار بندے
رویا کیے زار زار آقا

●

صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہ گارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردش چشم شفاعت کا

جنھیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکاروگے
ہمیں بھی یاد کرلو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

●

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

اب تو لائی ہے شفاعت عفو پر
بڑھتے بڑھتے عام ہو ہی جائے گا

marfat.com
Marfat.com

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

•

یہ کیسے کھلتا. کہ ان کے سوا شفیع نہیں
عبث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

میرے کریم گنہ زہر ہے مگر آخر
کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا

•

عرش سے مژدۂ بلقیس شفاعت لایا
طائر سدرہ نشیں مرغ سلیمان عرب

•

عرصۂ حشر کجا موقف محمود کجا
ساز ہنگاموں سے رکھتی نہیں یکتائی دوست

•

اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر میری للہ لے خبر

وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب
اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں
تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر

اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم
کوثر کے شاہ کثرہ اللہ لے خبر

•

گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدۂ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہوکر

marfat.com
Marfat.com

•

دعویٰ ہے سب سے تیری شفاعت پہ بیشتر
دفتر میں عاصیوں کے شہا انتخاب ہوں

•

بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں
سرکار ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

•

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

•

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

•

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

•

گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو
نیر حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو

marfat.com
Marfat.com

•

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

•

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمھاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ

مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری ساز گاری واہ واہ

عرض بیگی ہے شفاعت عفو کی سرکار میں
چھنٹ رہی ہے مجرموں کی فرد ساری واہ واہ

•

ٹوٹ جائیں گے گنہ گاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

یارب ایک ساعت میں دھل جائیں سیہ کاروں کے جرم
جوش میں آجائے اب رحمت رسول اللہ کی

•

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح
آج دامن کی ہوا دے کر جلاتے جائیں گے

گل کھلے گا آج یہ ان کی نسیم فیض سے
خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک افتادو بس ان کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

marfat.com
Marfat.com

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پر اب بجلی گراتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پر جوش رحمت آئے ہیں
آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائیں گے

آفتاب ان کا ہی چمکے گا جب اوروں کے چراغ
صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائیں گے

پائے کوباں پل سے گزریں گے تیری آواز پر
رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

●

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

●

سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہیں پیش
ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل
بندہ بے کس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں
آپ آجائیں تو کیا خوف ہے کھٹکا کیا ہے

سن کے یہ عرض میری بحر کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے

کس کو تم مورد آفات کیا چاہتے ہو
ہم بھی تو آکے ذرا دیکھیں تماشا کیا ہے

ان کی آواز پہ کراٹھوں میں بے ساختہ شور
اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پروا کیا ہے

لو وہ آیا میرا حامی میرا غم خوار امم
آگئی جاں تن بے جاں میں یہ آنا کیا ہے

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپالیں سرور
اور فرمائیں ہٹو اس پر تقاضا کیا ہے

بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

marfat.com
Marfat.com

•

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذات خدا غفار ہے

تیرے ہی دامن میں ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

•

تجھ سا سیہ کار کون ان سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے تیرے لیے امان ہے

•

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمھارا بندہ عذاب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

•

گنہ گاروں کو ہاتف سے نوید خوش مآلی ہے
مبارک ہو شفاعت کے لیے احمد سا والی ہے

•

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

•

تیرے منگتا کی خاموشی شفاعت خواہ ہے اسکی
زبان بے زبانی ترجمان خستہ جانی ہے

وہ سرگرم شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

•

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

marfat.com
Marfat.com

مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے کیا بات تیری مجرم کیا بات بنائی ہے
سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے
گرتے ہوؤں کو مژدہ سجدے میں گرے مولیٰ رو رو کے شفاعت کی تمہید اٹھائی ہے
مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

•

آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجیے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب اب شفاعت بالمحبت کیجیے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور ہم غریبوں کی شفاعت کیجیے

•

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا تیرے دامان تر کی ہے

•

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

•

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور بخشدو جرم و خطا تم پہ کروروں درود
اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

•

سب تمہارے آگے شافع تم حضور کبریا ہو

marfat.com
Marfat.com

سب کی ہے تم تک رسائی بارگہ تک تم رسا ہو

•

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی

یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمھارے لیے

•

رسل و ملک پہ درود ہو وہی جانے ان کے شمار کو

مگر ایک ایسا دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے

گنہ رضا کا حساب کا نی وہ اگر چہ لاکھوں سے ہیں سوا

مگر اے عفو تیرے عفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

•

والی الا لہ فارغب کرو عرض سب کے مطلب

کہ تمھیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا۔ بنو شافع خطایا

•

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

اشک باری مژگاں پہ برسے درود سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

•

آمد شہ کی خبر سن کے یہ بولے عاصی
وہ ہیں آمادہ شفاعت کو تو عصیاں کس کا

•

حق شفاعت سے تیری گنہ گاروں پر
مہرباں مہرباں مہرباں ہوگیا

•

جلوہ اس مہر رسالت کا ہوسیاروں میں انبیاء ساتھ ہوں جبریل جلو داروں میں
جب کہ اس شان سے آئیں گے گرفتاروں میں حشر کے روز یہ غل ہوگا گنہ گاروں میں
وہ شفاعت کے لیے شافع محشر نکلا

•

شافع نافع رافع دافع کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
سلم سلم کی ڈھارس سے پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
جن کو کوئی نہ کھلوا سکتا وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حوض کوثر

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

انا اعطینٰک الکوثر

اے محبوب! بے شک ہم نے تمھیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں

(الکوثر/۱)

marfat.com
Marfat.com

حوض کوثر

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کوثر کے ساتھ فضیلت بخشی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی درازی ایک ماہ کی مسافت ہے، اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں ہے اور وہ موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اور دودھ سے زیادہ سفید ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی سے زیادہ سفید ہے اور بعض روایتوں میں برف سے زیادہ سفید آیا ہے اس کی خوشبو مشک نافہ سے زیادہ تیز ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور گرداگرد موتیوں کے قبے ہیں۔

حوض کی مسافت

اور مسافت حوض کی تحدید میں احادیث میں متعدد جگہ ذکر پایا جاتا ہے، ہر جماعت نے اپنے شہروں میں متعارف مسافتوں سے علامتیں بتائی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ ان سب کی مسافت یا تو یکساں ہے یا قریب قریب ہے اور اگر کہیں فرق بھی نظر آتا ہے۔ تو اس کا مقصود بعد مسافت کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے اور ایک تخمینہ اور قریبی اندازہ بتانا ہوتا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ قلیل مسافت کے ذکر میں، کثیر مسافت کے ساتھ منافات اور مدافعت نہیں ہے، یہ طریقہ انداز شارح کرمانی کا ہے وہ متعدد مقامات میں ایسی ہی توجیہ کرتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ابتداء میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قلیل مسافت کی خبر دی تھی بعد ازاں کثیر مسافت بیان فرمائی اور حق تعالیٰ نے آپ کو بتدریج تھوڑی تھوڑی وسعت کی تفصیل بیان فرمائی لہٰذا مسافت طویلہ پر اعتماد کرنا چاہیئے، اور بعض یہ گمان رکھتے ہیں کہ یہ اختلاف بجہت اضطراب رواۃ ہے جو روایت میں ہے حالاں کہ ایسا نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

کوثر کا پینے والا پیاسا نہ ہوگا

حدیث پاک میں ہے کہ حوض کوثر کی چوڑائی اس کے طول کی مانند ہے اور اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ کی ہے۔ اور حدیث میں ہے جو اس کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، بعض کہتے ہیں کہ اس کلام کا ظاہری پہلو یہ ہے کہ اس میں سے پانی بعد از حساب اور بعد از نار ہوگا اس لیےء کہ جس کا یہ حال ہوگا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ اسے آگ کا عذاب نہ دیا جائے گا اس لیے کہ تشنگی اور حرارت وحرقت، دخول نار کے ساتھ لازم ہے، اور یہ احتمال بھی ہے کہ اس پر اتنا ہی عذاب کیا جائے کہ اسے پیاس نہ لگے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دو حوض ہیں۔

ایک موقف یعنی عرصات محشر میں۔

اور دوسرا جنت میں۔

اور ان دونوں کو کوثر کہتے ہیں اس بناء پر کہ اس سے مدد کی گئی ہے۔

کوثر حضور کے ساتھ مخصوص ہے

اور بعض کہتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے اس کے فضل و مرتبہ کے مطابق ایک ایک حوض ہے اور اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وہ حوض مختص ہے جس کا پانی ان کے حوضوں میں بہتا ہوگا اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض کی مانند کوئی اور حوض منقول نہیں ہے اور آپ پر سورۂ الکوثر میں اس کی احسان مندی واقع ہے کہ **انا اعطیناک الکوثر** (بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا) اور مشہور یہی ہے کہ حوض کوثر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

اور قرطبی سے منقول ہے کہ ہر مکلف پر اس کا علم اور اسکی تصدیق واجب ہے اس لیے کہ حق سبحانہ و

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوض کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جو کہ احادیث صحیحہ اور مشہورہ میں ثابت شدہ ہے کیوں کہ ان تمام روایات سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے اور تیس سے زیادہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وہ مروی ہے اور ان میں سے بیس تو بخاری و مسلم میں مذکور ہیں اور بقیہ ان کے ماسوا مجموعۂ احادیث میں ہیں، اور اتنے ہی تابعین نے صحابہ سے یہ روایتیں لی ہیں اور تابعین سے تبع تابعین نے، یہاں تک کہ سلف و خلف کا اس پر اجماع واقع ہے۔

حوض سے روکنے کی توضیح

اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ میرے پاس میری امت میرے حوض پر مجتمع ہو کر آئے گی اور میں اوروں کو اس سے روکتا ہوں گا۔

اہل علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اپنے حوض سے روکنے کی حکمت میں کہتے ہیں کہ حضور والا کا ارشاد ہے کہ ہر امت کے لیے اپنے نبی کا حوض ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ روکنا از روئے انصاف اور اپنے بھائیوں یعنی نبیوں کی رعایت میں ہوگا نہ کہ جھڑکنے اور بخل سے روکنے کی وجہ سے اور بجائے خود وہ جگہ امن کی ہے اور حضور خود اجود الاجودین اور رحمۃ للعالمین ہیں، اور یہ امکان بھی ہے کہ آپ انھیں روکیں گے جو اس کے پینے کے مستحق نہ ہوں۔

کوثر کے چار کنارے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار کنارے ہیں۔

ایک کنارہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

اور دوسرا حضرت فاروق عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور تیسرا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور چوتھا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے سپرد ہوگا۔

لہٰذا جو محب ابوبکر ہے اور حضرت عمر سے بغض رکھتا ہے وہ اسے پانی نہیں پلائیں گے اور جو محب علی ہے اور وہ حضرت عثمان وغیرہ سے بغض رکھتا ہے تو حضرت علی اسے پانی نہیں پلائیں گے۔

اسے ابوسعید نے شرف النبوۃ میں اور الغیلانی نے روایت کیا ہے، ایسا ہی مواہب میں منقول ہے اور مشہور یہ ہے کہ ساقی کوثر حضرت علی مرتضیٰ ہوں گے اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ جو حضرت ابوبکر سے دشمنی رکھے گا میں اسے اس کا پانی ہرگز نہیں پلاؤں گا۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد اول)

حوض کوثر کے اوصاف

حوض کوثر کے پانی اور اس کے اوصاف وفضائل سے متعلق امام احمد رضا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

صحیحین میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

حوضی مسیرۃ شھر ماؤہ ابیض من اللبن و ریحہ اطیب من المسک.

میرا حوض ایک مہینے کی راہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سپید، اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر۔

اور دوسری روایت میں فرمایا

ابیض من الورق .

چاندی سے بڑھ کر اجلا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۵۴۸، النور والنورق)

marfat.com
Marfat.com

کوثر افضل ہے یا زم زم

زمزم افضل ہے یا کوثر، شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی شافعی نے فرمایا کہ زم زم افضل ہے کہ شب اسراملائکہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل مبارک اس سے دھویا حالاں کہ وہ آب کوثر لاسکتے تھے اور اللہ عزوجل نے ایسے مقام پر اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اختیار نہ فرمایا مگر افضل۔ شمس نے اس میں سراج کا اتباع کیا۔

فتاویٰ علامہ شمس الدین محمد رملی شافعی میں ہے۔

افضل المیاہ ما نبع من بین اصابعه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قد قال البلقینی ان ماء زمزم افضل من الکوثر لان به غسل صدر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لم یکن یغسل الا بافضل المیاہ . اھ .

سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحر بے پایاں کرم و نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے بار ہا نکلا اور ہزاروں کو سیراب و طاہر کیا، اور علامہ سراج بلقینی نے فرمایا کہ زم زم افضل ہے کوثر سے اس لیے کہ زم زم شریف سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینۂ پر انوار دھویا گیا اور سینۂ مبارک افضل پانی ہی سے دھویا گیا۔ (مولف)

اس پر اعتراض ہوا کہ زمزم تو سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کو عطا ہوا اور کوثر ہمارے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو لازم کہ کوثر ہی افضل ہو۔

امام ابن حجر مکی نے جواب دیا کہ کلام دنیا میں ہے آخرت میں بیشک کوثر افضل ہے۔

فتاویٰ فقہیہ کی عبارت یہ ہے :

(سئل) ایما افضل ماء زمزم او الکوثر (فاجاب) قال شیخ الاسلام البلقینی ماء

marfat.com
Marfat.com

زمزم افضل لان الملائکة غسلوا به قلبه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین شقوہ لیة الاسراء مع قدرتھم علی ماء الکوثر فاختیارہ فی ھذا المقام دلیل علی افضلیته و لا یعارضه انه عطیة اللہ تعالیٰ لاسمٰعیل علیه الصلاۃ و السلام و الکوثر عطیة اللہ تعالیٰ لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لان الکلام فی عالم الدنیا لا الآخرۃ و لامریة ان الکوثر فی الآخرۃ من اعظم مزایا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و من ثم قال تعالیٰ انا اعطیناک الکوثر.

سوال ہوا کہ زم زم افضل ہے یا کوثر؟ تو شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی نے فرمایا کہ زم زم افضل ہے اس لیے کہ شب معراج کے موقع پر جب کہ شق صدر مبارک ہوا تو فرشتوں نے کوثر پر قدرت کے باوجود زمزم سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو دھویا، اس مقام پر زم زم شریف کو پسند کرنا اس کے افضل ہونے کی دلیل ہے اور اس میں کوئی معارضہ بھی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو زمزم عطا فرمایا اور کوثر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، اس لیے کہ کلام دنیا میں ہے آخرت میں نہیں اور اس میں شک نہیں کہ کوثر آخرت میں ہے اور یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے عظیم وجلیل عطا ہے اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ (مولف)

اس کے بعد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کوثر کی افضلیت ثابت فرمائی، جس کے دلائل یہ ہیں۔

افضلیت کوثر کے دلائل

(۱) آخرت میں وہی افضل ہے جو عند اللہ افضل ہے اور عند اللہ جو افضل ہے فی نفسہ افضل ہے اور جو فی نفسہ افضل ہے جہاں ہو افضل ہے تو جو آخرت میں افضل ہے وہی دنیا میں افضل ہے اور شک نہیں کہ آخرت میں کوثر افضل ہے تو اب بھی کوثر زمزم سے افضل ہے۔

(۲) زم زم دنیا کا پانی ہے اور کوثر آخرت کا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے بیشک آخرت درجوں میں بڑی

marfat.com
Marfat.com

ہے اور فضیلت میں زائد۔

(۳) کوثر کا پانی جنت سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوثر میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں ایک سونے کا، ایک چاندی کا

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو اللہ کا مال بیش بہا ہے، سن لو اللہ کا مال جنت ہے۔

(۴) کوثر کا پانی امت مرحومہ کے لیے زیادہ نافع ہے ایک قطرہ جس کے حلق میں جائے گا ابدالآباد تک کبھی پیاسا نہ ہوگا نہ کبھی اس کے چہرے پر سیاہی آئے۔

(۵) اللہ عزوجل نے عطائے کوثر سے اپنے حبیب افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم پر احسان عظیم رکھا کہ انا اعطیناک الکوثر، بیشک ہم نے کہ عظمت والے ہیں تم کو کہ بے مثل و یکتا ہو کوثر عطا فرمایا، اسی طرف انا میں ضمیر جمع اور اعطیناک میں کاف مفرد کا اشارہ ہے، تو کوثر کی عظمت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اللہ عزوجل ہم فقرائے بے قید کو بھی اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کف کرم سے اس میں پینا نصیب فرمائے۔ آمین۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۵۱، ۵۵۲۔ النور والنورق)

کوثر سے افضل پانی

دونوں جہاں کے سب پانیوں سے افضل، زم زم سے افضل، کوثر سے افضل وہ مبارک پانی ہے کہ بار ہا براہ اعجاز حضور انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے دریا کی طرح بہا اور ہزاروں نے پیا اور وضو کیا۔

علماء تصریح فرماتے ہیں کہ وہ پانی زمزم وکوثر سب سے افضل ہے، مگر اب وہ کہاں نصیب؟

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۴۰۸، النور والنورق)

marfat.com
Marfat.com

حضور کو کوثر عطا کیا گیا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رب جل جلالہ نے فرمایا

ما اعطیتک خیر من ذلک اعطیتک الکوثر و جعلت اسمک مع اسمی ینادی به فی جوف السماء (الی ان قال) و خبات شفاعتک و لم اخبأها لنبی غیرک .

یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔ (تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

اشعار

کوثر و ساقی حوض کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توصیف میں امام احمد رضا بریلوی یوں مدح سرا ہیں:

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ
جس کے تلووں کا دھون ہے آب حیات ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

●

باہر زبانیں پیاس سے ہیں آفتاب گرم کوثر کے شاہ کثرہ اللہ لے خبر

●

یاالٰہی جب زبان باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

عالم کی کنجیاں حضور کے سپرد ہیں

اپنا شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کنجی اثر کی ہے

marfat.com
Marfat.com

لہٗ مقالید السموات والارض

اسی کے لیے ہیں آسمانوں اورزمین کی کنجیاں

(الشوریٰ/۱۲)

marfat.com
Marfat.com

عالم کی کنجیاں حضور کے سپرد ہیں

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف گزشتہ کتابوں میں بکثرت ہے اور انبیاء و مرسلین کی مجلسوں میں حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہمیشہ رہتا تھا، چوں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو اس سے مطلع کیا ہے تو لامحالہ آپ کا ذکر شریف انھوں نے بطریق اولیٰ اپنی مجلسوں میں کیا ہوگا کیوں کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ جو چیز بہت محبوب ہو اس کا ذکر اکثر کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ و الانجیل یأمرھم بالمعروف و ینھی عن المنکر.

جو لوگ اس رسول و نبی امی کی پیروی کرتے ہیں وہ اپنے پاس توریت وانجیل میں لکھا پاتے ہیں کہ وہ انھیں نیکی کا حکم فرمائیں گے اور انھیں برائی سے بچنے کی تلقین فرمائیں گے۔

یہ آیہ کریمہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچائی پر دلیل ہے، اگر یہ خبر واقع کے مطابق نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی نفرت وتکذیب کا موجب ہوتا اور یہود ونصاریٰ سے زیادہ کوئی اور قوم حضور کے احوال اور صدق نبوت سے واقف اور شناسا نہ تھی، کیوں کہ یہود ونصاریٰ توریت وانجیل میں آپ کے اوصاف پڑھ چکے تھے اور مدینہ منورہ میں مدتوں سے آپ کے منتظر تھے کیوں کہ اس شہر میں آپ کے ظہور کی علامتیں اور نشانیاں پائی جاتی تھیں۔

اور یہی یہود ونصاریٰ تھے جب ان سے مقابلہ اور جنگ کی نوبت آتی تو یہ آپ کی بعثت کا واسطہ دے کر فتح ونصرت طلب کرتے اور کہتے کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب ہم نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم کے سایۂ عاطفت میں تم سے پنپیں گے ان کے آباء اپنی موت کے وقت اپنی اولادوں۔ کے لیے وصیت نامے چھوڑ جاتے اور کہتے کہ ہمارا اسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا کر عرض کریں کہ ہم نے آپ کے انتظار میں جانیں دی ہیں اور اس جہان سے ایمان کے ساتھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم**

یہ آپ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، مطلب یہ کہ یہ کافر لوگ آپ کو خوب پہچانتے ہیں۔

لیکن جب آپ کا ظہور قدسی ہوا تو ان کی سابقہ شقاوت ازلی عود کر آئی اور حسد وعناد سے آپ کو جھٹلانے لگے اور جان بوجھ کر راہ حق کو چھپانے کی خاطر اپنی کتابوں میں تحریف وتغیر کرنے لگے اور دنیا کی محبت اور حب ریاست نے ذلت وشقاوت اور خسران کے سبب سے پست درجے میں گرادیا، لیکن اس تحریف وتبدیلی کے باوجود ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل اور آپ کی شریعت کی نشانیاں ان کی کتابوں میں اب بھی روشن وتاباں ہیں۔

بیان کرتے ہیں کہ سریانی زبان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام "مشفح" ہے اور مشفح کے معنی محمد ہے اس لیے کہ ان کی زبان میں شفح بمعنی حمد ہے اور جب وہ خدا کی حمد کرتے ہیں تو شفحالا یعنی الحمدللہ کہتے ہیں اور جب شفح بمعنی حمد ہوا تو مشفح بمعنی محمد ہوگیا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

آپ کے احوال وصفات اور آپ کی نبوت کی علامات ونشانیاں صاف صاف اور آپ کی بعثت و ہجرت کی جگہ متعین تھی، جس روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اسی دن حضرت عبداللہ بن سلام جو احبار واشراف یہود اور اولاد حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے تھے حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور جس دن سے مکہ مکرمہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر سنی تھی یہ

marfat.com
Marfat.com

اسی دن سے آپ کے لقائے شریف کی سعادت حاصل کرنے کے منتظر تھے۔

مدتے بود کہ مشتاق لقائے بودم
لاجرم روئے ترا دیدم و از جا رفتم

جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوئے تو حضور نے فرمایا کیا تم ہی بن سلام یثرب کے عالم ہو؟ عرض کی ہاں، فرمایا میں تمھیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مجھے بھیجا کیا تم نے خدا کی کتاب توریت میں میری صفات کو پایا ہے؟ کہاہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو مظفر و غالب فرمائے گا، وہ آپ کے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا، یقیناً بلا شک وشبہ میں نے خدا کی کتاب میں آپ کی خوبیاں اور صفتیں پائی ہیں اور آپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا.

اے نبی یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا امت پر گواہی دینے والا یعنی ان کی تصدیق وتکذیب اور نجات و ہلاکت کی گواہی دینے والا اور فرماں برداروں کو ثواب واجر کی بشارت دینے والا اور نافرمانوں کو عذاب سے ڈرانے والا۔

حرزا للامیین .

امیوں یعنی اہل عرب کو جن کی اکثریت لکھنا پڑھنا نہیں جانتی پناہ دینے والا، اور آپ سارے جہان کے لیے پشت پناہ ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عرب کی تخصیص، ان میں آپ کی بعثت اور آپ سے قریبی ہونے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ پہلے جہل و نادانی اور شقاوت قلبی میں مشہور و منہمک تھے اب آپ کی تعلیم و تربیت سے علم و ہدایت کے بلند

marfat.com
Marfat.com

مقام پر فائز ہو گئے۔

عبداللہ بن سلام کی حدیث کا تتمہ یہ ہے کہ فرمایا :

و انت عبدی و رسولی .

آپ میرے بندۂ خاص ہیں، کوئی اس صفت میں آپ کا ہمسر نہیں، اورآپ میرے رسول ہیں جو ساری مخلوق کی طرف مبعوث ہیں۔

وسمیتک المتوکل .

اور میں نے آپ کا نام متوکل رکھا کیوں کہ آپ نے اپنے تمام کام مجھ پر چھوڑ دیے ہیں اور آپ اپنی ذاتی قوت وطاقت سے باہر آگئے ہیں کیوں کہ بندگی کے معنی کی حقیقت یہی ہے۔

لست بفظ و لا غلیظ .

اور آپ نہ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل۔

و لا سخاب فی الاسواق .

اور بازاروں میں شور وشغب کرنے والے نہ تھے، جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے، یہ عقل مندی کی نشانی ہے کہ نرم خو ہو اور آواز بلند نہ کرے اور کج خلقی سے احتراز کرے، مجلس میں بھی گھر میں بھی اور بازاروں میں بھی۔

و لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ و لکن یعفو و یغفر و لن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجا بان یقول لا الہ الا اللہ .

برائی کا بدلہ برائی سے نہ لے اور عفو ودرگزر اور پردہ پوشی سے کام لے اور اللہ تعالیٰ ہرگز دنیا سے

marfat.com
Marfat.com

آپ کو نہ اٹھائے گا جب تک کہ کج رو لوگوں کی درستگی نہ فرمادے اور لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور توحید کا اقرار کر کے شرک کا ازالہ نہ کرلیں۔

ينفتح به اعيانا عميا و اذانا صما و قلوبا غلفا.

تو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ایسی آنکھوں کو کھولے گا جو راہ راست نہیں دیکھتیں اور ایسے کانوں کو کھولے گا جو حق بات نہیں سنتے اور ایسے دلوں کو کھولے گا جو نہیں سمجھتے اور حقیقت حال کو نہیں پاتے۔

ایک اور روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ بازار میں فریاد اور فحش کلامی نہ کریں گے اور جو فرما ئیں گے جھوٹ نہ ہوگا اور ہر خوبی و کمال اور ہر صفت و جمال سے آراستہ و پیراستہ ہوں گے اور میں انھیں ہر خلق کریم عطا کروں گا اور اطمینان وسکون اور آرام و آہستگی کو ان کا لباس بناؤں گا اور تقویٰ و پرہیز گاری کو ان کا ضمیر کروں گا، حکمت ان کی عقل، صدق و وفا ان کی طبعیت، خوش خلقی ان کی عادت، عدل ان کی سیرت، حق ان کی شریعت، ہدایت ان کا امام، اسلام ان کی ملت، اور احمد ان کا نام رکھوں گا، لوگ گمراہی کے بعد ان سے ہدایت پائیں گے اور آپ کے وسیلہ سے جہالت کے بعد لوگ عقلمند بنیں گے، اور گمنامی کے بعد ان کا نام چار دانگ عالم میں گونجے گا اور کمی کے بعد انھیں کثرت وزیادتی عطا کروں گا اور جدائی کے بعد انھیں بدل دوں گا اور مفلسی کے بعد انھیں تونگر کروں گا اور مخالف دلوں اور پراگندہ خواہشوں اور جدا جدا بکھری ہوئی جماعتوں میں الفت ومحبت ڈالوں گا اور ان کی امت کو بہترین امت قرار دوں گا، کعب احبار سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے دریافت فرمایا تم نے توریت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کیا کیا پائے؟ انھوں نے بیان کیا کہ توریت میں لکھا ہوا ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

محمد بن عبداللہ، عبدالمختار یعنی اللہ کے بندے، مکہ مکرمہ ان کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ان کا مقام ہجرت اور ملک شام ان کے زیر قبضہ ہوگا۔ نہ وہ سخت گو ہوں گے نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور وغل کریں گے اور نہ برائی کا بدلہ لیں گے بلکہ عفو و درگزر سے کام لیں گے۔ اس روایت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت مرحومہ کی تعریف بھی آئی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کو خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں۔

اس کا ظاہر یہ ہے کہ ملک فارس و روم کے خزانے صحابہ کرام کے قبضہ میں آئے، اور اس کا باطن یہ ہے کہ خزائن سے مراد اجناس عالم ہیں کیوں کہ تمام رزق آپ کے دست اقتدار کے سپرد فرمایا، اور ظاہر و باطن کی تربیت و قوت آپ کو مرحمت ہوئی، جس طرح غیب کی کنجیاں در دست علم الٰہی ہیں اس کے سوا ذاتی علم غیب کوئی نہیں جانتا، اسی طرح ان کے رزق و قسمت کے خزانے حضور سید کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں عطا فرمائے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

انما انا قاسم و المعطی هو الله .

یعنی میں ہی تقسیم فرمانے والا ہوں اور وہی اللہ عطا فرمانے والا ہے۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ جلد اول)

توریت میں حضور کا وصف

کتب سابقہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد اوصاف و فضائل ذکر کیے گئے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بعض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوۃ میں حضرت ام الدرداء سے راوی میں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو کہا حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے :

محمد رسول الله اسمه المتوكل ليس بفظ و لا غليظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطى المفاتيح ليبصر الله به اعينا عورا و يسمع به اذانا صما و يقيم به السنة معوجة حتى يشهد وا ان لا اله الا الله وحده لا شريك له يعين المظلوم و يمنعه من ان يستضعف.

محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام متوکل ہے نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو نہ بازاروں میں چلانے والے وہ کنجیاں دیے گئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

انجیل میں حضور کا وصف

حاکم بافادۂ تصحیح اور ابن سعد و بیہقی و ابو نعیم روایت کرتے ہیں ام المومنین و محبوبۂ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہا و ابیہا و علیہا وسلم فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے

لا فظ و لا غليظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطى المفاتيح الخ (مثل ما مر سواء بسواء)

marfat.com
Marfat.com

نہ سخت دل ہیں نہ درشت خو نہ بازاروں میں شور کرتے انھیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔(باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے)

زمین کی کنجیاں حضور کو دی گئیں

بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک المفاتیح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بینا انا نائم اذ جئ بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی .

میں سو رہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

امام احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث.

مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے میری مدد کی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں، امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح اور ضیائی مقدس صحیح مختارہ ابونعیم دلائل النبوۃ میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق جاء نی به جبریل علیه قطیفة من سندس.

دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں جبریل لے کر آئے اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔

ہر شی کی کنجیاں حضور کے حوالے کی گئیں

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اوتیت مفاتیح کل شیٔ الا الخمس.**

مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے، یعنی غیوب خمسہ،

علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں **ثم اعلم بها بعد ذلک** پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں ان کا علم بھی دے دیا گیا، اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا، علامہ مدابغی شرح فتح المبین، امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں یہی حق ہے، بعینہ یہی مضمون احمد وابو یعلی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

وقت ولادت کنجیاں عطا ہوئیں

ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں

لما خرج من بطنی فنظرت الیه فاذا انابه ساجدا ثم رأیت سحابه بیضاء قد اقبلت من السماء حتی غشیته فغیب عن وجهی ثم تجلت فاذا انابه مدرج فی ثوب صوف و بیض و تحته حریرة خضراء و قد قبض علی ثلثة مفاتیح من اللولوء و الرطب

marfat.com
Marfat.com

و اذ قائل یقول قبض محمد علی مفاتیح النصر و مفاتیح الریح و مفاتیح النبوۃ ثم اقبلت سحابۃ اخری حتی غشیتہ فغیب عنی ثم تجلت فاذا انابہ قد قبض علی حریرۃ خضراء مطویۃ و اذ قائل یقول بخ بخ قبض محمد علی الدنیا کلھا لم یبق خلق من اھلھا الا دخل فی قبضتہ ۔ ھذا مختصر .

جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدے میں پڑے ہیں پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونی سفید کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمیں بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نظر سے چھپ گئے پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی زمین و آسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور کا رعب و دبدبہ

حافظ ابوزکریا یحیٰ بن عائذ اپنے مولد میں بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت آمنہ زہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رضوان خازن جنت علیہ الصلاۃ والسلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر گوش اقدس میں عرض کی

معک مفاتیح النصر قد البست الخوف و الرعب و لا یسمع احد بذکرک الا وجل فوادہ و خاف قلبہ و ان لم یرک یا خلیفۃ اللہ .

marfat.com
Marfat.com

حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک وسلم۔

روز قیامت حضور کے دست اقدس میں کنجیاں

امام دارمی اپنی سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا اول الناس خروجا اذا بعثوا و انا قائدهم اذا وفدوا و انا خطيبهم اذا انصتوا و انا شفيعهم اذا حبسوا و انا مبشرهم اذا يئسوا الكرامة و المفاتيح يومئذ بيدى و لواء الحمد يومئذ بيدى . الحديث.

میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں گے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں جب وہ محبوس ہوں گے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوں گے۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں فرماتے ہیں :

دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب ملک یوم الدین ست روز روز اوست وحکم حکم او بحکم رب العالمین۔

یعنی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اقدس مختار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن کے مالک کے نائب ہیں اور وہ دن انھیں کا دن اور حکم انھیں کا حکم ہوگا اور یہ سب خدائے ذوالجلال کے حکم سے ہے۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

جنت و دوزخ کی کنجیاں

ابن عبد ربہ کتاب بہجۃ المجالس میں راوی کہ حضور پرنور افضل صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں:

ينصب لي يوم القيامة منبر على الصراط (و ذكر الحديث الى ان قال) ثم ياتي ملك فيقف على اول مرقاة من منبري فينادي معاشر المسلمين من عرفني فقد عرفني و من لم يعرفني فانا مالك خازن النار ان الله امرني ان ادفع مفاتيح جهنم الى محمد و ان محمدا امرني ان ادفع الى ابي بكر اشهد و اهاه اشهد و اثم يقف ملك آخر على ثاني مرقاة من منبري فينادي معاشر المسلمين من عرفني فقد عرفني و من لم يعرفني فانا رضوان خازن الجنان ان الله امرني ان ادفع مفاتيح الجنة الى محمد و ان محمدا امرني ان ادفعها الى ابي بكر هاه اشهد و اهاه اشهدوا. الحديث.

روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینہ پر کھڑا ہوگا اور ندا کرے گا اے گروہ مسلماناں جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کو سپرد کردوں ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑا ہوکر پکارے گا اے گروہ مسلمین جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کو سپرد کردوں ہاں ہاں گواہ

marfat.com
Marfat.com

ہو جاؤ ہاں ہاں گواہ ہو جاؤ۔

علامہ ابراہیم بن عبداللہ مدنی شافعی نے کتاب ''التحقیق فی فضل الصدیق'' کے ساتویں باب خلفاء اربعہ کے فضائل کے بیان میں اسے ذکر فرمایا ہے۔

حافظ ابوسعید عبدالملک بن عثمان کتاب شرف النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا کان یوم القیامة جمع الله الاولین و الآخرین و یوتی بمنبرین من نور فینصب احدهما عن یمین العرش و الاخر عن یساره و یعلوهما شخصان فینادی الذی عن یمین العرش معاشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا رضوان خازن الجنة ان الله امرنی ان اسلم مفاتیح الجنة الی محمد و ان محمدا امرنی ان اسلم الی ابی بکر و عمر لیدخلا محبیهما الجنة الا فاشهدوا ثم ینادی الذی عن یسار العرش معاشر الخلائق من عرفنی فقد عرفنی و من لم یعرفنی فانا مالک خازن النار ان الله امرنی ان اسلم مفاتیح النار الی محمد و محمد امرنی ان اسلمها الی ابی بکر و عمر لیدخلا مبغضیهما النار الا فاشهدوا.

روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں گے ان پر دو شخص چڑھیں گے داہنے والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغۂ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق

marfat.com
Marfat.com

جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغۂ دوزخ ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔

علامہ ابراہیم بن عبداللہ مدنی شافعی نے کتاب ''الاحادیث الغرر فی فضل الشیخین ابی بکر وعمر'' کے ساتویں باب میں اسے بیان فرمایا ہے۔ (الامن والعلی)

کونین کی بھلائی حضور کے دست رحمت میں

وہ حبیب جو غنی ہیں دوسروں کو غنی کرتے ہیں، سخی ہیں دوسروں کو دیتے ہیں ابوالقاسم ہیں دوسروں میں نعمتوں کی تمام قسمیں بانٹتے ہیں کیوں کہ آپ ہی بندوں کے لیے سب سے بڑے وسیلہ اور اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ ونائب ہیں، دنیا میں اور آخرت میں سب خزانوں کی کنجیاں آپ ہی کو عطا ہوئی ہیں، مولیٰ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے آپ کے دست کرامت میں رکھ دیے ہیں، تو کوئی بھلائی کسی کی طرف نہیں جاتی مگر آپ کے پاس سے ہو کر، اور کوئی عطیہ نہیں پہنچتا مگر آپ سے نسبت پا کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالیٰ رحمتیں اتارے اور اجر کامل بخشے۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا
آدم بین الماء و الطین واقف

•

اذا رام امرا لایکون خلافہ
ولیس لذلک الامر فی الکون صارف

marfat.com
Marfat.com

سنتے ہو میرے باپ قربان ہوان پر جو اس وقت بھی بادشاہ اور سردار تھے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے، وہ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا سارے جہان میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو آپ کے ارادے کو بدل سکے۔

عارف باللہ سیدی ابوالحسن محمد البکری الصدیقی کیا خوب فرماتے ہیں :

ما ارسل الرحمن او یرسل

من رحمة تصعد او تنزل

●

فی ملکوت اللہ او ملکہ

من کل ما یختص او یشمل

●

الا وطہ المصطفی عبدہ

نبیہ مختارہ المرسل

●

واسطة فیھا واصل لھا

یعلم ھذا کل من یعقل

جتنی رحمتیں اللہ رحمان نے بھیجی ہیں یا بھیجے گا وہ چڑھتی ہوں یا اترتی ملکوت میں ہوں یا ملک میں، خاص ہوں یا عام سب میں واسطہ اور اصل آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو طٰہٰ بھی ہیں اور مصطفیٰ بھی، اللہ کے بندے بھی ہیں اور نبی بھی، مختار بھی ہیں اور مرسل بھی، یہ ایسی حقیقت ہے جسے ہر عقلمند جانتا اور مانتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بالخصوص دین کی نعمتیں وہ روز اول سے روز آخر تک جتنی بھی ہیں سب حضور کے واسطے سے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الاجازۃ المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ)

marfat.com
Marfat.com

پناہ عالم و عالمیاں ﷺ

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد، ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شترانے ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

●

آستین رحمت عالم الٹے کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا

اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا

marfat.com
Marfat.com

پناہ عالم وعالمیاں ﷺ

آپ کے احوال وصفات اور آپ کی نبوت کی علامت ونشانیاں صاف صاف اور آپ کی بعثت وہجرت کی جگہ متعین تھی، جس روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اسی دن حضرت عبداللہ بن سلام جو احبار واشراف یہود اور اولا د حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام سے تھے حاضر ہوئے اور ایمان لائے اور جس دن سے مکہ مکرمہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر سنی تھی یہ اسی دن سے آپ کے لقائے شریف کی سعادت حاصل کرنے کے منتظر تھے۔

جب وہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے تو حضور نے فرمایا کیا تم ہی ابن سلام، یثرب کے عالم ہو؟ عرض کیا ہاں، فرمایا میں تمھیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مجھے بھیجا کیا تم نے خدا کی کتاب توریت میں میری صفات کو پایا؟ کہا ہاں! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو مظفر وغالب فرمائے گا، وہ آپ کے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے گا، یقیناً بلا شک وشبہ میں نے خدا کی کتاب میں آپ کی خوبیاں اور صفتیں پائی ہیں، اور آپ کو خطاب کرتے ہوئے خدا نے فرمایا۔

یا ایها النبی انا ارسلنک شاهدا و مبشرا و نذیرا.

اے نبی یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا امت پر گواہی دینے والا یعنی ان کی تصدیق وتکذیب اور نجات و ہلاکت کی گواہی دینے والا اور فرماں برداروں کو ثواب واجر کی بشارت دینے والا اور نافرمانوں کو عذاب سے ڈرانے والا۔

حرزا للامیین .

امیوں یعنی اہل عرب کو جن کی اکثریت لکھنا پڑھنا نہیں جانتی پناہ دینے والا، اور آپ سارے

marfat.com
Marfat.com

جہان کے لیے پشت پناہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عرب کی تخصیص، ان میں آپ کی بعثت، اور آپ سے قریبی ہونے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ پہلے جہل و نادانی اور شقاوت قلبی میں مشہور و منہمک تھے اب آپ کی تعلیم و تربیت سے علم و ہدایت کے بلند مقام پر فائز ہو گئے۔

حرز، اس محفوظ جگہ کو کہتے ہیں جہاں کوئی آفت و تکلیف نہ پہنچے، اس سے مراد ان کی حفاظت و پناہ آفتوں سے ہے خواہ وہ آفت نفسانی ہو یا شیطانی وساوس وغیرہ جیسا کہ فرمایا :

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاته و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلل مبین .

اللہ وہ ہے جس نے امیوں میں رسول کو انھیں میں سے بھیجا جو ان پر خدا کی آیتیں تلاوت کرتا اور ان کا تزکیہ فرماتا اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اگر چہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

ممکن ہے کہ اس سے مراد دائمی عذاب و ہلاکت اور انھیں نیست و نابود ہونے سے محفوظ و پناہ میں رکھنا ہو جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا :

و ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم .

اللہ تعالیٰ انھیں دائمی عذاب نہیں دے گا جب تک آپ ان میں تشریف فرما ہوں **(مولف)**

(مدارج النبوۃ جلد اول)

توریت میں حضور کا ذکر جمیل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخلوق کے لیے جائے پناہ ہیں کتب سابقہ میں بھی حضور کا یہ

marfat.com
Marfat.com

وصف ذکر کیا گیا، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دارمی وطبرانی و یعقوب بن سفیان حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ توریت مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی انا ارسلنک شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین (الی قوله تعالیٰ) یعفو و یغفر.

اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لیے پناہ ،معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین .

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو مبالغہ خود پناہ کہا جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں اور اس وصف کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے محافظ و نگہبان ہیں۔

حضرت اسود کی التجا

اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی :

انت الرسول الذی ترجی فواضله

عند القحوط اذا ما اخطاء المطر

حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے جب قحط کے وقت مینہ خطا کرے، عمر بن

marfat.com
Marfat.com

شیبہ نے بطریق عامر شعبی اور حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسے بیان کیا ہے اور فرمایا کہ اسے ابن فتحون نے کتاب الذیل میں ذکر کیا ہے۔

ایک اعرابی کی فریاد اور بارش کے لیے حضور کی دعا

ایک اعرابی نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی:

اتیناک و العذرا أیدمی لبابھا و قد شغلت امم الصبی عن الطفل

و القت بکفیھا الفتی لاستکانۃ من الجوع ضعفا لا یمر و لا یحلی

و لیس لنا الا الیک فرارنا و این قرار الخلق الا الی الرسل

ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنھیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں ناداری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منھ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہے ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلی اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلم۔

یہ فریاد سن کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً بنہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ امڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا حوالینا لا علینا ہمارے گرد برس ہم پر نہ برس، فوراً ابر مدینے پر سے کھل گیا آس پاس گھرا تھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے خندۂ دنداں نمایاں کیا اور فرمایا اللہ کے لیے ہے خوبی ابو طالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کی یارسول اللہ شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے نعت اقدس میں عرض کیے تھے کہ

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

تلوذ به الهلاک من آل هاشم فهم عنده فی نعمة و فواضل

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں ان کے پاس ان کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اجل ذلک اردت ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی۔

بیہقی نے اسے دلائل النبوۃ میں سند صالح سے اور دیلمی نے مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے افادہ فرمایا۔

حاصل یہ کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں خلق کے لیے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء کے، وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینہ اترتا ہے وہ یتیموں کا حافظ وہ بیواؤں کا نگہبان وہ ملجا و ماوا کہ بڑے بڑے تباہی کے وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم۔

حضور کی پناہ سچی ہوتی ہے

حارث بن عوف حرثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی:

لیعث معی من یدعوا الی دینک فانا له جار.

marfat.com
Marfat.com

میرے ساتھ حضور کسی شخص کو ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی طرف دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کر دیا حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں نے عہد شکنی کر کے انھیں شہید کر دیا، حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے ازاں جملہ یہ شعر :

یا حارث من یغدر بذمة جاره

منکم فان محمدا لا یغدر

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دیے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے، **فجاء الحارث فاعتذر و ودی الانصاری و قال یا محمد انی عائذ بک من لسان حسان .**

حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی یا رسول اللہ میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے، زبیر بن بکار نے اسے مصعب سے روایت کیا کہ حارث بن عوف نے بارگاہ رسالت میں آکر یہ عرض کیا۔

حضور کی دہائی سے غلام آزاد ہو گیا

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **انه کان یضرب غلامه فجعل یقول اعوذ بالله قال فجعل یضربه فقال اعوذ برسول الله فترکه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الله اقدر علیک منک علیه قال فاعتقه .**

یعنی وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دہائی اللہ کی دہائی انھوں نے ہاتھ نہ روکا غلام نے کہا رسول اللہ کی دہائی فوراً چھوڑ دیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اللہ

marfat.com
Marfat.com

تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر انھوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔

علماء فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی سن کر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

اقول: یعنی پہلی بات ایک معمولی (معمول کے مطابق) ہو جانے سے ایسی موثر نہ ہوئی، انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی بعینہٖ اللہ عزوجل کی دہائی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے۔

یہی مضمون عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

قال بینا رجل یضرب غلاما له و هو یقول اعوذ بالله اذ بصر برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اعوذ برسول الله فالقی ما کان فی یده و خلی عن العبد فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اما والله انه احق ان یعاذ من استعاذ به منی فقال الرجل یا رسول الله فهو حر لوجه الله .

یعنی ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اللہ کی دہائی اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا اب کہا رسول اللہ کی دہائی فوراً اس صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنتا ہے خدا کی قسم بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے ان صاحب نے عرض کی یارسول اللہ تو وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

اللہ و رسول کافی ہیں

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر مسیح کذاب میں فرمایا **ابشروا فان یخرج و انا بین**

marfat.com
Marfat.com

اظہر کم فاللہ کافیکم و رسولہ .

خوش ہو کہ اگر وہ نکلا اور میں تم میں تشریف فرما ہوا تو اللہ تمھیں کافی ہے اور اللہ کا رسول۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ طبرانی نے کبیر میں اسے اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

ایک پیر مرد کی التجا

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل بعثت حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمن کو تاجرانہ جاتے تھے ایک پیر مرد عسکلان بن عواکن کے یہاں قیام فرماتے وہ ان سے مکہ معظمہ کا حال پوچھتے تم میں کوئی مشہور بلند چرچے والا پیدا ہوا؟ کسی نے تم پر تمھارے دین میں خلاف کیا؟ یہ انکار کرتے جب بعد بعثت اقدس گئے پیر مرد نے کہا میں تمھیں وہ بشارت دیتا ہوں کہ تمھارے لیئے تجارت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے تمھاری قوم سے نبی برگزیدہ مبعوث فرمایا ان پر اپنی کتاب اتاری وہ اصنام سے روکتے اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں حق کا حکم دیتے اور اس کے فاعل ہیں باطل سے منع کرتے اور مبطل ہیں وہ ہاشمی ہیں اور تم اے عبدالرحمٰن ان کے ماموں، جلد پلٹو اور ان کی خدمت وتصدیق کرو اور یہ اشعار میری طرف سے ان کی بارگاہ والا میں پہنچاؤ، چند اشعار در بارۂ تصدیق رسالت و اظہار شوق و عذر پیرانہ سالی و استعانت سرکار عالی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ کہے ازاں جملہ یہ دو شعر:

اذ نــاى بــالــديــار بــعــدا	فــانــت حــرزى و مــعــراجــى
فــكــن شــفــيــعــى الــى مــلــيــك	يــدعــو الــبــرايــا الــىَ الــفــلاحــى

جب کہ شہروں کو دوری فاصلہ نے بعید کر دیا تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں، تو حضور میرے شفیع ہوں اس بادشاہ کے یہاں جو مخلوق کو نجات کی طرف بلاتا ہے۔

عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس آ کر یہ حال صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کیا

marfat.com
Marfat.com

انھوں نے فرمایا یہ محمد بن عبد اللہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوقات کی طرف رسول کیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تم ان کے حضور حاضر ہو یہ حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا میں ایک سزاوار چہرہ دیکھتا ہوں جس کے لیے خیر کی امید ہے کہو کیا خبر ہے؟ انھوں نے عرض کی کیسی؟ فرمایا پیام بھیجنے والے نے جو پیام ہمارے حضور بھیجا ہے وہ امانت ادا کرو سنتے ہوا وہ اجمیہ خواص مومنین سے ہیں، عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی مسلمان ہوئے پھر وہ اشعار حضور میں عرض کیے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

رب مومن بی و لم یرنی و مصدق بی و ما شهدنی اولانک اخوانی

یعنی مجھ پر بعض ایمان والے (ایسے ہیں) جنہوں نے مجھ کو دیکھا نہیں اور بعض لوگ میری تصدیق کرنے والے (ایسے ہیں) جن کو میرے پاس حضوری حاصل نہ ہو سکی یہ لوگ میرے بھائی ہیں۔
(کلمہ اخوت کو ان کے اعزاز کے لیے تواضعاً فرمایا) (الامن والعلی)

حضور عالم کی جان و زندگی ہیں

مطالع المسرات شریف میں ہے:

هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم روح الاكوان و حياتها و سر وجودها و لولاه لذهبت و تلاشت كما قال سيدى عبد السلام رضى الله تعالىٰ عنه و نفعنا به لا شيء الا و هو به منوط اذ لولا الواسطة لذهبت كما قيل الموسوط.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان و حیات و سبب وجود ہیں حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہو جائے کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لیے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ

marfat.com
Marfat.com

ہی فنا ہو جائے۔

اسی میں ہے :

اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محی حیوۃ جمیع الکون بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو روحہ و حیاتہ و سبب وجودہ وبقائہ .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے، زندہ فرمانے والے اس لیے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود و بقاء کے سبب ہیں۔

ہمزیہ شریف میں ارشاد فرمایا :

کل فضل فی العالمین من فضل
النبی استعارۃ الفضلاء

جہان والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کو لی ہے۔ **(صلاۃ الصفا فی نور المصطفیٰ)**

marfat.com
Marfat.com

اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

marfat.com
Marfat.com

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

اور جو کچھ تمھیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

(الحشر/۷)

marfat.com
Marfat.com

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

مذہب صحیح ومختار یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام مفوض ہیں جس کو جو چاہیں، حکم فرمائیں، کسی فعل کو کسی پر حرام قرار دیں اور اسی فعل کو کسی پر مباح قرار دیں، اس کی بہت سی مثالیں ہیں جیسا کہ متبعین حق سے مخفی نہیں ہے حق تعالیٰ جل وعلا نے پیدا کر کے ایک شریعت لازم فرمائی اور وہ سب اپنے رسول، اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حالاں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اتنا مال نہ تھا جن سے قلوب کو جھکایا جاتا اور لوگ اس کی طمع میں آپ کے گرویدہ ہوجاتے، اور نہ قوت و طاقت ہی اتنی تھی کہ ان لوگوں پر قہر وغلبہ حاصل کیا جاتا اور جس دین کو آپ نے ظاہر فرمایا اور جس کی طرف آپ نے ان کو دعوت دی اس کو غالب کرنے کے لیے آپ کے پاس نہ لاؤ لشکر تھا اور نہ مال وزر، وہ لوگ سب کے سب بت پرستی اور زمانۂ جاہلیت کی رسموں اور عادتوں پر مجتمع ومتفق تھے اور دین جاہلیت میں از حد تعصب وتباغض، فسق وفجور اور خوں ریزی میں انتہائی غلو اور انہماک تھا اور امر خیر میں اتفاق واتحاد مفقود تھا اور وہ اپنے ان افعال میں عاقبت کی طرف نظر ڈالتے ہی نہ تھے، نہ انھیں کسی عذاب وسزا کا خوف تھا اور نہ کسی ملامت وپشیمانی کا ڈر۔

ایسے لوگوں کے احوال وافعال کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصلاح فرمائی، اور ان کے دلوں میں باہمی محبت والفت کی لہر دوڑائی اور ان سب کو ایک کلمہ پر جمع فرمادیا، یہاں تک کہ ان کی آراء متفق اور ان کے دل مجتمع ہوگئے حتی کہ وہ سب مطیع وفرماں بردار بن گئے اور فطرت میں مختلف لوگ ایک دل ہوگئے اور آپ کے جمال جہاں آراء کی طلعت کے عاشق وفریفتہ ہوگئے اور آپ کی محبت میں اپنے شہروں، اپنے وطنوں اور اپنے گھروں کو چھوڑ دیا، اور اپنی قوم اور اپنے کنبوں سے منہ موڑ لیا اور آپ کی نصرت میں اپنے جان ومال کو قربان اور آپ کے اعزاز میں اپنی جانوں کو تلواروں کے مقابل کھڑا کردیا اور اس پر طرفہ یہ

marfat.com
Marfat.com

۔وہ بے ساز وسامان تھے نہ ان پر مال نچھاور کیا گیا اور نہ مال ومنال ہی تھا کہ دنیا میں جس کے حصول کی ئے میں انھیں ڈالا جاتا اور ان ممالک وبلاد کا جن کے حاصل کرنے کے لیے اس جہان میں بھیجا گیا تھا، ں ان کا مالک ومتصرف نہ قرار دیا بلکہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں تصرف فرماتے، غنی کو فقیر تے اور شریف کو برابر و متواضع کرتے تھے۔

کیا ایسی جملہ باتیں اور ایسے تمام احوال کسی ایسے شخص میں جمع ہوسکتے ہیں اور اسے ان کا اتفاق پڑ ہے جو باعتبار عقلی اور بتدبیر فکری بہ تکلف ان سب کو انجام دے سکے اور ان کی کشود کار کر سکے؟ حالاں کہ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود یتیم، بے زور وزر اور بے مال ومنال اور بے معاون ومددگار اور تنہا تھے، لیکن ں تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ایسی عزت، قدرت، تمکنت، مدد ونصرت اور قوت وشوکت عطا فرمائی کہ آپ ب پر غالب رہے اور آپ کو اختیارات کی مضبوط گرفت عطا فرمائی۔

لا واللہ قسم ہے خدائے عز وجل کی ان سب کو مسخر وگرویدہ بنالیا، یہ تمام وہ باتیں ہیں جن میں کوئی عقل مند شک کبھی نہیں کرتا اور کامل یقین سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ امر الٰہی اور فیض سماوی ہے قوت بشری کے ساتھ اتنی رسائی پانا از روئے عادت عاجز ہیں اور خالق وقوی کے سوا بشر اس پر قادر نہیں۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ حضور احکام میں جس کے لیے جو چاہیں تخصیص فرمادیں، اس جگہ دو قول ہیں :

ایک یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف احکام مفوض ہوں گے (**یعنی تفویض احکام** میں آپ مختار ہوں گے) جو چاہیں آپ حکم فرمادیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کسی حکم کے لیے جدا وحی آتی ہوگی۔

چنانچہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تخصیص فرمائی کہ ان کی ایک شہادت دو

marfat.com
Marfat.com

شہادتوں کا حکم رکھتی ہے۔

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام عطیہ جو فضلاء صحابیات میں سے ہیں انھیں نوحہ کی رخصت عطا فرمائی، چنانچہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آل فلاں یعنی فلاں قبیلہ زمانۂ جاہلیت میں نیاحت پر میری مدد کرتی تھیں اب مجھے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ موافقت کروں اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام عطیہ کو نیاحت میں رخصت دی۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ ام عطیہ کو رخصت عطا فرمانا اور نیاحت میں (خاص فلاں قبیلہ کے لیے) انھیں مخصوص کرنا ہے اور شارع کو یہ حق پہنچتا ہے کہ جس کے لیے جو چاہے خاص فرمادے۔

اسی طرح حضرت اسماء بنت عمیس کو ان کے شوہر حضرت جعفر بن ابو طالب کے سوگ کو ترک کرنے پر انھیں رخصت عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تین دن تک ماتمی لباس پہنو اور سوگ کرو اس کے بعد جو چاہو کرو۔

اسی طرح حضرت ابو بردہ بن نیار کو قربانی کے لیے جذعہ یعنی بکری کے اس بچہ کو جس پر سال پورا نہ ہوا اس کی قربانی دینے کو جائز قرار دیا۔

اسی طرح حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نکاح ایک مرد سے تعلیم قرآن کے عوض اس شرط پر کر دیا کہ وہ عورت کو قرآن کی تعلیم دے دے اور اسی کو اس کا مہر قرار دیا۔

یعنی ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے آپ کو حضور پر ہبہ کر دیا حالاں کہ وہ حضور کے لیے جائز تھی مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے قبول نہ فرمایا، پاس ہی ایک مرد مسکین کھڑا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ عورت آپ کے قابل نہیں ہے تو اس کا عقد میرے ساتھ کر دیجیے، فرمایا مہر میں دینے کے لیے تمھارے پاس کچھ ہے؟ کہا میرے پاس اس چینے

marfat.com
Marfat.com

ہوئے تہبند کے سوا کچھ نہیں ہے فرمایا تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، عرض کی قرآن مجید کی ان چند سورتوں کے سوا جو کہ یاد ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے، فرمایا قرآن کا جتنا حصہ تجھے یاد ہے اس کے عوض نکاح کر لو تم اسے تعلیم دے دینا اور اسی کو اپنا مہر قرار دے لو، حالاں کہ تمھارے بعد کسی کے لیے قرآن مہر نہ ہوگا۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد اول و دوم)

حضور کا اختیار

حضور سرورِ کونین مختارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحبِ شرع ہیں۔ احکام شرع میں مالک و مختار ہیں جس کے لیے جو چاہیں حلال فرمادیں جس کے لیے جو چاہیں حرام فرمادیں اسی بات کو ثابت کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا ہے :

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز کردیں، جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کردیں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں :

كان الامام ابو حنيفة رضي الله تعالىٰ عنه من اكثر الائمة ادبا مع الله تعالىٰ و لذلك لم يجعل النية فرضا و سمى الوتر واجبا لكونهما ثبتا بالسنة لابا لكتاب فقصد بذلك تمييز ما فرضه الله تعالىٰ و تمييز ما اوجبه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان ما فرضه الله تعالىٰ اشد مما فرضه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ذات نفسه حين خيره الله تعالىٰ ان يوجب ما شاء اولا يوجب.

یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ

marfat.com
Marfat.com

نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انھوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے۔ تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق وتمیز کر دیں اس لیے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ موکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں۔

اس میں بارگاہ وحی وتضرع کی تصویر دکھا کر فرمایا:

کان الحق تعالیٰ جعل له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یشرع من قبل نفسه ما شاء کما فی حدیث تحریم شجر مکة فان عمه العباس رضی الله تعالیٰ عنه لما قال له یا رسول الله الا الاذخر فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا الاذخر و لو ان الله تعالیٰ لم یجعل له ان یشرع من قبل نفسه لم یتجراء صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یستثنی شیئا مما حرمه الله تعالیٰ.

یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجیے فرمایا اچھا نکال دی اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرات نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرما دیں۔

اقول: یہ مضمون متعدد احادیث صحیحہ میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

گیاہ اذخر کا استثناء

حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں

فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه الا الاذخر لصاغتنا و قبورنا فقال الا الاذخر.

یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں **قال رجل من قریش الا الاذخر یا رسول الله فانا نجعله فی بیوتنا و قبورنا فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا الاذخر الا لاذخر.**

ایک مرد قریش نے عرض کی یارسول اللہ کہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر۔

حدیث صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں **فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه الا الاذخر فانه للبیوت و القبور فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا الاذخر.**

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر۔

نیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی

الثانی ما اباح الحق تعالیٰ لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسنه علی رایه

marfat.com
Marfat.com

هو كتحريم لبس الحرير على الرجال و قوله في حديث تحريم مكة الا الاذخر و لو لا ان الله تعالىٰ كان يحرم جميع نبات الحرم لم يستثن صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا الاذخر و نحو حديث لو لا ان اشق على امتي لاخرت العشاء الى ثلث اليل و نحو حديث لو قلت نعم لو جبت و لم تستطيعوا في جواب من قال له في فريضة الحج اكل عام يا رسول الله قال لا و لو قلت نعم لوجبت و قد كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يخفف على امته و ينهاهم عن كثرة السوال و يقول اتركوني ما تركتم اه باختصار.

یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں۔ مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا، اور اسی طرح حرمت مکہ سے گیاہ اذخر کا استثنا فرمادیا اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو اذخر کے مستثنیٰ فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور کا ارشاد کہ اگر امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

اقول: یہ مضمون بھی کہ میں نماز عشا کو موخر فرمادیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے۔

نماز عشاء کو موخر فرمادینے کا اختیار

حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لو لا ضعف الضعيف و سقم السقيم لاخرت صلاة العتمة .

marfat.com
Marfat.com

اگر ضعیف کے ضعف مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشا کو پیچھے ہٹا دیتا۔

حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد و سنن ابو داؤد و ابن ماجہ وغیرہ میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لولا ضعف الضعیف و سقم السقیم و حاجة ذی الحاجة لاخرت هذه الصلاة الی شطر اللیل .

اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر فرما دیتا۔

ابن ابی حاتم کے لفظ یہ ہیں۔ **لولا ان یثقل علی امتی لاخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل .**

اگر امت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں نماز عشا کو تہائی رات تک موخر فرما دیتا۔ **(مولف)**

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لولا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل او نصف اللیل.

اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشا کو تہائی یا آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

ابن جریر نے نصف شب تک کی روایت کی ہے۔ اوران کے سوا احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حج ہر سال فرض کر دینے کا اختیار

حدیث امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لا ولو**

marfat.com
Marfat.com

قلت نعم لوجبت

ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔

اسے احمد ومسلم نسائی اور ترمذی وابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لو قلت نعم لوجبت ثم اذا لا تسمعون و لا تطیعون.**

میں ہاں فرمادوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجالاؤ۔ اسے احمد و دارمی اور نسائی نے روایت کیا۔

حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے **لو قلت نعم لوجبت و لو وجبت لم تقوموا بھا و لو لم تقوموا بھا لعذبتم .**

اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تو بجا نہ لاؤ اور اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کیے جاؤ۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم وسنن نسائی میں اسی حدیث ابو ہریرہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا **لو قلت نعم لوجبت و لما استطعتم**

اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بیشک تم نہ کر سکتے، پھر فرمایا

ذرونی ما ترکتکم فانما ھلک من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم و اختلافھم علی انبیائھم فاذا امرتکم بشی فاتو منہ ما استطعتم و اذا نھیتکم عن شی فدعوہ .

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمھیں چھوڑوں کہ اگلی امتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے

marfat.com
Marfat.com

خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمھیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اسے چھوڑ دو۔ ابن ماجہ نے مفرداً اس کی روایت کی ہے۔

یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب، حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلا حرج ہے۔

زید بن حارثہ کا نکاح

آیت : **قاتلوا الذین لا یومنون باللہ و لا بالیوم الآخر و لا یحرمون ما حرم اللہ و رسولہ .**

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ پچھلے دن پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کر دیا اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت : **ما کان لمومن و لا مومنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرة من انفسھم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا.**

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا۔

یہاں سے ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنیٰ بنایا تھا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نکاح کا پیام دیا اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ

marfat.com
Marfat.com

حضور اپنے لیے خواست گاری فرماتے ہیں جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بناء پر انکار کیا اس پر یہ آیہ کریمہ اتری اسے سن کر بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہو گیا۔

ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصاً جب کہ وہ اس کا کفو نہ ہو، خصوصاً جب کہ عورت کی شرافت خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالاتر ہو بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمھیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہٰذا ائمہ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقویٰ ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں **من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يخص من شاء بما شاء من الاحكام**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے،

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا **(من الاحكام وغيرها)**

marfat.com
Marfat.com

کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا **باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام** باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس پانچ وہ اور پانچ فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعے ہوئے۔ **وللہ الحمد** ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنئے۔

ششماہہ بکری کے بچہ کی قربانی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں عرض کی یارسول اللہ وہ تو میں کرچکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا

اجعل مکانہ و لن یجزی عن احد بعدک

اس کی جگہ اسے کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے **خصوصیۃ لہ لا تکون لغیرہ اذ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من الاحکام۔**

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں

marfat.com
Marfat.com

دوسرے کا حصہ نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

نیز صحیحین میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لیے جانور عطا فرمائے ان کے حصے میں ششماہہ بکری آئی حضور سے حال عرض کیا فرمایا **ضح بها** تم اسی کی قربانی کر دو،

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے **و لا رخصة فيها لاحد بعدك** تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برقول صحیح

یعنی صحیح قول یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام سپرد ہیں۔ (مولف)

حضور نے نوحہ کی اجازت دی

صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت زناں کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ **لا يعصينك في معروف** (اور کسی نیک بات میں تمھاری نافرمانی نہ کریں گی) اور مردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی

يا رسول الله الا آل فلان فانهم كانوا اسعدوني في الجاهلية فلا بد لي من اسعدهم .

یارسول اللہ فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجیے کہ انھوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے

marfat.com
Marfat.com

فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الا آل فلان۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیے،

اور سنن نسائی میں ارشاد فرمایا اذھبی فاسعدیھا جاؤان کا ساتھ دے آ۔

یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔

ترمذی کی روایت میں ہے فاذن لھا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

مسند احمد میں ہے فرمایا اذھبی فکافیئھم

جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ۔

امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور نے خاص رخصت ام عطیہ کو دے دی تھی خاص آل فلاں کے بارے میں، و للشارع ان یخص من العموم ما شاء نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرما دیں۔

یہی مضمون حدیث ابن مردویہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

انها قالت یا رسول الله کانا ابی و اخی ماتا فی الجاهلیة و ان فلانة اسعدتنی و قد مات اخوها. الحدیث.

.انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ اور بھائی دونوں کا انتقال جاہلیت میں ہوا تھا تو فلاں نے نوحہ کیا تھا اور اب ان کا بھائی مر گیا ہے۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انھوں نے بھی ایک جگہ نوحہ کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور نے انکار فرمایا

قالت فراجعته مرارا فاذن لی ثم لم انح بعد ذلک.

میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

احمد طبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقت بیعت نوحے کا بدلہ اتارنے کا اذن چاہا فرمایا اذھبی فکافیئھم

جاؤ عوض کر آؤ۔

سوگ معاف کر دیا گیا

طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

تسلبی ثلثا ثم اصنعی ما شئت.

تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو،

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

تعلیم سورت کو مہر قرار دیا گیا

ابن السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح

marfat.com
Marfat.com

دیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا

اما تحسن سورة من القرآن فاصدقها السورة و لا یکون لاحد بعدک مهرا.

کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورۃ سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔ اسے سعید بن منصور نے مختصرا روایت کیا ہے۔

خزیمہ کی شہادت دو کے برابر کردی گئی

ابوداؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری اور مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلی و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں حضرت خزیمہ اور حارث بن اسامہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے انا اشهد انک قد بایعته میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم موجود تو تھے نہیں تم نے گواہی کیسے دی عرض کی

بتصديقک يا رسول الله (و فی الثانی) صدقتک بما جئت به و علمت انک لا تقول الا حقا (و فی الثالث) انا اصدقک علی خبر السماء و الارض الا اصدقک علی الاعرابی .

یا رسول اللہ میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے میں آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں

marfat.com
Marfat.com

کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا

من شهد له خزيمة او شهد عليه فحسبه

خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انھیں کی شہادت بس ہے۔

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام و **اشهدوا ذوی عدل منکم** سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

کفارۂ صوم صاحب کفارہ ہی کے لیے جائز فرمادیا

صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی فرمایا غلام آزاد کرسکتا ہے عرض کی نہ، فرمایا لگا تار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے عرض کی نہ، فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے عرض کی نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے حضور نے فرمایا انھیں خیرات کر دے عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں

فضحک النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت نواجذه و قال اذهب فاطعمه اهلک .

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

marfat.com
Marfat.com

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا سوا دومن خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا، واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ اولئک الذین یبدل اللہ سیئاتھم حسنت کی خلافت کبریٰ ہے ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہ گاروں، خطا کاروں، تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک الآیۃ گناہ گار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ و الحمد للہ رب العالمین .

یہی مضمون مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور دار قطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا

کلہ و انت و عیالک فقد کفر اللہ عنک .

تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

ہدایہ میں ہے فرمایا **کل انت و عیالک تجزئک و لا تجزی احدا بعدک.**

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے **انما کان ھذہ رخصۃ لہ خاصۃ و لو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر.**

یہ خاص اسی شخص کے لیے رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا۔ حدیث میں اور بھی

marfat.com
Marfat.com

دوسری وجوہ ہیں۔

سالم کے لیے رضاعت ثابت فرمادی

صحیح مسلم وسنن نسائی وابن ماجہ ومسند امام احمد میں زینت بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابوحذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یارسول اللہ سالم (غلام آزادکردۂ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ارضعیه حتی یدخل علیک

تم اسے دودھ پلادو کہ بے پردہ تمھارے پاس آنا جائز ہوجائے۔

ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا ما نری هذه الا رخصة ارخصها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسالم خاصة.

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لیے فرمادی تھی۔

ابن سعد وحاکم میں بطریق عمرہ بنت عبدالرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مضمون مذکور مروی کہ انھوں نے جب حال سالم عرض کیا فامرها ان ترضعیه

حضور نے دودھ پلانے کا حکم فرمایا انھوں نے دودھ پلادیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر شریف میں شریک ہوچکے تھے، جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

marfat.com
Marfat.com

ریشم پہننے کی اجازت دی

صحاح ستہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف و الزبیر فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما.

یعنی عبد الرحمٰن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دے دی۔

حالت جنابت میں دخول مسجد کی اجازت

ترمذی و ابویعلی و بیہقی میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا

عَلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری و غیرک .

اے علی میرے اور تمھارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

مستدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ ان میں سے میرے لیے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیر المومنین وہ کیا ہیں فرمایا دختر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی۔

وسکناہ المسجدمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحل لہ ما یحل لہ.

اور ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انھیں مسجد میں روا تھا جو حضور

marfat.com
Marfat.com

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔ (یعنی بحالت جنابت رہنا اور روز خیبر کا نشان)

معجم کبیر طبرانی وسنن بیہقی و تاریخ ابن عساکر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

الا ان ھذا المسجد لا یحل لجنب و لا لحائض الا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وازواجہ و فاطمۃ بنت محمد و علی الا بینت لکم ان تضلوا.

سن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج وحضرت بتول زہراء اور مولیٰ علی کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلم۔ سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔ یہ طبرانی کی روایت ہے۔

سونے کی انگشتری جائز فرمادی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **نھانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن خاتم الذھب .**

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا:

بایں ہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے،

ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی **قال رایت علی البراء خاتما من الذھب.**

میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

اسی طرح امام بغوی نے جعدیات میں ابواسحاق سے اس کی روایت کی ہے۔

امام احمد مسند میں فرماتے ہیں **حدثنا ابو عبد الرحمن ثنا ابو رجاء ثنا محمد بن**

marfat.com
Marfat.com

مالک قال رایت علی البراء خاتما من ذهب و کان الناس یقولون له لم تختم بالذهب و قد نهی عنه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بین یدیه غنیمة یقسمها سی و خرثی قال فقسمها حتی بقی هذا الخاتم فرفع طرفه فنظر الی اصحابه ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر الیهم ثم خفض ثم طرف فنظر الیهم ثم قال ای براء فجئته حتی قعدت بین یدیه فاخذ الخاتم فقبض علی کرسوعی ثم قال البس ما کساک اللہ و رسوله .

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالاں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام و متاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیوں کر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سراقہ کو کنگن پہننے کی بشارت

دلائل النبوۃ میں بطریق الحسن مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیف بک اذا لبست سواری کسریٰ.

وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

جب ایران زمانہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کیے گئے امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو

اللہ اکبر الحمد للہ الذی سلبھما کسریٰ بن ھرمز و البسھما سراقۃ الاعرابی.

اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

قال العلامۃ الزرقانی لیس فی ھذا استعمال الذھب و ھو حرام لانہ انما فعلہ تحقیقا لمعجزۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر ان یقرھما فانہ روی انہ امرہ فنزعھما و جعلھما فی الغنیمۃ و مثل ھذا لا یعد استعمالا. اھ. اقول رحمک اللہ من فاضل کبیر الشان انما المعجزات اخبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یلبس سواری کسریٰ فانما تحقیقا بلبسہ و انما حرم اللبس و لیس من شرط الحرمۃ اللبث فالواضح ماجنحت الیہ من ھذا ترخیص و تخصیص من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لسراقۃ و لم یکن فی الحدیث ما یدل علی التملیک ففعل امیر المومنین ما ارشد الیہ الحدیث ثم ردھما مردھما.

علامہ زرقانی نے فرمایا اس میں سونے کا استعمال ہے اور وہ حرام ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت سراقہ نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے کو ثابت کرنے کے لیے کیا یہ نہیں کہ وہ کنگن پہنے رہے

marfat.com
Marfat.com

ہوں کیوں کہ مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے پر انھوں نے اتار دیے اور مال غنیمت میں شامل کر دیے گئے اور ایسا عمل شمار نہیں کیا جاتا، میں (امام احمد رضا بریلوی) کہتا ہوں اے عظیم الشان فاضل (علامہ زرقانی) اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے معجزہ تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت سراقہ شاہ ایران کے کنگن پہنیں گے، اس معجزہ کی تحقیق حضرت سراقہ کا کنگن پہننا ہے اور پہننا حرام ہے، حرمت کی شرط دیر تک پہنے رہنا نہیں (بلکہ فقط پہننا حرام ہے) لہٰذا واضح وہ بات ہے جو میں نے اختیار کی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت سراقہ کو رخصت اور خصوصیت عطا فرمانا ہے، حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو انھیں مالک بنانے پر دلالت کرے۔ لہٰذا امیر المومنین نے حدیث شریف کی ہدایت پر عمل کیا پھر وہ کنگن مال غنیمت میں شامل کر دیے۔

نام و کنیت کی اجازت

طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے ہے امیر المومنین علی و حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابو القاسم کا) نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت حالاں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا

سیولدلک بعدی غلام فقد نحلته اسمی و کنیتی و لا یحل لاحد من امتی بعده.

عنقریب میرے بعد تمھارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام و کنیت دونوں عطا فرما دیے اور

marfat.com
Marfat.com

اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں قلت یا رسول الله ان ولد لی ولد بعدک اسمیه باسمک و اکنیه بکنیتک فقال نعم فکانت رخصة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعلی۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں گا اور حضور کی کنیت اس کی کنیت فرمایا ہاں، یہ مولیٰ علی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصت تھی۔

اسے احمد وابو داؤد اور ترمذی نے صحت کے ساتھ اور ابو یعلی وطحاوی اور حاکم نے کتاب الکنی و کتاب المستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔

حضرت عثمان کو غنیمت بدر کا حصہ دار بنا دیا

صحیح بخاری وترمذی اور مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجۂ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لیے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا

ان لک اجر رجل ممن شهد بدرا و سهمه۔

بیشک تمھارے لیے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔

یہ خصوصیت حضرت عثمان کو عطا فرمادی حالاں کہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

سنن ابی داؤد میں انھیں سے ہے یضرب له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لم یضرب لاحد غاب غیره .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

ہدایا حلال وطیب فرمادیے

کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کر کے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمھارے لیے رعایا کے ہدایا طیب کر دیے اگر کوئی چیز تمھیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو۔ عبید بن صحر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تمیں غلام لائے کہ انھیں ہدیہ دیے گئے حالاں کہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔

مسند ابو یعلی میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هدايا العمال حرام كلها.

عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں۔

مسند احمد وسنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : هدايا العمال غلول .

عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

ایک مقام پر وہی مضمون اس طرح ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن بھیجتے وقت ان سے

marfat.com
Marfat.com

ارشاد فرمایا

قد عرفت بلاء ک فی الدین والذی قد رکبک من الدین وقد طیبت لک الھدیۃ فان اھدی لک شئی فاقبل.

مجھے معلوم ہے جو تمھاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں۔ رعیت کے تحفے میں نے تمھارے لیے حلال، طیب کر دیے جو تمھیں کچھ تحفہ دے لے لو۔

سیف نے کتاب الفتوح میں عبید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

غبن کو باعث خیار ٹھہرایا

صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمر انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا

من بایعت فقل لاخلابۃ زاد الحمیدی فی مسندہ ثم انت بالخیار ثلثا.

جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو فریب کی نہیں سہی پھر تمھیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کر دو)

یہی مضمون حدیث سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے و ذکر قصۃ و لم یذکر الزیادۃ امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ و امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انھیں کو نوازا تھا اوروں کے لیے نہیں۔ یہی

marfat.com
Marfat.com

قول صحیح ہے۔

بعد عصر دو رکعت کی رخصت

حدیث مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں متعدد راویوں سے مروی ہے۔

خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ اسے ابوداؤد نے سنن میں روایت کیا، بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعت پڑھا کرتیں۔

رواه الشيخان عن كريب عن ابن عباس و عبد الرحمن بن ازهر و المسور بن مخرمة رضى الله تعالىٰ عنهم انهم ارسلوه الى عائشة زوج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا اقرء عليها السلام منا جميعا و سلها عن الركعتين بعد العصر و قل لها بلغنا انک قد تصلينهما وان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عنهما.

بخاری و مسلم کریب سے راوی یعنی حضرت ابن عباس و عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ دو رکعت نماز پابندی سے پڑھتی ہیں حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔

(مولف)

علماء فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے

marfat.com
Marfat.com

جائز کر دیا تھا۔

خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی نے ''انموذج اللبیب'' اور زرقانی نے شرح مواہب میں اسے بیان کیا ہے۔

حج میں شرط کی اجازت

صحیحین و مسند احمد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان میں ام المومنین صدیقہ اور احمد و مسلم وابوداؤد و ترمذی و نسائی وابن ماجہ وابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابونعیم و بیہقی میں ضباعہ بنت زبیر اور بیہقی وابن مندہ میں بطریق ہشام عن ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد وابن ماجہ وطبرانی میں جدۂ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچا زاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے عرض کی یا رسول اللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیوں کر باہر آؤنگی) فرمایا

اهلی و اشترطی ان محلی حیث حبستنی۔

احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔

نسائی نے زائد کیا **فان لک علی ربک ما استثنیت۔**

تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

marfat.com
Marfat.com

ضباعہ نے زائد کیا کہ فرمایا **فان حبست او مرضت فقد حللت من ذلک بشرطک علی ربک عزوجل .**

اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عطا فرما دی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول و معتبر نہیں۔

تین نمازوں کی رخصت پر قبول اسلام

مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے **حدثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن قتادة عن نصر بن عاصم عن رجل منهم رضی اللہ تعالیٰ عنه انه اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاسلم علی انه لا یصلی الا صلاتین فقبل ذلک منه .**

یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

حضور نے مدینہ کو حرم بنا دیا

صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی **اللھم ان ابراھیم حرم مکة و انی احرم ما بین لابتیھا**

الٰہی بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔ بخاری و مسلم و احمد اور طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اسے

marfat.com
Marfat.com

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مدینہ کی حرمت اور پیمانوں کے لیے دعائے برکت

نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان ابراهيم حرم مكة و دعا لاهلها و انی حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة و انی دعوت فی صاعها و مدها بمثلی ما دعا ابراهيم لاهل مكة .**

بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لیے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا جس طرح انھوں نے مکے کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انھوں نے اہل مکہ کے لیے کی تھی، بخاری ومسلم واحمد نے عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

مدینہ طیبہ کا احترام

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی الٰہی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا

اللهم انا عبدک و نبیک و انا احرم ما بین لابتيها.

الٰہی اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا **و نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يعضد شجرها او يخبط او يوخذ طيرها.**

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی احرم ما بین لابتی المدینۃ ان یقطع عضاھھا او یقتل صیدھا**

بیشک میں حرم بناتا ہوں دونوں سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے، مسلم واحمد اور طحاوی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان ابراھیم حرم مکۃ و انی احرم ما بین لا بتیھا .**

بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔

مسلم اور طحاوی نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

تحریم مدینہ منورہ

صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں کہ **اللھم ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلھا حرما و انی حرمت المدینۃ حرما ما بین رمیھا ان لا یھراق فیھا دم ولا یحمل سلاح لقتال و لا یخبط فیھا شجرۃ الا بعلف.**

الٰہی بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لیے ہاتھ باندھیں نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارا دینے کے لیے۔

marfat.com
Marfat.com

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں اللھم انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم۔

الٰہی بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنایا۔ مسند احمد اور رویانی نے ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں إن ابراھیم حرم بیت اللہ و امنه و حرمت المدینة ما بین لابتیھا لا یقطع عضاھھا و لا یصاد صیدھا۔

بیشک ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کیے جائیں، مسلم وطحاوی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت فرمائی۔

مدینہ اور اس کے اطراف کی حرمت

صحیحین میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم ما بین لا بتی المدینة و جعل اثنا عشر میلا حول المدینة حمی۔

تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کردیا اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔ بخاری و مسلم واحمد اور عبد الرزاق نے اپنے مصنف میں اسے روایت کیا۔

ابن جریر کی روایت یوں ہے فرمایا حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرھا ان یعضد او یخبط۔

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمادیا۔

یہ ضبیب ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے **قلت لانس بن مالک احرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة قال نعم الحدیث ، زاد ابو جعفر فی روایة لا یعضد شجرها و لمسلم فی اخری نعم هی حرم لا یختلی خلاها فمن فعل ذلک فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین.**

یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنادیا فرمایا ہاں اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔

مدینہ کے جانور کا شکار منع ہے

شرحبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیے اور فرمایا

الم تعلموا ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم صیدها .

تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام قرار دیا ہے۔ امام ابو جعفر نے اسے روایت کیا۔

ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی **ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم ما بین لا بتیها .**

marfat.com
Marfat.com

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کردیا۔

مدینے کا درخت کاٹنا منع ہے

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لا بتی المدینة ان یعضد شجرھا او یخبط.

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں نہ پتے جھاڑیں۔

مدینے کا شکار حرام ہے

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اسے لیے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا

حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صید ما بین لا بتیھا.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

بقیع بھی حرم ہے

صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم البقیع و قال لا حمی الا للہ و رسولہ.

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسول کے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بخاری و مسلم و احمد اور امام طحاوی نے یہ

marfat.com
Marfat.com

حدیث روایت کی۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ یہ تمام احادیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

یہ سولہ حدیثیں ہیں پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہو گیا، حالاں کہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انھوں نے حرم کر دی، انھوں نے امن والی بنادی، مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ (یہاں پر صرف وہ حدیثیں پیش کی گئی ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو حرم فرمادیا اور مدینہ طیبہ کو وہی مقام عظمت بخشا ہے جو مکہ معظمہ کا ہے۔ یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مالک ومختار ہونے کی واضح دلیل اور کھلا ثبوت ہے۔)

خاردار درخت کاٹنے کی ممانعت

عبدالرزاق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم کل دافۃ اقبلت علی المدینۃ من العضۃ . الحدیث.**

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ ہو اس کے خاردار درختوں سے ممنوع فرمایا۔

مدینہ حضور کا حرم ہے

امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں لکل نبی حرم و حرمی المدینة .

ہر نبی کے لیے ایک حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے۔

امام طحاوی بطریق مالک عن یونس بن یوسف عن عطاء بن یسار کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو حرم ایک گوشے میں کر دیا تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دور کر دیا۔ امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا افی حرم رسول الله یصنع هذا.

کیا رسول اللہ کے حرم میں ایسا کیا جاتا ہے؟

سنن ابوداؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم هذا الحرم

بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

مسح موزہ کی مدت

حدیث صحیح جلیل سنن ابی داء ود سنن ابن ماجه و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت بیهقی کلهم بطریق منصور عن ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبد الله الجدلی عن خزیمة بن ثابت الا ابن ماجة فعن سفین عن ابیه عن ابراهیم التیمی عن عمرو بن میمون عن خزیمة کہ حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

جعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للمسافر ثلثا و لو مضی السائل علی مسألته لجعلها خمسا.

marfat.com
Marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کردیتے۔ یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔

اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا و لو استزدناه لزادنا.

اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھادیتے۔

دوسری روایت طحاوی میں ہے عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه جعل المسح علی الخفین للمسافر ثلثة أيام و لياليهن و للمقيم يوما و ليلة و لو اطنب له السائل فی مسألته لزاده.

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مدت مسافر کے لیے تین رات دن اور مقیم کے لیے ایک رات دن کردی اور اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے۔

بیہقی کی روایت آخری یوں ہے و ایم الله لو مضی السائل فی مسألته لجعله خمسا.

خدا کی قسم اگر سائل عرض کیے جاتا تو حضور مدت کے پانچ کردیتے۔ یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں لاجرم امام ترمذی نے اسے روایت کرکے فرمایا هذا حديث حسن صحيح یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا کہ حدیث صحیح ہے۔

اقول: یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کردیتے اور حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں۔ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصلاۃ والسلام۔

marfat.com
Marfat.com

اگر حضور چاہتے تو مسواک کرنا فرض کر دیتے

مالک واحمد و بخاری و مسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ .

اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے تیسیر وغیرہ میں اسے بیان کیا گیا ہے۔

احمد ونسائی نے انھیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلاۃ بوضوء و مع کل وضوء بسواک .

امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

اقول: امر دو قسم ہے، حتمی، جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔ و ذلک قولہ تعالیٰ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ .

دوسرا ندبی، جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔ و ذلک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرت بالسواک حتی خشیت ان یکتب علی احمد نے اسے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کیا۔

امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔

امر حتمی بھی دو قسم ہے، ظنی، جس کا مفاد وجوب۔ اور قطعی جس کا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الرویۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنون کو اصلاً بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب۔ **نص علیہ الامام المحقق حیث اطلق فی الفتح** اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کیے، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟

مالک و شافعی و بیہقی ان سے اور طبرانی اوسط میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء.

مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کر دوں۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسواک کرو مسواک منھ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے۔ جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی

حتی لقد خشیت ان یفرضہ علی و علی امتی و لو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضتہ علیھم.

یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کر دیں گے اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دیتا، ابن ماجہ نے ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلاۃ (زاد غیر الدار قطنی) کما فرضت علیھم الوضوء

مشقت امت کا لحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضوان پر فرض کردیا ہے۔ یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

مسواک اور خوشبو

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک و الطیب عند کل صلاۃ۔

مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کردوں۔

ابونعیم نے کتاب السواک میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اسے مکحول سے مرسلاً روایت کیا، یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمادی۔

صبح کی مسواک

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یستاکو بالاسحار.

مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔ ابو نعیم نے کتاب السواک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث فرمائی۔

marfat.com
Marfat.com

مسواک اور تاخیر عشاء

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلاۃ و لاخرت العشاء الی ثلث اللیل .**

مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹا دیتا۔ احمد و ترمذی اور ضیاء نے اسے زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ اور بزار نے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا اور احمد و ابوداؤد اور نسائی زید سے اور حاکم و بیہقی سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لفرضت علیھم السواک مع الوضوء و لاخرت صلاۃ العشاء الا اخرۃ الی نصف الیل .

یعنی میں وضو میں مسواک فرض کردیتا اور نماز عشا آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نسائی کے لفظ یہ ہیں **لامرتھم بتاخیر العشاء و بالسواک عند کل صلاۃ .**

میں ان پر فرض کردیتا کہ عشا دیر کرکے پڑھیں اور نماز کے وقت مسواک کریں۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا ھکذا یعنی العشاء نصف اللیل**

امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں ان پر فرض کردیتا کہ عشا آدھی رات کو پڑھیں۔

marfat.com
Marfat.com

احمد و بخاری و مسلم اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت فرمائی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لولا ضعف الضعيف و سقم السقيم لامرت بهذه الصلاة ان توخر الى شطر الليل .**

اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک موخر کریں۔

نسائی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لولا ان اشق على امتى لامرتهم ان يوخروا العشاء الى ثلث الليل او نصفه .**

مشقت امت کا اندیشہ نہ ہو تو میں ان پر فرض کر دوں کہ عشا میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں۔

احمد و ابن ماجہ اور ترمذی نے صحت کے ساتھ اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

گھوڑے اور غلاموں کی زکوٰۃ

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **قد عفوت عن الخيل و الرقيق فهاتوا صدقه الرقة من كل اربعين درهما درهم.**

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے معاف فرمادی روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم، احمد و ابو داؤد اور ترمذی نے امیر المومنین المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح یہ حدیث روایت کی۔

marfat.com
Marfat.com

سواری کے گھوڑوں خدمت کے غلاموں میں زکوۃ جو واجب نہ ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرمادی ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

زنا کی حرمت ابدی ہے

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا

ما تقولون فی الزنا زنا کو کیسا سمجھتے ہو **قالوا حرام حرمه الله و رسوله فهو حرام الی یوم القیامة .**

عرض کی حرام ہے اسے اللہ اور رسول نے حرام کر دیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے اوسط وکبیر میں حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

یتیم وعورت کی حق تلفی

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **انی احرم علیکم حق الضعیفین الیتیم و المرأة .**

میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

حاکم نے بر شرط مسلم اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

شراب ومردار وغیرہ کی بیع

صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انھوں نے سال فتح مکہ معظمہ میں رسول

marfat.com
Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

ان اللہ و رسولہ حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الأصنام.

بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا۔

منشیات کی حرمت

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لا تشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر.**

نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر شئی میں نے حرام کر دی ہے۔

نسائی نے بسند حسن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

رسول کے حرام کردہ کی حیثیت

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لیے رہو جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اسے حرام مانو۔

وان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل ما حرم اللہ

جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و دارمی و ابو داؤد و ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

یہاں صراحۃً حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا اور دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔ اقول، مراد واللہ اعلم، نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول کے فرض سے اشد واقوی ہے۔

حضور شارع ہیں

جہیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا، ازاں جملہ یہ اشعار ہیں:

الا یا رسول اللہ انت مصدق فبورکت مهدیا و بورکت هادیا
شرعت لنا دین الحنیفة بعدما عبدنا کامثال الحمیر طواغیا

یا رسول اللہ حضور تصدیق لیے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لیے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

ابن مندہ نے اسے بطریق عمار بن عبد الجبار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

یہاں صراحۃً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ **شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے**، ولہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں **قد اشتهر اطلاقه علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لانه شرع الدین و الاحکام۔**

marfat.com
Marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لیے کہ حضور نے دین متین و احکام دین کی شریعت نکالی اور خود قرآن عظیم نے ارشاد فرمایا ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھکم عنہ فانتھوا.

جو کچھ رسول تمھیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے اس سے باز رہو۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے

نبینا الآمر الناھی فلا احد

ابر فی قول لا منہ و لا نعم

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر و نہی تو ان سے زیادہ ہاں اور نا کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں

معنی نبینا الآمر الخ انہ لا حاکم سواہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو حاکم غیر محکوم الخ.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکرہ فی فصل جودہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب۔ الامن والعلی)

زمین اور امتوں کے مالک

تحفہ میں زبور شریف سے منقول، یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل

marfat.com
Marfat.com

ذلک ابارک علیک فتقلد السیف فان بهاء ک و حمدک الغالب (إلی قوله) الامة یخرون تحتک کتاب حق جاء الله به من الیمن و التقدیس من جبل فاران و امتلاء ت الارض من تحمید احمد و تقدیسه و ملک الارض و رقاب الأمم .

اے احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لیے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمائل کر تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی۔ سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے بھرگئی زمین احمد کی حمد اور اس کی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عہد ما بلب شیریں دہناں بست خدائے
باہمہ بندۂ و ایں قوم خداوندانند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ولہذا حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلا و تذکیرا پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحاً و تفسیراً فرماتے ہیں

من لم یرو لایة الرسول علیه فی جمیع احواله و لم یر نفسه فی ملکه لا یذوق حلاوة سنته .

جو ہر حال میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت

marfat.com
Marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

سورۃ یٰسین کی تلاوت

ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی حدثنا ابن ابی عاصم ثنا عمر بن حفص الوصائی ثنا سعید بن موسیٰ ثنا رباح بن زید عن معمر عن الزهری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی فرضت علی امتی قراۃ یسن کل لیلة فمن داوم علی قراتها کل لیلة ثم مات مات شهیدا.

یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

ابن جمیل کو اللہ ورسول نے غنی کردیا

بخاری شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب ابن جمیل نے زکوۃ دینے میں کمی کی سید عالم مغنی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله .

ابن جمیل کو کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ محتاج تھا اللہ ورسول نے اسے غنی کردیا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ ورسول کے مال

دنیا کی ظاہری زینت وحلاوت اور مال حلال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

و رب متخوض فیما شاء ت نفسه من مال الله و رسوله لیس له یوم القیامة الا النار.

اور بہت اللہ اور رسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جن کے لیے قیامت میں نہیں مگر آگ۔ احمد و ترمذی نے اسے خولہ بنت قیس سے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جان ومال کے مالک

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی هل انا و مالی الا لک یا رسول الله میری جان و مال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یا رسول اللہ۔

احمد نے بسند صحیح اسے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

آیت کریمہ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ کے اسباب نزول میں مروی انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی اموالنا و ما فی ایدینا لله و رسوله

ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ورسول کا ہے۔ ابن جریر و ابن ابی حاتم و مردویہ عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کو روایت کیا۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور

marfat.com
Marfat.com

اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادیے اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

امنن علینا رسول الله فی کرم — فانک المرء ترجوه و تدخر
امنن علی بیضة قد عاقهما قدر — مشتت شملها فی دهرها غیر
ابقت لنا الدهر هنا فا علی حزن — علی قلوبهم الغماء و الغمر
ان لم تدارکهم نعماء تنشرها — یا ارجح الناس حلما حین یختبر

یارسول اللہ ہم پر احسان فرمایئے اپنے کرم سے حضور وہ مرد کامل وجامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لیے ذخیرہ بنائیں احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئے اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی اس کے وقت کی حالتیں بدل گئیں یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لیے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گی جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا اور حضور کی نعمتیں جنھیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو ان کا کہیں ٹھکانہ نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قال سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا الشعر قال ما کان لی و لعبد المطلب فهو لکم و قالت قریش ما کان لنا فهو لله و لرسوله و قالت الانصار ما کان لنا فهو لله و رسوله.

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی عبدالمطلب کے حصے میں آیا وہ میں نے تمھیں بخش دیا قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

طبرانی نے اسے معجم صغیر میں روایت کیا ہے۔

اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے

جب جعرانہ کے اموال غنیمت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش و دیگر اقوام عرب کو عطا فرمائے اور انصار کرام نے اس میں سے کوئی شی نہ پائی انھیں (اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ و کرم نہ رہی شاید اپنی قوم قریش کی طرف زیادہ التفات فرمائیں بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں) ملال گزرا یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا خاطر انور پر ناگوار گزرا انھیں جمع کر کے ارشاد فرمایا

الم اجد کم ضلالا فهداکم الله الم اجد کم عالة فاغنکم الله .

کیا میں نے تمھیں نہ پایا گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمھیں راہ دکھائی میں نے تمھیں نہ پایا محتاج پس اللہ عزوجل نے تمھیں تونگری دی۔

اور صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد میں یوں ہے **یا معشر الانصار الم اجد کم ضلالا فهداکم الله بی و کنتم متفرقین فالفکم الله بی و کنتم عالة فاغناکم الله بی .**

اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمھیں گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمھیں میرے ذریعے سے ہدایت کی اور تمھارے آپس میں پھوٹ تھی اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کر دی اور تم محتاج تھے اللہ عزوجل نے میرے واسطے سے تمھیں تونگری بخشی۔

انصار کرام ہر کلمے پر عرض کرتے جاتے تھے **نعوذ بالله من غضب الله و من غضب رسوله .**

marfat.com
Marfat.com

ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ کے غضب اور رسول اللہ کے غضب سے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا تجیبون جواب کیوں نہیں دیتے انصار نے عرض کی اللہ و رسولہ امن و افضل اللہ اور رسول کا احسان زائد ہے اللہ اور رسول کا فضل بڑا ہے، حضور نے فرمایا تم جواب چاہو تو جواب دے سکتے ہو، انصار کرام روئے اور بار بار عرض کرنے لگے اللہ و رسولہ امن و افضل اللہ ورسول کا احسان زائد ہے اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے۔

اسے احمد نے انس سے اور عبد بن حمید وضیاء اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں ابی سعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اللہ ورسول زمین کے مالک ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موتان الارض للہ و رسولہ.

جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موصولاً روایت کی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عادی الارض من اللہ و رسولہ.

قدیم زمینیں اللہ ورسول کی ملک ہیں۔ بیہقی نے طاؤس سے اس کو مرسلاً روایت کیا۔

اقول: بن جنگل پہاڑوں اور شہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں یہ ہر طرح خالص ملک خدا اور رسول ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ورنہ محلوں احاطوں، گھروں مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من وتو کا لگا ہوا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیہ کریمہ و الامر یومئذ لله میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کے لیے ہے حالاں کہ ہمیشہ اللہ ہی کا حکم ہے مگر وہ دن روز ظہور حقیقت وانقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلموا ان الارض لله و لرسوله .

جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بخاری کتاب الجہاد، باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

حضور آدمیوں کے مالک ہیں

اعشیٰ مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی۔

یا مالک الناس و دیان العرب

اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا وسزا دینے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔ اسے امام احمد نے روایت کیا اس کی سند کافی طویل ہے۔

یہ حدیث جلیل ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی اور عرض کی اے مالک آدمیاں واے جزا وسزادہ عرب۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وبارک وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

عامر بن اکوع کے اشعار

غزوۂ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز پڑھتے چلے۔

اللھم لو لا انت ما اھتدینا و لا تصدقنا و لا صلینا

فاغفر فداء لک ابقینا و القین سکینۃ علینا

و ثبت الاقدام ان لا قینا و نحن عن فضلک ما استغنینا

خدا گواہ ہے یارسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجیے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد وغیرہا میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد سے ہے۔ امام احمد نے اسے بطریق ایاس بن سلمۃ عن ابیہ سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

ہم حدیث صحیح بخاری مع شرح امام قسطلانی مسمی بہ ارشاد الساری کے الفاظ کریمہ مختصراً ذکر کریں

(عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی خیبر فسرنا لیلا فقال رجل من القوم) ھو اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لعامر یا عامر الا تسمعنا من ھنیھاتک)

و عند ابن اسحق من حدیث نصر بن دھر ن الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی مسیرہ الی خیبر لعامر بن الاکوع

marfat.com
Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انزل یا ابن الاکوع فخذ لنا من هنیأتک ففیه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والذی امره بذلک افکان عامر رضی الله تعالیٰ عنه رجلا شاعرا فنزل یحدوا بالقوم یقول :

اللھم لو لا انت ما اھتدینا

و لا تصدقنا و لا صلینا

(فاغفر فدالک) المخاطب بذلک النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای اغفر لنا تقصیرنا فی حقک و نصرک اذلا یتصور ان یقال مثل هذا الکلام للباری تعالیٰ و قوله اللهم لم یقصد بها الدعا و انما افتتح بها الکلام (ما ابقینا) ای ما خلفنا و رعنا من الاثام (و القین) اوسل ربک ان یلقین (سکینة علینا و ثبت الاقدام) ای و ان یثبت الاقدام (لا قینا) العدو (فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من هذا السائق قالوا عامر بن الاکوع قال یرحمه الله) و عند احمد من روایة ایاس بن سلمة فقال غفرلک ربک قال و ما استغفر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لانسان یخصه الا استشهد قال رجل من القوم هو عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کما فی مسلم (وجبت) له الشهادة بدعائک له (یا نبی الله لو لا امتعتنا به) ابقیته لنا لنتمتع به .

یعنی یزید بن عبید سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے رات کا سفر تھا حاضرین سے ایک صاحب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے ۔

اور ابن اسحاق نے نصر بن دھر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کیا کہ میں نے سفر خیبر میں

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عامر بن اکوع سے فرماتے سنا اے ابن اکوع اتر کر کچھ اپنے اشعار ہمارے لیے شروع کرو، اس روایت سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس امر کا امر فرمایا، عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب اگر حضور نہ ہوتے ہم راہ نہ پاتے، نہ زکوٰۃ و نماز بجالاتے ہم حضور پر بلا گرداں ہوں ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجیے، ان اشعار میں مخاطب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، یعنی حضور کے حقوق، حضور کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور معاف فرمادیں، حضور کے لیے خطاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں (ائمہ فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آتی ہو تو وہ اپنے اوپر لی جائے اس کی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیوں کر بنا سکتے ہیں) رہا یہ کہ ابتداء میں اللھم ہے اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل سے عرض قرار پائے) بلکہ اس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور ہمیں ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جل وعلا سے ان مراعات کی دعا فرمادیں، یہ اشعار سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے صحابہ نے عرض کی عامر بن اکوع حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے۔

اور مسند احمد (وصحیح مسلم) میں بروایت ایاس بن سلمہ (اپنے والد ماجد سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور حضور (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا (لہٰذا) حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کی یارسول اللہ حضور کی دعا سے عامر کے لیے شہادت واجب ہوگئی حضور نے ہمیں ان سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انھیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے۔

marfat.com
Marfat.com

اسی میں ہے فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجبت و اللہ یا رسول اللہ لو امتعتنا بہ فقتل یوم خیبر شہیدا.

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم شہادت واجب ہوگئی یا رسول اللہ کاش حضور ہمیں ان کی زندگی سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیبر شہید ہوئے۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امت کے مال

یمن کی ایک بی بی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تعطین زکوۃ ھذا

اس کی زکوٰۃ دے گی عرض کی نہ فرمایا ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار.

کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے،

ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دیے اور عرض کی ھما للہ و رسولہ

یا رسول اللہ یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے ہیں۔جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔احمد وابوداوٗد ونسائی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث ایسی سند سے روایت کی جس میں کچھ کہنے کی گنجائش نہیں۔

جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی انھوں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

marfat.com
Marfat.com

یا رسول اللہ انی اھجر دار قومی التی اصبت بھا الذنب و انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ و الی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یارسول اللہ میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ و رسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آتا ہوں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابولبابہ تہائی مال کافی ہے انھوں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لیے صدقہ کر دیا، جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابونعیم نے بروایت شہاب زہری حسین بن سائب بن ابی لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

فاروق اعظم کا فرمان

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں برسر منبر فرمایا **قد کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکنت عبدہ و خادمہ۔**

میں حضور پرنور آقا و مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا۔

اقول۔ یہ حدیث ابوحذیفہ نے فتوح الشام اور حسین بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے نیز ابن بشران نے امالی ابواحمد دہقان نے حرز حدیثی ابن عساکر نے تاریخ، لالکائی نے کتاب السنۃ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کی شدت وجلال سے عجب ہیبت

marfat.com
Marfat.com

چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو۔ لوگ بولے کہ صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انھیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، اور ان کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں، جب امیر المومنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لیے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے امیر المومنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے اور فرمایا کہ مجھے کافی ہے صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہولیے امیر المومنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد وثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا

ایها الناس انی قد علمت انکم کنتم تونسون منی شدة و غلظة و ذلک انی کنت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کنت عبده و خادمه .

لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گار تھا، حضور کی نرمی و رحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے خود اپنے اسماء کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے۔ روف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرماتے چاہتے چلنے دیتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے، اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی و رحمت و کرم کی حالت تم سب پر روشن ہے **فکنت خادمه و عونه** میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا، اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ لاتا ان کا تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے، میں اسی حال پر یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت اب کہ میں تمھارا والی ہوا جان لو کہ وہ شدت دوگنی ہوگئی درجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم و تعدی کریں اور دینداروں کے لیے تو میں خود ان کے

marfat.com
Marfat.com

آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤں گا اسے نہ چھوڑوں گا اس کا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔

سعید بن میسیب وابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا **فوفی عمر واللہ بما قال و کان ابا العیال**

خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا پورا کر دکھایا وہ رعیت کے لیے مہربان باپ تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دیکھو امیر المومنین فاروق اعظم اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتا رہے ہیں اور مجمع عام صحابہ سنتا رہا اور برقرار رکھتا ہے۔

فاروقی اعتراف

ایک دن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بر سر منبر گود میں لے کر فرمایا

ھل انبت الشعر علی رؤسنا الا ابوک .

ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اگائے ہوئے ہیں یعنی جو کچھ عزت نعمت و دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن سعد نے طبقات میں اسے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

رسول رزق دیتے ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا . الحدیث.**

marfat.com
Marfat.com

جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا۔

ابوداؤد وحاکم نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

حضور کے بغیر کوئی نعمت نہیں ملتی

امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں **هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خزانة السر و موضع نفوذ امر فلا ينفذ المر الا منه و لا ينقل خير الاعنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.**

الابابى من كان ملكا و سيدا

و آدم بين الماء و الطين واقف

اذا رام امرا لا يكون خلافه

و ليس لذلك الامر فى الكون صارف

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ رازِ الٰہی وجائے نفاذِ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خبردار ہو میرے ماں باپ قربان ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلاۃ و السلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں کوئی ان کا حکم پھیرنے والا نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اقول: اور ہاں کیوں کر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا **لا راد لقضائه و لا معقب لحكمه** یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

ربیعہ کو جنت کا مژدہ

صحیح مسلم وسنن ابوداؤد وسنن ابن ماجہ ومعجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ و حاجتہ فقال لی سل (و لفظ الطبرانی فقال یوما یا ربیعۃ سلنی فاعطیتک رجعنا الی لفظ سلم) قال فقلت اسئلک مرافقتک فی الجنۃ فقال او غیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود.

میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات لایا (رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

سائل ہوں تیرا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو
معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

(الامن والعلی، برکات الامداد)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا وآخرت کی سب مرادیں

marfat.com
Marfat.com

حضور کے اختیار میں ہیں، جب تو بلاتقیید ارشاد ہوا مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں :

از اطلاق سوال کہ فرمودش بخواہ تخصیص نہ کرد بمطلوبے خاص معلوم شود کہ کار ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد وکرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ربیعہ سے فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اور کسی خاص مقصود کی نہ فرمانا بتا رہا ہے کہ سوال مطلق ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام کام حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست ہمت و کرامت میں رکھ دیا گیا ہے کہ حضور جو چاہیں جسے چاہیں اپنے رب عزوجل کے حکم سے عطا فرماتے ہیں۔ (مولف)

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدۂ نعتیہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں :

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ خواہی تمنا کن

سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ قصیدہ بردہ شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں :

فان من جودک الدنیا و ضرتھا
و من علومک علم اللوح و القلم

marfat.com
Marfat.com

یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم جن میں ما کان وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیام قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں **یوخذ من اطلاقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الامر بالسوال ان الله تعالیٰ مکنه من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق.**

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو چاہیں عطا فرمادیں۔

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اعرابی کا سوال

طبرانی معجم اوسط اور خرائطی مکارم الاخلاق میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نعم فرماتے یعنی اچھا اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو لا یعنی نہ نہ فرماتے۔

ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہوکر سوال کیا حضور خاموش رہے پھر سوال کیا سکوت فرمایا پھر سوال کیا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا **سل ما شئت یا اعرابی .**

اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں **فغبطناه فقلنا الان یسأل الجنة .**

marfat.com
Marfat.com

یہ حال دیکھ کر (کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے) ہم کو اس اعرابی پر رشک آیا ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگے گا، اعرابی نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا۔ عرض کی حضور سے زادراہ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا۔ ہمیں اس کے ان سوالوں پر تعجب آیا۔

ایک پیرزن کو جنت میں موسیٰ کی رفاقت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں۔ پھر حضور نے اس کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا کنار دریا تک پہنچے سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی الٰہی یہ کیا حال ہے ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا فرمایا اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرائیل کی پیرزن کو معلوم ہو اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر معلوم ہے کہا ہاں، فرمایا تو مجھے بتادے عرض کی **لا واللہ حتی تعطینی ما اسئلک۔**

خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں فرمایا **ذلک لک۔** تیری عرض قبول ہے **قالت فانی اسئلک ان اکون معک فی الدرجۃ التی تکون فیھا فی الجنۃ۔**

پیرزن نے عرض کی تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ ہوں اس درجے میں جس میں آپ ہوں گے **قال سلی الجنۃ** موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا جنت مانگ لے یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر **قالت لا واللہ الا ان اکون معک** پیرزن نے کہا خدا کی قسم

marfat.com
Marfat.com

میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں

فجعل موسی یردد ھا فاوحی اللہ ان اعطھا ذلک فانہ لن ینقصک شیئا فاعطاھا.

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس سے یہی ردو بدل کرتے رہے اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمھارا کچھ نقصان نہیں، موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جنت میں اسے اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر بتادی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر دریا سے عبور فرماگئے۔

اقول:

اولاً: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ لے۔ حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیاً: یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا، حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔

معلوم ہوا کہ بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں۔

ثالثاً: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے

marfat.com
Marfat.com

اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا مانگ بیٹھا، پیرزن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے وہی اسے عطا فرما دیتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ایک سائل اور زمانہ موسیٰ کی پیرزن

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرمارہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا ارشاد ہوا

صدقت فاحتكم ما شئت .

تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں آئے حکم لگادے۔ عرض کی اسی دنبے اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی

و لصاحبة موسىٰ الى دلته على عظام يوسف كانت احلم منك حين حكمها موسىٰ فقالت حكمي ان تردني شابة و ادخل معك الجنة .

اور بیشک صاحبہ موسیٰ جس نے انھیں یوسف علیہما الصلاۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانش مند تھی جب کہ اسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے اس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔

یوں ہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فوراً نوجوان ہوگئی اس کا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ کلیم کریم نے عطا فرمایا۔ ابن حبان اور حاکم نے مستدرک میں کچھ اختلاف کے ساتھ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے یہاں جوانی بھی موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام نے پھیر دی۔

marfat.com
Marfat.com

حضور جنت کے ضامن ہیں

حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لک الجنة علي يا طلحة غدا.

کل تمھارے لیے جنت میرے ذمہ پر ہے اے طلحہ۔ ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

من يضمن لي ما بين لحييه و ما بين رجليه اضمن له الجنة .

جو میرے لیے اپنی زبان وشرمگاہ کا ضامن ہو جائے (کہ اس سے میری نافرمانی نہ کرے) میں اس لیے جنت کا ضامن ہوں۔

حضورؐ حاجت روا ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بكر يوم السبت في طلب حاجة فانا ضامن بقضاء ها.

جو شنبے کے دن تڑکے کسی حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں، ابو نعیم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

اس بحث کے اختتام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

الحمد للہ اہل حق کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفاذ تصرف کی دونوں وجہیں حاصل،

marfat.com
Marfat.com

حقیقت عطائیہ لیجیے تو وہ ۔۔ مالک جناں بلکہ مالک جہاں ہیں اور ذاتیہ لیجیے تو مالک حقیقی کے ماذون مطلق و نائب کامل۔ (الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء)

ایک چور کے لیے حضور کا فرمان

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا خواہ حقیقت پر حکم فرمائیں یا ظاہر پر، لیکن اکثر احکام ظاہر ہی پر فرماتے اور بعض دفعہ باطن پر بھی حکم فرمایا۔

ایک شخص حاضر لایا گیا جس نے چوری کی تھی فرمایا **اقتلوہ** اس کو قتل کرو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے فرمایا **فاقطعوہ** اچھا ہاتھ کاٹا جائے، داہنا ہاتھ کاٹ لیا گیا، اس نے پھر چوری کی بایاں پیر کاٹ لیا اس نے پھر چوری کی بایاں ہاتھ کاٹ لیا، چوتھی بار پھر چوری کی اور داہنا پیر کاٹ لیا گیا، پانچویں مرتبہ اس نے منہ میں کوئی شئ چھپا کر رکھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا **اقتلوہ** یہ اسی کا نتیجہ تھا۔

خزانہ الٰہی کے مالک

علمائے کرام فرماتے ہیں **هو صلى الله تعالىٰ علبه وسلم خزانة السر و موضع نفوذ الامر جعل خزائن كرمه و موائد نعمه طوع يديه يعطى من يشاء و يمنع من يشاء لا ينفذ امر الا منه و لا ينقل خير الا عنه .**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ سر الٰہی اور جائے نفاذ حکم خدا ہیں رب العزت جلالہ نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے قبضے میں کر دیے، جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے کوئی نعمت، کوئی دولت کسی کو کبھی نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار

marfat.com
Marfat.com

سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یہی معنی ہیں انما انا قاسم و الله یعطی جزایں نیست کہ میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان جان سے ہے بقا وہی بن ہے بن سے ہی بار ہے

(الملفوظ حصہ چہارم)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مالک ومختار ہونے کے سلسلے میں یہ اشعار نظم فرمائے ہیں :

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں — خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
آسماں خوان زمین خوان ، زمانہ مہمان — صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب — یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
میری تقدیر بری ہو تو بھلی کردے — محو و اثبات کے دفتر پہ ہے کڑوڑا تیرا
تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا — تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

•

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے — تم کو تو ہے اختیار آقا
ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ — میرا ہے وہ کام گار آقا

•

تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہ محن پھول

marfat.com
Marfat.com

•

باعطا تم شاہ تم مختار تم
بے نوا ہم زار ہم ناچار ہم

•

ایک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلادیے ہیں

•

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

•

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

•

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

•

لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

marfat.com
Marfat.com

•

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

•

ملک خاص کبریا ہو
مالک ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقل عالم سے ورا ہو

•

زمین و زماں تمھارے لیے مکین و مکاں تمھارے لیے
چنین و چناں تمھارے لیے بنے دو جہاں تمھارے لیے

•

ان کی تملیک ملک الملک سے
مالک عالم کہا پھر تجھ کو کیا
یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

•

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

ان کا حکم جہاں میں نافذ قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھوں میں ہر کنجی ہے مالک کل کہلاتے یہ ہیں
انا اعطینک الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

marfat.com
Marfat.com

انما انا قاسم

میں ہی قاسم نعمت ہوں

(الحدیث)

marfat.com
Marfat.com

قاسم نعمت ﷺ

حضور اقدس سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعمت اللہ ہیں ،اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کے دست رحمت میں دونوں جہان کی نعمتیں رکھ دی ہیں حضور مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خزانہ کرم سے جسے چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں قسمت والوں کو عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خالق نعمت ہے اس نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مالک نعمت بنادیا ہے۔ جو کچھ ملے گا وہ حضور کے دست فیض سے ملے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا و بخشش سے نعمتیں ملنے کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

جو نعمت ملی وہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے۔ تمام جہان اور اس کا قیام سب انھیں کے دم قدم سے ہے عالم جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ لولاک ما خلقت الدنیا یوں ہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہوجائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اللہ و رسول نے دولت دی

آیت : قال ربنا تبارک و تعالیٰ ما نقموا الا اغنھم و رسولہ من فضلہ۔

marfat.com
Marfat.com

اور انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ انھیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اللہ فرماتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے دولت مند کر دیا اپنے فضل سے۔ اے اللہ کے رسول مجھے اور سب اہل سنت کو دین و دنیا کا دولت مند فرما اپنے فضل سے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

آیت: **و لو انهم رضوا ما اتاهم الله و رسوله و قالوا حسبنا الله سيوتنا الله من فضله و رسوله انا الى الله راغبون.**

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیے پر اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول بیشک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں۔

یہاں رب العزت جل وعلا نے اپنے ساتھ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ و رسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آیت: **انعم الله عليه و انعمت عليه.**

اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی۔

حضور نے اسامہ کو نعمت دی

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں

marfat.com
Marfat.com

فرمایا احب اهلی من قد انعم الله علیه و انعمت علیه

مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی۔

امام ترمذی نے اسے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں :

لم یکن احد من الصحابة الا و قد انعم الله علیه و انعم علیه رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا ان المراد المنصوص علیه فی الکتاب و هو قوله تعالیٰ و اذ تقول للذی انعم الله علیه و انعمت علیه و هو زید لاخلاف فی ذلک و لا شک الخ.

یعنی صحابہ سب ایسے ہی تھے جنھیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی، مگر یہاں مراد وہ ہے کہ جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس میں کسی کا خلاف نہ اصلاً شک۔ اور آیت اگر چہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اتری مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے اسے مرقاۃ میں افادہ کیا گیا ہے۔

اقول: نہ صرف صحابہ بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین ایسے ہی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی، پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی کہ ؤ یزکیھم یہ نبی انھیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے بلکہ لا واللہ تمام جہان میں کوئی شی ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو فرماتا ہے وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت

marfat.com
Marfat.com

سارے جہان کے لیے۔ جب وہ تمام عالم کے لیے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر ان کی نعمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل کفر واہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چنان
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

نعمت رزق

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من استعملنا علی عمل فرزقناہ رزقا الحدیث.

جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا، ابوداؤد وحاکم نے بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

حضور نے برکت دی

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ سے ارشاد فرمایا:

اصبروا و ابشروا فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم.

صبر کرو اور شاد ہو کہ بیشک میں نے تمھارے رزق کے پیمانوں پر برکت کردی ہے۔ احمد نے اپنی مسند میں اسے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

دولت ونعمت

کوئی دولت، کوئی نعمت، کوئی عزت جو حقیقۃً نعمت وعزت ودولت ہو ایسی نہیں کہ اللہ عزوجل نے کسی اور کو دی ہو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا نہ کی ہو۔ جو کچھ جسے عطا ہوا ہے یا عطا ہوگا دنیا

marfat.com
Marfat.com

میں یا آخرت میں وہ سب حضور کے صدقہ میں ہے، حضور کے طفیل میں ہے، حضور کے ہاتھ سے عطا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انما انا قاسم و الله المعطی .

دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۳۶)

امام احمد رضا بریلوی ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

دین و دنیا و جسم و جان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی سب حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی انما انا قاسم و الله المعطی .

دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بایں ہمہ جو نعمت ہے اللہ عزوجل کے محض فضل و کرم سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ و واسطہ و قاسم ہر نعمت ہونا محض فضل و کرم الٰہی جل وعلا ہے. فبما رحمة من الله لنت لهم .

اے محبوب اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے لیے نرم و رحیم و مہربان ہوئے۔

(فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۴۶۰)

ایک مقام پر اور فرماتے ہیں :

امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں فرماتے ہیں :

هو صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خزانة السر و موضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الا منه و لا ینقل خیر الا عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ رازِ الٰہی وجائے نفاذِ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الامن والعلی)

نعمت ایجاد و نعمت امداد

شرح سیدی عثماوی میں ہے :

نعمتان ما خلا موجود عنهما نعمة الايجاد، و نعمة الامداد، هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الواسطة فيهما اذ لو لا سبقت وجوده ما وجد موجود و لولا وجود نوره فى ضمائر الكون لتهدمت و دعائم الوجود فهو الذى وجد اولا وله تبع الوجود و صار مرتبطا به لا استغناء له عنه.

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں، نعمت ایجاد و نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہوتو وجود کے ستون ڈھے جائیں تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہان حضور کا طفیل اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔ (صلاۃ الصفافی نور المصطفیٰ)

ازل سے ابد تک کی نعمتیں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

و ما ارسلناک إلا رحمة للعالمين.

marfat.com
Marfat.com

اے محبوب ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل، تولا جرم حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند وفیض یاب۔

اس لیے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریح فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک، ارض وسماء میں، اولی وآخرت میں، دنیا ودین میں، روح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی جونعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ جہان پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

ایک دوسرے مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

نصوص متواترہ و اولیائے کرام وائمہ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی ودنیوی، ظاہری یا باطنی روز اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انھیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انھیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے، یہ سر الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

انا ابو القاسم اللہ یعطی و انا اقسم.

marfat.com
Marfat.com

میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔

ان کا رب عزوجل فرماتا ہے :

و ما ارسلنک إلا رحمة للعالمين .

ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ)

دینی و دنیوی نعمتیں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک موقع پر فرماتے ہیں :

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الاعظم ومحسن ومنعم تمام عالم ہیں، حضور کے احسانات کہ بے حد وغایات ہیں دو قسم ہیں۔

دینیہ : کہ اولین وآخرین حتی کہ انبیا و مرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین جس نے جو نعمت ایمان و دولت عرفان پائی حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے ہاتھوں سے ملی، حضور ہی کی بدولت ہاتھ آئی، ولہذا تمام انبیاء و مرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسلام سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا۔ اور

دنیویہ: پھر یہ دو قسم ہیں :

اول عامہ باطنہ : کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم خلافت رب العالمین جل وعلا جملہ نعمت ہائے الٰہیہ کے قاسم ہیں۔

خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

انما انا قاسم و الله المعطی .

بانٹنے والا میں ہوں اور دینے والا اللہ عزوجل۔

روزاول سے آج تک، آج سے روز قیامت تک، روز قیامت سے ابدالاباد تک جونعمت جسے ملی، یا ملتی ہے، یا ملے گی مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس سے بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی۔جس طرح دین وملت واسلام وسنت وصلاح وعبادت وزہد وطہارت وعلم ومعرفت یہ سب نعمتہائے دینیہ ان کی عطا فرمائی ہوئی ہیں۔

یوں ہی مال ودولت، شفاء وصحت، عزت ورفعت، امارت وسلطنت، فرزند وعشیرت یہ سب نعم و دنیویہ بھی انھیں کے دست اقدس سے ملی ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

اغناهم الله و رسوله من فضله .

انھیں غنی کردیا اللہ ورسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے :

و لو انهم رضوا ما اتهم الله و رسوله و قالوا حسبنا الله سيؤتنا الله من فضله و رسوله انا الى الله راغبون .

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اللہ ورسول کے دیے پر راضی ہوتے اور کہتے ہمیں خدا کافی ہے۔اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

دوم خاصہ ظاہرہ: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکمال رحمت ورافت ظاہر بشریت کی طرف

marfat.com
Marfat.com

تنزل فرما کر اپنے غلاموں، کنیزوں سے حسب عرف و عادت باہمی معاملت فرماتے جیسے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم سرکار کی روٹی سرکار سے مقرر تھی۔ حالاں کہ واللہ تمام جہان کو روٹی سرکار ہی سے ملتی ہے لوگوں کو مانگے اور بے مانگے بیشمار نعمتیں عطا فرمادیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی دو قسم کی نعمتیں ہرگز اس قسم سے نہیں جن کا کوئی بدلہ دے سکے، نعم دینیہ کا معاوضہ نہ ہوسکنا تو ظاہر اور نعم عامہ باطنہ دنیویہ، بحکم خلافت رب العزت ہیں۔ اللہ عزوجل کو کون عوض دے؟ ہاں قسم سوم ہی کی نعمتیں کہ باہمی معاملات عرفیہ کے طور پر تھیں صالح عوض و مجازات ہیں۔ (ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعمت عطا فرمانے کے بارے میں یہ مدح سرائی کی ہے:

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

●

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
نعمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

●

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقت نعمت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

●

حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

●

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں
مانگے سے جو ملے کسے فہم اس قدر کی ہے

●

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تو
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

●

وہ عطا دے تم عطا لو
وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او پاشد تو برما
تا ابد یہ سلسلہ ہو

●

اصل ہر بود و بہبود تخم وجود
قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں
(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com
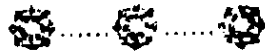
حضور ﷺ دافع البلاء ہیں

شافع روز جزا تم پہ کروروں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروروں درود

marfat.com
Marfat.com

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

اور اللہ ان کافروں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک اے محبوب تو ان میں تشریف فرما ہے۔

(انفال،۳۳)

marfat.com
Marfat.com

حضور ﷺ دافع البلاء ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

و ما كان الله ليعذبهم و انت فيهم .

اللہ ان کافروں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک اے محبوب تو ان میں تشریف فرما ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما گئے اور وہاں بعض مسلمان پیچھے رہ گئے تو اللہ رب العزت نے ان کی تسلی کے لیے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

و ما كان معذبهم و هم يستغفرون .

اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں، جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

یہ آیہ کریمہ اس ارشاد باری تعالیٰ کی مثل ہے۔

لو تزيلوا لعذبنا الذين كفروا منهم عذابا اليما.

اگر وہ جدا ہو جاتے تو ضرور ہم ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔

اور یہ فرمان خداوندی بھی اسی قبیل سے ہے۔

و لولا رجال مومنون و نساء مومنات لم تعلموهم ان تطوهم فتصيبكم منهم معرة بغير علم .

اور اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کی تمھیں خبر نہیں کہیں تم انھیں روند ڈالو تو تمھیں ان کی طرف انجانی میں کوئی مکروہ پہنچے۔

marfat.com
Marfat.com

جب سارے مسلمان مکہ سے ہجرت کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و ما لهم ان لا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا اولياء ه ان اولياء ه الا المتقون.

اور انھیں کیا ہے کہ اللہ انھیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں اور وہ اس کے اہل نہیں اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں۔

یہ آیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت و برکت کو ظاہر کر رہی ہے اور اس سے یہ امر صاف واضح ہو رہا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کے وجود مسعود کو کفار کے لیے دافع عذاب بنایا تھا اور جب آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما گئے تو باری تعالیٰ نے غلامان مصطفیٰ کی برکت سے کافروں پر عذاب نہ بھیجا لیکن جب صحابہ کرام کا بھی مکہ مکرمہ میں وجود نہ رہا اور وہ سارے ہجرت فرما گئے تو اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ پر عذاب نازل فرمایا اور مسلمانوں کو ان پر مسلط کر دیا نیز تلوار کو ان کے درمیان فیصلہ کرنے والی مقرر کر کے مسلمانوں کو ان کی زمینوں گھروں اور مال و متاع کا وارث بنا دیا۔

متعدد طرق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے مجھ پر دو آیتیں امان والی نازل فرمائی ہیں۔

(۱) **و ما كان الله ليعذبهم و انت فيهم .**

(۲) **و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون.**

جب میں امت سے پوشیدہ ہو جاؤں گا تو ان کے لیے استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

اور ایسا ہی مژدہ جاں فزا اس آیہ کریمہ نے سنایا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

و ما ارسلنک إلا رحمة للعالمین.

اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کے لیے امان ہوں، بعض کا قول ہے کہ اختلاف اور فتنوں سے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امان اعظم ہیں، وصال کے بعد آپ کے نقوش قدم یعنی سنت رسول اصلاح عالم کی ضامن ہے۔ (مولف)

(شفا شریف مترجم جلد اول)

آیات قرآنیہ سے دافع البلاء ہونے کا ثبوت

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دافع البلاء ہونے سے متعلق اسی مضمون کو امام احمد رضا بریلوی نے اس انداز میں پیش فرمایا ہے

آیت ۱: **قال اللہ عزوجل، و ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم.**

اللہ ان کافروں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک اے محبوب تو ان میں تشریف فرما ہے۔

سبحان اللہ ہمارے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار پر سے بھی سبب دفع بلا ہیں پھر مسلمانوں پر تو خاص رؤف ورحیم ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آیت ۲: **و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین.**

ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ پر ظاہر کہ رحمت سبب دفع بلا و زحمت۔

آیت ۳: **و لو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما.**

marfat.com
Marfat.com

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور معافی مانگیں ان کے لیے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

آیت کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پر نور عفو و غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ و دفع بلائے عذاب ہے۔

آفتاب عالم و پناہ عالم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا **کان من دلالة حمل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کل دابة کانت لقریش نطقت تلک اللیلة و قالت حمل رسول الله و رب الکعبة و هو امان الدنیا و سراج اهلها.**

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام دنیا کی پناہ اور اہل عالم کے سورج ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور آگ سے بچاتے ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی پنکھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے وہ انھیں آگ سے ہٹا رہا ہے

و انا اخذ بحجزکم عن النار و انتم تفلتون من یدی ..

اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمھیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو، احمد و مسلم نے جابر سے واحمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس منکم رجل الاو انا ممسک لحجزته ان یقع فی النار.

تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اس کا کمر بند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔

طبرانی نے کبیر میں سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا

الا وانی ممسک بحجزکم ان تتهافتوا فی النار کما یتهافت الفراش و الذباب.

سن لو اور میں تمہارے کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں۔ اللہ اکبر اس سے زیادہ اور کیا دفع بلا ہوگا۔ احمد اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

توریت میں وصف دافع البلاء

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی

انی لاجد صفتک فی کتاب اللہ یا ایها النبی انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا الی قوله لن یقبضه اللہ حتی یقیم به الملة العوجاء حتی یقولوا لا اله الا اللہ و یفتح به اعینا عمیا و اذا ناصما و قلوبا غلفا.

marfat.com
Marfat.com

بیشک میں حضور کی صفت توریت میں پاتا ہوں اے نبی یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ عزوجل اس نبی کو نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہہ دیں اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں گے۔

طبرانی اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عساکر نے محمد بن حمزۃ سے نیز ابن عساکر نے بطریق زید بن اسلم عبداللہ بن سلام سے اور دارمی وبیہقی نے بطریق عطاء بن یسار عبداللہ بن سلام سے اس کو روایت کیا۔

حضرت شعیا کو حضور کی بشارت

اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی، **انی باعث نبیا امیا افتح به اذانا صما و قلوبا غلفا و اعینا عمیا، الی ان قال، اهدی به من بعد الضلالة و اعلم به بعد الجهالة و ارفع به بعد الخمالة و اسمی به بعد النکرة و اکثر بعد القلة و اغنی به بعد العیلة و اجمع به بعد الفرقة و اولفه بین قلوب و اهواء متشتتة و امم مختلفة .**

بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا، اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دوں گا، اس کے وسیلے سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا اس کے ذریعے سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کر دوں گا اس کے وسیلے سے پھوٹ کے بعد یکدلی دوں گا اس کے وسیلے سے پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کر دوں گا، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اس کو روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

توریت وانجیل میں وصف دافع البلاء

آیت: الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التورٰة و الانجیل یامرهم بالمعروف و ینههم عن المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث و یضع عنهم اصرهم و الاغلل التی کانت علیهم.

وہ لوگ کہ پیروی کریں گے اس بھیجے ہوئے غیب کی باتیں بتانے والے بے پڑھے کی جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس توریت وانجیل میں وہ انھیں حکم دے گا بھلائی کا اور روکے گا برائی سے اور حلال کرے گا ان کے لیے ستھری چیزیں اور حرام کرے گا ان پر گندی چیزیں اور اتارے گا ان پر سے ان کا بھاری بوجھ اور سخت تکلیفوں کے طوق جو ان پر تھے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جان جہاں و جہان جان اس جان جان و جان ایماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاک مبارک ہاتھوں پر قربان جس نے ہماری پیٹھوں سے بھاری بوجھ اتار لیے، ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دیے، اور دافع البلاء کسے کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور کی دعا دلوں کا چین ہے

جب ابولبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ نہ کھولیں گے نہ کھلیں گے آیت اتری

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزکیهم بها و صل علیهم ان صلوتک سکن لهم.

marfat.com
Marfat.com

اے نبی لے لو ان توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک کرو انھیں اور تم ستھرا کردو انھیں گناہوں سے اس صدقے کے سبب اور دعائے رحمت کرو ان کے حق میں کہ تمھاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

دیکھو حضور دافع البلاء ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں گناہوں سے پاک کیا اور حضور نے بلائے گناہ ان کے سروں سے ٹالی اور جب حضور کی دعا ان کے دلوں کا چین ہوا تو یہی دفع الم ہے صلی اللہ علی دافع البلاء والالم وعلی الہ وصحبہ و بارک وسلم۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بالذات دافع البلاء ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام بعطائے خدا۔ (الامن والعلی)

حضور بلائیں دفع فرماتے ہیں

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک دافع ہر بلاء ہیں، ان کی شان عظیم تو ارفع و اعلیٰ ہے ان کے غلام دفع بلا فرماتے ہیں

ابن عدی و ابن عساکر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

انما سمیت احید لانی احید عن امتی نار جھنم .

میرا نام احید اس لیے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں۔

دوزخ سے بدتر اور کیا بلا ہوگی جس کے دافع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

بیہقی دلائل النبوۃ اور ابو سعد شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ ہوکر عرض کی حتی وردت الی المدینة جاهدا کی اراک فتفرج الکربات .

میں کوشش کرتا ہوا مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں، تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

منح المدح امام ابن سید الناس میں ہے حرب بن ریطہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

لقد بعث الله النبی محمدا

بحق و برهان الهدی یکشف الکربا

حق کی قسم! اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق اور قطعی دلیل ہدایت کے ساتھ ایسا بھیجا کہ حضور دفع بلا فرماتے ہیں۔

عمر بن شیبہ بطریق عامر شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی :

انت الرسول الذی یرجی فواضله

عند القحوط اذا ما اخطأ المطر

یارسول اللہ حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے۔

ابن شاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا

یا حمزة یا کاشف الکربات یا حمزة یا ذاب عن وجه رسول الله .

اے حمزہ اے دافع البلاء اے حمزہ اے چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔

کتب سابقہ میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف میں ہے، ان کے دو نائب ہوں

marfat.com
Marfat.com

کہ ایک سن رسیدہ یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے جوان یعنی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اما الفعی فخواض غمرات و دفاع معضلات۔

وہ جو جوان ہیں وہ سختیوں میں گھس پڑنے والے اور بڑے دافع البلاء اور بڑے مشکل کشا ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱،ص ۸۰)

اشعار

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلاء ہیں وہ اپنی امت سے بلائیں دفع فرماتے ہیں اس سلسلے میں امام احمد رضا بریلوی نے جو اشعار نظم فرمائے وہ یہ ہیں :

شافع روز جزا تم پہ کروروں درود — دافع جملہ بلا تم پہ کروروں درود
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم — تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروروں درود
شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم — درد کو کردو دوا تم پہ کروروں درود

●

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا

کوئی تم سا کون آیا؟

●

شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا فرماتے یہ ہیں

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com
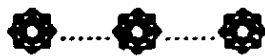
شہنشاہ کون ومکاں ﷺ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

marfat.com
Marfat.com

هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين.

یہ تمام جہان کے سردار ہیں یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انھیں تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ (الحدیث)

marfat.com
Marfat.com

شہنشاہ کون ومکاں ﷺ

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب عزوجل کے نائب اکبر وخلیفہ اعظم ہیں اس نے اپنے محبوب کو کونین کی بادشاہت وسرداری عطا فرمائی ہے وہ شہنشاہ کون ومکاں ہیں۔

اس بحث میں امام احمد رضا قدس سرہ نے یہی ثابت فرمایا ہے کہ لفظ شہنشاہ کا اطلاق واستعمال جائز و درست ہے۔اس سلسلہ میں امام احمد رضا بریلوی سے جو سوال ہوا اسے اوران کے تحریر کردہ جواب ملاحظہ فرمائیں۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ سے اس مصرع ''حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو'' کے بارے میں سوال ہوا جس لفظ میں ''شہنشاہ'' حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے استعمال ہوا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں لفظ ''شہنشاہ'' کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

آپ نے جن دلائل وشواہد سے لفظ ''شہنشاہ'' کا حضور کے لیے استعمال جائز ومباح ہونا ثابت فرمایا اور جن سے عدم جواز کا پہلو نکلتا ہے انھیں اوران کی وجہ ممانعت واطلاق کو جس انداز سے بیان فرمایا ہے وہ بعینہ یہ ہے۔

شہنشاہ کا معنی

لفظ ''شہنشاہ'' اولاً بمعنی سلطان عظیم السلطنۃ محاوارت میں شائع وذائع ہے اور عرف ومحاورہ کو افادۂ مقاصد میں دخل تام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وأمر بالعرف.

غیر نبی کے لیے شہنشاہ کا استعمال

خود ہمارے فقہائے کرام میں امام اجل علاء الدین ابو العلاء لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ''شاہان شہ'' ملک الملوک تھا، ائمہ وعلمائے مابعد جوان کے فتاوے نقل کرتے ہیں اسی لقب سے انھیں یاد

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں اور وہ جناب فقاہت مآب خود اپنے دستخط انھیں الفاظ سے کرتے۔

امام رکن الدین ابو بکر محمد بن ابی المفاخر بن عبد الرشید کرمانی جواہر الفتاویٰ کتاب الاجارہ باب سادس میں فرماتے ہیں :

قال الامام القاضی ملک الملوک ابو العلاء الناصحی لما سئل عمن اجرار ضاموقوفة مائة سنة هل یجوز.

امام قاضی شاہوں کے شاہ ابو العلاء ناصحی سے یہ استفتاء کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک موقوفہ زمین سال بھر کے لیے اجارہ میں دی تو کیا اس کا یہ فعل از روئے شرع جائز و درست ہے؟

افتی ببطلان الاجارة معشر — من زمرة الفقهاء قطعا لازما
و بذلک افتی المتدین حسبه — کیلا اکون بما احرز ظالما
ملک الملوک ابو العلاء مجیبه — لمعزدین الله یدعو دائما

فقہاء کی ایک جماعت نے فتویٰ دیا کہ یہ اجارہ قطعی اور لازمی طور پر باطل ہے۔ میرا عدم جواز کا یہ فتویٰ دینا دین داروں کے لیے کافی ہے تاکہ میں اپنی جمع کردہ چیزوں کی وجہ سے ظالم نہ ہو جاؤں، شاہوں کے شاہ ابو العلاء اس کا مجیب ہے، دین الٰہی کے غلبہ کے لیے ہمیشہ دعا گو ہے۔

اسی کتاب القضاء میں ایک اور مسئلہ اس جناب نے بایں عنوان نقل فرمایا :

قال القاضی الامام ملک الملوک ابو العلاء الناصحی .

قاضی امام شاہوں کے شاہ ابو العلاء ناصحی نے کہا۔

پھر تیسرے مسئلے میں فرمایا

marfat.com
Marfat.com

قال القاضی الامام ملک الملوک ھذا لما عرض علیه محضر.

قاضی امام شاہوں کے شاہ نے یہ کہا جب کہ ان کے پاس دستاویز پیش کیا گیا۔

اس میں ان کا منظوم فتویٰ نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا۔

شاھان شه ملک الملوک ابو العلاء

نظم الجواب منظما و مفصلا

شاہوں کے شاہ ابوالعلاء نے اس جواب کو نظم ترتیب اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔

پھر فرمایا: **قال ملک الملوک .**

اوران کا چوتھا فتویٰ نقل کیا جس کے آخر میں فرمایا۔

شاھان شه ملک الملوک ابو العلاء

نظم الجواب لکل من ھو قد عرف

شہنشاہ وقت ابوالعلاء نے اس جواب کو ہر جانکار شخص کے لیے مرتب کیا۔

پھر ان کا پانچواں فتویٰ نقل کیا جس کے دستخط یوں فرمائے ہیں:

شاھان شه ملک الملوک ابو العلاء

نظم الجواب مبینا لمناره

شہنشاہ وقت ابوالعلاء نے اس جواب کو یوں مرتب کیا کہ اس کے ہر پہلو کو واشگاف کر دیا۔

پھر ان کا چھٹا فتویٰ نقل کیا جس کے دستخط ہیں

شاھان شه ملک الملوک ابو العلاء

ھادی امیر المومنین لقد نظم

marfat.com
Marfat.com

شاہوں کے شاہ ملک الملوک ابوالعلاء مسلمانوں کے امیرورہبر نے اس جواب کومرتب کیا۔

یوں ہی کتاب الوقف میں ان کے متعدد فتاوے نقل فرمائے ازاں جملہ ایک کا ختم یہ ہے۔

ملک الملوک ابو العلاء مجیبه

لمعز دین الله لیشکر داعیا

شاہوں کے شاہ ابوالعلاء اس کا مجیب ہے، جو دین الٰہی کے غلبہ کے لیے لشکر کے ساتھ دعا کرتا۔

ایک کے آخر میں ہے

شاهان شه ملک الملوک ابو العلاء

نظم الجواب لمن تعفی باله

شہنشاہ ملک الملوک بوالعلاء نے یہ جواب اس شخص کے لیے مرتب کیا جو اللہ عزوجل کی پناہ کا طالب ہے۔

یوں ہی صفحہ ۱۲ر تا ۱۵ر کتاب البیوع میں ان کے چار فتوے نقل فرمائے ہر ایک کی ابتداء انھیں لفظوں سے کی۔

قال القاضی الامام ملک الملوک .

غرض کتاب مستطاب ان کے فتاوائے صواب اوران کے ان گرامی القاب سے مشحون ہے۔

علامہ خیرالدین رملی استاذ صاحب درمختار رحمہما اللہ تعالیٰ نے فتاویٰ خیریہ کتاب الاجارہ میں نوازل سے نقل فرمایا۔

قال سئل ملک الملوک ابو العلاء فیمن اجر دارا موقوفة مائة سنة الخ.

marfat.com
Marfat.com

شاہوں کے شاہ ابوالعلاء سے اس شخص کے بارے میں استفتاء کیا گیا جس نے ایک وقف کی ہوئی زمین کو سال بھر کے لیے اجرت میں دی تو کیا حکم ہے؟

اسی کتاب القضا باب خلل المحاضر والسجلات میں دوبارہ ساعی فرمایا۔

فحول المتاخرين افتوا بجواز قتله حتى قال ملك الملوك الناصحى رحمه الله تعالىٰ .

متاخرین میں معتمد و مستند علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ ایسے شخص کو قتل کرنا جائز ہے حتی کہ شاہوں کے شاہ ناصحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر ان کا منظوم فتویٰ نقل فرمایا :

القتل مشروع عليه و واجب زجرا له و القتل فيه مقنع
شاهان شه ملك الملوك ابو العلاء نظم الجواب لكل من هو يبرع

ایسے شخص کو قتل کرنا مشروع بلکہ اس کے زجر و توبیخ کے لیے واجب ہے اور اس میں قتل عین عدل ہے۔ شاہوں کے شاہ ملک الملوک ابوالعلاء نے ہر فضیلت و علم رکھنے والوں کے لیے اس جواب کو مرتب کیا۔

غیر نبی کو شہنشاہ کہنے پر مزید شہادتیں

حضرت عمدۃ العلماء والاتقیاء زبدۃ العرفا والاولیاء مولوی معنوی سیدی محمد جلال الدین رومی بلخی قدس سرہ الشریف مثنوی شریف میں ایک بادشاہ کی حکایت میں فرماتے ہیں :

گفت شاہنشاہ جزاء ش کم کنید
ور بجنگد نامش از خط بر زنید

marfat.com
Marfat.com

بادشاہ نے کہا اس کی اجرت کم کردی جائے اور اگر وہ آمادۂ جنگ ہو تو روزنامچہ سے اس کا نام نکال دو۔

نیز ابتدائے مثنوی مبارک میں فرماتے ہیں :

تا سمرقند آمدند آں دو امیر
پیش آں زرگر ز شاہنشہ بشیر

بادشاہ کے دونوں امیر (ایلچی) شہر سمرقند آئے اور اس مرد زرگر کو بادشاہ کی جانب سے خوش خبری دی۔

وہیں فرماتے ہیں :

پیش شاہنشاہ بردش خوش بناز
تا بسوزد بر سر شمع طراز

اس خوش نصیب مرد زرگر کو بادشاہ کے پاس لے آئے تا کہ اس شمع طراز معشوقہ پر اسے قربان کردے۔

اسی میں فرمایا :

ہم ز انواع اوانی بے عدد
کانچناں در بزم شاہنشاہ سزد

اور بہت سے مختلف قسم کے برتن بھی بنا جو بادشاہوں کی بزم مسرت کی زیب وزینت بنیں۔

حضرت عارف باللہ داعی الی اللہ سیدی مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہٗ فرماتے ہیں :

جمال الانام مفخر الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شاهنشاه المعظم مالک رقاب الامم مولیٰ ملوک العرب و العجم۔

marfat.com
Marfat.com

مخلوق کے جمال، اسلام کے لیے قابل فخر، سعد بن اتا بک اعظم، قابل عظمت شہنشاہ، لوگوں کی گردنوں کے مالک، عرب وعجم کے بادشاہ کے مولیٰ وآقا۔

نیز فرماتے ہیں :

بار عیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشیں
زانکہ شاہنشاہ عادل را زعیت لشکر است

رعایا کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آ اور پھر دشمن کی جانب سے لڑائی سے بے خوف رہ، کیوں کہ عادل بادشاہ کے لیے رعایا ہی لشکر ہے۔

نیز فرماتے ہیں :

شہنشہ بر آشفت کاینک وزیر
تعلل میندیش و حجت مگیر

بادشاہ نے غصے سے کہا اے وزیر بہانہ مت بنا اور حجت مت لا۔

نیز فرماتے ہیں :

سر پر غرور از تحمل تہی
حرامش بود تاج شاہنشہی

جو سر صبر وتحمل سے خالی اور کبر ونخوت سے پر ہو وہ بادشاہی کے تاج سے محروم ہوتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں :

دواں آمدش گلہ بانے زپیش
شہنشہ بر آورد تغلق ز کیش

marfat.com
Marfat.com

بادشاہ کے پاس سامنے سے ایک چرواہا دوڑتا آیا بادشاہ نے اسی وقت تیر ترکش سے نکال لیا۔

محبوب محبوب الٰہی حضرت عارف باللہ سیدی خسرو قدس سرہ اواخر قران السعدین صفت تخت شاہی میں فرماتے ہیں :

کیست جز از وے کہ نہد پائے راست
پیش شکوہ کہ شہنشاہ راست

اس کے سوا کون ہے جو بادشاہ کی شان وشوکت کے سامنے سیدھا پاؤں رکھے۔

عارف باللہ امام العلماء حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی تحفۃ الاحرار میں فرماتے ہیں۔

زد بجہان نوبت شاہنشہی
کوکبہ فخر عبید اللہی

حضرت عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ستارۂ افتخار نے دنیا میں اپنی شہنشاہی کا نقارہ بجادیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین حافظ قدس سرہ فرماتے ہیں

خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد
آں کہ می زیبد اگر جان جہانش خوانی

خان بن خان خاندانی شاہوں کے شاہ جسے جان جہاں کا خطاب زیب دیتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں :

ہم نسل شہنشہ زمان است
ہم نقد خلیفۂ زمین است

marfat.com
Marfat.com

زمانہ کے بادشاہوں کا ہم رتبہ خلیفۂ زمین کا ہم جنس ہے۔

حضرت مولانا نظام الدین نظامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں :

گزارندۂ شرح شاہنشہی

چنیں داد پرسندہ را آگہی

احکام شاہی کی تفصیل سنانے والے نے سائل کو یوں آگاہ کیا۔

مخدوم قاضی شیخ شہاب الدین تفسیر بحر مواج میں فرماتے ہیں۔

سلطان السلاطین خداوند باعز وتمکین بادشاہ سلیماں فر...الخ۔

غیر نبی کے لیے لفظ شہنشاہ کے جواز واطلاق کے ان دلائل کو پیش کرنے کے بعد امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

غرض کلمات اکابر میں اس کے صدہا نظائر ملیں گے ہمیں کیا لائق کہ ان تمام ائمہ وفقہاء وعلماء وعرفاء رحمہم اللہ تعالیٰ قدسیت اسرارہم پر طعن کریں۔ وہ ہم سے ہر طرح اعرف واعلم تھے۔ لہٰذا واجب کہ بتوفیق الٰہی نظر فقہی سے کام لیں اور اس لفظ (شہنشاہ) کے منع وجواز میں مناط کریں کہ مسئلہ قطعاً معقول المعنی ہے نہ کہ محض تعبدی۔

شہنشاہ کہنے کا حکم

پھر لفظ شہنشاہ کا حکم واضح کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں :

فاقول و باللہ التوفیق ظاہر ہے کہ اصل منشائے منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اس کے سوا جمیع ملوک پر سلطنت،

marfat.com
Marfat.com

اور یہ معنی قطعاً مختص بحضرت عزت عز جلالہ ہیں۔ اور اس معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہوتو صراحۃً کفر ہے کہ اس کے استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔ یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی سلطنت ہے یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشانہ ہرگز کوئی مسلمان اس کا ارادہ کر سکتا ہے نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سن کر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد، اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینہ قاطعہ ہے جیسا کہ علماء نے موحد کی انبت الربیع البقل (موسم ربیع نے سبزہ اگایا) کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم، مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے یہ قطعاً باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں، منع ہو جائیں گے۔

لفظ شہنشاہ کے ہم معنی الفاظ

پہلے خود اسی لفظ شاہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجیے، مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء، خاں خاناں، بگا بگ وغیرہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہے۔ شیخ المشائخ سلطان الاولیاء، محبوب الٰہی، اور شیخ الشیوخ حضرت سیدنا شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لقب ہے۔ جواہر الفتاویٰ، کتاب اصول الدین وکتاب اصول فقہ وکتاب الایمان وکتاب الغصب وکتاب الدعویٰ وکتاب الکراہیت وغیرہا سب کے باب سادس میں امام علاء الدین سمرقندی کو عالم العلماء فرمایا۔ امام اجل عبدالرحمٰن اوزاعی امام اہل الشام کہ امام اعظم ابوحنیفہ وامام مالک کے زمانے میں تھے اور تبع تابعین کے اعلیٰ طبقے میں ہیں، امام مالک کو عالم العلماء فرمایا کرتے۔ امام الائمہ امام محمد بن خزیمہ حافظ الحدیث کا لقب ہے۔ قاضی القضاۃ اسلامی سلطنتوں کا معروف عہدہ ہے عامہ کتب فقہ میں اس کا اطلاق موجود، اور ائمہ کی زبانوں پر شائع۔

marfat.com
Marfat.com

امیر الامراء، خان خاناں، بگا بگ، عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر کو امر بمعنی حکم سے لیجیے تو امیر الامراء بمعنی احکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان لفظوں کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ وحاکم الحاکمین وعالم العلماء، سید الاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل ہی کے لیے خاص ہیں۔ اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر۔ بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

وفد بنی عامر نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انت سیدنا حضور ہمارے سید ہیں فرمایا السید اللہ سید تو خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسے احمد، ابوداؤد نے عبداللہ بن الشخیر العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

یوں ہی نہ ملک الملوک، بلکہ صرف ملک ہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

له الملک و له الحمد .

اسی کے لیے ملک اور اسی کے لیے تعریف ہے۔

اور فرماتا ہے **لمن الملک اليوم .**

آج کس کی بادشاہی ہے۔

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی حدیث، ملک الملوک کی تعلیل میں فرمایا۔

لا ملک الا الله .

بادشاہ کوئی نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ اسے مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

متعدد الفاظ کی توضیح واطلاق

اور امام الائمہ، شیخ الشیوخ، شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق قطعاً کفر، کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے اور یہ صراحۃً کفر ہے۔ مگر حاشا ان تمام الفاظ میں نہ ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد، اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور و جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابدولت و اقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں امراء و زراء کو بندۂ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں۔ جن کے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں مگر ہرگز اپنی ادنیٰ سی توہین پر درگزر نہ کریں گے۔ یہی جبار انھیں امراء کو قاضی القضاۃ و امیر الامراء و خان خاناں و بگا بگ خطاب دیتے ہیں اور خود لکھتے اور اوروں سے لکھواتے اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے، سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں۔ بلکہ جو ان کے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود ان سلاطین پر بھی حاکم و افسر و بالا و برتر و سردار و سرور ہیں۔ تو کیا امکان تھا کہ اسے ایک آن کے لیے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃ و افادۃ ہر طرح قطعاً یقیناً متروک و مہجور ہے جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہٖ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کر سکتا ہے کہ امام اجل ابو العلاء ناصحی، امام اجل ابو بکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملۃ و الدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم و قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا در کنار، اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جا سکتا ہے تو بے ارادہ و بے افادہ اگر مجرد احتمال منع کے لیے کافی ہوتا وہ تمام الفاظ بھی حرام ہوتے۔ حالاں کہ خواص و عوام سب میں شائع و ذائع ہیں۔ خصوصاً قاضی القضاۃ کہ انھیں

marfat.com
Marfat.com

فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماوحدیثاان کے عامہ کتب میں موجود ہے۔اس میں اور شہنشاہ میں کیافرق ہے۔

لاجرم امام قاضی عیاض مالکی المذہب نے فرمایا۔

و منهم قولهم شاه ملوک وكذا ما يقولون قاضی القضاة .

اسی کی مانند امام ابن حجر شافعی المذہب نے زواجر میں اپنے یہاں کے بعض ائمہ سے نقل کیا مگر جانتے ہو کہ یہ قاضی القضاۃ کس کا لقب ہے اور کب سے رائج ہے؟ سب میں پہلے یہ لقب ہمارے امام مذہب سیدنا امام ابو یوسف تلمیذ اکبر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہوا اور اس زمانہ خیر کے ائمہ کرام تبع تابعین و اتباع اعلام نے اسے مقبول و مقرر رکھا اور جب سے آج تک تمام علمائے حنفیہ اور بہت دیگر علمائے مذاہب ثلاثہ میں رائج و جاری وساری ہے۔

اب ثابت ہوا کہ وہ طعن نہ فقط انھیں ائمہ وفقہاء و اولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں گزریں، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور ان کے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا اور اس پر جرأت ظلم شدید و جہل مدید ہوگی۔لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ ارادۃ وافادۃ ہر طرح سے شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا۔ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں تعالیٰ جدک حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

سید وحکم وغیرہ کا اطلاق ممنوع ہونے کی وجہ

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ولہٰذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ انت سیدنا کے جواب میں ارشاد ہوا السید الله سید اللہ ہی ہے۔ابوالحکم کنیت پر فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

ان اللہ ھو الحکم فلم تکنی بہ الحکم.

بیشک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسی کو ہے تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے۔

اسے ابوداؤد اور نسائی نے ابی شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

غلاموں کو ارشاد ہوا تھا۔

لا یقول العبد لعبدہ مولای فان مولاکم اللہ.

غلام اپنے آقا کو مولیٰ نہ کہے کیوں کہ تمھارا مولیٰ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اسے مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

ایک حدیث شریف میں آیا۔

لا تسموا ابناء کم حکیما و لا ابا الحکم فان اللہ ھو الحکیم العلیم.

اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

ایک حدیث شریف میں آیا۔

ابغض الاسماء الی اللہ خالد و مالک و ذلک ان احدا لیس یخلد و المالک ھو اللہ.

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن نام خالد و مالک ہیں اس لیئے کہ کوئی ہمیشہ نہ رہے گا۔اور مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

یوں ہی عزیز وحکم ناموں کو تبدیل فرمادیا۔

marfat.com
Marfat.com

سنن ابی داؤد میں ہے۔

غیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسم عزیز و الحکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عزیز وحکم نام تبدیل فرمادیے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تسمه عزیزا۔

اس کا نام عزیز نہ رکھ۔

نیز حدیث شریف میں ہے۔

نهى النبی صلى الله تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجل حربا و ولیدا او مرة او الحکم او ابا الحکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ حرب یا ولید یا مرہ یا حکم یا ابوالحکم نام رکھا جائے۔

حالاں کہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کے لیے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

سید وحکم وغیرہ کہنے کا جواز

و قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم انا سید ولد آدم۔

میں تمام اولاد آدم کا سید وسردار ہوں۔

اسے مسلم وابوداؤد نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابنی ھذا سید.

بیشک یہ میرا بیٹا سید ہے یعنی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسے بخاری نے ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا۔

و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولیٰ لہ .

اللہ اور اس کا رسول ہر بے مولیٰ کے مولیٰ ہیں۔

ترمذی وابن ماجہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا

لقد حکمت فیھم بحکم اللہ .

بیشک تم نے ان یہود کے بارے میں وہ حکم دیا جو خدائے تعالیٰ کا حکم تھا۔

امام مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت فرمائی۔

اسی حدیث شریف میں ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے حکم کے لیے فرمایا انھوں نے عرض کی۔

اللہ و رسولہ احق بالحکم .

حکم دینا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حق ہے۔

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکیم امتی عویم .

میری امت کے حکیم ابو درداء ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

انصار کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔

یا رسول اللہ انت و اللہ الاعز العزیز.

یارسول اللہ! خدائے تعالیٰ کی قسم حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں، صرف حضور ہی کے لیے عزت ہے۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عبداللہ بن ابی منافق نے اپنے باپ سے فرمایا :

انک الذلیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العزیز.

بیشک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عزیز وصاحب عزت ہیں۔

ترمذی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

صحابۂ کرام میں بیس سے زائد کا نام حکم ہے۔ تقریباً دس کا نام حکیم اور ساٹھ سے زیادہ کا خالد اور ایک سو دس سے زیادہ کا مالک۔ ان وقائع اور ان کے امثال کثیرہ پر نظر سے ظاہر ہے کہ ایسی نہی میں شرع مطہر کا مقصود کیا ہے اور اس پر قرینہ واضحہ یہ ہے کہ خود حدیث شریف میں اس کی تعلیل یوں ارشاد ہوئی۔

لا ملک الا اللہ.

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں۔

ظاہر ہے کہ حصر اسی، **السید ھو اللہ و مولاکم اللہ** کے قبیل سے ہے ورنہ خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوا۔

و قال الملک انی اری (اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا)

و قال الملک ائتونی بہ (اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لاؤ)

marfat.com
Marfat.com

اس مقصد کی شرع میں نکتہ واقعہ تحریم خمر ہے کہ ابتدا میں نقیر ومزفت، دبا وحنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا تھا کہ تساہل نہ واقع ہو۔ جب اس کی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی، فرمایا۔

ان ظرفا لا یحل شیئا و لا یحرمہ.

برتن کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتا۔

بالجملہ ان اکابر ائمہ وعلماء واولیاء نے مقصود پر نظر فرما کر لفظ شاہنشاہ کا اطلاق فرمایا اور جن کی نظر لفظ پر گئی منع بتایا۔ دونوں فریق کے لیے ایک وجہ موجہ ہے۔

بنی قریظہ میں نماز کی نظیر

اس کی نظیر واقعہ نماز ظہر یا عصر ہے کہ جب یہود بنی قریظہ پر لشکر کشی فرمائی عسکر ظفر میں اس منادی کا حکم فرمایا کہ

من کان سامعا مطیعا فلا یصلین العصر الا فی بنی قریظة.

جو بات سنتا اور حکم مانتا ہو وہ ہرگز عصر نہ پڑھے مگر آبادی بنی قریظہ میں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رواں ہوئے، راہ میں وقت عصر ہوا، اس پر دو فرقے ہو گئے بعض نے کہا لا نصلی حتی ناتیھا ہم تو جب تک اس آبادی میں نہ پہنچ جائیں نماز نہ پڑھیں گے۔ کہ ہمیں ارشاد فرمادیا ہے کہ نماز وہیں پہنچ کر پڑھنا بعض نے کہا، بل نصلی لم یرد منا ذلک بلکہ ہم نماز راہ ہی میں پڑھ لیں گے ارشاد سے مقصود جلدی تھی نہ یہ کہ نماز قضا کر دی جائے۔ غرض کچھ نے نماز راہ میں پڑھ لی اور جا ملے۔ کچھ نے نہ پڑھی یہاں تک کہ عشا کے وقت وہاں پہنچے۔ دونوں فریق کا حال بارگاہ اقدس میں معروض

marfat.com
Marfat.com

ہوا۔ و لم یعنف واحدا منھم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر اعتراض نہ فرمایا۔

ائمہ ستہ اور امام بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

علماء فرماتے ہیں کہ ایک فریق نے مقصود پر نظر کی اور دوسرے نے لفظ کو دیکھا۔

اقول: یعنی اور اس پر عمل خلاف مقصود نہ تھا، بخلاف جمود ظاہر یہ کہ مقصود سے یکسر دور پڑتا۔ اور احکام شرعیہ کو معاذ اللہ محض بے معنی ٹھہراتا ہے لہٰذا فریقین میں کسی پر ملامت نہ فرمائی۔ یہی حال یہاں ہے۔

ثانیاً: اسے یوں بھی تقریر کر سکتے ہیں کہ مانعین نے ظاہر نہی پر نظر کی کہ اس میں اصل تحریم ہے اور اطلاق کرنے والوں نے دیکھا کہ لفظ ارادہ وافادہ ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو نہی صرف تنزیہی ہے کہ منافی جواز واباحت نہیں۔ جس طرح حدیث میں ارشاد ہوا۔

لا یقل العبد ربی۔

غلام اپنے آقا کو رب نہ کہے۔

اور فرمایا

لا یقل احدکم اسق ربک اطعم ربک و ضیء ربک و لا یقل احدکم ربی۔

تم میں سے کوئی نہ کہے اپنے رب کو پانی پلا، اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اور نہ کوئی کسی کو اپنا رب کہے۔

اور علماء نے تصریح فرمائی کہ یہ نہی صرف تنزیہی ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح صحیح مسلم شریف میں اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

النهی للادب و کراهة التنزیه لا للتحریم.

ممانعت بطور ادب ہے اور کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

لفظ شہنشاہ کے ہم معنی الفاظ کا جواز

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

ثالثاً : مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل زبور مقدس میں فرماتا ہے :

امتلأت الارض من تحميد احمد و تقديسه و ملك الارض و رقاب الامم .

زمین بھر گئی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان سے، احمد مالک ہوا تمام زمین اور سب امتوں کی گردنوں کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد مسند، اور عبداللہ بن احمد زوائد مسند، اور امام طحاوی شرح معانی الآثار، اور امام بغوی وابن السکن وابن ابی عاصم وابن شاہین وابن ابی خیثمہ وابویعلی بطریق عدیدہ حضرت اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

کہ وہ خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فریادی آئے اور اپنی عرضی حضور میں گزاری جس کی ابتداء یہ تھی۔

یا مالک الناس و دیان العرب

اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کے جزا وسزا دینے والے۔

مسند احمد وشرح معانی الآثار میں مالک الناس ہے۔ اور زوائد مسند نیز ثلثہ متصلہ کی روایت

marfat.com
Marfat.com

؎ بعض نسخ میں۔

یا ملک الناس و دیانُ العرب.

یعنی اے تمام آدمیوں کے بادشاہ اور عرب کے جزاء دہندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد کو سن کر حاجت روائی فرمائی۔ پر ظاہر کہ آدمیوں اور امتوں میں سلاطین وغیر سلاطین سب داخل ہیں۔ جب حضور تمام آدمیوں کے مالک، تمام آدمیوں کے بادشاہ، تمام امتوں کی گردنوں کے مالک ہیں تو بلا شبہ تمام بادشاہوں کے بھی مالک، تمام سلاطین کے بھی بادشاہ، تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہوئے۔

ملک الناس کا نسخہ تو عین مدعا ہے اور **مالک الناس** اس سے بھی اعظم واعلیٰ ہے کہ بادشاہ لوگوں پر حاکم ہوتا ہے، ان کی گردنوں کا مالک نہیں ہوتا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم آیت وحدیث جلیل تمام بادشاہوں کی گردنوں کے بھی مالک ہیں **و للہ الحمد.**

زمخشری معتزلی نے کشاف سورۂ ہود میں زیر قولہ تعالیٰ **و انت احکم الحاکمین** اقضی القضاۃ پر اعتراض کیا۔ امام ابن المنیر سنی نے انتصاف میں اس کا رد فرمایا کہ حدیث میں ارشاد ہوا **اقضاکم علی** اس سے جواز ثابت ہوتا ہے یعنی جب اقضی کی اضافت سب کی طرف ہے اور اس میں قضاۃ بھی داخل تو، **اقضاکم** سے اقضی القضاۃ بھی حاصل۔ ظاہر ہے کہ **اقضاکم** عموم میں **مالک الناس و ملک الناس ، و مالک رقاب الامم** کے برابر نہیں کہ وہ بظاہر صرف مخاطبین سے خاص ہے۔ تو ان الفاظ کریمہ سے مالک الملوک، وملک الملوک، ومالک رقاب الملوک وشہنشاہ بدرجہ اولیٰ ثابت پس آیت و حدیث میں ان ارشادات عالیہ کا آنا دلیل روشن ہے کہ نہی صرف اسی طور پر ہے جیسے مولیٰ وسید کہنے سے منع فرمایا حالاں کہ قرآن وحدیث خود ان کا اطلاق فرما رہے ہیں۔ **و للہ الحمد.**

marfat.com
Marfat.com

دلیل ممانعت کی تاویل

امام احمد رضا بریلوی ممانعت والی روایات کی تاویل میں مزید ارشاد فرماتے ہیں :

رابعاً : اگر یہاں کوئی حدیث دربارۂ نہی ثابت بھی ہو تو کلام مذکور اس کے لیے کافی ووافی ہے۔ نظر وقت میں یہاں ایک حدیث ابن النجار ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلا یقول شاھان شاہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اللہ ملک الملوک .

یعنی ایک شخص نے دوسرے کو پکارا، اے شاہان شاہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا شاہان شاہ اللہ ہے۔ اس کی تو صحت بھی ثابت نہیں۔

رہی حدیث جلیل صحیح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ صحیحین وسنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں مروی۔

اخنع الاسماء عند اللہ یوم القیامة رجل تسمی ملک الملوک .

روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں میں زیادہ ذلیل وخوار وہ شخص ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا۔

یہ بداہتہ طالب تاویل ہے کہ وہ شخص خود نام نہیں اور اس روایت کے لفظ یہ ہیں کہ وہ شخص سب سے برا نام ہے۔ علماء نے اس میں دو تاویلیں فرمائیں۔

ایک یہ کہ مجازاً نام سے ذات مراد ہے یعنی روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب آدمیوں سے بدتر وہ شخص ہے جس نے اپنا یہ نام رکھا۔

دوسری یہ کہ خبر میں حذف مضاف ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک روز قیامت سب ناموں سے بدتر

marfat.com
Marfat.com

یہ نام ہے۔

مصابیح و اشعۃ اللمعات وسراج المنیر شرح جامع صغیر میں تاویل ثانی ذکر کی۔امام قرطبی نے مفہم اور امام نووی نے منہاج اور علامہ مفتی نے حواشی جامع صغیر میں اول پر جزم واختصار کیا۔

بلکہ تاویل دوم پر افعل التفضیل اس کے غیر پر صادق آئے گا کہ بلا شبہ ملک الاملاک نام رکھنے سے اللہ یا رحمٰن نام رکھنا بدرجہا بدتر وخبیث تر ہے۔

ابو العتاھیہ شاعر کی نسبت منقول ہوا کہ اس کی دو بیٹیاں تھیں ایک کا نام اللہ اور دوسری کا نام رحمٰن (والعیاذ باللہ تعالیٰ) ذکر کیا جاتا ہے کہ پھر اس نے اس سے توبہ کر لی تھی۔

اور قاطع ہر کلام یہ کہ حدیث کی تفسیر کرنے والا خود حدیث سے بہتر کون ہوگا یہی حدیث صحیح مسلم شریف کی دوسری روایت میں ان لفظوں سے ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامۃ و اخبثہ و اغیظہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ .

قیامت کے دن سب سے زیادہ خدا کے غضب میں اور سب سے بڑھ کر خبیث اور سب سے زیادہ خدا کا مبغوض وہ شخص ہے جس کا نام ملک الاملاک کہا جاتا ہے، بادشاہ کوئی نہیں خدا تعالیٰ کے سوا۔

بالجملہ حدیث حکم فرما رہی ہے کہ اس نام والا روز قیامت تمام جہان سے زیادہ خدا تعالیٰ کے غضب وعذاب میں ہے۔امام قاضی عیاض نے فرمایا، سب سے بڑھ کر جس پر غضب الٰہی ہوگا۔علامہ طیبی نے کہا، اللہ تعالیٰ اسے سخت تر عذاب فرمائے گا، اور شک نہیں کہ سخت تر عذاب وغضب نہ ہوگا مگر کافر پر۔اور ملک الاملاک نام رکھنا بالاجماع کفر نہیں ہوسکتا جب تک استغراق حقیقی مراد نہ لے۔تو حاصل حدیث یہ نکلا کہ جس شخص نے بدعویٰ الوہیت وخدائی اپنا نام ملک الاملاک رکھا اس پر سب سے زیادہ سخت عذاب وغضب رب

marfat.com
Marfat.com

الارباب ہے اور یہ قطعاً حق ہے اور اسے ما نحن فیہ سے علاقہ نہیں۔

ممانعت کی وجہ

خامساً : اس معنی حق حقیقت سے جس میں وہ نام رکھنے والا ضرور صفت خاص رب العزت بلکہ الوہیت سے بھی بڑھ کر منزلت کا مدعی قطعاً مستحق اشد العذاب الابدی ہے۔ تنزل کیجیے تو علماء نے سبب نہی یہ بتایا ہے کہ اس نام سے اس کا متکبر ہونا پیدا ہے۔

مرقاۃ میں ہے :

الملک الحقیقی لیس الا هو و ملکیة غیره مستعارة فمن سمی بهذا الاسم نازع الله بردائه و کبریائه و لما استنکف ان یکون عبد الله جعل له الخزی علی رؤس الاشهاد.

مالک حقیقی تو وہی ذات ہے اور دوسروں کی ملکیت عارضی، لہٰذا جس نے اس نام (ملک الملوک) سے اپنا نام رکھا اس نے ردائے الٰہی اور اس کی کبریائی سے منازعت کی۔ اور جب اس نے بندۂ خدا ہونے سے تکبر کیا تو علی الاعلان ذلت و رسوائی اس کے لیے مقرر کر دی گئی۔

حاصل یہ کہ علت نہی یہ ہے کہ اس نے تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے سے نفرت کی۔ ان کلمات کو اگر ان کی حقیقت پر رکھئے جب تو وہی وجہ سابق ہے کہ حدیث اسی کی نسبت ہے جو حقیقی اصلی شاہنشاہی یعنی الوہیت کا مدعی اور عبدیت سے منکر ہو۔ ورنہ کم از کم اس قدر ضرور کہ علت منع تکبر بتاتے ہیں تو ممانعت خود اپنے آپ شہنشاہ کہنے سے ہوئی کہ اپنی تعظیم کی اور اپنے آپ کو بڑا جانا دوسرے نے اگر معظم دینی کی تعظیم کی، اسے خدا تعالیٰ کے بڑا کیے سے بڑا جانا تو اسے تکبر سے کیا علاقہ۔

اب یہ حدیث اس طریق کی طرف راجع ہوئی کہ آقا کو منع فرمایا کہ اپنے غلام کو اپنا بندہ نہ کہے۔

marfat.com
Marfat.com

حالاں کہ قرآں وحدیث واقوال جمیع علمائے امت میں واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

و الصالحین من عبادکم ۔ اور اپنے لائق بندوں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لیس علی المسلم فی عبدہ و لا فرسہ صدقۃ .

مسلمان کے (عبد) غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔

اس مسئلے کی تحقیق فتاوائے فقیر (امام احمد رضا) میں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اتم ہے۔

حاصل یہ کہ یہ ساری ممانعتیں تکبر سے بچنے کے لیے ہیں اور یہ کہ تکبر خود اپنے کہنے میں ہوسکتا ہے دوسروں کو کہنے میں تکبر کا کیا محل۔ پھر اپنے آپ کو کہنے میں بھی حقیقۃ حکم نیت پر دائر ہوگا اگر بوجہ تکبر وتعلّی ہے قطعاً حرام ورنہ نہیں۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے کیا۔

اس کی نظیر یہی کہ اپنے غلام کو اے میرے بندے کہنا یہ بہ نیت تکبر نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔

دوسری نظیر اپنے آپ کو عالم کہنا ہے کہ بر سبیل تفاخر حرام ورنہ جائز۔ حدیث شریف میں ہے، جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔

حالاں کہ نبی اللہ سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا۔

انی حفیظ علیم.

بیشک میں حفاظت کرنے والا ہوں، عالم ہوں۔

تیسری نظیر اسبال ازار ہے یعنی تہبند یا پائچے ٹخنوں سے نیچے خصوصاً زمین تک پہنچتے رکھنا کہ اس کے بارے میں کیا کیا سخت وعیدیں وارد، یہاں تک فرمایا کہ

marfat.com
Marfat.com

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت ان سے بات نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور انھیں پاک نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ تہبند لٹکانے والا اور دے کر احسان رکھنے والا، اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال چلتا کرنے والا۔

پھر جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! بیشک میرا تہبند ضرور لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی خاص احتیاط اور خیال رکھوں، فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو براہ تکبر و ناز ایسا کریں۔

امام بخاری و مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کو روایت فرمایا۔

نام اور وصف میں فرق ہے

سادساً: حدیث میں ممانعت ہے تو نام رکھنے کی، کسی کے وصف میں کوئی بات بیان کرنے اور نام رکھنے میں بڑا بل ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ حدیثوں میں عزیز و حکم و حکیم نام رکھنے کی ممانعت آئی اور عزت و حکم و حکمت سے قرآن و حدیث میں بندوں کا وصف فرمایا گیا، جن کی سندیں اوپر گزریں۔ نیز اس کی نظیر حابس الفیل و سائق البقرات ہے کہ رب عزوجل کے یہ نام رکھنا حرام اور وصف وارد۔

جب واقعہ حدیبیہ میں ناقہ قصوا شریف بیٹھ گئی اور لوگوں نے کہا ناقہ نے سرکشی کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے سرکشی کی نہ اس کی یہ عادت۔

لکن حبسھا حابس الفیل.

بلکہ اسے حابس فیل نے روک دیا یعنی جس نے ابرہہ کے ہاتھی کو بٹھا دیا اور کعبہ معظمہ پر حملہ کرنے سے روکا تھا۔ عز جلالہ۔

اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے واقعہ میں حضرت بجیرہ طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

تبارک سائق البقات انی
رایت اللہ یھدی کل ھاد

جانوروں کا چلانے والا بابرکت ہے، میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہر ہدایت چاہنے والے کو ہدایت دیتا ہے۔ (مولف)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا کلام پسند کیا اور فرمایا، اللہ تیرا منہ بے دندان نہ کرے۔ نوے برس جیے کسی دانت کو جنبش نہ ہوئی۔

حاصل بحث

اس بحث کے آخر میں امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں:

حاصل بحث یہ ہے تمام وہ کلام کہ ان اکابر متقدمین ومتاخرین ائمہ دین وفقہائے معتمدین و عرفائے کاملین کی طرف سے فقیر نے حاضر کیا اور ممکن کہ خود ان کے پاس اس سے بھی بہتر جواب ہو، و **فوق کل ذی علم علیم.**

سابعاً: اس سب سے قطع نظر کر کے یہی فرض کر لیجیے کہ معاذ اللہ ان تمام اکابر پر طعن ثابت ہو اور جواب معدوم تو انصافاً فقیر (امام احمد رضا) کا مصرع ''حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو'' اب بھی اس روش پر نہیں کہ ان ائمہ وعلماء نے قطعاً غیر خدا کو شہنشاہ وقاضی القضاۃ کہا ہے حتی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی نہیں بلکہ کسی عالم یا ولی یا نرے حکام دنیوی کو اور وہ مصرع اس معنی میں ہرگز متعین نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں لفظ شہنشاہ حضرت عزت جل جلالہ سے مخصوص ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو سرے سے منشاء شبہ زائل، اور اگر ہے تو جو لفظ اللہ عزوجل کے لیے خاص تھا اسے غیر اللہ پر کیوں حمل کیجیے؟ شہنشاہ سے اللہ ہی کیوں نہ مراد لیجیے کہ روضہ بمعنی قبر نہیں بلکہ خیاباں اور کیاری کو کہتے ہیں قال اللہ تعالیٰ فی روضۃ یحبرون قبر پر اس کا

marfat.com
Marfat.com

اطلاق تشبیہ بلیغ ہے جیسے رایت اسدا یرمی حدیث شریف میں قبر مومن کو روضۃ من ریاض الجنۃ فرمایا۔ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری، تو روضۂ شہنشاہ کے معنی ہوئے الٰہی خیاباں، خدا کی کیاری۔ اس میں کیا حرج ہے۔

جب قرآن عظیم نے مدینہ طیبہ کی ساری زمین کی اضافت اللہ عزوجل کی طرف فرمایا۔

الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھا جروا فیھا

کیا خدا کی زمین یعنی مدینہ کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

تو خاص روضۂ انور کو الٰہی روضہ، شاہنشاہی خیاباں، ربانی کیاری کہنے میں کیا حرج ہے۔

بایں ہمہ جب فقیر بعون القدیر آیت و حدیث سے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مالک الناس ، ملک الناس ، مالک الارض ، مالک رقاب الامم ہونا ثابت کر چکا تو لفظ پر اصرار یا خلاف دلالت پر انکار کی حاجت نہیں، یہ بھی ہمارے علماء سے بعض متاخرین کا قول ہے اس کے لحاظ سے بجائے شہنشاہ، شہ طیبہ کہیئے کہ وہ شاہ طیبہ بھی ہیں اور شاہ تمام روئے زمین بھی اور شاہ تمام اولین وآخرین بھی، جن میں ملوک وسلاطین سب داخل، بادشاہ ہو یا رعیت وہ کون ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ غلامی سے باہر سر نکال سکتا ہے۔

محمد عربی کا بروئے ہر دوسرا ست
کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سراو

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں جہاں کی عزت وآبرو ہیں، جو ان کے در کی خاک نہیں تو اس کے سر پر مٹی ہے۔ (فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب بعطاء اللہ)

marfat.com
Marfat.com

مالک کونین ﷺ

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

marfat.com
Marfat.com

النبی أولی بالمؤمنین من أنفسہم

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

(الاحزاب/٦)

marfat.com
Marfat.com

مالک کونین ﷺ

رب عزوجل جملہ مخلوقات کا خالق ہے اس نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات اور پوری مخلوقات کا مالک بنادیا ہے اللہ تعالیٰ جس چیز کا خالق ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے مالک ہیں۔ حضور ہر چیز کے مالک ہیں یہاں تک کہ مومنین کے جان و مال کے بھی مالک ہیں بلکہ حضور مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے کو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملکیت وولایت میں سمجھے ورنہ وہ سنت وایمان کی حلاوت ولذت سے محروم رہے گا۔

اس سلسلہ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے جو روح افزا اقوال وارشادات نقل فرمائے ہیں انھیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف نقلا وتذکیرا پھر علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحا وتفسیرا فرماتے ہیں

من لم یر ولایة الرسول علیه السلام فی جمیع احواله و لم یر نفسه فی ملکه لا یذوق حلاوة سنته.

جو ہر حال میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا مملوک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں نقل فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ زبور شریف

marfat.com
Marfat.com

میں فرماتا ہے:

یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک من اجل ذلک بارک علیک فتقلد السیف فان بھاء ک و حمدک الغالب (الی قوله) الامم یخرون تحتک کتاب حق جاء الله به من الیمن و التقدیس من جبل فاران و امتلاء ت الارض من تحمید احمد و تقدیسه و ملک الارض و رقاب الامم .

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت نے جوش مارا میں اسی لیے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف ہی غالب ہے، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی۔ سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے، بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی پاکی بولنے سے، احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام احمد **مسند میں بطریق ابی معشر البراء ثنی صدقة بن طیسلة ثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعد ثنی الاعشی المازنی رضی الله تعالیٰ عنه** اور عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں بطریق **عوف بن کھمس بن الحسن عن صدقة بن طیسلة الخ.** اور امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں بطریق **ابی معشر المذکور نحو روایة احمد سند او متنا** اور ابن **خیثمة و ابن شاھین بھذا الطریق و بغیره** اور **بغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم بطریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن بھصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة** حضرت اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

کہ یہ خدمت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرض مسامع قدسیہ میں عرض کی جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی :

marfat.com
Marfat.com

یـا مـالک الـنـاس و دیـان الـعـرب

اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا وسزا دینے والے، حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔

یہ مالکیت حقہ صادقہ محیط شاملہ تامہ کاملہ حضور پرنور مالک الناس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخلافت کبریٰ حضرت کبریا عزوعلا تمام جہان پر حاصل ہے

قال اللہ تعالیٰ النبی اولی بالمومنین من انفسھم

نبی زیادہ والی و مالک ومختار ہے تمام اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

و قال تبارک و تعالیٰ ما کان لمومن و لا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من انفسھم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ اور رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمومنین من انفسھم۔

میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔ (مولف)

اسے احمد اور بخاری ومسلم اور نسائی وابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء)

فاروق اعظم کا فرمان

امام ابوحذیفہ اسحاق بن بشر فتوح الشام اور حسن بن بشران اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ

marfat.com
Marfat.com

ائمہ تابعین سے راوی کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں برسر منبر فرمایا

قد كنت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكنت عبده و خادمه .

میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا تو میں حضور کا عبد تھا حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا۔

نیز ابن بشران امالی اور ابو احمد دہقان جزء حدیثی اور ابن عساکر تاریخ دمشق اور لالکائی کتاب السنۃ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب امیر المومنین حضرت عمر خلیفہ ہوئے منبر اطہر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا حمد و درود کے بعد فرمایا

ايها الناس انى قد علمت انكم كنتم تونسون منى شدة و غلظة و ذلك انى كنت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و كنت عبده و خادمه .

لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا عبد حضور کا بندہ اور حضور کا خدمت گزار تھا۔ الحدیث

(النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء)

نبی مومنوں کے والی ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی و والی ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے النبى اولى بالمومنين من انفسهم

نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی جانوں سے۔

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انا اولی بالمومنین من انفسهم .**

میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔ احمد و بخاری و مسلم اور نسائی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے یہ حدیث روایت کی۔

مد۔ مناوی شرح میں فرماتے ہیں :

لانی الخلیفة الاکبر الممد لکل موجود

اس لیے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مددرساں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ما من مومن الا و انا اولی به فی الدنیا و الآخرة اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات و ترک مالا فلیرثه عصبة من کانوا و من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاه .**

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمھارے جی میں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا ان کی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے اس کے وارث اس کے عصبہ ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین بیکس بے زر بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک و بارک وسلم۔ بخاری و مسلم اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے اور ابو داؤد و ترمذی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث روایت کی۔

امام عینی عمدۃ القاری میں زیر حدیث مذکور میں فرماتے ہیں **المولیٰ الناصر** یہاں مولیٰ بہ معنی مددگار ہے۔ (الامن والعلی)

marfat.com
Marfat.com

اللہ ورسول نگہبان ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اللہ و رسولہ مولیٰ من لا مولیٰ لہ**

جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ ورسول اس کے نگہبان ہیں ۔ترمذی نے بافادۂ تحسین اور ابن ماجہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

علامہ مناوی تیسیر میں اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

ای حافظ من لا حافظ لہ

یعنی ارشاد حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کا کوئی حافظ نہیں اللہ ورسول اس کے حافظ ہیں۔

حضور ولی وکارساز ہیں

جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بچوں کو خدمت اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر ہوئے حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے بیان کر کے فرماتے ہیں

فجاء ت امنا فذکرت یتیمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم العیلة تخافین علیہم و انا ولیہم فی الدنیا و الآخرة .

میری ماں نے حاضر ہو کر حضور پناہ بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالاں کہ میں ان کا ولی و کارساز ہوں دنیا وآخرت میں (الامن والعلی)

marfat.com
Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کے ولی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی الناس بعیسیٰ بن مریم فی الدنیا و الآخرۃ لیس بینی و بینہ نبی .

دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی میں ہوں، مجھ میں اور ان (کے بیچ) میں کوئی نبی نہیں۔ احمد و بخاری و مسلم اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۳۷)

نبوت و ولایت

نبوت مطلقاً ہر ولی غیر نبی کی ولایت سے ہزاروں درجے افضل ہے کیسے ہی اعظم مرتبہ کا ولی ہو، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ نبی کی نبوت خود اس کی اپنی ولایت سے افضل ہے یا اس کی اپنی ولایت اس کی نبوت سے، اور اس اختلاف میں خوض کی کوئی حاجت نہیں۔ پہلی بات ضروریات دین سے ہے اس کا اعتقاد مدار ایمان ہے جو کسی ولی غیر نبی حتیٰ کہ صدیق کو کسی نبی سے افضل یا ہمسر ہی کہے کافر۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۷۰)

حضور مالک جنت ہیں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے مالک جنت ہیں، معطی جنت ہیں جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

marfat.com
Marfat.com

امام حجۃ الاسلام غزالی پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ پھر علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

ان اللہ تعالیٰ ملکہ الارض کلھا و انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقطع ارض الجنۃ ما شاء منھا لمن شاء فارض الدنیا اولی .

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حضور کو مالک کر دیا ہے حضور جنت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دنیا کی زمین کا کیا ذکر۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۴۶)

زمین کے مالک

صحراؤں، جنگلوں کی افتادہ زمینیں بادشاہ کی ملک نہیں ہوتیں وہ اصل ملک خدا اور رسول پر ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حدیث میں ہے۔

عادی الارض للہ و رسولہ

افتادہ زمینیں اللہ ورسول کی ملک ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۰۶)

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں طاؤس اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوفاً روایت کیا

مسلمان اور ان کا مال حضور کی ملکیت ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے جان و مال کے مالک ہیں اگر وہ کسی مسلمان سے کچھ طلب فرمائیں وہ معاذ اللہ سوال نہیں بلکہ یقیناً ایسا ہے جیسے مولیٰ اپنے غلام سے اس کی کمائی کا کچھ لے

marfat.com

Marfat.com

کہ غلام اور اس کی کمائی سب مولیٰ کی ملک ہے۔ اسی لیے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔

هل انا و مالی الا لک یا رسول الله.

میں اور [illegible] مال سب [illegible] حضور ہی کے ہیں یارسول اللہ!

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۵۵۔ قوانین العلماء)

خزانہ کرم حضور کے دست رحمت میں

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

یوخذ من اطلاقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الامر بالسوال ان الله تعالیٰ مکنه من عطاء کل ما اراد من خزائن الحق.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا (یعنی حضور نے ربیعہ سے فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے) اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا:

و ذکر ابن سبع فی خصائصه وغیره ان الله تعالیٰ اقطعه ارض الجنة یعطی منها ما شاء لمن یشاء.

یعنی ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کردی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔

امام اجل ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں:

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلیفة الله الذی جعل خزائن کرمه و موائد

marfat.com
Marfat.com

نعمه طوع یدیه و تحت ارادته یعطی منها من یشاء و یمنع من یشاء .

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست وقدرت کے فرماں بردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ واختیار کر دیے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (فتاویٰ افریقہ ۱۱۹)

۞......۞......۞

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و تکریم

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

لتو منوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا

تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔
(الفتح/۹)

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتکریم

امت پر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے حقوق میں ایک نہایت ہی اہم اور بہت ہی بڑا حق یہ بھی ہے کہ ہر امتی پر فرض عین ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ سے نسبت و تعلق رکھنے والی تمام چیزوں کی تعظیم وتوقیر اور ان کا ادب واحترام کرے اور ہر گز ہر گز کبھی ان کی شان میں کوئی بے ادبی نہ کرے احکم الحاکمین کا فرمان والا شان ہے کہ :

انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذيرا لتومنوا بالله و رسوله و تعزروه و توقروه و تسبحوه بكرة و أصيلا .

بیشک ہم نے تمھیں (اے رسول) بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

حضور کی توہین کرنے والا کافر ہے

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس بات پر تمام علماء امت کا اجماع ہے کہ :

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا ، یا ان کی ذات ، ان کے خاندان ، ان کے دین ، ان کی کسی خصلت میں نقص بتانے والا یا اس کی طرف اشارہ کنایہ کرنے والا ، یا حضور کو بدگوئی کے طریقے پر کسی چیز سے تشبیہ دینے والا ، یا آپ کو عیب لگانے والا ، یا آپ کی شان کو چھوٹی بتانے والا ، یا آپ کی تحقیر کرنے والا بادشاہ اسلام کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا۔

اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لعنت کرنے والا ، یا آپ کے لیے بددعا کرنے والا ، یا

marfat.com
Marfat.com

آپ کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنے والا جو آپ کے منصب کے لائق نہ ہو، یا آپ کے لیے کسی مضرت کی تمنا کرنے والا، یا آپ کی مقدس جناب میں کوئی ایسا کلام بولنے والا جس سے آپ کی شان میں استخفاف ہوتا ہو، یا کسی آزمائش یا امتحان کی باتوں سے آپ کو عار دلانے والا بھی سلطان اسلام کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا، اور وہ مرتد قرار دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اس مسئلہ میں علماء امصار اور سلف صالحین کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایسا شخص کافر قرار دے کر قتل کر دیا جائے گا۔

محمد بن سحنون علیہ الرحمۃ نے فرمایا: کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور توہین رسالت کرنے والے کی دنیا میں یہ سزا ہے کہ وہ قتل کر دیا جائے گا۔

اسی طرح علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے متعلقین یعنی آپ کے اصحاب، آپ کے اہل بیت، آپ کی ازواج مطہرات وغیرہ کو گالی دینے والے کے بارے میں فرمایا کہ

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اہل بیت اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے اصحاب کو گالی دینا، یا ان کی شان میں تنقیص کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس قدر ادب واحترام کرتے تھے اور آپ کی مقدس بارگاہ میں اتنی تعظیم وتکریم کا مظاہرہ کرتے تھے کہ عروہ بن مسعود ثقفی جب کہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار مکہ کے نمائندہ بن کر میدان حدیبیہ میں گئے تھے تو وہاں سے واپس آکر انھوں نے کفار کے مجمع میں علی الاعلان یہ کہا تھا کہ:

اے میری قوم! میں نے بادشاہ روم قیصر اور بادشاہ فارس کسریٰ اور بادشاہ حبشہ نجاشی، سب کا دربار دیکھا ہے مگر خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے درباریوں کو اپنے بادشاہ کی اتنی تعظیم کرتے نہیں دیکھا

marfat.com
Marfat.com

جتنی تعظیم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے اصحاب، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار اپنے آقائے نامدار کے دربار میں تعظیم وتکریم کے جذبات سے سرشار رہتے تھے۔

سر پر چڑیاں

حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرین مجلس کے ساتھ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سیرت مقدسہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

جس وقت آپ کلام فرماتے تھے تو آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے صحابہ کرام اس طرح سر جھکا کر خاموش اور سکون کے ساتھ بیٹھے رہا کرتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، جس وقت آپ خاموش ہو جاتے تو صحابہ کرام گفتگو کرتے اور کبھی آپ کے سامنے کلام میں تنازعہ نہیں کرتے اور جو آپ کے سامنے کلام کرتا آپ توجہ کے ساتھ اس کے کلام کو سنتے رہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

عمرو بن العاص کے تین دور

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بستر موت پر اپنے صاحبزادے سے اپنی زندگی کے تین دور کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری پہلی حالت یہ تھی کہ میں کفر کی حالت میں سب سے زیادہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً میں دوزخی ہوتا۔

دوسری حالت مسلمان ہونے کے بعد تھی کہ کوئی شخص میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ عظمت وجلالت والا کوئی بھی نہ تھا اور میں

marfat.com
Marfat.com

آپ کی ہیبت کی وجہ سے آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر مجھ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ دریافت کیا جائے تو میں اچھی طرح بیان نہیں کر سکتا، اگر میں اس حال پر مر گیا تو مجھے امید ہے کہ میں اہل جنت میں سے ہوتا۔

تیسری حالت میری گورنری اور حکومت کی تھی جس میں مجھے اپنا حال معلوم نہیں۔

کون بڑا

امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم سے پوچھا کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ؟ انھوں نے کہا کہ بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں مگر میری پیدائش حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہوئی ہے۔

حضرت براء کا ادب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر کمال ادب اور آپ کی ہیبت سے برسوں دریافت نہیں کر سکتا تھا۔ (مولف) (سیرت مصطفیٰ)

تعظیم رسول کے بغیر عبادت مقبول نہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور اس کے بغیر عبادت قبول نہ ہونے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

قرآن عظیم میں ان کی تعظیم کو اپنی عبادت سے مقدم رکھا کہ فرمایا :

لتومنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا۔

marfat.com
Marfat.com

تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ و رسول پر اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو یعنی نماز پڑھو۔

تو سب میں مقدم ایمان ہے کہ بے اس کے تعظیم رسول مقبول نہیں، اس کے بعد تعظیم رسول ہے کہ بے اس کے نماز اور کوئی عبادت مقبول نہیں۔ یوں تو عبداللہ تمام جہان ہے مگر سچا عبداللہ وہ ہے جو عبد مصطفیٰ ہے ورنہ عبد شیطان ہوگا۔ (الملفوظ حصہ اول)

عبدالمصطفیٰ ہی درحقیقت مومن ہے

عبداللہ بمعنی خلق خدا و ملک خدا تو ہر مومن و کافر ہے، مومن وہی ہے جو عبدالمصطفیٰ ہے۔

امام الاولیاء و مرجع العلماء سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

من لم یر نفسه فی ملک النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یذوق حلاوة الایمان.

جو اپنے آپ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مملوک نہ جانے ایمان کا مزہ نہ چکھے گا۔

آخر نہ دیکھا جب اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا اور اسی نور کی تعظیم کے لیے تمام ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کو سجدہ کا حکم دیا سب نے سجدہ کیا ابلیس لعین نے نہ کیا، کیا وہ اس وقت عبداللہ ہونے سے نکل گیا؟ اللہ کا مخلوق، اللہ کا مملوک نہ رہا؟ حاشا یہ تو ناممکن ہے بلکہ نور مصطفیٰ کی تعظیم کو سر نہ جھکا، عبدالمصطفیٰ نہ بنا لہٰذا مردود ابدی و ملعون سرمدی ہوا۔ آدمی کو اختیار ہے چاہے عبدالمصطفیٰ بنے اور ملائکہ مقربین کا ساتھی ہو یا اس سے انکار کرے اور ابلیس لعین کا ساتھ دے۔

marfat.com
Marfat.com

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

و انکحوا الایامی منکم و الصالحین من عبادکم و امائکم.

تم میں جو عورتیں بے شوہر ہوں انھیں بیاہ دو اور تمھارے بندوں اور تمھاری باندیوں میں جو لائق ہوں ان کا نکاح کردو۔ کہ ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس علی المسلم فی عبدہ و لا فرسہ صدقۃ.**

مسلمان پر اس کے بندے اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم اور باقی سب صحاح میں ہے۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجمع صحابہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر علانیہ برسر منبر فرمایا

کنت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کنت عبدہ و خادمہ .

میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں حضور کا بندہ تھا اور حضور کا خدمت گار تھا۔

مثنوی شریف میں قصہ خریدار بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

اللہ عزوجل فرماتا ہے **قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ**

marfat.com
Marfat.com

اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انک ھو الغفور الرحیم.

اے محبوب تم اپنی تمام امت سے یوں خطاب فرماؤ کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

بندۂ خود خواند احمد در رشاد
جملہ عالم را بخواں قل یاعباد
یاعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

یہ سب دلائل اس بات پر ہیں کہ عبدالمصطفیٰ ہی درحقیقت عبداللہ ہے۔ (احکام شریعت دوم)

ذکر اقدس کے وقت قیام

جو لوگ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے کو بدعت وناجائز کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پورا بیان تو بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے اور آخر میں قیام کیا جاتا ہے یا تو پورا بیان حالت قیام میں پڑھا جائے یا اگر ایسا نہیں تو آخر میں بھی قیام نہ کیا جائے کہ ایسا کرنا بدعت ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس بات کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

تعظیم ذکر اقدس مثل تعظیم ذات انور ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تعظیم ذات باختلاف حالات مختلف ہوتی ہے معظم کے قدوم کے وقت قیام کیا جاتا ہے اور اس کے حضور کے وقت باادب اس کے سامنے بیٹھنا تعظیم ہے۔ ذکر شریف میں بھی ذکر قدوم کی تعظیم قیام سے ہے اور باقی وقت کی تعظیم باادب قعود سے۔

(احکام شریعت حصہ دوم)

marfat.com
Marfat.com

اصل ایمان

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تعظیم ومحبت اصل ایمان ومدار ایمان ہے، جس کے بغیر عبادت مقبول نہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے

لتومنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ .

یعنی یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے خود فرماتا ہے، اس لیے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے۔

بارگاہ رسالت کا ادب

قرآن عظیم میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون.

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہ ہو۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی۔ (الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ)

marfat.com
Marfat.com

محبت رسول مدار ایمان ہے

اہل سنت و جماعت کا مدار ایمان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے جب تک اپنے ماں باپ اولاد وتمام جہان سے زیادہ حضور کی محبت نہ رکھے مسلمان نہیں خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس اجمعین.

تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ (اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند وبیان الشہادۃ)

تعظیم رسول مدار ایمان ہے

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مدار ایمان ہے جو ان کی تعظیم نہ کرے کافر ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے جسے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے نہ ہوں مسلمان نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی تصدیق میں ہے، معاذ اللہ تکذیب سے بڑھ کر اور کیا توہین ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اتباع حق میں ہے معاذ اللہ ان پر افترا کرنا گویا دشمنی ہے۔

حکم تعظیم

افعال تعظیم ومحبت میں ہمیشہ مسلمانوں کے لیے راہ احداث کشادہ ہے جس طرح چاہیں محبوبان خدا کی تعظیم بجالائیں جب تک کسی خاص صورت سے شرعاً ممانعت نہ ہو، جیسے سجدہ۔ وہاں خاص کا ثبوت مانگنے والا اللہ عزوجل سے مقابلہ کرتا ہے کہ مولیٰ عزوجل نے مطلق بلا تقیید وتحدید انبیاء واولیاء علیہم افضل

marfat.com
Marfat.com

الصلاۃ والثناء کا حکم فرمایا:

قال اللہ تعالیٰ : و تعزروہ و توقروہ .

رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

و قال تعالیٰ فالذین آمنوا بہ و عزروہ و نصروہ و اتبعوا النور-الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون.

جواس نبی امی پر ایمان لائیں اوراس کی تعظیم ومدداوراس نور کی جو اس کے ساتھ اترا پیروی کریں وہی فلاح پائیں گے۔

و قال تعالیٰ لئن اقمتم الصلاۃ و اتیتم الزکوۃ و امنتم برسلی و عزرتموھم و اقرضتم اللہ قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاتکم و لادخلنکم جنت تجری من تحتھا الانھر.

اگرتم نماز قائم رکھواور زکوۃ دواور میرے رسولوں پرایمان لاؤ اوران کی تعظیم کرواوراللہ کے لیے اچھا قرض دوتو ضرور تمھارے گناہ مٹادوں گا اور ضرور تمھیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہیں۔
(فتاویٰ افریقہ)

ذکرولادت کے وقت قیام کرنا تعظیم ہے

قیام، وقت ذکر ولادت خیر الانام علیہ وعلی آلہ وافضل الصلاۃ والسلام صدہا سال سے بلاد دار الاسلام میں رائج ومعمول اور اکابرائمہ وعلماء میں مقرر ومقبول۔شرع میں اس سے منع مفقود اور بے منع شرعی، منع مردود۔علی الخصوص حرمین طیبین کہ معظمہ ومدینہ منورہ صلی اللہ علی منورہما وبارک وسلم کہ مبدء ومرجع دین

marfat.com
Marfat.com

وایمان ہیں وہاں کے اکابر علماء ومفتیان مذاہب اربعہ مدتہامدت سے اس فعل کے فاعل وعامل وقائل وقابل ہیں۔ائمہ معتمدین نے اسے حرام نہ فرمایا بلکہ بلاشبہ مستحب ومستحسن ٹھہرایا۔

علامہ جلیل الشان علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیرت مبارکہ انسان العیون میں تصریح فرمائی کہ یہ قیام بدعت حسنہ ہے اور ارشاد فرماتے ہیں۔

و قد وجد القيام عند ذكر اسمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من عالم الامة و اقتداء الائمة دينا و ورعا تقى الدين سبكى رحمة الله تعالىٰ عليه و تابعه على ذلك مشايخ الاسلام فى عصره ، فقد حكى بعضهم ان الامام السبكى اجتمع عنده جمع كثير من علماء عصره فانشد فيه قول الصرصرى فى مدحه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

قليل لمدح المصطفىٰ الخط بالذهب　　على فضة من خط احسن من كتب

و ان ينهض الاشراف عند سماعه　　قياما صفوفا او جثيا على الركب

فعند ذلك قام الامام السبكى و جميع من فى المجلس فحصل انس كثير بذلك المجلس و كفى ذلك فى الاقتداء.

بیشک وقت ذکر نام پاک حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام قیام کرنا امام تقی الملۃ والدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پایا گیا جو اس امت مرحومہ کے عالم اور دین وتقویٰ میں اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین ائمہ کرام مشائخ الاسلام نے ان کی متابعت کی ،بعض علماء یعنی انھیں امام اجل کے صاحبزادے امام شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب بن ابی الحسن تقی الملۃ والدین سبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل فرمایا کہ امام سبکی کے حضور ایک جماعت کثیر اس زمانہ کے علماء کی مجتمع ہوئی۔اس مجلس میں کسی نے امام صرصری کے یہ اشعار نعت حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پڑھے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

مدح مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے یہ تھوڑا ہے کہ سب سے اچھا خوش نویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے۔ اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سر وقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔

ان اشعار کے سنتے ہی حضرت امام سبکی و جملہ علماء کرام حاضرین مجلس مبارک نے قیام فرمایا اور اس کی وجہ سے اس مجلس میں نہایت انس حاصل ہوا۔ علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس قدر پیروی کے لیے کفایت کرتا ہے۔

عارف باللہ مولانا سید جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز ''عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر'' میں فرماتے ہیں:

قد استحسن القیام عند ذکر ولادۃ الشریفۃ ائمۃ روایۃ و درایۃ فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غایۃ مرامہ و مرماہ .

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب روایت و درایت تھے تو شادمانی اس کے لیے جس کی نہایت مراد و مقصود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۶۰، ۶۱۔ اقامۃ القیامۃ)

فاضل اجل سیدی جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین علوی مدنی نے اس کی شرح الکوکب الازہر علی عقد الجوہر میں اس مضمون پر تقریر فرمائی۔

فقیہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں:

القیام عند ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر لا شک فی استحبابہ و استحسانہ و ندبہ یحصل لفاعلہ من الثواب الاوفر و الخیر

marfat.com
Marfat.com

الاکبر لانہ تعظیم ای تعظیم للنبی الکریم ذی الخلق العظیم الذی اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفر الی الایمان و خلصنا اللہ بہ من نار الجھل الی جنات المعارف و الایقان فتعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ مسارعۃ الی رضاء رب العالمین و اظھار اقوی شعائر الدین و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب و من یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ .

قرأت مولود شریف میں ذکر ولادت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کو قیام کرنا بے شک مستحب و مستحسن ہے جس کے فاعل کو ثواب کثیر وفضل کبیر حاصل ہوگا کہ وہ تعظیم ہے اور کیسی ہے تعظیم ان نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے نور ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت ویقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار ہونا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے اور جو تعظیم کرے خدا کی حرمتوں کی تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہتر ہے۔

پھر بعد نقل دلائل فرمایا ہے۔

فاستفید من مجموع ما ذکرنا استحباب القیام لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذکر ولادتہ لما فی ذلک من التعظیم لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقال القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدعۃ لا نا نقول لیس کل بدعۃ مذمومۃ. کما اجاب بذلک الامام المحقق الولی ابو ذرعۃ العراقی حین سئل عن فعل المولد استحب او مکروہ و ھل ورد فیہ شی او فعل بہ من یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ و اطعام الطعام مستحب کل وقت فکیف اذا انضم الی ذلک السرور بظھور نور النبوۃ

marfat.com
Marfat.com

فی ھذا الشھر الشریف و لا تعلیم ذلک عن السلف و لا یلزم من کونہ بدعة مکروھةفکم من بدعة مستحبة بل واجبة اذا لم تنضم بذلک مفسد و اللہ الموفق.

یعنی ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر ولادت شریف کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے کوئی یہ نہ کہے کہ قیام تو بدعت ہے اس لیے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب دیا امام محقق ولی ابوزرعہ عراقی نے جب ان سے میلاد کو پوچھا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کی ہے تو جواب میں فرمایا ولیمہ اور کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہ مبارک میں ظہور نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہتیری بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مضموم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

پھر ارشاد فرماتے ہیں :

قد اجتمعت الامة المحمدیة من اھل السنة و الجماعت علی استحسان القیام المذکور و قد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة .

بیشک امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اہل سنت و جماعت کا اجماع و اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

امام علامہ مدالقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

جرت عادة القوم بقیام الناس اذا انتھی المداح الی ذکر مولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ھی بدعة مستحبة لما فیہ من اظہار السرور و التعظیم الخ نقلہ المولیٰ الدمیاطی .

marfat.com
Marfat.com

یعنی عادت قوم کی جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں اور یہ بدعت مستحبہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش پرخوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔

علامہ ابوزید اپنے رسالہ میلاد میں لکھتے ہیں۔

استحسن القیام عند ذکر الولادۃ .

ذکرولادت کے وقت قیام مستحسن ہے۔

خاتمۃ المحدثین زین الحرم عین الکرم مولانا سید احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الملکی اپنی کتاب مستطاب الدرالسنیۃ فی الردعلی الوہابیہ میں فرماتے ہیں :

من تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفرح بلیلۃ و لادۃ قراء ۃ المولد و القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اطعام الطعام و غیر ذلک مما یعتاد الناس فعلہ من انواع البر فان ذلک کلہ من تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قد افردت مسئلۃ المولد و ما یتعلق بھا بالتالیف و اعتنی بذلک کثیر من العلماء فالفوا فی ذلک مصنفات مشحونۃ بالادلۃ و البراھین فلا حاجۃ لنا الیٰ اطالتہ بذلک .

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے حضور کی شب ولادت کی خوشی کرنا اور مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت اقدس کے وقت کھڑا ہونا اور مجلس شریف میں حاضرین کو کھانا دینا اور ان کے سوا اور نیکی کی باتیں کہ مسلمانوں میں رائج ہیں کہ یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں اور یہ مسئلہ مجلس میلاد اور اس کے متعلقات کا ایسا ہے جس میں مستقل کتابیں تصنیف ہوئیں اور بکثرت علماء دین نے اسکا اہتمام فرمایا اور دلائل و براہین سے بھری ہوئی کتابیں اس میں تالیف فرمائیں تو ہمیں اس مسئلہ میں تطویل کلام کی

marfat.com
Marfat.com

حاجت نہیں۔

شیخ مشائخنا خاتمة المحققین امام العلمآء سید المدرسین مفتی الحنفیة بمکة المحمیه سیدنا برکتنا علامه جمال بن عبد الله بن عمر مکی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں :

القیام عند ذکر مولده الا عطر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استحسنه جمع من السلف فهو بدعة حسنة .

ذکر مولد اعطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کو ایک جماعت سلف نے مستحسن کہا تو وہ بدعت حسنہ ہے۔

پھر علامہ انباری کی مورد الظمآن سے نقل فرماتے ہیں :

قال الامام السبکی و جمیع من بالمجلس و کفی بمثل ذلک فی الاقتداء آه ملخصا .

امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس نے قیام کیا اور اس قدر اقتدا کے لیے بس ہے۔

مولانا جمال عمر قدس سرہ کے اس فتویٰ پر موافقت فرمائی مولانا صدیق بن عبدالرحمٰن کمال مدرس مسجد حرام اور حضرت علامة الوری علم الہدیٰ مولانا وشیخنا وبرکتنا السید احمد زین دحلان شافعی اور مولانا محمد بن محمد کتبی مکی اور مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ وغیرہم اکابر علماء نے نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومھم آمین۔

یہی مولانا حسین دوسری جگہ فرماتے ہیں استحسنه کثیر من العلماء و هو حسن لما یجب علینا تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم .

marfat.com
Marfat.com

اسے بہت علماء نے مستحسن رکھا۔ اور وہ حسن ہے کہ ہم پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے

مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں **نعم یجب القیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ یحضر روحانیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فعند ذلک یجب التعظیم و القیام**

ہاں ذکر ولادت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام ضرور ہے کہ روح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم وقیام ضرور ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ" **یجب القیام** " سے مراد تاکید ہے محل ادب میں ایسا بولا جاتا ہے جیسے عرف ومحاورہ میں خاص دوست کے لیے کہا جاتا ہے **حقک واجب علی** یعنی مجھ پر تمھارا حق واجب ہے۔

مولانا عبداللہ بن محمد مفتی حنفیہ فرماتے ہیں **استحسنه کثیرون**

اسے بہت علمائے مستحسن رکھا ہے۔

شیخ مشائخنا مولانا الامام الاجل الفقیہ المحدث سراج العلماء عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں **توارثه الائمة الاعلام و اقره الائمة و الحکام من غیر نکیر منکرورد رادو لهذا کان حسنا و من یستحق التعظیم غیره صلی الله تعالیٰ علیه و سلم و یکفی اثر عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن.**

یہ قیام مشہور بڑے بڑے اماموں میں متوارث چلا آتا ہے اور اسے ائمہ وحکام نے برقرار رکھا اور کسی نے ردو انکار نہ کیا لہٰذا یہ مستحب ٹھہرا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیدنا

marfat.com
Marfat.com

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو اہل اسلام نیک سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی نیک ہے۔

اسی طرح مفتی عمر بن ابی بکر شافعی نے اس کے استحباب واستحسان پر تصریح فرمائی۔

فتوائے علماء حرمین محترمین جس پر مفتی مکہ معظمہ مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی اور رئیس العلماء شیخ المدرسین مولانا جمال حنفی اور مفتی مالکیہ مولانا حسین ابراہیم مکی اور سید المحققین مولانا احمد بن زین شافعی اور مدرس مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولانا محمد بن محمد غرب شافعی اور مولانا عبدالکریم بن عبدالحکیم حنفی مدنی اور فقیہ جلیل مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ منورہ اور مولانا ابراہیم بن محمد خیار حسینی شافعی مدنی کی مہریں ہیں اور اصل فتویٰ مزین بخطوط ومشاہیر علماء ممدوحین فقیر نے بچشم خود دیکھا اور مدتوں فقیر کے پاس رہا جس میں اکثر مسائل متنازع فیہا پر بحث فرمائی ہے۔ اور بدلائل باہرہ مذہب وہابیت کو سراسر باطل ومردود ٹھہرایا ہے۔ اس میں دربارۂ قیام مذکور

و اما قيام اهل الاسلام عند ذكر ولادته عليه الصلاة و السلام في ذلك المحفل اشاعة للتعظيم و اظهارا للاحترام فقد صرح في انسان العيون المشهور بالسيرة الحلبية باستحسانه كذلك و قال العلامة البرزنجي في رسالة المولد قد استحسن القيام عند ذكر مولده الشريف ائمة ذو دراية و رواية فطوبى لمن كان تعظيمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم غاية مرامه و مرماه انتهى بلفظه امام الحكم بحرمت ذلك التعظيم و مما نعة بدليل عدم ذكره بالخصوص في السنة فهو فاسد عند جمهور المحققين قال في عين العلم و الاسرار بالمساعدة فيما لم ينه عنه و صار مضاوا بعد عصرهم حسن و ان كان بدعة الخ اقول والدليل على هذا ما روى ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه مرفوعا و موقوفا ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن و قوله عليه

marfat.com
Marfat.com

الصلاۃ و السلام خالقوا الناس باخلاقھم رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرط الشیخین و قال الامام حجۃ الاسلام فی الاحیاء الادب الخامس موافقۃ القوم فی القیام اذا قام واحد منھم فی وجد صادق غیر ریاء او تکلف او قام باختیار من غیر وجد فلا بد من الموافقہ و ذلک من ادب الصحبۃ و لکل قوم رسم و لا بد من مخالفۃ الناس باخلاقھم کما ورد فی الخبر لا سیما اذا کانت اخلاقا فیھا حسن العشرۃ و طیب القلب و قول القائل ان ذلک بدعۃ لم یکن فی الصحابۃ فلیس کلما یحکم باباحۃ منقولا عن الصحابۃ و انما المخدور بدعۃ تراخم منہ ماموراً بھا و لم ینقل النھی عن شی من ھذا و کذلک سائر انواع المساعدات اذا قصد بھا تطیب القلب و اصطلح علیھما جماعۃ فالاحسن المساعدۃ علیھا الا فیما ورد نھی لا یقبل التاویل انتھی کلام الامام حجۃ الاسلام باختصار المرام ۔

یعنی ذکر ولادت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اس محفل میں اہل اسلام کا اشاعت تعظیم و اظہار احترام کے لیے قیام کرنا بتصریح انسان العیون مشہور بہ سیرت حلبیہ مستحسن ہے ۔ اور علامہ برزنجی رسالہ مولد میں فرماتے ہیں قیام وقت ذکر مولد شریف ائمہ ذو درایت و روایت کے نزدیک مستحب ہے تو خوشی ہوا سے جس کی غایت مراد و مرام تعظیم حضور سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام ہے انتہی اور اس تعظیم کو بدیں وجہ کہ اس خصوصیت کے ساتھ حدیث میں مذکور نہیں حرام و ممنوع کہنا جمہور محققین کے نزدیک فاسد ہے عین العلم میں فرماتے ہیں جس چیز سے شروع میں نہی نہ آئی اور بعد زمانہ سلف کے لوگوں میں جاری ہوئی اس میں موافقت کر کے مسلمانوں کا دل خوش کرنا بہتر ہے اگرچہ وہ چیز بدعت ہی ہو الخ میں کہتا ہوں اور اس پر دلیل وہ حدیث جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اور خود ان کے قول سے مروی ہوئی کہ اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک

marfat.com
Marfat.com

ہے اور وہ حدیث کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو حاکم نے اسے روایت کیا اور کہا کہ بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام حجۃ الاسلام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں پانچواں ادب قوم کی موافقت کرنا ہے قیام میں جب کوئی ان میں سے سچے وجد میں بے نمائش وتکلف یا بلا وجد اپنے اختیار سے کھڑا ہو تو ضرور ہے کہ سب حاضرین اس کی موافقت کریں اور کھڑے ہو جائیں کہ یہ آداب صحبت سے ہے اور ہر قوم کی ایک رسم ہوتی ہے اور لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرنا لازم ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا اور خصوصاً جب ان عادتوں میں اچھا برتاؤ اور دلوں کی خوشنودی ہو اور کہنے والے کا یہ کہنا کہ یہ بدعت ہے صحابہ سے ثابت نہیں تو یہ کب ہے کہ جس چیز کے جواز کا حکم دیا جائے وہ صحابہ سے منقول ہو بری تو وہ بدعت ہے جو کسی سنت ماموربہا کا کاٹ کرے اور ان باتوں سے نہی کہیں نہ آئی اور ایسے ہی سب مساعدتیں جب ان کے دل خوش کرنا مقصود ہوا اور ایک جماعت نے اس پر اتفاق کر لیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ ان کی موافقت کی جائے مگر ان باتوں میں جن سے ایسی صریح نہی وارد ہوئی کہ لائق تاویل بھی نہیں یہاں تک امام حجۃ الاسلام غزالی کا ارشاد تھا کہ باختصار منقول ہوا۔ انتہی۔

ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا مستحب ومستحسن ہے

آخر روضۃ النعیم میں جو فتوائے علماء کرام مطبوع ہوئے ان میں فتوائے ۸/حضرات علماء مدینہ منورہ میں بعد اثبات حسن وخوبی محفل میلاد شریف مذکور

و الحاصل ان ما یضع من الولائم فی المولد الشریف و قراء ته بحضرة المسلمین و انفاق المبرات و القیام عند ذکر ولادت الرسول الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رش ماء الورد و ایقاد البخور و تزیین المکان و قراة شی من القران و الصلاة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اظهار الفرح و السرور فلا شبهة فی انه

marfat.com
Marfat.com

بدعة حسنة مستحبة و فضيلة شريفة مستحسنة اذ ليس كل بدعة حراما بل قد تكون واجبة كنصب الادلة للرد على الفرق الضالة و تعليم النحو و سائر العلوم المعينية على فهم الكتاب و السنة كما ينبغي و مندوبة كبناء الربط و المدارس و مباحة كالتوسع في الماكل و المشارب اللذيذة و الثياب كما في شرح المناوی على جامع الصغير عن تهذيب النووی فلا ينكر ها الا مبتدع و للااستماع لقوله بل على حاكم الاسلام ان يعزره و الله تعالیٰ اعلم .

یعنی خلاصہ مقصود یہ ہے کہ میلاد شریف میں ویسے کرنا اور حال ولادت مسلمانوں کو سنانا اور خیرات ومبرات بجالانا اور ذکر ولادت رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور گلاب چھڑکنا اور خوشبوئیں سلگانا اور مکان آراستہ کرنا اور کچھ قرآن پڑھنا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور فرحت وسرور کا ظاہر کرنا بیشک بدعت حسنہ مستحبہ اور فضیلت شریفہ مستحسنہ ہے کہ ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ کبھی واجب ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقوں کے رد کے لیے دلائل قائم کرنا اور نحو وغیرہ وہ علوم سیکھنا جن کی مدد سے قرآن وحدیث بخوبی سمجھ میں آسکیں اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے سرائیں اور مدرسے بنانا کبھی مباح جیسے لذیذ کھانے پینے اور کپڑوں میں وسعت کرنا جیسا کہ علامہ مناوی نے شرح جامع صغیر میں تہذیب امام علامہ نووی سے نقل کیا تو ان امور کا انکار وہی کرے گا جو بدعتی ہوگا۔ اس کی بات سننا نہ چاہیے بلکہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اسے سزا دے واللہ تعالیٰ اعلم۔ انتہی۔

اس فتویٰ پر مولانا عبد الباری وابراہیم بن خیار وغیرہما تیس علماء کی مہریں ہیں اور فتوائے علماء مکہ معظمہ میلاد وقیام کا استحباب علمائے سلف سے نقل کر کے فرماتے ہیں :

فالمنكر لهذا مبتدع بدعة سيئة مذمومة لانكاره على شي حسن عند الله و المسلمين كما جاء في حديث ابن مسعود رضي الله تعالیٰ عنه قال ما راه المسلمون

marfat.com
Marfat.com

حسنا فھو عند اللہ حسن و المراد من المسلمین ھھنا الذین کملو الاسلام کالعلماء العالمین و علماء العرب و المصر و الشام و الروم و الاندلس کلھم رواہ حسنا من زمان السلف الی الآن فصار الاجماع و الامر الذی ثبت بہ اجماع الامۃ فھو حق لیس بضلال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ فعلی حاکم الشرع تعزیز المنکر و اللہ تعالیٰ اعلم .

پس مجلس و قیام کا منکر بدعتی ہے اور اس منکر کی بدعت سیئہ و مذمومہ کہ اس نے ایسی چیز پر انکار کیا جو خدا و اہل اسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے اور یہاں مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں جیسے علمائے باعمل اور اس مجلس و قیام کو عرب و مصر و شام و روم و اندلس کے تمام علمائے سلف نے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو امر اجماع امت سے ثابت ہو وہ حق ہے گمراہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر اجتماع نہیں کرتی پس حاکم شرع پر لازم ہے کہ منکر کو سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ انتہی

اس فتویٰ پر حضرت سید العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ و جناب مستطاب شیخنا و برکتنا سراج الفضلاء مولانا عبدالرحمٰن سراج مفتی حنفیہ و مولانا حسن مفتی حنابلہ و مولانا محمد شرقی مفتی مالکیہ وغیرہم پینتالیس علماء کی مہریں ہیں اور فتوائے علمائے جدہ میں مجیب اول مولانا ناصر بن علی بن احمد۔ مجلس میلاد اور اس میں قیام و تعین یوم و تزئین مکان و استعمال خوشبو و قرات قرآن و اظہار سرور و اطعام طعام کی نسبت فرماتے ہیں :

بھذہ الصورۃ المجموعۃ من الاشیاء المذکورۃ بدعۃ حسنۃ مستحبۃ شرعا لا ینکر ھا الا من فی قلبہ شعبۃ من شعب النفاق و البغض لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کیف یسوغ لہ ذلک مع قولہ تعالیٰ و من یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب .

marfat.com
Marfat.com

جس مجلس میں یہ سب باتیں کی جائیں وہ شرعاً بدعت حسنہ ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق کی شاخوں سے ایک شاخ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت ہے اور یہ انکار اسے کیوں کر روا ہوگا۔ حالاں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو خدا کے شعاروں کی تعظیم کرے تو وہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہیں۔

مولانا عباس بن جعفر بن صدیق فرماتے ہیں

ما اجاب به الشيخ العلامة فهو الصواب لا يخالفه الا اهل النفاق و ما في السوال فهو حسن كيف و قد قصد بذلك تعظيم المصطفىٰ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا حرمنا الله تعالىٰ من زيارة في الدنيا و لا من شفاعة في الاخرى و من انكر من ذلك فهو محروم .

شیخ علامہ ناصر بن احمد بن علی نے جواب دیا وہی حق ہے اس کے خلاف نہ کریں گے مگر منافقین اور جو کچھ سوال میں مذکور ہے سب حسن ہے اور کیوں نہ حسن ہو کہ اس سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محروم نہ کرے ان کی زیارت سے دنیا میں اور نہ ان کی شفاعت سے آخرت میں اور جو اس سے انکار کرے گا وہ ان دونوں سے محروم ہے

مولانا احمد فتاح لکھتے ہیں:

اعلم ان ذكر ولادة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما وقع من المعجزات و الحضور لسماعه سنة بلا شك و ريب لكن من هذه الصورة المجموعة من الاشياء المذكورة كما هو المعمول في الحرمين الشريفين و جمع ديار العرب بدعة حسنة مستحبة يثاب فاعلها و يعاقب منكرومانعها .

marfat.com
Marfat.com

جان تو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ومعجزات کا ذکر اور اس کے سننے کو حاضر ہونا بیشک سنت ہے مگر یہ ہیئت مجموعی جس میں قیام وغیرہ اشیائے مذکورہ ہوتی ہیں جیسا کہ حرمین شریفین اور تمام دیار عرب کا معمول ہے اور یہ بدعت حسنہ مستحبہ ہے جس کے کرنے والے کو ثواب اور منکر ومانع پر عذاب۔

مولانا محمد بن سلیمان لکھتے ہیں :

نعم اصل ذکر المولد الشریف و سماعه سنة و بهذه الکیفیة المجموعة بدعة حسنة مستحبة و فضیلة عظیمة مقبولة عند الله تعالیٰ کما جاء فی اثر عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن و المسلمون من زمان السّلف الی الآن من اهل العلم و العرفان کلهم راه حسنا بلا نقصان فلا ینکر و لا یمنع من ذلک الا مانع الخیر و الاحسان و ذلک عمل الشیطان .

ہاں اصل ذکر مولد شریف اور اس کا سننا سنت ہے اور اس کیفیت مجموعی کے ساتھ جس میں قیام وغیرہ ہوتا ہے۔ بدعت حسنہ مستحبہ اور بڑی فضیلت پسندیدۂ خدا ہے کہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وارد جسے مسلمان نیک سمجھیں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے اور مسلمان سلف سے آج تک علماء اولیاء سب اسے مستحسن بلا نقصان سمجھتے آئے تو اس سے منع وانکار نہ کرے گا مگر وہ کہ خیر اور بھلائی سے روکنے والا ہوگا اور یہ کام شیطان کا ہے۔

مولانا احمد جلیس لکھتے ہیں :

الحمد لله و کفی و الصلاة و السلام علی المصطفیٰ نعم ذکر ولادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معجزة و حلیة و الحضور لسماعه و تزئین المکان و رش ماء الورد و البخور بالعود وتعیین الیوم والقیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ علیه

marfat.com
Marfat.com

وسلم و اطعام الطعام و تقسیم التمر و قراء ۃ شی من القران کلھا مستحبۃ بلا شک و ریب و اللہ تعالیٰ اعلم بالغیب .

خدا کو حمد ہے اور وہ کافی ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود۔ ہاں ولادت ومعجزات وحلیہ شریفہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرنا اور اس کے سننے کو حاضر ہونا اور مکان سجانا اور گلاب چھڑکنا اور اگر بتی سلگانا اور دن مقرر کرنا اور ذکر ولادت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا اور کھانا کھلانا اور خرمے بانٹنا اور قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھنا سب بلاشک وشبہ مستحب ہے۔

مولانا محمد صالح لکھتے ہیں :

امۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من العرب و المصر و الشام و الروم و الاندلس و جمیع بلاد الاسلام مجتمع علی استحبابہ و استحسانہ .

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت عرب ومصر شام وروم واندلس وتمام بلاد الاسلام سے اس کے استحباب واستحسان پر اجماع واتفاق کیے ہوئے ہیں اور اسی طرح احمد بن عثمان واحمد بن عجلان ومحمد صدقہ وعبد الرحیم بن محمد زبیدی نے لکھا اور تصدیق کیا تھا۔

فتاوائے علماء جدہ میں مولانا یحیٰ بن اکرم فرماتے ہیں :

الف فی ذلک العلماء و حثوا علی فعلہ فقالوا لا ینکر ھا الا مبتدع فعلی حاکم الشریعۃ ان یعزرہ .

علماء نے اس بارے میں کتابیں تالیف فرمائیں اور اس کے فعل پر رغبت دی اور فرمایا اس کا انکار نہ کرے مگر بدعتی تو حاکم شرع پر اس کی تعزیر لازم۔

مولانا شامی فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

لا ینکر هذا الا من طبع الله علی قلبه و قد نص علماء السنة علی ان هذا من المستحسن المثاب علیه وردوا رد الحسن علی منکره الخ.

اس کا انکار نہ کرے گا مگر وہ جس کے دل پر خدا نے مہر کردی اور بیشک علمائے اہل سنت نے تصریح فرمائی کہ یہ مستحسن وکار ثواب ہے اور منکر کا خوب رد فرمایا۔

مولانا علی بن عبداللہ لکھتے ہیں :

لا یشک فیه الا مبتدع یلیق به التعزیر.

اس میں شک وہی کرے گا جو بدعتی قابل سزا ہوگا۔

مولانا علی طحان لکھتے ہیں :

قراءة المولد الشریف والقیام فیه مستحب و من انکر ذلک فهو جحود لا یعرف مراتب الرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

مولد شریف پڑھنا اور اس میں قیام کرنا مستحب ہے اور منکر ہٹ دھرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر معلوم نہیں۔

مولانا محمد بن داؤد بن عبدالرحمٰن لکھتے ہیں :

مستحب یثاب فاعله و لا ینکره الا مبتدع

مستحب کرنے والا ثواب پائے گا اور منکر بدعتی ہوگا۔

مولانا محمد بن عبداللہ لکھتے ہیں:

قرأة المولد الشریف و القیام عند ذکر ولادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

marfat.com
Marfat.com

و کل شی فی السوال حسن بتعظیم المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من یستحق التعظم غیرہ .

مولد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت نبی علیہ السلام کے وقت قیام کرنا اور جتنی باتیں سوال میں مذکور ہیں سب بسبب تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن ہیں اور حضور کے سوا تعظیم کا مستحق کون ہے۔

مولانا احمد بن خلیل لکھتے ہیں:

ھو الصواب اللایق بتعظیم المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلی حاکم الشریعۃ المطہرہ زجر من انکر و تعزیرہ .

یہی حق ہے اور تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مناسب ہیں حاکم شریعت مطہرہ پر لازم کہ منکر کو جھڑ کے اور سزا دے۔

مولانا عبدالرحمٰن بن علی حضرمی لکھتے ہیں :

استحسنوا القیام تعظیما لہ اذا جاء ذکر مولدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما صار تعظیما لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجب علینا اداؤہ و القیام بہ و لا ینکر ما ذکرنا الا مبتدع مخالف عن طریق اھل السنۃ و الجماعۃ لا استماع و اصغاء لکلامہ و علی حاکم الاسلام تعزیرہ .

علماء نے وقت ذکر ولادت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کی تعظیم کے لیے قیام مستحسن سمجھا اور جو چیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ٹھہری تو اس کا ادا کرنا اور بجالانا ہم پر واجب ہوگیا اور اس کا انکار نہ کرے گا مگر بدعتی مخالف طریقہ اہل سنت و جماعت جس کی بات نہ سننے کے قابل نہ توجہ کے لائق اور

marfat.com
Marfat.com

حاکم اسلام پر اس کی تعزیر واجب ہے۔

بالجملہ سردست اس قدر کتب وفتاوے وافعال واقوال علماء ائمہ سے اس قیام مبارک کے استحسان و استحباب کی سند صریح حاضر ہے جس میں سو سے زائد ائمہ وعلماء کی تحقیق وتصدیق روشن وظاہر اور رسالہ غایۃ المرام میں علمائے ہند کے بھی فتوے چھپے ہیں پچاس سے زیادہ مہریں و دستخط ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۶۲ تا ۷۱۔ اقامۃ القیامۃ)

تعظیم ذکر تعظیم ذات

ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ ذکر پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم مثل ذات اقدس کے ہے اور صور تعظیم سے ایک صورت قیام بھی ہے اور یہ صورت وقت قدوم معظم بجالائی جاتی ہے اور ذکر ولادت شریف حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے تو یہ تعظیم اسی ذکر کے ساتھ مناسب ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۷۳۔ اقامۃ القیامۃ)

بتول زہرا کا قیام تعظیم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لیے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے قیام کرتیں۔

صحابہ کا قیام تعظیم

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے

قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ .

ہم سب کھڑے ہوجاتے اور کھڑے رہتے جب تک کہ حضور حجرات شریفہ میں سے کسی میں

marfat.com
Marfat.com

تشریف نہ لے جاتے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۲)

حکم تعظیم اور سجدۂ تحیت کی تحریم

عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا

بلغنی ان رجلا قال یا رسول الله نسلم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لک قال لا و لکن اکرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاھله فانه لا ینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ فانزل الله تعالیٰ ما کان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون.

مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں، کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسے اسی کے لیے رکھو اس لیے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری :

بیہقی وابونعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتاه آت فقال یا رسول الله ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (فذکرت القصة و فیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) قال فقال اصحابه یا رسول الله بهیمة من البهائم تسجد لک لتعظیم حقک فنحن احق ان نسجد لک قال لا لو کنت امرا احدا من امتی ان یسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن.

ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے آکر عرض کی فلاں گھر

marfat.com
Marfat.com

کا شتر آبق بے قابو ہو گیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں حضور تشریف لے گئے، اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اس کا سجدہ میں گرنا، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لیے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا نہیں۔ اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

سجدہ خاص حق خدا ہے

امام احمد وابن ماجہ وابن حبان وبیہقی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

و اللفظ لابن ماجة قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال ما ھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لاساقفتھم و بطارقھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذلک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت امراءة ان تسجد لزوجھا.

جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور نے فرمایا معاذ یہ کیا؟ عرض کی میں ملک شام گیا تھا وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں فرمایا نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

اقول: یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی ضعیف نہیں ابن ابی حبان نے اسے صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔

حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

marfat.com
Marfat.com

انہ اتی الشام فرای النصاریٰ یسجدون لاساقفتھم و رھبانھم و رأی الیھود یسجدون لاحبارھم و رھبانھم فقال لای شی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیة الانبیاء قلت فنحن احق ان نصنع نبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المراء ة ان تسجد لزوجھا من عظم حقہ علیھا.

وہ شام کو گئے دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں اور فقیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔ معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں جیسے انھوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو۔

حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

امام احمد مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف اور طبرانی کبیر میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روی۔

انہ لما رجع من الیمن قال یا رسول اللہ رایت رجالا بالیمن یسجد بعضھم لبعض افلا نسجد لک قال لو کنت آمرا بشرا یسجد لبشر لامرت المراء ة ان تسجد لزوجھا.

وہ جب یمن سے واپس آئے عرض کی یارسول اللہ میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا اگر میں کسی بشر کو بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

marfat.com
Marfat.com

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

اقول : یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں اور جب دونوں حدیثیں صحیح رہیں لا جرم دو واقعے ہیں۔ اول بار شام میں یہود ونصاریٰ کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جس پر ممانعت فرمائی۔ دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس میں بوجہ مخالفت یہود ونصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اسی پر تھا نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمائی گئی۔

ابوداؤد سنن اور طبرانی کبیر میں اور حاکم وبیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال اتیت الحیرة فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجد لک ا رایت لو مررت بقبری ا کنت تسجد لہ قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق.

میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر یہ حال وخیال عرض کیا فرمایا بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے میں نے عرض کی نہ، فرمایا تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدے کا حکم فرماتا اس

marfat.com
Marfat.com

حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر رکھا ہے۔

ابوداؤد نے سکوتا اس حدیث کو حسن بتایا اور حاکم نے تصریحا کہا ہے حدیث صحیح ہے اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ جیسا کہ اتحاف السادۃ المتقین میں ہے۔

مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا **لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لاحد الا للہ تعالیٰ.**

مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (مولف)

تفسیر کبیر میں بروایت امام سفین ثوری سماک بن ہانی سے ہے :

قال دخل الجاثلیق علی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ و لا تسجد لی.

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بارگاہ میں سلطنت نصاریٰ کا سفیر حاضر ہوا۔ حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر۔

(فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۴۷۸، ۴۸۱، ۴۸۴۔ زبدۃ الزکیۃ)

نام اقدس معظم ہے

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے خالی ''رسول رسول'' کہنا اگر بقصد ترک تعظیم ہے تو کفر ہے، ورنہ بلا ضرورت ہو تو برکات سے محرومی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۳)

marfat.com
Marfat.com

ذکر ولادت کے وقت قیام

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر رقم طراز ہیں۔

قیام وقت ذکر ولادت حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم جس طرح حرمین طیبین و مصر وشام وسائر بلاد اسلام میں رائج و معمول ہے ضرور مستحسن ومقبول ہے۔

علامہ سید جعفر برزنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ جن کا رسالہ میلاد مبارک حرمین طیبین و دیگر بلاد عرب وعجم میں پڑھا جاتا ہے اس رسالہ میں فرماتے ہیں :

قد استحسن القیام عند ذکر ولادته صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ائمة ذو روایة و درایة فطوبی لمن کان تعظیمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غایة مرامه و مرماه .

بیشک ذکر ولادت اقدس کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن جانا جو اصحاب روایت و ارباب درایت تھے تو خوشی اور شادمانی ہو اس کے لیے جس کی نہایت مراد و غایت مقصود محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔ **(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۲۳)**

سروں پر پرندے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خشوع و خضوع اور تعظیم بجالانے کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ مزید تحریر فرماتے ہیں۔

ابوداؤد ونسائی وترمذی وابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و اصحابه حوله کان علی رؤسهم الطیر.

marfat.com
Marfat.com

میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ یعنی سر جھکائے، گردنیں خم کیے، بے حس وحرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جان کر سروں پر آ بیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

ہند بنت ابی ہالہ اوصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حلیۂ اقدس میں ہے۔

اذا تكلم اطرق جلساء ه كأن على رؤسهم الطير.

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔

عجب ست باوجودت کہ وجود من بماند
تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

یہ بات کتنی بھی ہے کہ آپ کے وجود میں میرا وجود گم ہوگیا، جب آپ تکلم میں آئے تو مجھے مجال سخن نہ رہی۔ (مولف)

ذکر رسول کے وقت وقار وخشوع

امام ابو ابراہیم تجیبی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

واجب على كل مومن متى ذكره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او ذكر عنده ان يخضع و يخشع و يتوقر و يسكن من حركته و ياخذ في هيبته و اجلاله بما كان ياخذ به نفسه لو كان بين يديه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و يتأدب بما ادبنا الله تعالىٰ به .

marfat.com
Marfat.com

ہر مسلمان پر واجب ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرے یا اس کے سامنے حضور کا ذکر آئے خشوع و خضوع بجا لائے اور باوقار ہو جائے اور اعضا کو حرکت سے باز رکھے اور حضور کے لیے اس ہیبت و تعظیم پر ہو جائے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اس پر طاری ہوتی اور ادب کرے جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں ان کا ادب سکھایا ہے۔

امام علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں اس قول کے نیچے لکھتے ہیں :

یفرض ذلک و یلاحظه و یتمثله فکانه عنده .

یعنی یاد حضور کے وقت یہ قرار دے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوں اور حضور کا خیال کرے اور صورت اقدس کا تصور باندھے گویا حضور کے سامنے حاضر ہے۔

امام اجل سیدی قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ شفا شریف میں امام تجیبی کا ارشاد نقل کر کے فرماتے ہیں :

و هذه کانت سیرة سلفنا الصالح و ائمتنا الماضین رضی الله تعالیٰ عنهم.

ہمارے سلف صالح وائمہ سابقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی داب وطریقہ تھا۔

اور فرماتے ہیں :

کان مالک اذا ذکر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتغیر لونه و ینحنی .

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رنگ ان کا بدل جاتا اور جھک جاتے۔

نسیم میں ہے :

marfat.com
Marfat.com

لشدة خشوعه .

یہ جھک جانا بہ سبب شدت خشوع تھا۔

شفا شریف وغیرہ تصانیف علماء میں اس قسم کی بہت روایات مذکور۔

شاہ ولی اللہ قصیدۂ ہمزیہ میں لکھتے ہیں :

ینادی ضارعا بخضوع قلب و ذل و ابتهال و التجاء

رسول الله یا خیر البرایا نوالک ابتغی یوم القضاء

دیکھو صاف بتاتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا اور حضور سے عرض حاجت کرے تو تضرع وخضوع قلب وتذلل والحاح وزاری سب کچھ بجالائے۔

یعنی گڑگڑاتے ہوئے حضور قلب اور تذلل والحاح وزاری کے ساتھ ندا کرے کہ اے اللہ کے رسول، اے مخلوق کے بہتر، ہم قیامت کے دن آپ کی بخشش چاہتے ہیں۔ (مولف)

(فتاوٰی رضویہ ج ۳، ص ۵۳۴، ۵۳۵۔ انہار الانوار)

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وصال اقدس کے بعد امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور والا کو ندا کر کے عرض کرتے ہیں بابی انت و امی یا رسول الله ..

میرے ماں باپ حضور پر قربان یا رسول اللہ، اللہ عزوجل کے نزدیک حضور کا مرتبہ اس حد کو پہنچا کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔ لا اقسم بهذ البلد.

نسیم کی دلکشا عبارت یہ ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قد قالوا ان هذا القسم ادخل فی تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من القسم بذاته و بحیاته کما اشار الیه عمر رضی الله تعالیٰ عنه بقوله بابی انت وَ امی یا رسول الله قد بلغت من الفضیلة عنده ان اقسم بتراب قدمیک فقال لا اقسم بهذا البلد.

علماء نے فرمایا ہے کہ ذات وحیات مصطفیٰ کی قسم سے زیادہ شہر مصطفیٰ کی قسم میں حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے جیسا کہ اس کی طرف امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قول میں اشارہ فرمایا کہ میرے ماں باپ حضور پر قربان یا رسول اللہ، اللہ عزوجل کے نزدیک حضور کا مرتبہ اس حد کو پہنچا کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی اور فرمایا **لا اقسم بهذا البلد.**

مواہب میں ہے :

علی کل حال فهذا متضمن للقسم ببلد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا یخفی ما فیه من زیادة التعظیم، و قد روی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بابی انت و امی یا رسول الله لقد بلغ من فضیلتک عند الله ان اقسم بحیاتک دون سائر الانبیاء و لقد بلغک من فضیلتک عنده ان اقسم بتراب قدمیک فقال لا اقسم بهذا البلد.

یعنی ہر حال میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مکرم کی قسم کو شامل ہے اور اس میں جو تعظیم کی زیادتی ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ اور مروی ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ، آپ کی فضیلت و بزرگی اللہ عزوجل کے نزدیک اس حد کو پہنچی ہے کہ اس نے آپ کی حیات اقدس کی قسم یاد فرمائی انبیاء سابقین میں سے کسی کی قسم یاد نہیں کی اور آپ کی فضیلت اللہ عزوجل کے نزدیک اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

اس نے حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی اور فرمایا لا اقسم بھذا البلد قسم ہے مجھے اس شہر مکرم کی۔

(مولف)

مدارج میں اسے نقل کر کے فرمایا :

یعنی سوگند خوردن بلد کہ عبارت است از زمینے کہ پے سپر میکند آنرا سوگند بخاک پائے خوردن است و ایں لفظ در ظاہر نظر سخت می درآید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگند میخورد بخاکپائے حضرت رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونظر بحقیقت معنی صاف و پاک ست کہ غبارے برآن نہ و تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات وصفات خود برائے اظہار شرف وفضیلت و تمیز آں چیز ست نزد مردم ونسبت بایشاں تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است نہ آں کہ اعظم است نسبت بوئے تعالیٰ الخ۔ (فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۶۰۱۔ منیر العین)

یعنی اس شہر کی زمین کی قسم یاد فرماتا ہے جو آپ کے قدموں کے نیچے پامال ہوتی ہے گویا کہ آپ کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی ہے، ظاہر نظر میں یہ لفظ جناب باری عز اسمہ کی نظر میں سخت معلوم ہوتا ہے چوں کہ انھوں نے، رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاک پا کی قسم یاد فرماتا ہے۔ لیکن نظر بحقیقت ہر غبار سے یہ معنی پاک وصاف ہیں اس کی تحقیق یہ ہے کہ رب العزت جل جلالہ کا اپنی ذات وصفات کے سوا کسی غیر چیز کی قسم یاد فرمانا اظہار شرف وفضیلت و دیگر اشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لیے ہے جو لوگوں میں موجود ہے تا کہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز نہایت عظمت و شرافت والی ہے۔ تفصیل کلام یہ ہے کہ رب العزت جلا جلالہ نے کئی مرتبہ متعدد چیزوں پر قسم یاد فرمائی ہے، کبھی اپنی ذات وصفات کے ساتھ قسم یاد فرمائی اور کبھی ان بعض مخلوقات کی قسم یاد کی جو ذات وصفات باری تعالیٰ کی عظمت پر دلیل ونشان کے قبیل سے ہیں جیسے آسمان، زمین، دن اور رات وغیرہ کہ یہ اس کی آیات عظیمہ اور دلائل قدرت خارجہ میں ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

نجوم، کواکب، شمس وقمر یہ مطالع انوار، مظاہر اسرار اور عالم کو روشن کرنے، نسل انسانی کی مصلحتوں کو منضبط کرنے اور راہ معلوم کرنے کے اسباب وعلل اور شیاطین کو مار بھگانے کے موجب ہیں۔

بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے اسرار کے ادراک سے کوتاہ بینوں کی نظریں عاجز وقاصر ہیں، پروردگار عالم جل جلالہ نے ان کی قسم یاد فرمائی ہے مثلاً و التین و الزیتون قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی۔ کون جان سکتا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان میں کتنی حکمتیں ودیعت فرمائی ہیں اور کتنے اسرار پنہاں فرمائے ہیں یہ سب اظہار فضیلت اور بہ نسبت دیگر اشیاء کے انھیں ممتاز فرمانے کے لیے ہے۔ یہی حال آدمیوں کی قسم کا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے ساتھ قسم یاد فرمائی۔

(ترجمہ مع اضافہ از مدارج النبوۃ مترجم جلد اول)

تعظیم کے سب طریقے محبوب ہیں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

بحمد اللہ مسلمانوں کے ایمان میں تعظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین ایمان، ایمان کی جان ہے اور علی الاطلاق مطلوب شرع تو جو کچھ بھی، جس طرح بھی، جس وقت بھی، جس جگہ بھی تعظیم اقدس کے لیے بجالائے خواہ وہ بعینہ منقول ہو یا نہ ہو سب جائز ومندوب ومستحب ومرغوب ومطلوب وپسندیدہ وخوب ہے جب تک اس خاص سے نہی نہ آئی ہو، جب تک اس خاص میں کوئی حرج شرعی نہ ہو وہ سب اسی اطلاق ارشاد الٰہی و تعزروہ و توقروہ میں داخل اور امتثال حکم الٰہی کا فضل جلیل اسے شامل ہے۔

ولہٰذا ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ جو کچھ جس قدر ادب وتعظیم حبیب رب العالمین جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ مداخلت رکھے اسی قدر زیادہ خوب ہے۔

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق ومنسک متوسط وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ما کان ادخل من الادب والاجلال کان حسنا.

جو بات ادب وتعظیم میں زیادہ مداخلت رکھے وہ بہتر ہے۔ (مولف)

امام ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں :

تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم.

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بجالانا تعظیم کے تمام اقسام وانواع کے ساتھ جن میں کوئی بات الوہیت میں اللہ تعالیٰ کے شریک نہ ہو تو ان کے نزدیک امر مستحسن ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے نور بصیرت عطا فرمایا ہے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۶۵۔ نہج السلامۃ)

ایمان وعبادت اور نبی کی تعظیم

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک موقع پر فرماتے ہیں :

ایمان صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت وعظمت کا نام ہے تو جس کے دل میں جس قدر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت وعظمت زائد اسی قدر اس کا ایمان اکمل اور جس قدر کم اتنا ہی ایمان ناقص، اور جس کے دل میں بالکل نہیں وہ مطلقاً کافر ہے۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ و الناس اجمعین.

قطعاً اپنے ظاہر پر محمول ہے بیشک جب تک محبت دینی، ایمانی، اختیاری، ایقانی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان اور خود اپنی جان سے زیادہ نہ چاہے ہرگز مومن نہیں۔

انزال کتب وارسال رسل بلکہ تخلیق آدم وعالم سب اظہار عظمت عظیمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم کے لیے ہے۔

ابن عساکر سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت عزت جل جلالہ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی بھیجی اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمھیں اپنا حبیب کیا اور تم سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت و کرامت والا کوئی نہ بنایا۔

و لقد خلقت الدنیا و اھلھا لا عرفھم کرامتک و منزلتک عندی و لو لاک لما خلقت الدنیا.

میں نے دنیا و مخلوقات دنیا اسی لیے بنائی کہ میری بارگاہ میں جو منزلت و عزت تمھاری ہے ان پر ظاہر فرمادوں اگر تم نہ ہوتے میں دنیا نہ بناتا۔

یعنی دنیا و آخرت کچھ نہ ہوتی کہ آخرت دار الجزا ہے اور دار الجزا کو دار العمل پر تقدم ضروری ہے جب دار العمل بلکہ عالمین ہی نہ ہوتے دار الجزاء کہاں سے آتی؟

حاکم نے صحیح مستدرک میں روایت کی حضرت عزوعلا نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی۔

لو لا محمد ما خلقتک و لا ارضا و لا سماء.

اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے نہ میں تمھیں پیدا کرتا نہ آسمان و زمین بناتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و ما جعلنا القبلة التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه.

ہم نے نہ کیا وہ قبلہ جس پر تم تھے مگر اس لیے کہ علانیہ ظاہر ہو جائے کہ کون براہ غلامی تمھارا اتباع

marfat.com
Marfat.com

کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھرتا ہے۔

دیکھو! آیہ کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ فرضیت قبلہ صرف اس لیے ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واطاعت کرنے والوں کی پہچان سب کو معلوم ہو جائے۔

آیہ کریمہ، **و ما خلقت الجن و الانس لا لیعبدون** (میں نے جن وانسان اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں) حدیث مذکور سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منافی نہیں۔ تخلیق جن وانس عبادت کے لیے اور عبادت سے حضرت عزت جل جلالہ کو نہ کوئی نفع نہ اس کے ترک سے کوئی ضرر، وہ غنی حمید ہے احکام عبادت کی تشریع اسی لیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامان، مطیع وفرمانبردار، ان کے حکم سے الٹے پاؤں پھر جانے والے نابکار، سب پر ظاہر ہو جائے کہ عبادت الٰہی وتعظیم ومحبت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متلازمین ہیں۔ متلازمین میں ایک کا ذکر دوسرے کا موکد ہوتا ہے نہ کہ نافی ومنافی۔

ایمان کے دو رکن ہیں۔

لا الہ الا اللہ .

محمد رسول اللہ

آیہ کریمہ رکن اول کو بتاتی ہے۔ **الا لیعبدون** اسی لیے بنایا کہ میری پرستش کریں یعنی **لا الہ الا اللہ** ۔

اور حدیث شریف رکن دوم کا اشعار فرما رہی ہے۔ **لا عرفھم کرامتک** اسی لیے بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں یعنی محمد رسول اللہ۔

ولہذا اہل ادب وایمان کے نزدیک تعظیم ومحبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل کار واہم

marfat.com
Marfat.com

فرائض ومناط قبول جملہ افعال حسنہ ہے اہم فرائض ارکان ہیں اور اہم ارکان اربعہ نماز، اور تعظیم ومحبت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعاً نماز سے اہم واعظم۔

علی کی نماز اور تعظیم رسول

غزوۂ خیبر سے پلٹتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منزل صہبا میں بعد نماز عصر سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زانوئے مبارک پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے ابھی نماز نہ پڑھی تھی جب وقت تنگ ہونے پر آیا مضطرب ہوئے کہ اگر اٹھتا ہوں محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب راحت میں خلل آتا ہے۔ معہذا کیا معلوم کہ حضور کو خواب میں کیا وحی ہو رہی ہے اور اگر بیٹھا رہتا ہوں نماز جاتی ہے آخر وہی تعظیم ومحبت کا پلہ غلب آیا۔ اسد اللہ الغالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگا دینے پر نماز جانے کو گوارا کیا۔

حتی توارت بالحجاب .

یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔

اب کہ وقت مغرب ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم حق بیں کھلی مولیٰ علی کو مضطرب پایا سبب دریافت کیا عرض کی یا رسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہ پڑھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مشکل کشائی بلند فرمائے اور اپنے رب عزوجل سے عرض کی۔

الٰہی! علی تیرے رسول کے کام میں تھا اور آفتاب کو حکم دیا کہ پلٹ آئے فوراً ڈوبا ہوا آفتاب افق غربی سے حکم باندھا ہوا کھنچا چلا آیا وقت عصر ہو گیا امیر المومنین نے نماز ادا فرمائی پھر ڈوب گیا۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی وغیرہ ائمہ نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی۔ (ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت جلد اول)

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ اقدس کا ادب

امام احمد رضا بریلوی ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ خدا کا پیغام یہ ہے کہ :

ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انھیں نام لے کر پکارنے والے سخت سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان و دل کا انھیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکر ان کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہٖ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی حضور کی عظمت و محبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع و خضوع و رعب و ہیبت روز افزوں کرتی اور ایمان حضور کی تعظیم و محبت کا نام ہے۔ (قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تعظیم رسول کے سلسلے میں یوں رقم طراز ہیں :

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سد ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

درودوسلام کے فضائل واحکام

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے

ان پر درود جن کو کس بے کساں کہیں
ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

marfat.com
Marfat.com

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (الاحزاب/۵۶)

marfat.com
Marfat.com

درود وسلام کے فضائل واحکام

واضح ہو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کے ضمن میں یہ آیہ کریمہ اس کی اصل وبنیاد ہے ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلو علیه و سلموا تسلیما.

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر خوب درود و سلام بھیجو۔

اس آیہ کریمہ میں حق تعالیٰ نے صلوٰۃ علی النبی کی نسبت اپنی ذات کریم اور اپنے فرشتوں کی طرف فرمائی ہے اور مسلمانوں کو حضور پر صلاۃ وسلام عرض کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ صلاۃ کے معنی میں علماء کرام کے مختلف اور متعدد اقوال ہیں۔ چنانچہ ابوالعالیہ جو کہ تابعین میں سے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حق تعالیٰ کا صلوٰۃ بھیجنے کے یہ معنی لیے ہیں کہ حق تعالیٰ کا فرشتوں کے سامنے اپنے نبی کی ثنا کرنا اور اس کی بزرگی بیان کرنا ہے۔ اور حضور پر فرشتوں کا صلاۃ بھیجنا تو اس کے معنی فرشتوں کا دعا کرنا اور بارگاہ الٰہی میں عزت و عظمت کے اضافہ کی درخواست کرنا ہے، اور یہی معنی مسلمانوں سے ہیں کہ انھیں اس کا حکم فرمایا گیا، اس سے مراد زیادتی وبرکت کو طلب کرنا ہے۔

اور مقاتل کہتے ہیں کہ صلوٰۃ اللہ کے معنی اس کی مغفرت، اور صلوٰۃ ملائکہ کے معنی استغفار ہیں،۔

اور ضحاک کہتے ہیں کہ صلاۃ اللہ کے معنی اس کی رحمت، اور ان کی ایک روایت میں مغفرت کے ہیں، اور صلاۃ ملائکہ کے معنی دعا یعنی دعائے رحمت ومغفرت کے ہیں۔ اور فرشتوں کا اپنا کام ہی مسلمانوں کے لیے استغفار کرنا ہے۔

شیخ عزالدین عبدالسلام اپنی کتاب مسمی بہ ''شجرۃ المعارف'' میں فرماتے ہیں کہ ہماری طرف سے

marfat.com
Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام عرض کرنا بارگاہ رب العزت میں ہماری سفارش و شفاعت کرنا نہیں ہے اس لیے کہ ہم جیسے امتی کی سفارش آپ جیسے نبیوں کے لیے نہیں ہوتی، لیکن حق تعالیٰ نے ہمیں حقوق بجالانے اور شکر گزاری کرنے کا حکم ہر اس شخص کے لیے دیا ہے جو احسان کرے۔ بالخصوص اس عظیم احسان وعطا کی بنا پر جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم پر فرمایا ہے، چوں کہ ہم کما حقہ، اس کا بدل ادا کرنے سے عاجز تھے اس بنا پر حق تعالیٰ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ چوں کہ ہم بدل کرنے سے عاجز ہیں لہٰذا بارگاہ عزت میں ہی دعا کرتے ہیں کہ وہی حضور کی عظمت و کبریائی کے لائق اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس عزت وکرامت کے مطابق جو اس کی بارگاہ میں ہے رحمت و برکت اور تعظیم نازل فرمائے۔

قاضی ابو بکر بن العربی فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام بھیجنے کا فائدہ دراصل صلاۃ وسلام بھیجنے والے کے لیے ہی ہے۔ بایں سبب کہ صلاۃ وسلام عرض کرنا مضبوطی عقیدت، خلوص نیت، اظہار محبت، مداومت بر طاعت، معرفت حق، وساطت، اور اس واسطہ کے احترام پر دلالت کرتا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دعا کرنا اور حضور کے لیے فیض اور خیر و برکت کی استدعا کرنا درحقیقت مخلوق کے لیے دعا کرنا ہے اور یہ اس پانی کے حکم میں ہے جو پرنالہ سے بہا جاتا ہے اور زمین میں سما جاتا ہے پھر وہ بخارات بن کر اوپر چڑھتا ہے اور بارش بن کر سب کو فیض پہنچاتا ہے، لہٰذا یہ دعا ساری مخلوق کو شامل ہے۔

فائدہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا یہ فرض ہے یا مستحب؟ مذہب مختار یہ ہے کہ یہ فرض ہے اس لیے کہ ظاہر امر وحکم وجوب کے لیے ہے لیکن فی الجملہ اگرچہ عمر میں ایک ہی مرتبہ ہو، جیسے کہ آپ کی نبوت ورسالت کی شہادت دینا۔

اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ صلاۃ وسلام کی کثرت کرنا بغیر کسی تخصیص وتقلید اور کسی گنتی وشمار کے

marfat.com
Marfat.com

واجب ہے۔ اس لیے کہ حق تعالیٰ نے ہر مسلمان پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے لیے کسی خاص دعا کا تعین کرنا نہیں فرمایا ہے، لہٰذا واجب یہ ہے کہ بکثرت صلاۃ و سلام بھیجا جائے اور کسی وقت اس سے غافل نہ رہے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے اور آپ کا تذکرہ کیا جائے ہر بار صلاۃ وسالم عرض کرنا واجب ہے، علماء فرماتے ہیں کہ مختار یہی مذہب ہے۔ اور مواہب لدنیہ میں کہا گیا ہے کہ اسی مذہب کے قائل امام طحاوی، جماعت حنفیہ، حلیمی اور جماعت شافعیہ ہیں اور قاضی ابو بکر بن العربی مالکی فرماتے ہیں کہ اسی میں زیادہ احتیاط ہے اور ایسا ہی زمخشری نے بھی کہا ہے۔ یہ تمام حضرات اور تمام جماعتیں اس حدیث سے استدلال کرتی ہیں کہ فرمایا۔

من ذکرت عنده فلم یصل علی فمات دخل النار .

جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر صلاۃ وسلام نہ بھیجے اور اسی حال میں مر جائے تو اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ اسے ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اور ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنا زیادہ ہے کہ

رغم انف من ذکرت عنده فلم یصل علی .

یعنی ناک کے بل گھسیٹا جائے گا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود وسلام نہ بھیجے۔ اسے حاکم نے صحیح کہا ہے۔

اور انھوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ فرمایا:

شقی عبد ذکرت عنده فلم یصل علی .

marfat.com
Marfat.com

یعنی وہ بندہ بدنصیب ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود وسلام نہ بھیجے۔ طبرانی نے اسے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

یہ استدلال اس لیے ہے کہ ترک پر وعید فرمانا وجوب کی علامتوں میں سے ہے۔

نیز رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے حکم کا فائدہ آپ کے احسان کے بدلے اور اس کے مکافات میں ہے اور حضور کا احسان مستمر اور دائمی ہے لہٰذا جب بھی ذکر کیا جائے تو یہ حکم اس پر موکد و لازم ہوگا۔

نیز ان حضرات کا استدلال اس آیہ کریمہ سے بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا :

لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعا بعضكم بعضا.

رسول کے پکارنے کو آپس کے ایک دوسرے کے پکارے کی مانند نہ بناؤ۔

لہٰذا اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا جائے یا آپ کا ذکر کیا جائے اور آپ پر صلاۃ و سلام نہ بھیجا جائے تو لوگوں کے ساتھ پکارنے اور یاد کرنے میں برابری ہو جاتی ہے۔

انتباہ

مناسب ہے بلکہ افضل ہے کہ سلام کے بھیجتے یا لکھتے وقت صلاۃ بھی ساتھ ملالی جائے۔ اور امام نووی صلاۃ کو بغیر سلام کے ملائے مکروہ بتاتے ہیں اس لیے کہ حق تعالیٰ نے دونوں کا حکم فرمایا ہے۔

فتح الباری میں کہا گیا ہے کہ تنہا صلاۃ بھیجنا اور سلام بالکل نہ بھیجنا مکروہ ہے لیکن اگر ایک مرتبہ سلام بھیجے اور دوسری مرتبہ صلاۃ بھیجے بغیر کسی وقفہ یا خلل کے تو مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ مواہب لدنیہ میں ہے اور تنہا صیغۂ غائب کے ساتھ غیر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے لیے نہ استعمال کیا جائے مطلب یہ

marfat.com
Marfat.com

ہے کہ کسی غیر نبی کو "علیہ السلام" نہ کہا جائے۔ لیکن حاضر و مخاطب کے لیے استعمال کیا جائے اور اس طرح کہا جائے سلام علیک یا السلام علیک

اور رموز و کنایہ یا مخفف جیسا کہ عام لوگوں میں رائج ہے اس پر راضی نہ ہو کیوں کہ یہ بہت ہی شنیع اور قبیح فعل ہے، جیسا کہ عام طور پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے "صلعم" یا صلل یا اور علیہ السلام کے لیے ؑ یا عم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ؓ وغیرہ مہمل الفاظ بولتے اور لکھتے ہیں بلا شبہ یہ درود شریف کی اہانت اور استخفاف ہے اس سے بچنا فرض ہے۔

ایک درود دس رحمتیں

حدیث شریف میں ہے :

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا.

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے، وہ کتنا خوش نصیب اور عظیم المرتبت ہے جس پر حق تعالیٰ رحمت اور برکت نازل فرمائے۔

اس جگہ ایک اعتراض یہ لاتے ہیں کہ یہ کیسے جائز ہوگا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو بندہ ایک مرتبہ صلاۃ بھیجے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک کا عدد جو حدیث میں آیا ہے وہ بندے کا فعل ہے اس حکم کے تحت کہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشرا مثالھا. (جو ایک نیکی لائے اس کا بدلہ دس گنا ہے) حق تعالیٰ ایک کا بدلہ دس گنا عطا فرماتا ہے۔ اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ حق تعالیٰ جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجتا ہے وہ بھی ایک ہی ہو۔ وہ مالک ہے جتنی مقدار میں چاہے حضور پر صلاۃ بھیجے۔ چوں کہ بندہ صلاۃ وسلام اور دعا کرنے پر مامور ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا! میں تیرے اس حکم کو بجالانے میں عاجز و مجبور ہوں تو ہی اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ نازل فرما جیسا

marfat.com
Marfat.com

کہ تیرے جلال اور حضور کے جمال کے لائق ہے۔

لہٰذا حق تعالیٰ اپنے کمال رحمت ومہربانی سے جو لائق ہے بھیجتا ہے اور اس کے نزدیک اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جیسی عزت اور درجہ ہے اسی کی مناسبت سے بھیجتا ہے، یہ بات بالکل ظاہر ہے، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایک درود اس دس کے مقابلہ میں جو بندہ پر نازل فرمائے یہ سو ہزار درجہ کامل تر ہو اس لیے کہ مقدار کی کمی، کیفیت کی زیادتی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ ایک گوہر سو ہزار پیسوں کے مقابلے میں ہوتا ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ کی آنکھوں سے خوشی ومسرت نمایاں تھی اور آپ کا چہرۂ منور پر مسرت تھا، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آج آپ کے رخ انور میں خوشی ومسرت کی لہر تاباں ہے کیا سبب ہے؟ فرمایا جبریل علیہ السلام آئے اور انھوں نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ کو یہ پر مسرت نہیں بناتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو بندہ بھی آپ کی امت کا آپ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلاۃ وسلام بھیجتا ہوں۔ اور ایک روایت میں مطلق آیا ہے جو بندہ صلاۃ وسلام آپ پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر صلاۃ وسلام بھیجتا ہے۔ گویا مقصود اس جگہ بیان مطلق ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر صلاۃ وسلام بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس پر اس وقت تک صلاۃ وسلام بھیجتا ہے جب تک وہ مجھ پر بھیجتا رہے۔ لہٰذا بندے کو اختیار ہے کہ کم بھیجے یا زیادہ بھیجے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر گنا صلاۃ بھیجتے ہیں لہٰذا بندہ کم کرے یا زیادہ۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں

marfat.com
Marfat.com

نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا کر اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ یہ دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجہ بلند کرنا عمل درود کے اجر و ثواب کے ساتھ مخصوص ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ موثر و کارآمد ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اس جگہ ایک نکتہ یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، درود بھیجنے والے پر رحمت کے نزول کو واجب کرنے کا حکم رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں جتنی بھی کمیت اور مقدار اور کیفیت میں مبالغہ کیا جائے گا اتنا ہی اس پر رب العزت کی بارگاہ سے فیضان ونزول رحمت زیادہ ہوگا لیکن اس نوعیت کے مطابق ہوگا جتنا اس کے حال کے لائق و مناسب ہے۔ غرضیکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات وسعادات ہے اور اہل سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بنا پر فتح عظیم کے مستوجب اور مواہب ربانیہ کے مستحق ہوئے ہیں۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد اول)

درود پڑھنا فرض ہے یا واجب؟

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کے حکم کے متعلق امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض، اور ہر بار کہ ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر، باقانی وحلبی وصاحب بحرالرائق وتنویر الابصار وغیرہم علماء نے اسی کو صحیح و

marfat.com
Marfat.com

راجح و مختار و معتمد فرمایا اور دلیل اسی کو مقتضی و هو الذی ندبن الله به البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔ (النیرۃ الوضیۃ شرح الجوہرۃ المضیۃ)

ایک مقام پر اور فرماتے ہیں:

بالاجماع امت مرحومہ عمر میں ایک بار ہر مسلمان پر درود پڑھنا فرض قطعی اور عندالمحققین ہر بار کہ ذکر شریف حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے واجب ہے۔ (ذیل المدعا لاحسن الوعا)

نام اقدس کے بعد عم یا صلعم وغیرہ لکھنا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے بعد بعض لوگ یا عم اور صلعم وغیرہ لکھتے ہیں، اس کی ممانعت کو واضح کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کریم کے ساتھ جس طرح زبان سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اللهم صل و سلم و بارک علیه و علی اله و صحبه ابدا درود شریف کی جگہ فقط صاد یا عم یا صلعم یا صلسلم کہنا ہرگز کافی نہیں بلکہ وہ الفاظ بے معنی ہیں اور فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم میں داخل، کہ ظالموں نے وہ بات جس کا انھیں حکم تھا ایک اور لفظ سے بدل ڈالی، فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکمی کا۔

یوں تحریر میں القلم احدی اللسانین بلکہ فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول کہ اس میں اس پر نہایت سخت حکم فرمایا اور اسے معاذ اللہ تخفیف شان نبوت بتایا۔ طحطاوی علی الدر المختار میں ہے۔

یحافظ علی کتب علیه الصلاة و السلام علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا یسام من تکراره و ان لم یکن فی الاصل و یصلی بلسانه ایضا و یکره الرمز

marfat.com
Marfat.com

بالصلاة و الترضی بالکتابة بل یکتب ذلک کله بکماله . و فی المواضع عن التتارخانیة من کتب علیه السلام بالھمزة و المیم یکفر لانه تخفیف و تخفیف الانبیاء علیھم الصلاة و السلام کفر بلا شک ، و لعله ان صح النقل مقیده بقصده و الا فالظاھر انه لیس بکفر نعم الاحتراز فی الاحتیاط عن الایھام و الشبھة . اھ مختصراً۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام لکھنے کی محافظت کی جائے اور اس کی تکرار سے تنگ دل نہ ہو اگر چہ اصل میں نہ ہو اور اپنی زبان سے بھی درود پڑھے۔ درود یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھنے میں اشارہ کرنا مکروہ ہے بلکہ پورا لکھنا چاہئے۔ تاتارخانیہ کے بعض مقامات پر ہے کہ جس نے علیہ السلام ہمزہ اور میم سے لکھا کافر ہو گیا۔ کیوں کہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء کی تخفیف بغیر کسی شک کے کفر ہے، اگر یہ نقل صحیح ہے تو اس میں قصد کی قید ضرور ہوگی ورنہ بظاہر یہ کفر نہیں ہے ہاں احتیاط، ایہام اور شبہ سے بچنے میں ہے۔ (مولف) (صلات الصفائی نور المصطفیٰ)

درود میں تخفیف سخت منع ہے

درود میں تخفیف یا اسے کم کر کے لکھنے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی ایک مقام پر فرماتے ہیں:

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ مہمل بے معنی صلعم یا صللم یا فقط یا علیہ الصلاۃ والسلام کے بدلے عم یا م لکھنا ایسا ہے کہ نام اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے یوں ہی کچھ الم غلم بکنا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ علامہ سید طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول ہے من کتب علیه السلام بالھمزة و المیم یکفر لانه تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر.

یعنی کسی نبی پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا،

marfat.com
Marfat.com

اور معاملہ شان انبیاء سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان ہلکا کرنا ضرور کفر ہے۔

شک نہیں کہ اگر معاذ اللہ قصداً استخفاف شان ہو تو قطعاً کفر ہے حکم مذکور اسی صورت کے لیے یہ ہے لوگ صرف کسل، کاہلی، نادانی، جاہلی سے ایسا کرتے ہیں تو اس حکم کے مستحق نہیں مگر بے برکتی، بے دولتی، کم بختی، زبور قسمتی میں شک نہیں۔

اقول : ظاہر ہے کہ **القلم احد اللسانین** قلم بھی ایک زبان ہے۔ (فتاویٰ افریقہ)

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

حرف (صلعم) لکھنا جائز نہیں نہ لوگوں کے نام پر نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم کریم پر۔ لوگوں کے نام پر تو یوں نہیں کہ وہ اشارہ درود کا ہے اور غیر انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام پر بالاستقلال درود جائز نہیں۔ اور نام اقدس پر یوں نہیں کہ وہاں پورے درود شریف کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے۔ فقط ؑ یا عم یا صلعم جو لوگ لکھتے ہیں سخت شنیع و ممنوع ہے یہاں تک کہ تاتارخانیہ میں اس کو تخفیف شان اقدس ٹھہرایا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۴۴۱)

ایک سائل کو تنبیہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی آغاز جواب میں فرماتے ہیں :

سائل کو جواب مسئلہ سے زیادہ نافع یہ بات ہے کہ درود شریف کی جگہ جو عوام و جہال صلعم یا ع یا م یا ص یا صللم لکھا کرتے ہیں محض مہمل و جہالت ہے **القلم احد اللسانین** جیسے زبان سے درود شریف کے عوض یہ مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود لکھنے کا کام نہ دے گا۔ ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے۔ میں خوف کرتا ہوں کہ کہیں ایسے لوگ **فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم** میں نہ داخل ہوں نام پاک کے ساتھ ہمیشہ پورا درود لکھا جائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۴)

marfat.com
Marfat.com

ایک اور سائل کو تنبیہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

جواب مسئلہ سے پہلے ایک بہت ضروری مسئلہ معلوم کیجیے سوال میں نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صلعم لکھا ہے یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے کوئی صلعم لکھتا ہے، کوئی عم، کوئی ؐ اور یہ سب بیہودہ ومکروہ وسخت ناپسند وموجب محرومی شدید ہے اس سے بہت سخت احتراز چاہیئے اگر تحریر میں ہزار جگہ نام پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے ہر جگہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔

علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں :

و یکرہ الرمز بالصلاۃ و الترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلک کلہ بکمالہ ، و فی بعض المواضع من التتارخانیۃ من کتب علیہ السلام بالھمزۃ و المیم یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر بلا شک .

لکھنے میں درود اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میم یا ہمزہ وغیرہ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے بلکہ پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا جائے۔ اور فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ جو علیہ السلام کو ہمزہ اور میم ساتھ لکھے وہ کافر ہے اس لیے کہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء کرام کی شان میں توہین وتخفیف بلاشبہ کفر ہے۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۱)

زیارت اقدس حاصل ہونے کا طریقہ

حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ حاصل ہونے کا طریقہ یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد عشا سو بار یا

marfat.com
Marfat.com

جتنی بار پڑھ سکے پڑھے

اللھم صل علی سیدنا محمد کما امرتنا ان نصلی علیه اللھم صل علی سیدنا محمد کما ھو اھله اللھم صل علی سیدنا محمد کما تحب و ترضی له اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور صلی الله علی سیدنا محمد و مولانا محمد.

حصول زیارت اقدس کے لیے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیم اقدس کے لیے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو آگے ان کا کرم بے حد و بے انتہا۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائی

(الملفوظ حصہ اول)

جدائی اور ملاقات سے کیا مطلب دوست کی رضا و خوشی طلب کرو، اس کے علاوہ کسی اور کی تمنا کرنا باعث افسوس ہے۔

درود وسلام کا جواب

حدیث : جو مجھ پر سلام عرض کرتا ہے میں اسے جواب دیتا ہوں۔ **السلام علیک ایھا النبی و رحمة الله و بر کاته** اسے امام احمد وابوداؤد نے روایت کیا۔

حدیث : جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے (دربار شاہی کا داب ہے کہ حاضرین کی عرض بھی عرض بیگی کے ذریعہ سے ہوتی ہے ورنہ حضور پر دلوں کے ارادے تک روشن ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہ اس کا سلام مجھے پہنچائے اور اس کے دنیا و

marfat.com
Marfat.com

آخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے اور روز قیامت میں اس کا شفیع وگواہ ہوں۔ اسے جوہر منظم وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔

حدیث : اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے اٹھائی کہ وہ اور جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی ہتھیلی کو۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔

حدیث : میرا علم میری وفات کے بعد ایسا ہی ہے جیسا میری زندگی میں۔ اسے اصبہانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حدیث : میری حیات و وفات دونوں تمھارے لیے بہتر ہیں تمھارے اعمال میرے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں نیکیوں پر شکر کرتا اور برائیوں پر تمھارے لیے استغفار فرماتا ہوں۔ اسے حارث نے اپنی مسند میں روایت کیا۔ (النیرۃ الوضیۃ فی الجوھرۃ المضیۃ)

تشہد میں حضور پر سلام پیش کرنا

احیاء العلوم میں ہے **احضر فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و شخصہ الکریم و قل سلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ .**

التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور عرض کر **السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ .**

میزان امام شعرانی میں ہے **سمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ و السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشھد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عزوجل علی شھود بینھم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافھۃ .**

marfat.com
Marfat.com

میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودوسلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں اس لیے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

حجۃ اللہ البالغہ میں ہے **ثم اختاره بعده السلام على النبى تنويها بذكره و اثباتا للاقرار برسالته و اداء لبعض حقوقه.**

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا ان کا ذکر پاک بلند کرنے کو اوران کی رسالت کا اقرار ثابت اوران کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے۔

(الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ)

درود سے دعا قبول ہوتی ہے

بیہقی وابوالشیخ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الدعاء محجوب عن الله حتى يصلى على محمد و اهل بيته.**

دعا اللہ تعالیٰ سے حجاب میں ہے جب تک **محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کے اہل بیت پر درود نہ** بھیجی جائے۔

کثرت درود کے فوائد

امام احمد وترمذی وحاکم باسانید صحیحہ جیدہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں۔

جب چہارم شب گزرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فرماتے اے لوگو! خدا کی یاد کرو، خدا کی یاد کرو، آئی راجفہ اس کے بعد آتی ہے رادفہ۔ آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو ان میں ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں دعا بہت کیا کرتا ہوں اس میں سے حضور کے لیے کس قدر مقرر کروں فرمایا جتنی چاہے، میں نے عرض کی چہارم، فرمایا جس قدر چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی نصف، فرمایا جتنی چاہے اور زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی اپنی کل دعا حضور کے لیے کردوں یعنی اپنی کل دعا کے عوض حضور پر درود بھیجا کروں، فرمایا ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری سب مہمات کفایت کرے گا اور تیرے سب گناہ بخش دے گا۔

احمد وطبرانی باسناد حسن راوی اور یہ طبرانی کی حدیث ہے۔

کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی تہائی دعا حضور کے لیے کروں فرمایا اگر تو چاہے۔ عرض کی دو تہائی فرمایا ہاں، عرض کی کل دعا کے عوض درود مقرر کروں فرمایا ایسا کرے گا تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنا دے گا۔

اور بیشک درود سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دعا ہے اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز ہرگز اپنے لیے دعا میں نہیں۔ بلکہ ان کے لیے دعا تمام امت مرحومہ کے لیے دعا ہے کہ سب انھیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست

(ذیل المدعا لاحسن الوعاء)

پوری دنیا کی سلامتی آپ کی سلامتی میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

روضہ انور پر فرشتوں کا درود و سلام

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

مزار انور حضور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو ثابت ہے کہ روزانہ صبح کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور مزار اطہر کے گرد حلقہ باندھے صلاۃ وسلام عرض کرتے ہیں، شام کو وہ بدل دیے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آتے ہیں کہ صبح تک ماہ رسالت پر ہالہ ہو کر عرض صلاۃ وسلام کرتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۴۵)

اور فرماتے ہیں :

امام اجل ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ اور ابن النجار کی کتاب ''الدرر الثمینۃ فی تاریخ المدینۃ'' میں کعب احبار سے مروی ہے کہ انھوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ

روی ابن المبارک عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت ذکروا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار .

یعنی امام ابن المبارک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا۔

ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں، جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوں ہی طواف کرتے اور صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوں ہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔

marfat.com
Marfat.com

حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملائکة یزفونه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم.

جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے، ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلھن کو کمال اعزاز و اکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولھا کی طرف لے جاتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۰۱)

زیارت جمال انور کی تعلیم

حدیث میں ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں جمال جہاں آراء کی زیارت سے مشرف ہونے کے لیے تعلیم فرمائی۔

در منظم امام ابوالقاسم محمد لولوی سبتی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة و من رأنی یوم القیامة شفعت له و من شفعت له شرب من حوضی و حرم اللہ جسده علی النار.

جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ **اللھم ارزقنا بجاھه عندک آمین.**

marfat.com
Marfat.com

علماء فرماتے ہیں یعنی یوں درود شریف پڑھو، **اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور.**

قبر کریم پر درود بھیجنے کا حکم ہوا اور درود وہ تعظیم ہے کہ بالاستقلال انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۵۹۔ بریق المنار)

فرشتہ کے ذریعہ درود کی پیشی

امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیلی اور ابن النجار و ابن عساکر و ابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلھا) قائم علی قبری (زاد الی یوم القیامۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیھا.

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینے کی قوت عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔

علامہ زرقانی شرح مواہب اور علامہ عبدالرؤف شرح جامع صغیر میں **اعطاہ اسماع الخلائق** کی شرح میں یوں فرماتے ہیں۔

ای قوۃ یقتدر بھا علی سماع ما ینطق بہ کل مخلوق من انس و جن وغیرھما (زاد المناوی فی ای موضع کان).

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو ایسی قوت دی ہے کہ انسان جن وغیرہما تمام مخلوق الٰہی کی زبان

marfat.com
Marfat.com

سے جو کچھ نکلے اسے سب کے سننے کی طاقت ہے چاہے کہیں کی آواز ہو۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یا محمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ .

مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجا ہے

اللھم صل و بارک علی ھذا الحبیب المجتبی و الشفیع المرتجی و علی الہ و اصحابہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین صلاۃ تدوم بدوامک و تبقی ببقاء ک کما ھو اھل لہ و کما انت اھل لہ آمین آمین الہ الحق آمین .

جاں میدہم در آرزو اے قاصد آخر باز گو
در مجلس آں نازنین حرفے گر از ما میرود

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۴۰۔ حیات الموات)

ہم اس امید و آرزو میں جان دیتے ہیں کہ اس محبوب کی بارگاہ میں ہماری کوئی ایک بات پہنچ جائے اے قاصد تو میرا پیغام دوبارہ پہنچادے۔

دعا کے بدلے درود

حاجی کو افعال حج میں جن مقامات پر دعا کرنے کا حکم ہے اگر وہ دعائیں حاجی کو یاد نہ ہوں تو ان کی جگہ پر درود پڑھنا کافی ہے اسی بات کو امام احمد رضا بریلوی اس طرح تحریر فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

ملتزم، رکن عراقی، میزاب رحمت پھر رکن شامی یہ سب دعا کے مواقع ہیں ان کے لیے خاص خاص دعائیں کہ جو جواہر البیان شریف (تصنیف خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی رضا خاں صاحب بریلوی والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی) میں مذکور ہیں سب کا یاد کرنا دشوار ہے اس سے وہ اختیار کرو جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدے سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا یکفیک ھمک و یغفر لک ذنبک.

ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۰۷۔ انوار البشارۃ)

کثرت درود اور گناہ کی معافی

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی بیان فرماتے ہیں :

سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے۔ درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے، جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رک جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک وقت معین کر کے ایک عدد مقرر کر لے کہ اس قدر باوضو دو زانو ادب کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے روزانہ عرض کیا کرے جس کی مقدار سو بار سے کم نہ ہو زیادہ جس قدر نباہ سکے بہتر ہے۔ علاوہ اس کے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں درود جاری رکھے اور اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ ایک صیغہ خاص کا پابند نہ ہو بلکہ وقتاً فوقتاً مختلف صیغوں سے عرض کرتا رہے تاکہ حضور قلب میں فرق نہ ہو۔

درود شریف اور کلمۂ طیبہ اور استغفار ان سب کی کثرت نہایت محبوب مطلوب ہے۔ کلمۂ طیبہ کو افضل الذکر فرمایا اور یہ کہ اللہ عزوجل تک اس کے پہنچنے میں کوئی روک نہیں اور استغفار کے لیے فرمایا شادمانی

marfat.com
Marfat.com

ہے اسے جو اپنے نامۂ اعمال میں استغفار بکثرت پائے۔ اور اپنے تمام اوقات کو درود شریف میں صرف کردینے کو فرمایا کہ ایسا کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔

(فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۲)

نام پاک بار بار سننے سے درود پڑھنے کا حکم

نام پاک حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختلف جلسوں میں جتنی بار لے یا سنے ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا اور سخت سخت وعیدوں میں گرفتار۔ ہاں اس میں اختلاف ہے کہ اگر ایک ہی جلسہ میں چند بار نام پاک لیا یا سنا تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار کافی، اور ہر بار مستحب ہے؟

بہت علماء قول اول کی طرف گئے ہیں ان کے نزدیک تو ایک جلسہ میں ہزار بار کلمہ شریف پڑھے تو ہر بار درود شریف بھی پڑھتا جائے اگر ایک بار بھی چھوڑا گنہگار ہوا۔ مجتبیٰ و درمختار وغیرہما میں اسی قول کو مختار و اصح کہا۔

فی الدر المختار اختلف فی وجوبہا علی السامع و الذاکر کلما ذکر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و المختار تکرار الوجوب کلما ذکر و لو اتحد المجلس فی الاصح . اہ بتلخیص.

درمختار میں ہے کہ جب جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کیا جائے تو ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود کی تکرار واجب ہونے میں اختلاف ہے اور مذہب مختار یہ ہے کہ جب بھی حضور کا ذکر اقدس کیا جائے تو درود پڑھنا واجب ہے اگرچہ مجلس متحد ہو، یہی صحیح ہے۔ (مولف)

دیگر علماء نے بنظر آسانی امت قول دوم اختیار کیا ان کے نزدیک ایک جلسہ میں ایک بار درود

marfat.com
Marfat.com

ادائے واجب کے لیے کفایت کرے گا زیادہ کے ترک سے گنہگار نہ ہوگا مگر ثواب عظیم وفضل جسیم سے بیشک محروم رہا۔ کافی وقنیہ وغیرہا میں اسی قول کی تصحیح کی۔

فی رد المحتار صححه الزاهدی فی المجتبیٰ لکن صحح فی الکافی وجوب الصلاة مرة فی کل مجلس کسجود التلاوة للحرج الا انه یندب تکرار الصلاة فی المجلس الواحد بخلاف السجود.

و فی القنیة قیل یکفی فی المجلس مرة کسجدة التلاوة و به یفتی و قد جزم بهذا القول المحقق ابن الهمام فی زاد الفقیر . اه ملتقطا .

ردالمحتار میں ہے کہ زاہدی نے مجتبیٰ میں اس کی تصحیح کی لیکن کافی میں جو تصحیح ہے وہ یہ ہے کہ ایک بار ایک مجلس میں درود پڑھنا واجب ہے تاکہ ترج نہ ہو جیسے سجدۂ تلاوت کہ ایک مجلس میں ایک ہی واجب ہوتا ہے ہاں مجلس ایک ہونے کی صورت میں درود پاک کی تکرار مستحب ہے بخلاف سجدۂ تلاوت کے کہ وہ ایک مجلس میں مکرر ہونے سے مستحب نہیں۔

اور قنیہ میں کہا گیا کہ سجدۂ تلاوت کی طرح ایک مجلس میں ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور محقق ابن ہمام نے ''زادالفقیر'' میں اسی قول پر جزم کیا ہے۔ (مولف)

بہرحال مناسب یہی ہے کہ ہر بار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتا جائے کہ ایسی چیز جس کے کرنے میں بالاتفاق بڑی بڑی رحمتیں برکتیں ہیں اور نہ کرنے میں بلاشبہ بڑے فضل سے محرومی اور ایک مذہب قوی پر گناہ ومعصیت، عاقل کا کام نہیں کہ اسے ترک کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۱)

نام پاک سن کر درود کا حکم

امام احمد رضا بریلوی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں :

marfat.com
Marfat.com

اللہ عزوجل کا نام پاک سن کر حکم ہے کہ عزوجل یا جل جلالہ یا اس کے مثل کلمات تعظیمی کہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر واجب ہے کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ افضل الصلاۃ و السلام یا اس کے مثل کلمات درود کہے۔ مگر یہ دونوں وجوب بیرون نماز میں ہیں، نماز میں سوا ان کلمات کے جو شارع علیہ السلام نے مقرر فرما دیے ہیں اور کی اجازت نہیں خصوصاً جہریہ نماز میں وقت قرأت امام مقتدی کا سننا اور خاموش رہنا واجب ہے یوں ہی امام کے خطبہ پڑھتے میں جب اللہ عزوجل اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ آئیں سامعین دل میں کلمات تقدیس و درود کہیں زبان سے کہنے کی وہاں بھی اجازت نہیں، نماز میں نام الٰہی سن کر جلا و علا یا نام مبارک سن کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا اگر بقصد جواب ہے تو نماز جاتی رہے گی سہواً ہو یا قصداً اور اگر بلا قصد جواب ہو تو قصداً ممنوع اور سہواً پر مواخذہ نہیں۔

درمختار میں ہے:

سمع اسم اللہ تعالیٰ فقال جل جلالہ او النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی علیہ او قراء الامام فقال صدق اللہ و رسولہ لفسد ان قصد جوابہ.

یعنی نماز میں اللہ عزوجل کا نام پاک سنا اور جل جلالہ کہا یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سنا اور حضور پر درود پڑھا یا امام نے قرات کی اور صدق اللہ و رسولہ کہا تو اگر جواب کا قصد ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۴۴۹)

درود سے نفاق دور ہوتا ہے

کشف الغمہ عن جمیع الامہ میں ارشاد فرمایا:

کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی علی طہر قلبہ من النفاق کما یطہر الثوب بالماء، و کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من قال صلی اللہ علی

marfat.com
Marfat.com

محمد فقد فتح علی نفسه سبعین بابا من الرحمة و القی الله محبته فی قلوب الناس فلا یبغضه الا من فی قلبه نفاق.

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر درود بھیجے اس کا دل نفاق سے ایسا پاک ہو جائے جیسے کپڑا پانی سے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کہے صلی اللہ علی محمد اس نے ستر دروازے رحمت کے اپنے اوپر کھول لیے، اللہ عزوجل اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ اس سے بغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۵٦٠۔ منیر العین)

خوشبو سونگھ کر درود پڑھنا

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

اما من استیقظ عند اخذ الطیب او شمه الی ما کان علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من محبته للطیب و اکثاره منه فتذکر ذلک الخلق العظیم فصلی علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حینئذ لما وقر فی قلبه من جلالته و استحقاقه علی کل امته ان یلحظوه بعین نهایة الاجلال عند رؤیة شیٔ من آثاره او ما یدل علیها فهذا لا کراهة فی حقه فضلا عن الحرمة بل هو آت بما فیه اکمل الثواب الجزیل و الفضل الجمیل و قد استحبه العلماء لمن رأی شیئا من آثاره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا شک ان من استحضر ما ذکرته عند شمه الطیب یکون کالرائی لشیٔ من آثاره الشریفة فی المعنی فلیس له الاکثار من الصلاة و السلام علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

ہاں خوشبو لیتے یا سونگھتے وقت متنبہ ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے دوست رکھتے اور

marfat.com
Marfat.com

بکثرت استعمال فرماتے تھے اس خلق عظیم کو یاد کرکے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے کہ حضور کی عظمت اور تمام امت پر حضور کا یہ حق ہونا اس کے دل میں جما کہ جب حضور کے آثار شریفہ یا ان پر دلالت کرنے والی کوئی چیز دیکھیں تو نہایت تعظیم کی آنکھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور کریں تو ایسے کے حق میں حرمت چھوڑ کراہت کیسی اس نے تو وہ کام کیا جس پر ثواب کثیر و فضل جمیل پائے گا کہ زیارت آثار شریفہ کے وقت درود پڑھنا علماء نے مستحب رکھا ہے اور شک نہیں کہ جس نے خوشبو سونگھتے وقت یہ تصور کیا وہ گویا معنی بعض آثار شریفہ کی زیارت کر رہا ہے تو اسے تو اس وقت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کی کثرت سنت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۰۶، منیر العین)

درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ

طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں:

اجعل شرائف صلاتک و نوامی برکاتک و رافة تحیتک علی محمد عبدک و رسولک الخاتم لما سبق و الفاتح لما اغلق.

الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(جزاء اللہ عدوہ بابا ءہ ختم النبوۃ)

درود سے رسول کی قربت نصیب ہوگی

امام بخاری تاریخ میں اور ترمذی و ابن حبان بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com
Marfat.com

سے راوی :

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلاة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے قریب وہ ہوگا جو سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

فاضل شارح نے فرمایا یعنی قیامت میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب اور سب سے زیادہ میری شفاعت کا حقدار وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت سچی محبت اور کمال ربط پر دلالت کرتی ہے تو لوگوں کے مدارج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب میں اس امر میں لوگوں کے تفاوت کے حساب سے ہوں گے۔

محدثین کرام نے اس حدیث سے علماء حدیث کی فضیلت پر استدلال کیا اور اس پر دلیل پکڑی کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب ہیں اس لیے کہ وہ سب سے زیادہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں۔ جب کوئی حدیث ذکر کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا دو مرتبہ یا کم از کم ایک مرتبہ درود پڑھتے ہیں جیسا کہ معلوم ہے اور اس کا مشاہدہ ہے۔

بیہقی بروایت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثقہ راویوں سے حدیث بیان کرتے ہیں :

عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم اکثروا علی من الصلاة فی کل یوم جمعة فان صلاة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعه فمن کان اکثرهم علی صلاة کان اقربهم منی منزلة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجو اس لیے کہ تمہارا

marfat.com
Marfat.com

درود جمعہ کے دن میرے اوپر پیش ہوتا ہے تو سب سے زیادہ جو میرے اوپر درود بھیجے گا وہ درجے میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہوگا۔ (الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی)

اشعار

حضور سرورکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں درود وسلام کا ذکر امام احمد رضا بریلوی اس انداز میں فرماتے ہیں :

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام — ان پر سلام جنکو تحیت شجر کی ہے
ان پر درود جن کو کس بے کساں کہیں — ان پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے
جن و بشر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ بارگاہ مالک جن و بشر کی ہے
شمس و قمر سلام کو حاضر ہیں السلام — خوبی انھیں کی جوت سے شمس وقمر کی ہے
سب بحر و بر سلام کو حاضر ہیں السلام — تملیک انھیں کے نام تو ہر بحر و بر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام — کلمے سے تر زباں درخت و حجر کی ہے
عرض و اثر سلام کو حاضر ہیں السلام — ملجا یہ بارگاہ دعا و اثر کی ہے
شوریدہ سر سلام کو حاضر ہیں السلام — راحت انھیں کے قدموں میں شوریدہ سر کی ہے
خستہ جگر سلام کو حاضر ہیں السلام — مرہم یہیں کی خاک تو خستہ جگر کی ہے
سب خشک و تر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ جلوہ گاہ مالک ہر خشک و تر کی ہے
سب کر و فر سلام کو حاضر ہیں السلام — ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر کرّ و فر کی ہے
اہل نظر سلام کو حاضر ہیں السلام — یہ گرد ہی تو سرمہ سب اہل نظر کی ہے

•

چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود — بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درر کی ہے

marfat.com
Marfat.com

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک بار آئے دو بارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بے کسی تمنا کہ اب امید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروروں کی آس جائے
اور بارگاہ مرحمت عام تر کی ہے

●

ہر چراغ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

●

کعبہ کے بدر الدجی، تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحی تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں درود

●

حق درودیں تم پہ بھیجے
تم مدام اس کو سراہو

●

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

عصمت انبیاء کرام

علیہم الصلاۃ والسلام

marfat.com
Marfat.com

ما ضل صاحبکم وما غوی

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

(النجم/۲)

marfat.com
Marfat.com

عصمت انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام

بارگاہ قدس جل اسمہ کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جواتم نعمت اور اکمل کمال جاہ وجلال وکرامت اور برکات ومرتبت وارد وفائز ہیں سورہ فتح ان سب پر مشتمل ہے کیوں کہ حق تعالیٰ نے رسول پاک کی مدح وثنا کا اس میں خطبہ پڑھا ہے

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر و یتم نعمتہ علیک و یھدیک صراطا مستقیما و ینصرک اللہ نصرا عزیزا.

بیشک ہم نے تمھارے لیے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمھارے سبب سے گناہ بخشے تمھارے اگلوں کے اور تمھارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمھیں سیدھی راہ دکھادے اور اللہ تمھاری زبردست مدد فرمائے۔

واضح رہنا چاہیئے کہ اللہ سبحانہ وعز اسمہ کی جانب سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فتوحات و فیوضات صوریہ اور معنویہ اور کرامات وبرکات ظاہرہ وباطنہ جو فائز وصادر ہیں وہ غیر متناہی اور حدود وشمار سے باہر ہیں۔ ان میں سے ایک تو شہروں کی فتوحات، بندگان خدا کی تسخیر، حصول غنائم، تقویت دین، کثرت امت اور احکام اسلام کی اشاعت ہے اور سب سے بڑی مکہ مکرمہ کی فتح ہے۔ کیوں کہ فتح مکہ کے بعد تمام عرب قبائل اور لوگوں کی جماعتیں فوج درفوج اللہ کے دین میں داخل ہونے لگیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم قدس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس سورت میں اس کے فتح ہونے کا وعدہ فرمایا گیا اور یہ فتح یقینی طور پر واقع ہونے کا تذکرہ ماضی کے صیغہ اور فتح مبین کے ساتھ کیا گیا۔ چوں کہ یہ فتح ظاہر وباہر اور دین میں عزت وشوکت اور حصول یقین میں اضافہ کا موجب ہے۔ فتح مبین کے معنی عزت وشوکت کو ظاہر کرنے

marfat.com
Marfat.com

والی اور دین اسلام کو غلبہ مرحمت فرمانے والی فتح بھی مروی ہے۔

اور آیہ کریمہ **لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر** کی تفسیر و تشریح میں بکثرت اقوال ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو آپ کی بعثت نبوت سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں واقع ہوئی۔ امام سبکی فرماتے ہیں کہ یہ قول مردود ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاہلیت کی ہوا تک نہ لگی اور یہ کہ آپ قبل از نبوت اور بعد از نبوت معصوم ہیں۔

اور مجاہد نے کہا کہ **ما تقدم** قضیۂ ماریہ میں اور **ما تأخر** حضرت زید کی زوجہ سے عقد کا ارادہ فرمانے کے بارے میں ہے۔ امام سبکی فرماتے ہیں یہ قول باطل ہے اس لیے کہ قضیہ ماریہ اور حضرت زید کی زوجہ کے بارے میں اصلاً ذنب ہے ہی نہیں جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔ زمخشری نے کشاف میں اور تبعیت میں بیضاوی نے بھی اس کو نقل فرمادیا کہ اس سے مراد وہ تمام لغزشیں ہیں جو محل عتاب ہیں۔ امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ قول بھی مردود ہے اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی عصمت ثابت ہے۔ البتہ ایسے صغائر جو ان کے مرتبہ اور شان کو کم نہ کرنے والے ہوں اس میں اختلاف ہے۔

معتزلہ اور بہت سے غیر معتزلہ اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور بعض کے نزدیک مسلک مختار ممانعت ہے اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے قول و فعل کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان سے ایسا فعل کیسے ہوسکتا ہے جو ناشائستہ اور نازیبا ہے۔

اور حشویہ، حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر جرأت و جسارت کرتے ہیں اور وہ ان پر مطلقاً

marfat.com
Marfat.com

تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے (سبب سے) اگلے پچھلے گناہ بخشے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی پچھلی حیات میں بھی اور اگلی حیات میں بھی اپنی عصمت و پناہ میں رکھے۔ یہ قول انتہائی حسن قبول میں ہے۔

بلا شبہ بلغاء نے قرآن کے اسلوب کو بلاغت میں شمار کیا ہے کہ تخفیف و کمی کے مقامات کو لفظ مغفرت، عفو اور توبہ سے قرآن میں کنایہ کیا گیا ہے۔

مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جس جگہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی توبہ و مغفرت کا ذکر فرمایا ہے وہاں ان کی ان لغزش و خطا کا بھی ذکر فرمایا ہے جو ان سے صادر ہوئیں جیسے کہ

حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا

و عصی آدم ربه .

اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔

اور حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں فرمایا:

انی اعظک ان تکون من الجاهلین .

میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ نادان نہ بن۔

اور حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا:

فظن ان لن نقدر علیه.

تو انھوں نے گمان کیا کہ ہم ان پر قابو نہ پاسکیں گے۔

اور حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

فلا تتبع الهوى .

توتم اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو۔

اور حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا:

فوکزہ موسیٰ .

تو موسیٰ نے اس (قبطی) کے گھونسا مارا۔

لیکن سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی شان میں فتح کو مقدم رکھا اور اس کے بعد گزشتہ وآئندہ کے غفران ذنوب کا ذکر فرمایا اور ذنب کو پوشیدہ رکھا۔

شیخ عزیز الدین عبد السلام اپنی کتاب المسمی بہ ''نہایت السئول فیما سخ من تفضل الرسول'' میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام نبیوں پر بکثرت وجوہ فضیلت بخشی ہے۔ پھر انھوں نے ان وجوہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک وجہ یہ بتائی کہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے ہی اگلے پچھلے ذنوب کی مغفرت کی خبر دے دی ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو اس جیسی خبر نہیں دی، بلکہ ظاہر یہ ہے کہ انھیں سرے سے اس سے باخبر کیا ہی نہیں گیا، اسی بنا پر جب عرصات محشر میں امتیں ان سے شفاعت کی درخواست کریں گی تو وہ اپنی لغزشوں کو بیان کریں گے اور اس مقام کی ہیبت سے شفاعت میں پہل کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔ اور جب وہ تمام مخلوق اس مقام میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کریں گی تو حضور فرمائیں گے ہاں یہ میرا ہی کام ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفصیل یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کے لیے پہلے فتح مبین کا اثبات فرمایا

marfat.com
Marfat.com

اس کے بعد مغفرت ذنوب کا ذکر فرمایا، بعد ازاں اتمام نعمت، اثبات ہدایت صراط مستقیم اور نصر عزیز یعنی غالب مدد کا ذکر فرمایا، لہٰذا ثابت اور متعین ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب نہیں ہے بلکہ اس کی نفی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و یتم نعمته علیک.

اور تم پر اپنی نعمتیں تمام و کمال فرمائیں۔

واضح ہو کہ ہر قسم کے فضائل و کمالات اور کرامات و برکات اس کلمہ میں داخل ہیں اور خاص و عام نعمتوں میں سے جتنا کچھ ذکر کیا جائے یا تصور و خیال میں آئے وہ سب اندیشہ و خیال اور عدد و شمار کے محاسبہ سے عاجز و قاصر ہے، اس کے ذکر و بیان سے حال و قال کی زبان گونگی ہے، حیطۂ اظہار و بیان میں جو کچھ ہے وہ سب اجمال ہے اور اس کی تفصیل امکانی قدرت سے باہر ہے۔

فان فضل رسول الله لیس له
حد فیعرب عنه ناطق بفم

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی کوئی حد نہیں ہے کہ بولتے وقت منہ سے اس کا اظہار کیا جائے۔

اور تعمیم نعمت اور دنیوی و اخروی نعمتوں کی شمولیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ دو نعمتوں کا ذکر فرمایا۔

ایک ہدایت صراط مستقیم ہے جو کہ اصل اصول نعیم اور مثمر فوز و فلاح اور لوگوں کی ہدایت ہے کیوں کہ بعثت و رسالت کا یہی مقصد اصلی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

دوسرا دنیوی ہے جس کا مقصد بھی دین ہے جس طرح کہ پہلا ہے اور جو صلاح عالم اور کارخانہ موجودات کے نظام پر منتج ہے۔ چنانچہ فرمایا :

و یھدیک صراطا مستقیما و ینصرک اللہ نصرا عزیزا.

اور تمھیں سیدھی راہ دکھائے اور اللہ تمھاری زبردست مدد فرمائے۔

ابن عطا فرماتے ہیں کہ اس صورت میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے متعدد عظیم نعمتیں جمع فرمائی ہیں۔

ایک کھلی فتح جو اجابت اور قبول کی نشانیوں میں سے ہے۔

دوم مغفرت جو محبت کی علامتوں میں سے ہے۔

سوم اتمام نعمت جو اختصاص کی نشانیوں میں سے ہے۔

چہارم ہدایت جو ولایت کی علامتوں میں سے ہے۔

چنانچہ مغفرت تمام نقائص و عیوب سے تبری و تنزیہ یعنی ہر آلائش سے پاکی و صفائی سے کنایہ ہے اور اتمام نعمت بدرجہ کامل آپ کی تبلیغ و رسالت ہے۔ اور ہدایت، مشاہدہ کی طرف دعوت ہے اور آپ کی شان اتنی بلند فرمائی کہ کوئی چیز قرب حق میں اس مرتبہ سے اونچی و فائق متصور نہیں ہے۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ جلد اول)

ہر قسم کے گناہ سے انبیاء معصوم ہیں

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی عصمت و عفت ثابت کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک استفتاء کے جواب میں فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

جملہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والتسلیم قبل بعثت و بعد بعثت بہر حال عمداً و سہواً کفر وضلالت سے باجماع اہل سنت معصوم ہیں۔ اسی طرح منفرات ذنوب ومحقرات امور سے باجماع، نہ صرف ذنوب بلکہ ہر اس امر سے جو باعث نفرت خلق وننگ وعار وبدنامی ہو اگرچہ اپنا گناہ نہ ہو جیسے جنون وجذام وبرص ودناءت نسب وزنائے امہات وازواج۔

بعد بعثت تمام کبائر سے باجماع اہل سنت معصوم ہیں اور مذہب صحیح وحق ومعتمد میں صغائر سے بھی۔ اور خلاف ضعیف ایسے درجہ سقوط میں ہے کہ قابل اعتداد نہیں بلکہ انصافاً سیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے خلاف پر اجماع صحابہ بتا رہی ہے۔ مجوز نے اس نکتہ سے غفلت کی لہٰذا اس کا قول نادانستہ مصادم اجماع واقع ہوا۔

حق یہ ہے کہ بعد بعثت صدور کبیرہ سہواً سے بھی معصوم ہیں اور سہواً صغیرہ وغیر منفرہ میں اکثر اہل ظاہر جانب تجویز ہیں اور اجماع اہل قلب جانب منع۔ اسے امام ابن حجر مکی وغیرہ نے اختیار فرمایا ہے اور حق یہ ہے کہ نزاع صورت صغیرہ میں ہے ورنہ بحال سہو معنی وحقیقۃ نافرمانی خود ہی مرتفع ہے۔

کفر وضلال ومنفرات سے قبل بعثت بھی معصوم ہیں باقی میں اختلاف ہے اور اس قدر میں شک نہیں کہ وہ ہر عیب وریب سے ہمیشہ منزہ ہیں یہ عصمت مصطلحہ اس وقت ثابت ہو یا نہ ہو۔

(امور تبلیغیہ میں اعتقاد یہ ہے کہ) تبلیغ قولاً ہو یا فعلاً اس میں تعمد مخالفت سے بالارادہ معصوم ہیں اور اقوال تبلیغیہ میں سہو وخطا سے بھی۔ افعال تبلیغیہ میں اختلاف ہے ظاہر ادلہ جواز ہے مگر اس پر تقریر ممکن نہیں بلکہ انتباہ واجب ہے اور ایک جماعت صوفیہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مطلقاً سہو ناجائز مانتے ہیں۔ اس قول کی تفصیل وتاویل فقیر کے الفیوض المکیۃ (حاشیۃ الدولۃ المکیۃ) میں ہے۔

(احکام شریعت حصہ سوم)

marfat.com
Marfat.com

علامہ بغوی نے بعض لوگوں کا قول نقل کیا کہ جو کچھ حضرت یوسف علیہ السلام سے (زلیخا کے تعلق سے) سرزد ہو گیا، گناہ صغیرہ ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے صغائر کا صدور جائز ہے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں یہ بات (یعنی گناہ صغیرہ کی انبیاء کی طرف نسبت) اسی وقت صحیح ہے جب کہ محض صغیرہ کا قرب مراد ہو ارتکاب نہیں۔

فائدہ

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے گناہ صغیرہ کے سرزد ہونے کے بارے میں جو لوگ جواز کے قائل ہیں ان کی تردید میں قاضی عیاض **فصل فی الرد علی من اجاز علیهم الصغائر** کے تحت لکھتے ہیں۔

جن فقہاء و محدثین نے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے گناہ صغیرہ جائز قرار دیا ہے اور جن متکلمین نے ان کی آواز پر لبیک کہی، انھوں نے قرآن پاک کی کئی آیات اور بہت سی احادیث کے ظاہر کو دلیل بنایا۔ لیکن ظاہر کو دلیل بنانے سے کبائر کا جواز اور اجماع کا خلاف لازم آتا ہے اور اس (کبائر) کا کوئی مسلمان بھی قائل نہیں مزید برآں صغائر کے جواز کا قول کس طرح کیا جا سکتا ہے کیوں کہ جن آیات کو دلیل بنایا گیا ہے ان کے معانی میں مفسرین کا اختلاف ہے اور اس کے متقضی میں کئی احتمالات باہم مقابل ہیں۔ نیز اسلاف کے اقوال بھی ان دلائل کے خلاف ہیں پس ان (مجوزین) کا مذہب اجماع بھی نہیں۔ اور ان آیات مستدلہ کے معانی میں زمانہ قدیم سے اختلاف بھی چلا آرہا ہے۔ نیز ان کی بات کے غلط ہونے اور اس کے غیر کی صحت پر دلیل قائم ہے تو اس کا ترک اور صحیح قول کی طرف رجوع واجب ہے۔

marfat.com
Marfat.com

یوسف علیہ السلام بری ہیں

آیت کریمہ و لقد همت به و هم بها کے تحت امام بغوی نے صیغہ مجہول (راوی) کے ساتھ ایک روایت نقل فرمائی کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے باہر تشریف لا کر بادشاہ کے پاس پہنچے اور حضرت زلیخا نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ بات (یعنی قید خانہ سے باہر آنے کے لیے استفسار کیا کہ اب ان عورتوں کا کیا خیال ہے؟) اس لیے کہی تا کہ بادشاہ کو پتہ چل جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں ارتکاب خیانت نہیں کیا۔ اس بات پر حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا اے یوسف (علیہ السلام) کیا اس وقت بھی نہیں جب آپ نے قصد فرمایا؟ آپ نے فرمایا میں اپنے نفس کو بے عیب نہیں بتاتا۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ یہ اس قول کے مطابق ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت زلیخا کا قصد فرمایا حالاں کہ صحیح بات اس کے خلاف ہے۔ (یعنی آپ نے قصد نہیں فرمائی تھا) اور شفا شریف میں اس مسئلہ کی تحقیق ملاحظہ کی جائے۔

ذنوب کا مطلب

امام بغوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے گناہوں کا ذکر عار دلانے کے لیے نہیں بلکہ اپنے انعامات کے اظہار کے لیے فرمایا نیز یہ بتانے کے لیے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ ذنوب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے مراد صورت گناہ ہے ورنہ حقیقۃً گناہ سے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نہایت دور اور منزہ و مبرا ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ارادہ کی دو قسم

و لقد همت به و هم بها الآية کے تحت علامہ بغوی نے بعض محققین کا قول نقل فرمایا کہ ارادہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ارادۂ ثابتہ، یعنی جس میں عزم، رضا وغیرہ پائے جائیں اور اس پر مواخذہ ہے۔

(۲) اختیار و عزم کے بغیر نفس کی خواہش اور اس پر مواخذہ نہیں جب تک کہ عمل نہ ہو یا زبان پر نہ آئے۔

اس ضمن میں علامہ بغوی نے ایک روایت نقل فرمائی جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اگر عمل نہ کرے، ایک نیکی کا ثواب لکھتا ہوں اور اگر اسے عملی جامہ پہنائے تو دس نیکیوں کا ثواب۔ اور اگر برائی کا ارادہ کرے تو جب تک عمل نہ کرے معاف ہے۔ عمل کی صورت میں اسی کے مثل گناہ لکھا جاتا ہے (یعنی ایک گناہ)

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں و هم بها لولا ان رأى برهان ربه الآية میں ارادۂ یوسف علیہ السلام کے بارے میں منقولہ جملہ اقوال میں سے یہ قول نہایت عمدہ ہے۔ (تعلیقات رضا)

نبوت کے بارے میں اعتقاد

شفا شریف میں ہے من دان بالوحدانية و صحة النبوة و نبوة نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به ادعى فى ذلك المصلحة بزعمه او لم يدعها فهو كافر باجماع .

marfat.com
Marfat.com

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا، اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ (الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ)

marfat.com
Marfat.com

پناہ بیکساں ﷺ
سے توسل واستمداد

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ
(المائدہ/۳۵)

marfat.com
Marfat.com

پناہ بے کساں ﷺ سے توسل واستمداد

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنا کر دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اسی کو توسل واستغاثہ وتشفع وغیرہ مختلف الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کے دربار میں وسیلہ بنانا یہ حضرات انبیاء مرسلین کی سنت اور سلف صالحین کا مقدس طریقہ ہے اور یہ توسل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ سے پہلے آپ کی ظاہری حیات میں اور آپ کی وفات اقدس کے بعد تینوں حالتوں میں ثابت ہے۔

ولادت سے قبل توسل

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے دنیا میں آکر باری تعالیٰ سے یوں دعا مانگی کہ:

یا رب اسئلک بحق محمد ان تغفر لی .

اے پروردگار میں تجھ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے معاف فرمادے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کس طرح پہچانا حالاں کہ میں نے ابھی تک ان کو پیدا ابھی نہیں فرمایا۔ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار! جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے بدن میں روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ عرش مجید کے پایوں پر **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے۔ اس سے میں نے سمجھ لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش پر تحریر کرایا ہے وہ یقیناً تیرا سب سے بڑا محبوب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ الصلاۃ والسلام) بیشک تم نے سچ کہا وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں چوں کہ

marfat.com
Marfat.com

تم نے ان کو میرے دربار میں وسیلہ بنایا ہے اس لیے میں نے تم کو معاف کر دیا اور سن لو کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت فرمایا ہے۔

ظاہری حیات اقدس میں توسل

حضرات صحابہ کرام آپ کی مقدس مجالس میں حاضر ہو کر جس طرح اپنی دین و دنیا کی تمام حاجتیں طلب فرماتے ہیں اسی طرح اپنی دعاؤں میں آپ کو وسیلہ بھی بنایا کرتے تھے بلکہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو یہ تعلیم دی کہ وہ اپنی دعاؤں میں رسول کی مقدس ذات کو خداوند تعالیٰ کے دربار میں وسیلہ بنائیں۔

ایک نابینا بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں کہ وہ مجھے عافیت بخشے آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو صبر کر، صبر تیرے حق میں اچھا ہے جب اس نے دعا کے لیے اصرار کیا تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ تم اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا مانگو

اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔

یا اللہ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی، نبی رحمت کا وسیلہ پیش کرتا ہوں یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا ہے، اپنی اس ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ تو میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

اس حدیث کو ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے فرمایا کہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور امام بیہقی و طبرانی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے مگر امام بیہقی نے اتنا اور کہا ہے کہ اس

marfat.com
Marfat.com

نابینا نے ایسا کیا اور اس کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔

دعا نبوی میں وسیلہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جب انتقال ہوا اور ان کی قبر تیار ہو گئی تو خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی قبر کی لحد کھودی پھر اس قبر میں لیٹ کر آپ نے یوں دعا فرمائی کہ

یا اللہ میری ماں (چچی) فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس پر اس کی قبر کشادہ فرما دے بوسیلہ اپنے نبی اور ان نبیوں کے وسیلے سے جو مجھ سے پہلے ہوئے ہیں کیوں کہ تو ارحم الراحمین ہے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچپن میں ابو طالب کی کفالت میں تھے تو حضور کی یہ چچی یعنی ابو طالب کی بیوی فاطمہ بنت اسد آپ کا بڑا خاص خیال رکھتی تھیں یہ اسی احسان کا بدلہ تھا کہ آپ نے ان کو اپنی چادر مبارک کا کفن پہنایا اور خود اپنے دست رحمت سے ان کی قبر کی لحد کھودی اور ان کی قبر میں کچھ دیر لیٹ کر دعا فرمائی۔

واللہ! اس قبر میں قیامت تک رحمت کے پھولوں کی بارش ہوتی رہے گی جس قبر والے پر رحمۃ للعالمین کی رحمت کا اتنا بڑا کرم ہوا۔

وفات اقدس کے بعد توسل

وفات اقدس کے بعد بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی حاجتوں اور مصیبتوں کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی دعاؤں میں وسیلہ بنایا کرتے تھے بلکہ آپ کو پکار کر آپ سے استغاثہ کیا کرتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

بارش کے لیے استغاثہ

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں، وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں ان سے ارشاد فرمایا کہ تم حضرت عمر کے پاس جاکر میرا اسلام کہو اور بشارت دے دو کہ بارش ہوگی اور یہ بھی کہہ دو کہ وہ نرمی اختیار کریں۔ اس شخص نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہوکر خبر دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر روئے پھر کہا اے رب میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اسی چیز میں کہ جس سے میں عاجز ہوں۔

فتح کے لیے آپ کا وسیلہ

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنا خط امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ''مقام یرموک'' میں بھیجا اور سلامتی کی دعا مانگی۔ حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد نبوی سے باہر آئے تو ان کو خیال آیا کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے روضۂ اقدس پر سلام نہیں عرض کیا۔ چنانچہ واپس جاکر جب قبر انور کے پاس حاضر ہوئے تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت عباس وحضرت علی وحضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر تھے۔ حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حضرات سے جنگ یرموک میں اسلام کی فتح کے لیے دعا کی درخواست کی تو حضرت علی وحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی کہ

یا اللہ! ہم اس نبی مصطفیٰ ورسول مجتبیٰ کہ جن کے وسیلہ سے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا

marfat.com
Marfat.com

قبول ہوئی اور خدا نے ان کو معاف فرمادیا۔ ان ہی کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن قرط پر ان کا راستہ آسان کردے اور دور کو نزدیک کردے اور اپنے نبی کے اصحاب کی مدد فرما کر ان کو فتح عطا فرمادے۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اب آپ جایئے، اللہ تعالیٰ حضرت عمر وعباس وعلی وحسن وحسین وازواج نبی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی دعا کو رد نہیں فرمائے گا جب کہ ان لوگوں نے اس کی بارگاہ میں اس نبی کا وسیلہ پکڑا ہے جو اکرم الخلق ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عمر کا دعا میں وسیلہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان کے دور خلافت میں قحط پڑ جاتا تھا تو وہ بارش کے لیے اس طرح دعا مانگا کرتے تھے کہ

یااللہ! ہم تیرے نبی کو وسیلہ بنا کر دعا مانگا کرتے تھے تو اس وقت تو ہم کو بارش دیا کرتا تھا اب ہم تیرے دربار میں تیرے نبی کے چچا (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے ہیں لہٰذا تو ہم کو بارش عطا فرما۔

الغرض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد تابعین وتبع تابعین اور دوسرے سلف صالحین نے ہمیشہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے توسل واستغاثہ کا سلسلہ جاری رکھا اور بحمدہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت میں آج تک اس کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔ (مولف) (سیرت مصطفیٰ)

marfat.com
Marfat.com

استعانت حقیقیہ وغیر حقیقیہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ استعانت حقیقیہ وغیر حقیقیہ میں تفریق کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

استعانت حقیقیہ یہ ہے کہ اسے قادر بالذات و مالک مستقل وغنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول فیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے خود رب العزت تبارک وتعالیٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا و ابتغوا الیہ الوسیلۃ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

امام علامہ خاتم المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبد الکافی سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد واعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کر کے ارشاد فرماتے ہیں

لیس المراد نسبة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی الخلق و الاستقلال بالافعال هذا لا یقصده مسلم فصرف الکلام الیه و منعه من باب التلبیس فی الدین و التشویش علی عوام الموحدین .

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادات نصاب جوہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

فالتوجه و الاستغاثة به صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و بغيره ليس لهما معنى فى قلوب المسلمين غير ذلک و لا يقصد بهما احد منهم سواه فمن لم ينشرح صدره لذلک فليبک على نفسه نسأل الله العافية و المستغاث به فى الحقيقة هو الله و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واسطة بينه و بين المستغيث فهو سبحنه مستغاث به و الغوث منه خلقا و ايجادا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مستغاث به و الغوث منه سببا و كسبا .

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے سوا انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء کی طرف توجہ اور ان سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں۔ اس کے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا ہے نہ قصد کرتا ہے تو جس کا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔ حقیقۃً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اور اس فریادی کے بیچ میں وسیلہ و واسطہ ہیں۔ تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریادرسی یوں ہے کہ مراد کو خلق وایجاد کرے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریادرسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روا ہو۔ (برکات الامداد لاہل الاستمداد)

حضور نے چند قبائل کی مدد فرمائی

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کی حضور والا نے مدد عطا فرمائی

عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتاه رعل و ذكوان و عصية و بنو لحيان فزعموا انهم قد اسلموا و استمدوه على قومهم فامدهم

marfat.com
Marfat.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . الحدیث.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چند قبائل یعنی رعل وذکوان، عصیہ اور بنولحیان آئے اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا اور اپنی قوم پر حضور سے مدد طلب کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی مدد فرمائی۔ (مولف) (برکات الامداد)

وفد ہوازن کی استعانت

جب وفد ہوازن خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اموال واہل وعیال کہ مسلمان غنیمت میں لائے تھے حضور سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا صلیتم الظھر فقولوا انا نستعین برسول اللہ علی المومنین او المسلمین فی نسائنا و ابنائنا.

جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور یوں کہنا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے باب میں۔

نسائی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

حدیث فرماتی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

ایک نابینا نے دعا مانگی

حدیث صحیح وجلیل وعظیم جسے نسائی وترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وطبرانی وحاکم وبیہقی نے سیدنا عثمان

marfat.com
Marfat.com

بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے

اللهم انی اسئلک و اتوجه اليک بنبيک محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه ليقضی لی اللهم فشفعه فی .

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو الٰہی انہیں میرا شفیع کر ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ (نابینا نے ابھی یہ دعا ختم نہیں کی تھی کہ ان کی آنکھیں آ گئیں)

حصن حصین شریف کی بعض روایات میں لتقضی لی بصیغۂ معروف ہے یعنی یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں و فی نسخة بصيغة الفاعل ای لتقضی الحاجة و المعنی تکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی فالاستناد مجازی .

مطلب یہ ہے کہ آپ میرے حصول حاجت کے سبب اور میری مراد برآری کے ولی ہو جائیں میرا اعتماد ووثوق آپ ہی پر ہے۔

ایک حاجت مند کی حاجت برآری

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com
Marfat.com

میں یہی دعا ایک صاحب حاجتمند کو تعلیم فرمائی۔

معجم کبیر امام طبرانی میں یہ حدیث یوں ہے کہ ایک شخص امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لیے حاضر ہوا کرتے امیر المومنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ایت المیضاة فتوضا ثم آت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک و اتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فیقضی حاجتی و تذکر حاجتک و راح الی حتی اروح معک.

وضو کی جگہ جا کر وضو کر پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں دعا کرو کہ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی حاجت کا ذکر کر، پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تمھارے ساتھ چلوں۔

صاحب حاجت نے جا کر ایسا ہی کیا پھر امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوئے دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ بٹھا لیا اور فرمایا کیسے آئے انھوں نے اپنی حاجت عرض کی امیر المومنین نے فوراً روا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کیا اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی اور فرمایا جب کبھی تمھیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا۔

marfat.com
Marfat.com

اب یہ صاحب امیر المومنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے امیر المومنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

و اللہ ما کلمتہ و لکن شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتاہ رجل ضریر تشکی الیہ ذھاب بصرۃ فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات فقال عثمان بن حنیف فو اللہ ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط۔

خدا کی قسم میں نے تو تمھارے بارے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہے یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت حضور سے عرض کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پھر یہ دعائیں پڑھ، عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔ امام طبرانی اس حدیث کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرماتے ہیں و الحدیث صحیح یہ حدیث صحیح ہے۔

ماشاء اللہ کہنے کی بحث

احمد و ابی داؤد نے یوں مختصراً اور ابن ماجہ نے بسند حسن اس طرح مطولاً روایت کی

حدثنا ھشام بن عمار ثنا سفین بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رجلا من المسلمین رای فی

marfat.com
Marfat.com

النوم انه لقى رجلا من اهل الكتاب فقال نعم القوم انتم لو لا انكم تشركون تقولون ما شاء الله و شاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ذكر ذلك للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال اما و الله ان كنت لا عرفها لكم قولوا ما شاء الله ثم ما شاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

یعنی اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا وہ بولا تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان مسلم نے یہ خواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا سنتے ہو خدا کی قسم تمھاری اس بات پر مجھے بھی خیال گزرتا تھا یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث ابن ابی شیبہ وطبرانی وبیہقی وغیرہم نے بھی روایت کی۔

ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا حلف احدكم فلا يقل ما شاء الله و شئت و لكن ليقل ما شاء الله ثم شئت.

جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہیں اللہ اور میں چاہوں ہاں یوں کہے کہ جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

نیز ابن ماجہ واحمد وبغوی وابن قانع وغیرہم نے یہی مضمون طفیل بن سنجرہ برادر مادری ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ اور مسند امام احمد میں بسند حسن صحیح یوں ہے کہ انھیں خواب میں کچھ یہوی ملے انھوں نے ابنیت عزیر علیہ الصلاۃ والسلام ماننے کا ان پر اعتراض کیا انھوں نے کہا تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر کچھ نصاریٰ ملے ان سے بھی

marfat.com
Marfat.com

ابنیت مسیح کے جواب میں یہی سنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خواب عرض کیا حضور نے خطبے میں بعد حمد وثنائے الٰہی فرمایا

انکم کنتم تقولون کلمة کان یمنعنی الحیاء منکم ان انهاکم انها لا تقولوا ما شاء الله و ما شاء محمد.

تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے مجھے تمھارا لحاظ روکتا تھا کہ تمھیں اس سے منع کردوں یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سنن نسائی میں بسند صحیح بطریق مسعر عن معبد بن خالد عن عبداللہ بن یسار قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے

ان یهودیا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال انکم تند دون و انکم تشرکون تقولون ما شاء الله و شئت و تقولون و الکعبة فامرهم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارادوا ان یحلفوا ان یقولوا و رب الکعبة و یقول احد ما شاء الله ثم شئت.

یعنی ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔ اور کعبے کی قسم کھاتے ہو اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم۔ یہ حدیث سنن بیہقی میں بھی ہے۔

نیز ابن سعد نے طبقات اور طبرانی معجم کبیر میں بطریق مسعر اور ابن مندہ نے بطریق

marfat.com
Marfat.com

المسعودی عن معبد الجدلی عن ابن یسار الجھنی عن قتیلة الجھنیة رضی اللہ تعالیٰ عنھا روایت کی اور امام احمد نے مسند میں اس طریق مسعودی سے بسند صحیح یوں روایت فرمائی

حدثنا یحیی بن سعید ثنا یحیی المسعودی ثنی معبد بن خالد عن عبد اللہ بن یسار عن قتیلة بنت صیفی الجھنیة قالت اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال یا محمد نعم القوم انتم لو لا انکم تشرکون قال سبحان اللہ و ما ذاک قال تقولون اذا حلفتم و الکعبة قالت فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شیئا ثم قال انه قد قال فمن حلف فلیحلف برب الکعبة قال یا محمد نعم القوم انتم لو لا انکم تجعلون للہ ندا قال سبحان اللہ و ما ذاک قال تقولون ما شاء اللہ و شئت قالت فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم شیئا قال انه قد قال ما شاء اللہ فلیفصل بینھما ثم شئت.

یعنی یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیے فرمایا سبحان اللہ یہ کیا؟ کہا آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی پھر فرمایا یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے... یہودی نے عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھہرایئے فرمایا سبحان اللہ یہ کیا؟ کہا آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور چاہو تم ۔ اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا بعد میں فرمادیا اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم ۔

marfat.com
Marfat.com

مشیت ذاتیہ وعطائیہ

اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابہ کرام نام الٰہی عز جلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے گا مگر از آں جا کہ طریق ادب سے اقرب وانسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ ومشیت عطائیہ میں فرق مراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی کو توہم مساوات نہ گزرے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمے پر خیال گزرتا تھا پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں معنی حق وصدق انھیں ملحوظ ہیں محبت خدا اور رسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک وتوسل انھیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعاً ممنوع نہیں کہ واؤ مطلق جمع کے لیے ہے نہ مساوات، نہ معیت کے واسطے لہٰذا منع نہ فرماتے تھے جب اس یہودی نے معاذ اللہ شرک کا الزام دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے۔مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معناً تو قطعاً صحیح تھی لہٰذا اس کافر کے کہنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رؤیائے صادقہ القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھہرا ہے بدل دیا جائے جس طرح رب العزت جلا جلالہ نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا کہ یہود عنود اسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ انظرنا کہنے کا ارشاد ہوا تھا اور لہٰذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض نہ ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انھیں یہود ونصاریٰ کو معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفان کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ

marfat.com
Marfat.com

پھر اس کا رسول چاہے تو کام ہوگا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان یہود ونصاریٰ کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا۔

شیخ محقق قدس سرہ نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا۔

دریںجا غایت بندگی وتواضع وتوحیدست زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در غیر خود اسناد مشیت اگر چہ بطریق تاخر وتبعیت باشد تجویز کرد اما در حق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بہ پروردگار تعالیٰ انتہائے بےتوہم شرکت۔

یعنی اس جگہ انتہائے بندگی اور تواضع اور توحید ہے کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریم کے علاوہ مشیت کی نسبت کو جائز قرار دیا اگر چہ یہ تاخر وتبعیت کے طریقے پر ہو مگر اپنے لیے اس پر بھی راضی نہ ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے مشیت کی نسبت اس طرح کرنے کا حکم فرمایا جس میں شرکت کا وہم وشائبہ نہ ہو۔ (مولف)

علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف ودقیق کی طرف اشارہ کیا کہ

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راس الموحدین و مشیتہ معمورۃ فی مشیئۃ اللہ تعالیٰ و مضمحلۃ فیھا.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے۔

اقول: تقریر اس اشارۂ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واو سے ہو خواہ ثم خواہ کسی حرف سے، معطوف و معطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے بلکہ ثم بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ان کی مشیت بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت خدا بعینہ ان کی مشیت، اور عطف کر کے کہیئے تو دوئی سمجھی جائے گی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور رسول کی مشیت اور۔ لہٰذا یہاں عطف کے لیے ارشاد نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آ جائے گا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عام الرمادہ

خلافت فاروقی میں ایک سال مدینہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سال۔ امیر المومنین عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام

سلم اما بعد فلعمری یا عمر و ما تبالی اذا شبعت انت و من معک ان اهلک انا و من معی فیاغوثاه ثم یا غوثاه و یردد قوله .

سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو پہنچ اور اس کلمہ کو بار بار تحریر فرمایا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے

اما بعد فیا لبیک ثم یا لبیک و قد بعثت الیک بعیرا اولها عندک و آخرها عندی و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته .

بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے

marfat.com
Marfat.com

حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس، اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں، یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں تھا اور پچھلا مصر میں سب پر اناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرما دیے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ۔ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجالائے۔

اسے ابن خزیمہ نے صحیح میں، حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سنن میں اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عبد الحکم نے لیث بن سعد سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

محبوبانِ خدا کی مشکل کشائی

انبیاء واولیاء وصلحاء کی مشکل کشائی سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ عہود محمدیہ میں فرماتے ہیں **کل من کان متعلقا بنبی او رسول او ولی فلا بد ان یحضر و یاخذ بیدہ فی الشدائد۔**

جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی وولی اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اس کی دستگیری فرمائیں گے۔ (فتاویٰ افریقہ)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عمر کا توسل

صحیح بخاری میں ہے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی انا نتوسل الیک بعم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسقنا.

الٰہی ہم تیری طرف توسل کرتے ہیں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ باران رحمت بھیج۔ (ذیل المدعا لاحسن الوعاء)

حضور سے مسلمان کا توسل

ہر صاحب ایمان کا عقیدہ ہے کہ حضور اپنی امت کی دست گیری اور حاجت مند کی حاجت روائی فرماتے ہیں اور اہل ایمان وقت حاجت حضور کو پکارتے اور وسیلہ بناتے ہیں، امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں :

مسلمان کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل رچا ہوا ہے اس کی کوئی دعا توسل سے خالی نہیں ہوتی اگرچہ بعض وقت زبان سے نہ کہے۔

مولانا قدس سرہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں :

اے بسا نا وردہ استثنا بگفت
جان او با جان استثنا ست حقت

(فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۴۶۰)

امام احمد رضا بریلوی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

حق جل وعلا عز مجدہ کی طرف اس کے محبوبوں سے توسل محمود و مقصود و سنت ماثورہ و طریقہ ماموره

marfat.com
Marfat.com

اور ہنگام توسل ان کی جانب توجہ درکار یہاں تک کہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی نے سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا دعا میں قبلہ کی طرف منہ کروں یا مزار مبارک حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف فرمایا۔

و لم تصرف وجهک عنه و هو وسیلتک و وسیلة ابیک آدم علیه الصلاة و السلام الی الله تعالیٰ یوم القیامه بل استقبله و استشفع به فیشفعک الله تعالیٰ .

کیوں اپنا منہ ان سے پھیرتا ہے وہ قیامت کو تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہیں بلکہ انھیں کی طرف منہ کر اور شفاعت مانگ کہ اللہ تعالیٰ تیری درخواست قبول فرمائے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

اور سوال حاجت سے پہلے دو رکعت نماز کی تقدیم مناسب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **استعینوا بالصبر و الصلاة** (صبر اور نماز سے مدد طلب کرو) پھر کامل اکسیر یہ ہے کہ کسی محبوب خدا کے قریب جایئے اسی طرف حق جل وعلا نے قرآن عظیم میں ہدایت فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے۔

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاء وک فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما.

اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کے لیے استغفار کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

سبحان اللہ! خدا ہر جگہ سنتا ہے اور بے سبب مغفرت فرماتا ہے مگر ارشاد یوں ہوتا ہے کہ گناہ گار بندے تیری خدمت میں حاضر ہو کر ہم سے دعائے بخشش کریں اور قدیما و حدیثا علماء و صلحا اس آیہ کریمہ کو

marfat.com
Marfat.com

زمانۂ حیات و وفات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عام اور حاضری مزار مبارک کو حاضری مجلس اقدس کی مثل سمجھا کیے اور اوقات زیارت میں یہی آیہ کریمہ تلاوت کر کے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہے۔

اس مضمون کی بہت روایات وحکایات مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ ومدارج النبوۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب وخلاصۃ الوفا فی اخبار المصطفیٰ وغیرہا تصانیف علماء میں مذکور ومشہور بعض ان سے حضرت مقدام المحققین خدمت والد قدس سرہ الماجد (حضرت علامہ نقی علی رضا خان بریلوی والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی) نے سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں ذکر کر کے اس مسئلے کا اثبات فرمایا من شاء فلیتشرف بمطالعتہ۔

اسی طرح بہت علماء مصنفان مناسک باب زیارت شریفہ مدینہ طیبہ میں وقت حاضری اس آیت کو پڑھ کر استغفار کا حکم دیتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۳۸۔ انہار الانوار)

حضور عالم کی مدد فرماتے ہیں

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں

لانہ الممد لھم اذ ھو الوارث للحضرۃ الالھیۃ و المستمد منھا بلا واسطۃ دون غیرہ فانہ لا یستمد منھا الا بواسطتہ و لا یصل لکامل منھا شی الا و ھو من بعض مددہ و علی یدیہ۔

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اس لیے کہ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں اور تمام عالم مدد الٰہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے تو جس

marfat.com
Marfat.com

کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

ہمزیہ شریف میں ارشاد فرمایا :

كل فضل في العالمين فمن فضل

النبي استعارة الفضلاء

جہان والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کو لی ہے۔

شرح سیدی عثماوی میں ہے

نعمتان ماخلا موجود عنهما ، نعمة الا يجاد و نعمة الامداد ، هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الواسطة فيهما اذ لو لا سبقت وجوده ما وجد موجود و لولا وجود نوره في ضمائر الكون لتهدمت دعائم الوجود فهو الذى وجد اولا و له تبع الوجود و صار مرتبطا به لا استغناء له عنه .

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں ،نعمت ایجاد و نعمت امداد ،اوران دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہوتو وجود کے ستون ڈھے جائیں ،تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہان حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔ (صلاۃ الصفانی نورالمصطفیٰ)

حضور کے توسل سے دشمن پر فتح

ابن عساکر سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

marfat.com
Marfat.com

لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی آدم فمن بعدہ و لم تزل الامم تتبا شربہ و تستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امتہ و فی خیر قرون و فی خیر اصحاب و فی خیر بلد.

ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد کے سب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے پیشین گوئی فرماتا رہا اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون و بہترین اصحاب و بہترین بلاد میں ظاہر فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور اس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے :

و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین .

یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔

علماء فرماتے ہیں جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے۔

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی آخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التوراۃ .

الٰہی ہمیں مدد دے ان پر صدقہ اس نبی آخر الزماں کا جس کی نعت ہم توریت میں پاتے ہیں۔

اس دعا کی برکت سے انھیں فتح دے جاتی۔ (تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

marfat.com
Marfat.com

وسیلہ حضور سے آدم کی توبہ قبول ہوئی

حاکم بیہقی طبرانی آجری ابونعیم ابن عساکرامیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی اے رب میرے صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما رب العالمین نے فرمایا تو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیوں کر پہچانا عرض کی جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سراٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو میں تیری مغفرت نہ کرتا نہ تجھے بناتا۔

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی :

رایت فی کل موضع من الجنة مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انه اکرم خلقک علیک .

میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔ **(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)**

مواہب میں مروی ہے :

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے باہر آئے ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا عرض کی الٰہی یہ محمد کون ہے؟ فرمایا :

marfat.com
Marfat.com

هذا ولدک الذی لولاه ما خلقتک .

یہ تیرا بیٹا ہے یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا عرض کی الٰہی اسی بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما، ارشاد ہوا اے آدم اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔ (تجلی الیقین)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی

یا رب اسئلک بحق محمد ان غفرت لی .

الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔

ارشاد ہوا اے آدم تو نے محمد کو کیوں کر پہچانا حالاں کہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا عرض کی الٰہی جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا اله الا الله محمد رسول الله تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے فرمایا :

صدقت یا آدم انه لا حب الخلق الی و اذ سألتنی بحقه فقد غفرت لک و لولا محمد ما خلقتلک (زاد الطبرانی) وهو آخر الانبياء من ذريتک .

اے آدم تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

حضور کے توسل سے معافی چاہنا

بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما.

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل، فریاد، استغاثہ، طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔ (جزاء اللہ عدوہ بإباۂ ختم النبوۃ)

وسیلہ، جنت کی ایک منزل ہے

احمد مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباد الله و ارجوا ان اکون انا هو فمن سأل لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة .

اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایاں نہیں میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مختصر میں ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وسیلہ کیا ہے فرمایا:

اعلیٰ درجة فی الجنة لا ینالها الا رجل واحد ارجوا ان اکون هو .

(وسیلہ) بلندترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

علماء فرماتے ہیں خدا اور رسول جس بات کو بکلمہ امید وترجی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے۔

(تجلی الیقین)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں استمداد و استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری للہ یہ بوجھ اتار آقا

marfat.com
Marfat.com

میں دور ہوں تم تو ہو میرے پاس　　سن لو میری پکار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہوگا　　تم سا نہیں غم گسار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی　　ڈوبا ڈوبا اتار آقا
اتنی رحمت رضا پہ کر لو　　لا یقربہ البوار آقا

●

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

●

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

●

میرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

●

صدقہ اپنے بازوؤں کا المدد　　کیسے توڑیں یہ بت پندار ہم
دم قدم کی خیر اے جان مسیح　　در پہ لائے ہیں دل بیمار ہم
اپنی رحمت کی طرف دیکھیں حضور　　جانتے ہیں جیسے ہیں بدکار ہم

marfat.com
Marfat.com

•

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

•

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

•

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا
اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو
وفور شان رحمت کے سبب جرأت ہے اے پیارے
نہ رکھ بہر خدا شرمندہ عرض بے تامل کو

•

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

•

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

marfat.com
Marfat.com

•

عاصیو. تھام لو دامن ان کا وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے
سنیو ان سے مدد مانگے جاؤ پڑے بکتے رہیں بکنے والے

•

مانگ من مانتی منہ مانگی مرادیں لے گا
نہ یہاں نا ہے نہ منگتا سے یہ کہنا کیا ہے

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

•

نہ کیوں کر کہوں یاحبیبی اغثنی
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

•

بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے
التجا و استعانت کیجیے

•

شر خیر شور سور شرر دور نار نور
بشری کہ بارگاہ یہ خیر البشر کی ہے
مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہوں کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

marfat.com
Marfat.com

بے ان کے واسطے کہ خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

•

جالوں پہ جال پڑ گئے للـــــہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

•

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمھاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

•

بہر خدا مرہم بنہ از کار من بکشا گرہ　　فریاد رس دادے بدہ دستے بما افتادگاں
مولا ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم　　مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں

•

یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن
یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن
یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
یا امان الخائفین یا ملتجیٰ امداد کن

•

تم سے غم کو کیا تعلق　　بے کسوں کے غم زدا ہو

marfat.com
Marfat.com

تمے وسیلے سب نبی تم اصل مقصود ہدیٰ ہو

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس ۔۔۔ کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ۔۔۔ ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

ندائے یارسول اللہ ﷺ

نعرہ کیجیے یا رسول اللہ کا
مفلسو سامان دولت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء

یاوہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی

(القرآن)

marfat.com
Marfat.com

ندائے یارسول اللہ ﷺ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جو قدر و منزلت اور اعزاز و اکرام ہے اس کا اثر ہے یہ کہ حق تعالیٰ ندا کے وقت آپ کو وصف نبوت و رسالت کے ساتھ مخاطب فرماتا ہے چنانچہ یا ایھا النبی ، یا ایھا الرسول (اے نبی، اے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور دیگر تمام نبیوں کو ان کے ناموں کے ساتھ یاد فرمایا ہے چنانچہ فرمایا یا آدم ، یا نوح ، یا موسیٰ ، یا عیسیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا ایھا المزمل (اے جھرمٹ مارنے والے) یا ایھا المدثر (اے چادر اوڑھنے والے) جیسے محبت آمیز الفاظ سے مخاطب فرماتا ہے ارباب ذوق اور اہل محبت پر ظاہر ہے کہ اس میں کتنی محبت، پیار اور مہربانی جلوہ گر ہے۔ (مولف) (مدارج النبوۃ اول)

مقربین کو وسیلہ بنانا

امام احمد رضا بریلوی سے سوال ہوا کہ یارسول اللہ یا ولی اللہ یا علی مشکل کشا کہنا اور انبیاء و اولیاء سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

آپ نے فرمایا:

جائز ہے جب کہ انھیں بندۂ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انھیں باذن الٰہی والمدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کرے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اللہ عزوجل کے دیے بغیر کوئی ایک حبہ نہیں دے سکتا، ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک نہیں ہلا سکتا، اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے اس کے خلاف کا ان پر گمان محض بدگمانی و حرام ہے اور ایسے سچے اعتقاد کے ساتھ ندا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔

(احکام شریعت حصہ اول)

marfat.com
Marfat.com

نام پاک سے ندا کا حکم

حضور اقدس انیس بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا کرنے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں :

علماء تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔ بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے **یا محمد انی توجهت بک الی ربی** تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ یا نبی اللہ کہنا چاہئے۔

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین۔ الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے :

نص العلماء ان الرواية ان جاء ت فی دعاء مثلا کدعاء التوجة الذی لقنه ضريرا فابصر بندائه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باسمه فليبد له بنحو یا رسول الله ، فان دعاء ه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باسمه الکريم حرام .

اقول و قد نص فقهاء نا بمنع الولد من دعاء والديه و المراء ة من نداء زوجها بالاسماء فرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احق .

علماء فرماتے ہیں کہ اگر کسی دعا میں (یا محمد) مروی ہو جیسے ایک نابینا صحابی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے توجہ (یعنی یا محمد انی توجهت بک الخ) کی تعلیم دی تو وہ صحابی حضور کو ندا کرنے کے سبب سے انکھیارے ہو گئے یعنی انھیں آنکھیں عطا ہو گئیں تو اس کی جگہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ، کہنا چاہئے اس

marfat.com
Marfat.com

لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ فقہاء کرام اولاد کو والدین کا نام اور عورت کو شوہر کا نام لے کر کارنے کو منع فرماتے ہیں تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادب وتکریم کے زیادہ مستحق ہیں یعنی حضور کا اسم گرامی لے کر پکارنا بدرجہا اولیٰ منع ہے۔ (مولف) (المعتمد المستند ۱۳۹)

یا کے ذریعہ ندا کا ثبوت

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ

نماز کے بعد یا اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرنا اور الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا:

کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل (گمراہ، گمراہ گر) جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل درکار ہو وہ شفاء السقام، امام علامہ بقیۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی سبکی۔ والمواہب اللدنیہ، امام احمد قسطلانی شارح صحیح بخاری، وشرح مواہب علامہ زرقانی، ومطالع المسرات علامہ فاسی ومرقاۃ شرح مشکوٰۃ علامہ قاری، ولمعات، اشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب ومدارج النبوۃ تصانیف شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی۔ وافضل القریٰ شرح ام القریٰ، امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب کلام علماء کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ العزیز العلام رجوع لائے یا فقیر (امام احمد رضا) کا رسالہ "الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال" مطالعہ کرے۔ یہاں فقیر بقدر ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے۔

حدیث مذیل بطرز گراں بہا صحیح جسے امام نسائی وامام ترمذی وابن ماجہ وحاکم وبیہقی وامام الائمہ ابن

marfat.com
Marfat.com

خزیمہ وابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے ان کی تصحیح کو مسلم ومقرر رکھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے

اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لیقضی لی اللھم فشفعه فی .

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، تیرے رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

عثمان غنی کی حاجت روائی

امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے :

ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حاجة له و کان عثمان لا یلتفت الیه و لا ینظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه فشکی ذلک الیه فقال له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه ایت المیضاة فتوضا ثم ایت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک و اتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی لیقضی حاجتی و تذکر حاجتک و رح الی حتی اروح معک فانطلق الرجل صنع ما قال قاله .

marfat.com
Marfat.com

ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجاء البواب حتی اخذہ بیدہ فادخلہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاجلسہ معہ علی الطنفسۃ و قال لہ ما حاجتک فذکر حاجتہ فقضاھا ثم قال ما ذکرت حاجتک حتی کانت ھذہ الساعۃ و قال ما کان لک من حاجۃ فاتنا ثم ان الرجل خرج من عندہ فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ جزاک اللہ خیرا ما کان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی کلمتہ فی فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واللہ ما کلمتہ۔

ولکن شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتاہ رجل ضریر فشکی الیہ ذھاب بصرہ فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایت المیضاۃ فتوضأ ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فواللہ ما فرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانہ لم یکن بہ ضر قط۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لیے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی، انھوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ، الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمایئے اور اپنی حاجت ذکر کر کے پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں حاجت مند نے کہ (وہ بھی صحابی یا لااقل کبار تابعین سے تھے) یوں ہی کیا۔

پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا مطلب پوچھا عرض کی فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا کہ اتنے دنوں میں تم نے

marfat.com
Marfat.com

اپنا مطلب آج بیان کیا، پھر فرمایا جو حاجت تمھیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تمھیں جزائے خیر دے امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تمھارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا تھا۔

مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یوں ہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آ گیا گویا وہ کبھی اندھا نہ تھا۔

ابن عمر کا پاؤں کھل گیا

امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں والحدیث صحیح امام بخاری کتاب الادب المفرد اور امام ابن السنی اور امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں

ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت .

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا کسی نے کہا انھیں یاد کیجیے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت ابن عمر نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔

امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الاذکار میں اس کا مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل فرمایا کہ ان کا بھی پاؤں سو یا تو یا محمداہ کہا اچھا ہو گیا۔ اور یہ امر دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا اہل مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں هذا مما تعاهده اهل المدينة

اہل مدینہ نے اس عہد کی تجدید کی ہے۔

بلال بن حارث کو بشارت

حضرت بلال بن حارث مزنی سے قحط عام الرمادہ میں کہ بعد خلافت فاروق ۱۸ھ میں واقع ہوا ان کی قوم بنی مزنیہ نے درخواست کی کہ مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے۔ انھوں نے اصرار کیا آخر ذبح کی کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر بشارت دی اسے کامل میں ذکر کیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن ہذلی کی ٹوپی

امام مجتہد فقیہ کامل عبدالرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور اجلہ تبع تابعین اور اکابر تبع تابعین و اکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ سر پر ٹوپی رکھتے جس میں لکھا ہوا تھا محمد یا منصور اور ظاہر ہے کہ القلم احد اللسانین قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے۔

ہشیم بن جمیل انطاکی کہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں انھیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں

ورأيته على راسه قلنسوة اطول من ذراع مكتوب فيها محمد يا منصور.

میں نے انھیں اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر پر گز بھر کی ٹوپی تھی جس میں لکھا تھا محمد یا منصور اسے تہذیب التہذیب وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تین اولیاء کی حکایت

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایت میں تین اولیاء عظام کا عظیم الشان واقعہ بسند مسلسل روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنان شام تھے کہ ہمیشہ راہ خدا میں جہاد کرتے تھے

فاسرهم الروم مرة فقال لهم الملک انی اجعل فیکم الملک و ازوجکم بناتی و تدخلون فی نصرانیة فابوا و قالوا یا محمداه .

یعنی ایک بار نصارائے روم انھیں قید کر کے لے گئے بادشاہ نے کہا کہ میں تمھیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ انھوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہ .

بادشاہ نے تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر بچالیا (یعنی جب تیسرے کو دیگ کے قریب لایا گیا تو بادشاہ کے ایک درباری کو رحم آ گیا اور اس نے کہا اے بادشاہ اس کو چالیس دنوں کی مہلت دیجیے میں اس کو بہلا پھسلا کر نصرانی بنالوں گا، درباری اس مجاہد کو اپنے گھر لایا اور خوبصورت جوان لڑکی کو اس کے پاس رکھ دیا تاکہ وہ لڑکی اس مجاہد کو اپنے حسن پر فریفتہ کر کے اس کو نصرانی بنالے۔ مگر یہ متقی مجاہد دن بھر روزہ رکھتا اور ساری رات نوافل پڑھتا۔ درباری کی لڑکی اس مجاہد کے تقوی اور عبادت سے اس قدر متأثر ہوگئی کہ وہ اس مجاہد پر خود عاشق ہوگئی اور کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہوگئی، اور رات کو دو گھوڑے لا کر مجاہد سے کہا کہ چلو ہم دونوں اس شہر سے دور نکل جائیں اور وہاں ہم نکاح کر کے ایک ساتھ رہیں۔ (مولف) (نورانی تقریریں۔ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی)

وہ دونوں (شہید) چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمھاری شادی میں شریک ہونے کے لیے بھیجا ہے۔ انھوں نے حال پوچھا فرمایا

ما كانت الا الغصة (الغوطة) التی رأیت حتی خرجنا فی الفردوس.

marfat.com
Marfat.com

بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت الفردوس میں تھے۔

امام ابن جوزی فرماتے ہیں:

کانوا مشھورین بذلک معروفین بالشام فی الزمن الاول.

یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف ہے۔

پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے ازاں جملہ یہ بیت ہے۔

سیعطی الصدقین بفضل صدق
نجات فی الحیات و فی الممات

قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات وموت میں نجات بخشے گا۔

یہ واقعہ عجیب نفیس روح پرور ہے میں اسے بخیال تطویل مختصر کر گیا تمام وکمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے۔ جو چاہے اس کا مطالعہ کرے۔ یہ واقعہ طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے۔ جیسا کہ روایت میں خود اس کا ذکر موجود ہے۔ اور طرطوس میں ایک شہر ہے یعنی دارالسلام کی سرحد کا شہر، جسے خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آباد کیا۔ جیسا کہ امام سیوطی نے اسے تاریخ الخلفاء میں بیان کیا ہے۔ ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین وتبع تابعین تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لا اقل تبع تابعین سے تھے۔

یا کے ذریعہ استمداد

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں:

و صلی علیک اللہ یا خیر خلقہ ۔۔۔ ویا خیر ما مول و یا خیر واھب

marfat.com
Marfat.com

و یا خیر من یرجی لکشف رزیۃ — و من جودہ قد فاق جود السحائب

و انت بخیر من ھجوم مصیبۃ — اذا انشبت فی القلب شر المخاطب

اورخود اس کی شرح اور ترجمہ میں کہتے ہیں :

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین خلق خداوندی بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد از وازالہ مصیبتے و اے بہترین کسیکہ سخاوت او رزیادہ ست از باراں ابر ہا گواہی میدہم کہ تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخالاند در دل بدترین چنگال ہا۔ اھ ملخصا۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں گڑ گڑا کر دعا کرتا ہوں کہ اے مخلوق خدا میں سب سے افضل و بہترین تجھ پر رحمت خداوندی نازل ہو۔ اے افضل و اکمل جو شخص تجھ سے کسی چیز کی امید رکھتا ہے تو تو عطا کرتا ہے۔ اے مخلوق میں سب سے اعلیٰ و بالا جو شخص تجھ سے (مصیبتوں سے) نجات کی امید رکھتا ہے تو اس کی مصیبتوں کا ازالہ کرتا ہے۔ اے مخلوق میں سب سے برتر جو شخص کہ تجھ سے سخاوت کی امید رکھتا ہے تو سخاوت کے بادل گواہی دیتے ہیں تو مصیبتوں کے ہجوم سے نجات دیتا جس وقت کہ بدترین لوگ دل میں مصیبتوں کے کانٹے چبھوتے ہیں۔

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں :

ذکر بعض حوادث زماں کہ دراں حوادث لابدست از استمداد بروح آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کچھ ایسے زمانے کے حوادث ہیں کہ اس میں حادثات ضروری ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح سے استمداد سے رفع ہو جاتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

یہی شاہ صاحب مدحیہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں

ینادی ضارعا بخضوع قلب و ذل و ابتهال والتجاء

رسول الله یا خیر البرایا نوالک ابتغی یوم القضایا

اذا ما حل خطب مدلهم فانت الحصن من کل البلاء

الیک توجهی وبک استنادی و فیک مطامعی و بک ارتجائی

اور خود ہی اس کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں:

فصل ششم در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود بہ باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوق عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید و کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من۔ اھ ملخصاً

تضرع وانکساری، التجاء واخلاص اور خشوع وخضوع سے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ واکمل التحیات و التسلیمات کو پکارے کہ اے رسول خدا اے بہترین مخلوقات ہم قیامت کے دن تیری عطا چاہتے ہیں جس وقت مشکلات اور بلائیں گھیرے ہوں تیری پناہ میں رہوں۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ ہی سے امیدیں وابستہ رکھتا ہوں۔

اس بحث کے اختتام پر امام احمد رضا بریلوی نے ندا کا جواز التحیات سے ثابت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

التحیات سے ندا کا ثبوت

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنے کے عمدہ دلائل سے، التحیات ہے جسے ہر نمازی

marfat.com
Marfat.com

نماز کے دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے تو یہ عجیب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک و داخل ہے۔ اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانۂ اقدس سے ویسی ہی چلی آتی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ندا، حاشا وکلا شریعت مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے۔ جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں نہیں نہیں بلکہ قطعاً یہی درکار ہے التحیات للہ و الصلوات و الطیبات سے حمد الٰہی کا قصد رکھے اور السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں ۔سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے :

لا بد ان یقصد بالفاظ التشهد معانیها التی وضعت لها من عنده کما قد یحی اللہ و یسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی نفسه و علی اولیاء اللہ .

الفاظ تشہد کے معنی موضوع لہا کا قصد ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ذات اقدس اور اولیاء اللہ پر تحیت وسلام نازل فرماتا ہے۔

تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے:

و یقصد بالفاظ التشهد معانیها مرادة له (علی وجه الانشاء) کانه یحی اللہ تعالیٰ و یسلم علی نبیه و علی نفسه و علی اولیائه (لا الاخبار) عن ذلک ذکره فی المجتبیٰ .

marfat.com
Marfat.com

الفاظ تشہد سے اس کے مرادی معنی کا قصد کرے (بطور انشاء نہ بطور خبر) گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی وذات اقدس اور اولیاء اللہ پر تحیت وسلام نازل فرماتا ہے اسی کا مجتبیٰ میں ذکر ہے۔

علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں فرماتے ہیں:

یقصد معانیه مرادة علی انه ینشاء ها تحیة و سلاما منه .

اس معنی مراد کا اس طرح قصد کرے کہ اس ذات نبی پر تحیت وسلام کا انشاء ہو۔ اسی طرح بہت علماء نے تصریح کی۔

اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گڑھتے ہیں، صلاۃ وسلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں تو ان میں ندا جائز اور ان کے ماوراء میں ناجائز، حالاں کہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود وسلام ہی نہیں بلکہ امت کے تمام افعال واعمال روزانہ دو وقت سرکار عرش وقار حضور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیے جاتے ہیں۔ احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقاً اعمال حسنہ وسیئہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور یوں ہی تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور والدین واعزہ واحباب سب پر عرض اعمال ہوتی ہے۔ فقیر نے اپنے رسالہ (''سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ'' میں وہ سب حدیثیں جمع کی تھیں یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام جلال عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

لیس من یوم الا و تعرض علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعمال امته غداة و عشیا فیعرفهم بسیماهم و اعمالهم.

یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال امت ہر صبح وشام پیش نہ

marfat.com
Marfat.com

کیے جاتے ہوں تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اوران کے اعمال دونوں وجہ سے ہے۔

(انوارالانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ)

عمر فاروق کی ندا

یا کے ذریعہ ندا کرنے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی تحریر نے فرمایا ہے :

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کے بعد امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور والا کو ندا کر کے **بابی انت وامی یا رسول اللہ** میرے ماں باپ حضور پر قربان یارسول اللہ، کہہ کر حضور کے فضائل جلیلہ وشمائل جمیلہ عرض کرنا، کہ اللہ عزوجل کے نزدیک حضور کا مرتبہ اس حد کو پہنچا کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی **لا اقسم بھذا البلد** .

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۰۰ ۔ منیر العین)

نام پاک لے کر خطاب کی ممانعت

امت مرحومہ پر نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا حرام ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا.

رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

کہ اے زید، اے عمرو، بلکہ یوں عرض کرو **یا رسول اللہ ، یا نبی اللہ ، یا سید المرسلین ، یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین . صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم .**

ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی :

marfat.com
Marfat.com

قال کانوا یقولون یا محمد یا ابا القاسم فنهاهم الله عن ذلک اعظاما لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا یا نبی الله یا رسول الله .

یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جاتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہا کرتے۔

بیہقی امام علقمہ و امام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری و امام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی :

لا تقولوا یا محمد و لکن قولوا یا رسول الله ، یا نبی الله .

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہو۔

والہٰذا علماء تصریح فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہ ادب سے تجاوز کرے۔

بلکہ امام زین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا، اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے **یا محمد انی توجهت بک الی ربی** تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ کہنا چاہیئے حالانکہ الفاظ دعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔ (تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی یارسول اللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں :

نعرہ کیجیے یا رسول اللہ کا مفلسو! سامان دولت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے

•

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

•

بکار خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ — پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے — توئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر رانی و گر خوانی غلامم انت سلطانی — دگر چیزے نمی دانم اغثنی یا رسول اللہ
چوں محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد — بجویم از تو درمانم اغثنی یا رسول اللہ

رضایت سائل بے پرتوئی سلطان لا تنہر
شہا بہر ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

اللہ ورسول کی طرف توبہ ورجوع

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

marfat.com
Marfat.com

يا ايها الذين آمنوا توبوا الى الله توبة نصوحا

اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے

(التحریم/۸)

marfat.com
Marfat.com

اللہ ورسول کی طرف توبہ ورجوع

جو بارگاہ رب ذوالجلال کا گنہ گار ہے وہ بارگاہ رسالت کا نافرمان وعصیاں شعار ہے اگر کسی سے کوئی گناہ یا بے ادبی سرزد ہوجائے تو وہ پہلے بارگاہ محبوب ذوالجلال میں حاضر ہو۔ پھر خدا سے استغفار کرے تو اس کی توبہ قبول ہونے کی امید ہے کیوں کہ رب عزوجل نے قرآن حکیم میں یہی حکم فرمایا ہے کہ میرے حبیب عرش وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو، اور توبہ ورجوع کرو۔

عہد رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی طریقہ تھا کہ ان سے کوئی لغزش ہوتی تو وہ فوراً پناہ بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں حاضر ہوکر عذر طلبی کرتے۔ اس مضمون سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

حضرت عائشہ کی توبہ

صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ انھوں نے ایک تصویردار قالین خریدا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر رونق افروز ہوئے اندر قدم کرم نہ رکھا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چہرۂ انور میں اثر ناراضی پایا (اللہ انھیں ناراض نہ کرے دونوں جہاں میں) عرض کرنے لگیں

یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ما ذا اذنبت.

یارسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

marfat.com
Marfat.com

صحابہ کی توبہ

چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث کرنے لگے ان میں صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح امین جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انھوں نے نئی راہ نکالی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا صحابہ سمجھے کہ کوئی نئی بات ہے آگے حدیث کے پیارے پیارے الفاظ دلکش و دل نواز یوں ہیں۔

و خرج عليهم ملتمعا لونه متوردة و جنتاه كانما تفقا بحب الرمان الحامض فنهضوا الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حاسرين اذرعهم ترعدا كفهم و اذرعهم فقالوا تبنا الى الله و رسوله . الحديث

یعنی حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ رنگ چہرۂ اقدس کا (شدت جلال سے) دہک رہا ہے دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

طبرانی نے کبیر میں اسے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان احادیث سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

marfat.com
Marfat.com

نے توبہ کرنے میں قابل التوبہ جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا اور حضور پرنور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمایا حالاں کہ توبہ بھی اصل حق حضرت عزت جل جلالہ کا ہے۔ (الامن والعلی) (فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۲۹۵)

کعب بن مالک کی توبہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ان کی توبہ قبول ہوئی انھوں نے مولائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی

یا رسول اللہ ان من تمام توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی اللہ و الی رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یا رسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے صدقہ کر کے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے:

ای صدقة خالصة للہ و الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . فالی بمعنی اللام .

یعنی اس حدیث میں اللہ و رسول کی طرف صدقہ کرنے کے معنی اللہ و رسول کے لیے تصدق ہیں تو حاصل یہ کہ اپنا سارا مال خاص خدا اور رسول کے نام پر تصدق کر دوں۔ تبارک و تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابولبابہ وغیرہ کی توبہ

جب ابولبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ

marfat.com
Marfat.com

ہوئے تھے اپنے آپ کو مسجد اقدس کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور والا صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ نہ کھولیں گے نہ کھلیں گے آیت اتری

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزكيهم بها وصل عليهم ان صلوتک سكن لهم

اے نبی لے لو ان توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک کرو انھیں اور تم ستھرا کر دو انھیں گناہوں سے اس صدقے کے سبب اور دعائے رحمت کرو ان کے حق میں تمھاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔ (الامن والعلی)

نبی التوبۃ

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نبی التوبہ ہیں اس سلسلے میں امام احمد رضا بریلوی رقم طراز ہیں :

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا محمد و احمد و المقفى و الحاشر و نبى التوبة و نبى الرحمة .

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ ورحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اسم اقدس "نبی التوبۃ" کے خصائص

نام مبارک نبی التوبہ عجیب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کے خصائص ولطائف ملاحظہ ہوں۔

marfat.com
Marfat.com

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ و رجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں۔

(۲) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی۔

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی۔

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموعہ جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے۔

(۵) اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔

(۶) اقول: بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لیے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں یعنی توابین کے نبی۔ اقول: اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت توابین ہیں وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں

marfat.com
Marfat.com

التائبون فرماتا ہے۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع۔

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم وامتناع پر کفایت کی گئی نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لیے اگلی امتوں کی سخت وشدید باران پر نہ آنے دیے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی۔

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔ ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیات المقربین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات وقرب ومشاہدہ میں ہیں و للآخرة خير لک من الاولی جب ایک مقام اجل واعلیٰ پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبۂ بے تقصیر میں ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۲) باب توبہ: انھیں کی امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا۔ اگلی نبوتوں میں اگر کوئی نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے، یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود۔ تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لیے کہیں توبہ نہیں۔

(۱۳) فاتح باب توبہ: وہ فاتح باب توبہ ہیں سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے توبہ کی وہ

marfat.com
Marfat.com

انھیں کے توسل سے تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۴) کعب کا خون : وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لیے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں لکھا

طر اليه فانه لا يرد من جاء تائبا.

ان کے حضور اڑ کر آ ؤ جوان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یا اسے کبھی رد نہیں فرماتے۔

اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہونے راہ میں ''قصیدہ بانت سعاد'' نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں :

انبئت ان رسول الله اوعدنی
و العفو عند رسول الله مامول

●

انی اتیت رسول الله معتذرا
و العذر عند رسول الله مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے :

marfat.com
Marfat.com

لا یجزی بالسیئة السیئة و لکن یعفو و یغفر.

احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول، وہ نبی توبہ ہیں بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوکر توبہ و استغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

(۱۶) اقول، وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے۔

(۱۷) اقول، وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:

یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ماذا اذنبت.

یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:

تبنا الی اللہ و الی رسولہ.

marfat.com
Marfat.com

ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

اقول: توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے، اس سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے اسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہ گار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہ گار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ .

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کا عکس نقیض یہ ہے کہ جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی اس نے رسول کی اطاعت نہ کی، یعنی جس نے اللہ کی نافرمانی کی اس نے رسول کی نافرمانی کی۔ اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔

اللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین.

سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا۔

انا محمد و انا احمد و انا نبی الرحمۃ و نبی التوبۃ و انا المقفی و انا الحاشر و نبی الملاحم .

marfat.com
Marfat.com

میں محمد میں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں میں توبہ کا نبی ہوں میں سب میں آخر نبی ہوں میں حشر دینے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ)

marfat.com
Marfat.com
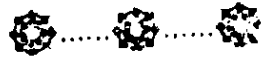
بشریت انبیاء

علیہم الصلاۃ والسلام

شکل بشر میں نور الٰہی نہ ہو
کیا قدر اس خمیرہ ماء و مدر کی ہے

marfat.com
Marfat.com

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے

(الکہف/۱۱۰)

marfat.com
Marfat.com

بشریت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام

مسئلہ فضل بشر بر ملک

فرشتوں پر بشر کی افضلیت کا مسئلہ جس پر جمہور اہل سنت و جماعت کا مسلک ہے، اس تفصیل سے مشہور ہے کہ خواص بشر یعنی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام خواص ملائکہ پر یعنی حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، حاملان عرش مقربین کروبیاں اور روحانیین پر فضیلت رکھتے ہیں۔ اسی طرح مواہب لدنیہ میں تفسیر کی گئی ہے۔

اور عقائد (نسفی) کی عبارت یہ ہے کہ رسل البشر افضل من رسل الملائکۃ.

یعنی رسولان بشر فرشتوں کے رسولوں سے افضل ہیں۔

فرشتوں کی وہ جماعت جن کا ذکر ہوا ظاہر ہے کہ یہ فرشتوں کے مرسلین ہیں کیوں کہ یہ مرسلین ملائکہ فرشتوں کی جماعتوں کو تبلیغ احکام الٰہی اور تعلیم دیتے ہیں اور عوام بشر جن سے مراد اولیاء و صلحاء و اتقیاء ہیں نہ کہ فساق و فجار۔ (تو یہ عامۂ ملک سے افضل ہیں جو کہ غیر مرسلین ملائکہ ہیں)

فائدہ

شعب الایمان میں اس پر عاصیوں، فاسقوں کی تنقیص کی گئی ہے اس کی عبارت جیسا کہ نقل کیا گیا ہے یہ ہے کہ ملائکہ اور بشر کے بارے میں پرانے لوگ اور آج کے لوگ بحث کرتے ہیں چنانچہ یہ فیصلہ کرنا ہے کہ رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہیں اور اولیاء بشر اولیاء ملائکہ سے افضل ہیں۔

اور جمہور اہل سنت و جماعت کہتے ہیں کہ بعض اشاعرہ ملائکہ کی افضلیت کی طرف گئے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اور قاضی ابو بکر باقلانی جو اس مذہب کے بہترین فاضل اور شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد ہیں ان کے نزدیک مسلک مختار یہی ہے۔ عبداللہ حلیمی بھی اسی جانب ہیں۔ اور امام غزالی کے کلام سے بھی بعض مقامات میں یہی مفہوم نکلتا ہے۔

اور بعض کا مذہب یہ ہے کہ بحیثیت مجرد اور قرب کے ملائکہ افضل ہیں اور کثرت ثواب کے لحاظ سے بشر افضل ہیں۔ اہل سنت کی افضلیت سے مراد کثرت ثواب ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں کہا گیا ہے۔

شیخ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو علمائے شافعی میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ساری عمر مسئلہ افضلیت کو خطرہ میں نہ لائے نہ اس کی نفی کرے اور نہ اثبات کرے تو میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن اس سلسلے میں اس سے کچھ بھی نہ پوچھا جائے گا۔

فرشتوں میں بھی بعض، بعض سے افضل ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت جبریل علیہ السلام ہیں کہ ان کو روح الامین کہا جاتا ہے وہ مظہر علم اور حامل وحی ہیں۔ ان کے علاوہ تین فرشتے تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

تمام رسول، تمام نبیوں سے افضل ہیں اور بعض رسول بھی بعض سے افضل ہیں اور حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ آپ سید المرسلین، خاتم النبیین اور تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل ماصلی علیٰ احد من الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

(مدارج النبوۃ جلد اول)

عوارض بشری

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اس خاک دان عالم پر لباس

marfat.com
Marfat.com

بشری میں تشریف لائے ہیں اس طرح ان کے اجسام اور ظاہری حالات تمام کے تمام انسانوں کی طرح ہیں اور ان اجسام پر آفات، تغیرات، مصائب اور عوارض صحت وعلالت کا ظہور ممکن ہے اس طرح ان حضرات کو بھی موت کا ذائقہ چکھنا ہے غرضیکہ ان حضرات پر بھی عوارض کا دوسرے انسانوں کی طرح طاری ہونا جائز ہے اور ان عوارض کے صدور کی وجہ سے ان کی ذات قدسیہ میں کسی نقص کا اطلاق نہیں ہوتا۔

چنانچہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیل بھی ہوئے آپ کو گرمی وسردی کا احساس بھی ہوا، بھوک پیاس بھی لگی اور راحت وآرام، غم وغصہ سے بھی واسطہ ہوا، تکان وملال بھی ہوا، کمزوری اور کبرسنی بھی لاحق ہوئی ایک مرتبہ آپ سواری سے گرے جس کی وجہ سے پہلو زخمی ہوا، جنگ احد میں اگلے چار دندان مبارک شہید ہوئے آپ کو زہر بھی دیا گیا اور آپ پر جادو بھی کیا گیا اور آپ نے پچھنے بھی لگوائے، آپ نے جھاڑ پھونک بھی کیا اور اللہ سے پناہ بھی طلب کی پھر حیات ظاہری کا وقت مکمل ہوا اور اس حیات ظاہری کی تکمیل کے بعد اس دارالمحن سے سفر آخرت فرما کر اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

یہ سب وہ بشری کیفیات ہیں جن سے چھٹکارا ممکن نہیں علاوہ ازیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کو بظاہر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ تکالیف سے واسطہ پڑا۔ چنانچہ انھیں قتل بھی کیا گیا، آگ میں ڈالا گیا، آرے سے بھی چیرا گیا، بعض نبیوں کی اللہ تعالیٰ نے بہت سے اوقات حفاظت بھی فرمائی اور ان میں وہ حضرات بھی شامل ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے غلبۂ کفار سے محفوظ فرمایا مثلاً سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلبۂ کفار کے وقت حفاظت فرمائی، غزوۂ احد کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ابن قمہ کے ہاتھ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ کرنے سے روک لیا۔

طائف میں جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبلیغ دین کے لیے تشریف لے گئے اور کفار نے آپ پر حملہ کیا تو خالق کائنات نے ان کافروں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام غار ثور میں پناہ گزیں تھے تو اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ کی آنکھوں کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھنے سے بے بس

marfat.com
Marfat.com

کر دیا، اسی طرح رب العالمین نے ہادیٔ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غورث کی تلوار، ابوجہل کے تیروں اور سراقہ کے گھوڑے سے محفوظ فرمایا۔

حضور علیہ السلام ہماری طرح بشر نہ تھے

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! مجھے اپنا جیسا خیال نہ کرو اور میری ذات سے مماثلت کا تصور ذہن میں نہ لاؤ کیوں کہ میری کیفیت تمھاری ظاہری حالات سے مختلف ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔ نیز حضور نے فرمایا کہ میری اور تمھاری کیا برابری میں تو ایسی حالت میں وقت گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ میں خود نہیں بھولتا بلکہ مجھے اس لیے بھلا دیا جاتا ہے تاکہ اس کے نتیجہ پر میرا اتباع کیا جائے اور امت کے لیے میرا فعل سنت قرار پائے۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ بات ظاہر ہوگئی کہ آپ کا باطن، قلب و روح آپ کے جسم مبارک اور ظاہر حالت کے خلاف ہے اور جو مصائب و آلام آپ کی ذات کو پہنچیں مثلاً بھوک، ضعف، نیند، بیداری وہ تمام کی تمام جسم ظاہر سے متعلق رہی ہیں اور ان تمام سے آپ کا باطن محفوظ رہا ہے اس لیے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی حیثیت دوسرے انسانوں سے منفرد اور ممتاز تھی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام باطنی اعتبار سے دوسروں سے بالکل الگ اور جدا ہیں کیوں کہ انسانوں میں سے اگر کوئی شخص سوتا ہے تو نینداس کے جسم اور قلب پر بھی حاوی ہوتی ہے اس کے برخلاف حضور علیہ الصلاۃ و السلام حالت نوم اور بیداری میں ایک ہی طرح حاضر القلب رہتے ہیں اور ان دونوں میں آپ پر کوئی فرق نہ ہوتا تھا بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وجہ سے آپ حالت نوم میں حدث سے محفوظ و معصوم تھے اور اس کی وجہ قلب کی بیداری تھی۔

marfat.com
Marfat.com

اسی طرح بھوک کی وجہ سے انسانوں کے اجسام کی توانائی ختم ہو جاتی ہے، رنگ و روپ جاتا رہتا ہے، قوت مدافعت ختم ہو جاتی ہے جب کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ایسی تمام تکالیف سے محفوظ رہتے تھے۔ خود حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے ایسی کوئی بات لاحق نہیں ہوتی اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام دوسروں کے برخلاف تندرست و توانا رہتے تھے نہ قوت کم ہوتی تھی اور نہ چہرۂ تاباں میں کوئی تبدیلی نظر آتی تھی اور اس سلسلہ میں خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہماری رہبری کرتا ہے حضور نے فرمایا کہ جب میں سوتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام حالات جو عالم دنیا سے متعلق ہوں مثلاً مرض ہو یا جادو یا غصہ وہ آپ کے باطن پر اثر انداز نہ ہوتے تھے اور نہ ان کی وجہ سے معمولات میں کوئی خلل واقع ہوتا تھا اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات اقدس پر ایسی کوئی نسبت جس سے اس امر کا اظہار ہو کہ ان امور سے آپ کے باطن میں کسی قسم کا ضعف یا خلل واقع ہوا تھا مناسب نہیں۔ اسی طرح یہ خیال کرنا کہ آپ کی زبان مبارک یا جوارح سے کسی ایسے امر کا ظاہر ہونا جو آپ کی ذات اقدس کے شایان شایان نہ ہو درست نہیں اور نہ ایسی بات کا خیال کرنا جائز ہے یا یہ خیال کرنا کہ جس طرح ایسے امور میں دوسرے انسانوں کی کیفیات ہوتی ہیں ویسی ہی کیفیت حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر بھی طاری ہوئی ہوگی یہ بھی غلط ہے۔ (مولف)

(شفا شریف مترجم جلد دوم)

انبیاء کو بشر کہنا شیوۂ کفار ہے

امام احمد رضا بریلوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

وہ جو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اپنا سا بشر مانتے تھے اس لیے کہ ان کی رسالت کے منکر تھے کہ ما انتم الا بشر مثلنا و ما انزل الرحمن من شی ان انتم الا تکذبون۔

marfat.com
Marfat.com

تم تو نہیں مگر ہماری مثل بشر اور رحمٰن نے کچھ نہیں اتارا تم نرا جھوٹ کہتے ہو۔

واقعی جب ان خبثاء کے نزدیک وحی ونبوت باطل تھی تو انھیں اپنی سی بشریت کے سوا کیا نظر آتا لیکن ان سے زیادہ دل کے اندھے وہ کہ وحی ونبوت کا اقرار کریں اور پھر انھیں اپنا ہی سا بشر جانیں۔ زید کو قل انما انا بشر مثلکم سوجھا اور یوحی الی نہ سوجھا، جو غیر متناہی فرق ظاہر کرتا ہے۔ زید نے اتنا ہی ٹکڑا لیا جو کافر لیتے تھے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی بشریت جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی ملکیت سے اعلیٰ ہے۔ وہ ظاہری صورت میں ظاہر بینوں کی آنکھوں میں بشریت رکھتے ہیں جس سے مقصود خلق کا ان سے انس حاصل کرنا اور ان سے فیض پانا ولہٰذا ارشاد فرماتا ہے

و لو جعلنه ملکا لجعلنه رجلا و للبسنا علیهم ما یلبسون.

اور اگر ہم فرشتے کو رسول کر کے بھیجتے تو ضرور اسے مرد ہی کی شکل میں بھیجتے اور ضرور انھیں اسی شبہ میں رکھتے جس دھوکے میں اب ہیں۔

ظاہر ہوا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ظاہری صورت دیکھ کر انھیں اوروں کی مثل بشر سمجھنا ان کی بشریت کو اپنا سا جاننا ظاہر بینوں، کور باطنوں کو دھوکا ہے، شیطان کے دھوکے میں پڑے ہیں۔

ہمسری با اولیاء بر داشتند
انبیاء را ہمچوں خود پنداشتند

اولیاء کے ساتھ برابری کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو اپنی طرح سمجھتے ہیں۔ (مولف)

حضور کے بشری افعال

ان کا کھانا پینا سونا یہ افعال بشری اس لیے نہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں حاشا،

marfat.com
Marfat.com

لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں میں تو میرے رب کے قرب خاص میں رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مولف)

ان کے یہ افعال بھی اقامت سنت و تعلیم امت کے لیے تھے کہ ہر بات میں طریقۂ محمودہ لوگوں کو عملی طور سے دکھا ئیں سکھا ئیں، جیسے ان کا سہو و نسیان، حدیث میں ہے

انی لا انسی و لکن انسی لیستن بی .

میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تا کہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔

امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یاتی الاحوال البشریۃ لاجل نفسہ المکرمۃ بل ذلک منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی طریق التانیس البشریۃ لاجل الاقتداء بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا تری الی قول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی لا تزوج النساء و ما لی الیھن حاجۃ.

و قد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبب الی من دنیاکم الطیب و النساء و جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ فانظر الی حکمۃ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حبب و لم یقل احببت و قال من دنیاکم فاضافھا الیھم دونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدل علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان حبہ خالصا بمولاہ عزوجل یدل علیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ فکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشری الظاھر ملکی الباطن فکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یاتی الی شی من

marfat.com

Marfat.com

احوال البشرية الا تانيسا لامة و تشريعا لها لا انه محتاج الى شى من ذلك كما تقدم و للجهل بهذه الاوصاف الجليلة و الخصال الحميدة قال الجاهل المسكين مال هذا الرسول ياكل الطعام و يمشى فى الاسواق.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا پینا، سونا، جماع اپنے نفس کریم کے لیے نہ فرماتے تھے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لیے کہ ان افعال میں حضور کی اقتداء کریں کیا نہیں دیکھتا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمھاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی، یہ نہ فرمایا کہ میں نے انھیں دوست رکھا اور فرمایا تمھاری دنیا میں سے، تو اسے اوروں کی طرف اضافت فرمایا نہ اپنے نفس کریم کی طرف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم ہوا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ خاص ہے جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری صورت بشری اور باطن ملکی ہے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لیے شریعت قائم فرمانے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شئی کی کچھ حاجت ہو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ انھیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بے چارے جاہل یعنی کافر نے کہا اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔

عمر نے سچ کہا کہ یہ قول انما انا بشر مثلکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے نہ فرمایا بلکہ اس کے فرمانے پر مامور ہوئے جس کی حکمت تعلیم تواضع وتانیس امت وسد غلو نصرانیت ہے۔

حضور رسول بشر اور خدا کے بندے ہیں

مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کو ان کی امت نے ان کے فضائل پر خدا اور خدا کا بیٹا کہا پھر فضائل محمدیہ

marfat.com
Marfat.com

علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کی عظمت شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے، یہاں اس غلو کے سدباب کے لیے تعلیم فرمائی گئی کہ، کہو میں تم جیسا بشر ہوں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہاں یوحی الی رسول ہوں۔ دفع افراط نصرانیت کے لیے پہلا کلمہ تھا اور دفع تفریط ابلیسیت کے لیے دوسرا کلمہ، اسی کی نظیر جو دوسری جگہ ارشاد ہوا

قل سبحن ربی ہل کنت الا بشرا رسولا.

تم فرمادو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں، میں تو انسان رسول ہوں۔

انھیں دونوں کے دفع کو کلمہ شہادت میں دونوں لفظ کریم جمع فرمائے گئے اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ بندے ہیں خدا نہیں، رسول ہیں خدا سے جدا نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۴۳۔۱۴۴)

حضور افضل البشر ہیں

یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر اور افضل بشر ہیں، ورنہ حضور کی بشریت کا انکار کرنا کفر ہے، یعنی حضور ظاہر میں بشر ہیں اور باطن میں اس سے افضل و اعلیٰ، اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں :

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت ظاہری بشری ہے، حقیقت باطنی بشریت سے ارفع و اعلیٰ ہے یا یہ کہ حضور اوروں کی مثل بشر نہیں وہ سچ کہتا ہے اور جو مطلقاً حضور سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ قال تعالیٰ قل سبحن ربی ہل کنت الا بشرا رسولا.

تم فرمادو پاکی ہے میرے رب کو میں خدا نہیں، میں تو انسان رسول ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ ۶، ص ۶۷)

marfat.com
Marfat.com

بشریت،نورانیت کے منافی نہیں

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف اور جسم انسانی رکھتے ہیں مگر ارواح و ملائکہ سے ہزار جگہ الطف، وہ خود فرماتے ہیں :

لست کمثلکم .

میں تم جیسا نہیں۔

و یروی لست کھیئتکم .

میں تمھاری ہیئت پر نہیں۔

و یروی ایکم مثلی .

تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔

آخر علامہ خفاجی کا ارشاد نہ سنا کہ حضور کا بشر ہونا نور درخشندہ ہونے کے منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نور علی نور ہیں۔

الا ان محمدا بشر لا کالبشر

بل ھو یاقوت بین الحجر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر ہیں مگر افضل البشر جیسے یاقوت پتھر ہے مگر پتھروں میں ممتاز و منفرد ہے۔ (نفی الفئ عمن استنار بنورہ کل شئ)

marfat.com
Marfat.com

شان رسالت میں
گستاخی کے احکام

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

marfat.com
Marfat.com

یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر بعد اسلامہم۔

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔ (التوبہ/۷۴)

marfat.com
Marfat.com

شان رسالت میں گستاخی کے احکام

کتاب ہدایت قرآن مجید میں رب کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادنی گستاخی کو بھی حرام قرار دیا ہے اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والے یا ذات نبوی میں نقص نکالنے والے کے بارے میں یہ بات اجماع امت سے ثابت ہو چکی ہے کہ ایسا شخص بدترین خلائق اور واجب القتل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ و اعدلھم عذابا مھینا.

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے آخرت کا عذاب مقرر کر دیا ہے۔

والذین یوذون رسول اللہ لھم عذاب الیم .

جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

و ما کان لکم ان توذوا رسول اللہ و لا ان تنکحوا ازواجہ من بعد ابدا ان ذلکم کان عند اللہ عظیما.

تمھارے لیے یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کی حیات ظاہری کے بعد ان کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرو بلاشبہ یہ بات بہت سخت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

الفاظ تنقیص

وہ کلمات جن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منقصت کا پہلو نکلتا ہو مثلاً کوئی شخص حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو برملا گالی دے یا ایسے کلمات کہے جو عیب جوئی کے لیے استعمال ہوتے ہوں یا ان الفاظ سے آپ کی ذات اقدس، آپ کے مبارک دین، اسوہ یا خصائل میں سے کسی خصلت کو زک پہنچتی ہو یا ذات نبوی پر کسی قسم کی تعریض کرے یا اسی قسم کے اور دوسرے الفاظ استعمال کرے ایسے تمام الفاظ سب وشتم میں شمار ہوں گے اور ایسے الفاظ کہنے والے کے لیے یہی حکم ہے جو اہانت نبی کرنے والے کے لیے یعنی واجب القتل ہے۔

یہاں یہ امر قابل لحاظ وتوجہ ہے کہ ایسا کوئی شخص کسی رعایت کا مستحق نہیں لہذا ایسے کلمات میں نہ تو کوئی استثناء گوارا کیا جائے گا اور نہ صراحت وکنایہ کے الفاظ میں کسی قسم کا شک وشبہ روا رکھا جائے گا۔

ایسا ہی طرز عمل اس شخص کے ساتھ روا رکھا جائے گا جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات اقدس پر لعنت کے الفاظ استعمال کرے یا حضور کے حق میں بد دعا کرے یا ایسے کلمات آپ سے منسوب کرے جو آپ کے شایان شان نہیں یا آپ کے نقصان کا خواہاں ہو یا آپ کی ذات اقدس پر گزرنے والے مصائب کا تذکرہ کر کے شرم دلانے کی کوشش کرے یا وہ عوارض بشری جن کا صدور ذات نبوی کے لیے جائز یا معہود ہو ان کی وجہ سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات کو حقیر جانے یہ تمام امور اہانت ومنقصت کے قبیل سے شمار کیے جائیں گے اور ان کلمات کا وہی حکم ہے جو توہین رسالت کے مرتکب کے لیے ہے۔

ابوبکر منذر فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم مثلاً امام مالک، امام احمد، لیث، اسحاق، اور امام شافعی وغیرہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے وہ واجب القتل ہے اور ایسے دریدہ دہن وگستاخ شخص کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی یہی مسلک امام اعظم اور ان کے رفقاء امام ثوری اور

marfat.com
Marfat.com

کوفہ کے دوسرے علماء اور مسلمانوں کا بھی ہے اور ان سب نے اس قول کی درستی پر مہر تصدیق ثبت کی ہے اور ولید بن مسلم نے اسی کے مثل امام مالک کا قول بھی نقل کیا ہے۔ لیکن طبری نے امام ابو حنیفہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ احکام اس کے لیے ہیں جو حضور علیہ السلام کی شان میں کمی کرے یا ذات نبوی سے بیزاری کا اظہار کرے یا حضور علیہ السلام کی تکذیب کرے۔

محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ان کی ذات میں نقص تلاش کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید وارد ہے اور امت مسلمہ کو یہ حکم ہے کہ یہ شخص واجب القتل بھی ہے اور اس پر اکتفاء نہیں بلکہ ایسے دریدہ دہن اور گستاخ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ (مولف) (شفاء شریف مترجم جلد دوم)

اسی بات کو ثابت کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

شفا شریف ۳۲۱۔ **اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر و الوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ و من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔**

یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے بیشک وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض جلد چہارم ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے **ما صرح بہ من کفر الساب و الشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا و غیرھم۔**

یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو

marfat.com
Marfat.com

اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر، یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

گستاخ کے لیے حکم

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ۴۰۷ **كل من ابغض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقلبه كان مرتدا فالساب بطريق اولى و ان سب سكران لا يعفى عنه .**

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمۂ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکورذکر کر کے ۱۳۶ پر فرمایا **سب واحد ا من الانبياء كذلك فلا يفيد الانكار مع البينة لا نا نجعل انكار الردة توبة ان كان مقبولة .**

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لیے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے اصلاً یہاں معافی نہ دیں گے۔

درالحکام علامہ مولیٰ خسرو جلد اول ۲۹۹ **اذا سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحدا من الانبياء صلوات الله تعالىٰ عليهم اجمعين مسلم فلا توبة له اصلاً واجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شک فی عذابه و كفره كفر.**

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، جلداول ص ۶۱۸ اذا سبه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او واحدا من النبیاء مسلم و لو سکران فلا توبة له تنجیه کالزندیق و من شک فی عذابه و کفره فقد کفر.

یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگر چہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔

ذخیرۃ العقبی علامہ اخی یوسف ۲۴۰ قد اجمعت الامة علی ان الاستخفاف بنبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و بای نبی کان علیهم الصلاة و السلام کفر سواء فعله علی ذلک مستحلا ام فعله معتقد الحرمة و لیس بین العلماء خلاف فی ذلک و من شک فی کفره و عذابه فقد کفر.

یعنی بیشک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے، خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر بہر حال جمیع علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

ایضا ۲۴۲ لا یغسل و لا یصلی علیه و لا یکفن اما اذا تاب و تبراء عن الارتداد و دخل فی دین الاسلام ثم مات غسل و کفن و صلی علیه و دفن فی مقابر المسلمین .

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مرجائے تو نہ اسے غسل دیں نہ کفن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے براءت کرے اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مرجائے تو غسل، کفن، نماز، مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

تنویر الابصار، شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ غزی، کل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب نبی الخ.

یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دنیا میں سزا سے بچانے کے لیے اس کی توبہ بھی قبول نہیں۔

درمختار، الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته مطلقاً و من شک فی عذابه و کفره کفر.

"یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۱۲ قال ابو یوسف و ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله تعالیٰ و بانت زوجته.

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی۔

مرتد کا حکم

وجیز امام کردری جلد ۳، ص ۳۲۱ لو ارتد و العیاذ بالله تعالیٰ تحرم امرأته و یجدد النکاح بعد اسلامه و المولود بینهم قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمة الشهادة علی الشهادة لا یجدیه ما لم یرجع عما قاله لان باتیانهما علی العادة لا یرتفع الکفر اذا سب الرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او واحدا من

marfat.com
Marfat.com

الانبیاء علیھم الصلاۃ و السلام فلا توبۃ لہ و اذا شتمہ علیہ الصلاۃ و السلام سکران لا یعفی و اجمع العلماء ان شاتمہ کافر و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر . اھ.

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمۂ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمۂ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

غنیۃ ذوالاحکام ۳۰۱ **محل قبول توبۃ المرتد ما لم تکن ردتہ بسب النبی او بغضہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان بہ لا تقبل توبتہ سواء جاء تائبا من نفسہ او شھد علیہ بذلک بخلاف غیرہ من المکفرات .**

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کے لیے اس کی اجازت نہیں۔

اشباہ والنظائر قلمی، باب الردۃ، **لا تصح ردۃ السکران الا الردۃ بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ لا یعفی عنہ و کذا فی البزازیۃ و حکم الردۃ بینونۃ امراء تہ مطلقاً (ای سواء رجع او لم یرجع اہ غمز العیون) و اذا مات علی ردتہ لم یدفن فی مقابر المسلمین و لا اھل ملۃ و انما یلقی فی حفرۃ کالکلب و المرتد اقبح کفرا من الکافر**

marfat.com
Marfat.com

الآصلی و اذا شهدوا علی مسلم بالردة و هو منکر لا یتعرض له لا لتکذیب الشهود العدول بل لان انکارة توبة ، رجوع فثبت الاحکام التی للمرتد ما تاب من حبط الاعمال و بینونة الزوجة و قوله لا یتعرض له انما هو فی مرتد تقبل توبته فی الدنیا لا الردة بسب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهـ.

یعنی نشہ کی بے ہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بے ہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لیے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لیے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے ولہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یوں ہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلاۃ والسلام۔

فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار جلد اول ۹۵ من سب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانه مرتد و حکمه حکم المرتدین و یفعل به ما یفعل بالمرتدین و

marfat.com
Marfat.com

لا توبة له اصلاً و اجمع العلماء انه کافر و من شک فی کفره کفر. اھ۔

جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے گا جو مرتدوں سے کرنے کا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۳۹، ۴۰، ۴۱)

حضور اللہ کے بندے ہیں

حضور انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے بھی ہیں اور اس کے رسول بھی، حضور سے نہ بندۂ خدا ہونے کا انکار کیا جا سکتا ہے نہ رسول ہونے کی نفی بلکہ ان کی جناب میں یہی اعتقاد و ایمان رکھنا لازم ہے کہ حضور بندۂ خدا بھی ہیں اور اس کے پیارے رسول بھی ورنہ اس کے خلاف اعتقاد رکھنے والا کافر ہے، اسی مضمون سے متعلق ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں وہ قطعاً کافر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ و انه لما قام عبد اللہ یدعوه .

(اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا)

و قال تعالیٰ تبرک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا.

(بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو)

و قال تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبده لیلا.

marfat.com
Marfat.com

(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا)

وقال تعالیٰ و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا.

اور اگر تمھیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے (ان خاص) بندے پر اتارا

وقال تعالیٰ الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتب .

(سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر کتاب اتاری)

و قال تعالیٰ فاوحی الی عبده ما اوحی .

(اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی) (فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۶۷)

حضور کو غریب و مسکین کہنا حرام ہے

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں آپ کی عاشقانہ تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

حضور اقدس قاسم النعم، مالک الارض ورقاب الامم، معطی منعم، قثم قیم، ولی والی، علی عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع شافی، عفو عافی، غفور جمیل، عزیز جلیل، وہاب کریم، غنی عظیم، خلیفۂ مطلق حضرت رب، مالک الناس ودیان العرب، ولی الفضل جلی الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف واعظم کی شان ارفع واعلیٰ میں الفاظ مذکورہ ''فقیر غریب مسکین'' وغیرہ کا اطلاق ناجائز وحرام ہے۔

خزانۃ الاکمل مقدسی وردالمحتار واخرشتی میں ہے **یجب ذکره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باسماء معظمه فلا یجوز ان یقال انه فقیر غریب مسکین.**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ان کے جلیل القدر عظیم ناموں سے کرنا واجب ہے، حضور

marfat.com
Marfat.com

کو فقیر غریب مسکین کہنا جائز نہیں۔ (مولف)

زرقانی علی المواہب میں ہے قال تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنی نص علی انه اغناه بعد ذلک فزال عنه ذلک الوصف فلا یجوز وصفه به بعد.

اللہ عزوجل کا فرمان کہ تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا، اس بات پر نص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غنی کر دیا تو وہ وصف زائل ہو گیا پھر اس کے بعد اس کا اطلاق جائز نہیں۔ (مولف)

اسی میں ہے :

الیتیم من الیتم موت الاب قبل بلوغ الولد او من الانفراد کدرة یتیمة کما قیل فی قوله تعالیٰ الم یجدک یتیما ای واحدا فی قریش عدیم النظیر.

یتیم یا تو یتم سے بنا ہے اس وقت معنی یہ ہوگا کہ وہ یتیم لڑکا جس کے بالغ ہونے سے پہلے اس کا باپ مر جائے۔

یا انفراد سے بنا ہے جو یکتا اور تنہا کے معنی میں ہے جیسے درِ یتیم یعنی وہ موتی جو صدف میں تنہا رہے جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان الم یجدک یتیما کے بارے میں کہا گیا ہے کہ رب نے حضور کو قریش میں یکتا اور بے نظیر پایا۔ (مولف)

نسیم الریاض جلد رابع ۴۵۰ میں ہے :

الانبیاء علیهم الصلاة و السلام لا یوصفون بالفقر و لا یجوز ان یقال لنبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقیر و قولهم عنه الفقر فخری لا اصل له.

marfat.com
Marfat.com

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فقر کا اطلاق جائز نہیں اور ہمارے نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر کہنا جائز نہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ فقر میرا سرمایہ فخر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔ (مولف)

اسی کے ۳۷۸ میں ہے :

قال الزركشی كالسبكی لا يجوز ان يقال له صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقير او مسكين و هو اغنی الناس بالله تعالیٰ لا سيما بعد قوله تعالیٰ ووجدك عائلا فاغنی و قوله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اللهم احينی مسكينا اراد به المسكنة القلبية بالخشوع و الفقر فخری باطل لا اصل له كما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی .

امام زرکشی نے امام سبکی کے مثل فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر یا مسکین کہنا جائز نہیں کیوں کہ حضور تو اللہ عزوجل کی مدد سے لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہیں خاص طور سے آیہ کریمہ ووجدك عائلا فاغنی کے نزول کے بعد۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ مجھے مسکین رکھ تو اس سے مراد قلبی سکون ہے جو خشوع و خضوع سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ فرمان کہ فقر میرا فخر ہے، باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا۔ (مولف)

امام سبکی کی سیف المسلول میں شفا سے منقول ہے :

ان فقهاء الاندلس افتوا باراقة دم من وصفه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بالفقر فی اثناء مناظرته باليتيم ، ثم زعم ان زهده لم يكن قصداً و لو قدر علی الطيبات اكلها.

فقہائے اندلس نے اس شخص کے قتل کا فتویٰ دیا جس نے مناظرہ کے درمیان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فقیر اور یتیم کہا، پھر اس نے یہ اختراع کیا کہ حضور کا زہد قصداً نہیں تھا (یعنی زہد یہ ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

وسعت کے باوجود تقوی و پرہیزگاری کے طور پر خود ہی تنگی اختیار کرنا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مالک کونین ہونے کے باوجود زہد کو اختیار فرمایا) اور اگر اچھی چیزوں پر قادر ہوتے تو ضرور کھاتے۔

(مولف)

امام بدر زرکشی بیان کرتے ہیں :

عن بعض الفقهاء المتأخرين انه كان يقول لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقيرا من المال و لا حاله حال الفقر بل كان اغنى الناس بالله تعالىٰ و قد كفى امر دنياه فى نفسه و عياله .

فقہاء متاخرین سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال کے لحاظ سے فقیر نہیں تھے اور نہ حضور کا حال فقیروں جیسا تھا بلکہ حضور تو لوگوں میں سب سے غنی تھے اور جو تھا وہ دنیاوی معاملے میں حضور اور حضور کے اہل وعیال کے لیے نہایت کافی تھا۔ (مولف)

و قد صح انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استعاذ من فتنة الفقر كما استعاذ من فتنة الغنى .

اور یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحت کے ساتھ منقول ہے کہ حضور نے فقر ومحتاجی کے فتنہ سے پناہ مانگی جیسا کہ مال داری کے وبال وفتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ (مولف)

حضور کو بیچارہ کہنا قرآن کی تکذیب ہے

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

بے چارہ وہ کہ کسی بلا میں گرفتار اور بے کس، بے بس، بے یاور، بے یار ہو جو اس سے خلاص کا کوئی حیلہ نہ پائے۔

marfat.com
Marfat.com

یہ ضرور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے رب عزوجل پر افتراء اور قرآن عظیم کی تکذیب اور کفار ملاعنہ کی تصدیق ہے، جنہوں نے بکا تھا ان محمدا و دعه ربه .

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا۔

جس پر سورۂ والضحیٰ شریف نازل ہوئی و الضحی و الیل اذا سجی . ما ودعک ربک و ما قلی . و للآخرۃ خیر لک من الاولی .

اے پیارے تمہارے روئے درخشاں کی قسم، تمہاری زلف مشکیں کی قسم، نہ تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا نہ بیزار ہوا، جو آن آگے آتی ہے تمہارے لیے گزشتہ آن سے بہتر ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیا معاذ اللہ ان کو اس ناپاک لفظ سے تعبیر کیا جائے گا، جن کا رب فرماتا ہے الا تنصروه فقد نصره الله .

اگر تم کوئی ان کی مدد نہ کرو تو اللہ واحد قہار ان کا مددگار۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جن کے لیے ان کا مولیٰ عزوجل فرماتا ہے فان الله هو موله و جبریل و صالح المومنین و الملائکة بعد ذلک ظهیر .

بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد فرشتوں کی فوجیں ان کی مدد کو حاضر ہیں۔

کیا معاذ اللہ ان کو کہا جائے گا جو اس ظاہری تنہائی اور ایک جہان برسرِ عداوت و پرخاش ہونے کی حالت میں اپنے یارِ غار سے فرماتے تھے لا تحزن ان الله معنا .

غم نہ کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٦، ص ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨)

marfat.com
Marfat.com

ایلچی کہنا حضور کی توہین ہے

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول اعظم و نائب اکبر و خلیفہ اعظم ہیں۔ ایلچی وہ ہوتا ہے جس کو پیام یا خط پہنچانے کے سوا کوئی سرداری اور حکومت نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اکرم میں اس لفظ کا استعمال کرنا بیشک تنقیص و توہین ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ٦، ص ١٥٥)

گستاخی کے سبب منافقین کافر ہوئے

رب عزوجل فرماتا ہے :

یحلفون باللہ ما قالوا و لقد قالوا کلمۃ الکفر و کفروا بعد اسلامھم.

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمھیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت

marfat.com
Marfat.com

اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

و لئن سألتهم ليقولن انا كنا نخوض و نلعب قل ابا لله و آياته و رسوله كنتم تستهزؤن . لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم.

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں :

انه قال فی قوله تعالیٰ و لئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب . قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلاں بوادی كذا و ما يدر به بالغيب .

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں۔

marfat.com
Marfat.com

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر ٹھہرایا۔ (تمہید ایمان)

شان رسالت کی تنقیص کفر ہے

امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں :

ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله تعالیٰ و بانت منه امرأته .

جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔

، صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

شفا شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے :

marfat.com
Marfat.com

اجمع المسلمون ان شاتمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من شک فی عذابه و کفره کفر.

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانھر و درمختار میں ہے۔

و اللفظ له الکافر بسبب نبی من الانبیاء لا تقبل توبته مطلقاً و من شک فی عذابه و کفره کفر.

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ (اجماع سے یہ ثابت ہے کہ گستاخ رسول کی توبہ قبول ہوگی اور کفر مٹ جائے گا)

نسیم الریاض میں ہے

من قال فلان اعلم منه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقد عابه فحکمه حکم الساب .

جو کہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم میں زائد ہے تو اس نے حضور پر عیب لگایا اس کا حکم وہی ہے جو گستاخی کرنے والے کا حکم ہے۔ (مولف) (تمہید ایمان)

marfat.com
Marfat.com

حدود شرعیہ

marfat.com
Marfat.com

تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتہا الانہر خلدین فیہا وذلک الفوز العظیم۔

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔ (النساء،۱۳)

marfat.com
Marfat.com

حدود شرعیہ

رسول گرامی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کی طرف سے جو شریعت بیضاء لے کر تشریف لائے وہ سراسر بندوں کی صلاح وفلاح اور خیر خواہی کے لیے ہے، وہ احکام جن کے بجالانے کا حکم ہے ان میں انسان کے لیے تو بھلائی ہے ہی، اور وہ احکام جن کے نہ کرنے اور ان سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے ان میں بھی دینی و دنیوی فائدے و منافع مضمر و پنہاں ہیں خواہ یہ کسی کے فہم و ادراک میں آئے یا نہ آئے۔

جس طرح معروف کے بجالانے پر ثواب کا مژدہ دیا گیا ہے اسی طرح منکر کے ارتکاب پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے اور یہ کہ جو منکر شرعی کا مرتکب ہو اس کے لیے دنیوی طور پر سزا بھی رکھی گئی ہے تاکہ نظام مملکت مختل نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجرموں کو سزائیں دیں اور ان پر حدود الٰہیہ کا نفاذ فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ جسے چاہیں سزا دیں اور جسے چاہیں بری کر دیں۔

اس سلسلہ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

حدود میں حیلہ

حیلہ شرعیہ کا جواز قرآن عظیم واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجۂ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے رب العزت جل وعلا نے فرمایا و خذ بیدک ضغثا فاضرب به و لا تحنث.

یعنی سو تیلیوں ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفع مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا

marfat.com
Marfat.com

ارشاد ہوا :

خذوا له عثکا لافیه مائة شمراخ ثم اضربوه واحدة۔

شاخہائے خرما کا ایک گچھا لے کر جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ایک بار مار دو۔

اسے احمد وابن ماجہ وابوداؤد اور بغوی نے اسی طرح شرح السنۃ میں اور احمد وابن ماجہ نے سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

ترویانی اپنی مسند میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

ان ولیدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من اجلک فقالت احبنی المقعد فسئل فاعترف فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لضعیف عن الجلد فامر بمائة عشکول و ضربه بها ضربة واحدة . ۵۱ .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لڑکی زنا سے حاملہ ہوگئی اس سے پوچھا گیا کہ یہ کس کا حمل ہے تو اس نے کہا کہ فلاں کو میری سرین اچھی لگی پھر اس شخص سے پوچھا گیا جس کے لیے لڑکی نے کہا تھا تو اس نے اعتراف کرلیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو کوڑے کی طاقت نہیں رکھتا تو فرمایا کہ خرما کی شاخوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک بار مارلو۔ **(مولف)**

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۴۶۔ رادع التعسف)

حضرت ماعز کو رجم کیا گیا

عہد رسالت اقدس میں زنا کا ثبوت گواہوں سے کبھی نہ ہوا البتہ دو بار یہ ہوا کہ مجرموں نے خود اقرار کرلیا۔

marfat.com
Marfat.com

پہلا واقعہ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔

دوسرا ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواست گار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں دونوں کو سنگسار کیا گیا۔

جس وقت حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کل واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہ دیا جب وہ بھاگا تھا اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو۔

صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کچھ برے الفاظ فرمائے اس پر ارشاد ہوا برا نہ کہو میں دیکھتا ہوں کہ وہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔

ایک عورت کو رجم کیا گیا

اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار کیا اور سزا کی خواست گار ہوئی۔ ارشاد فرمایا تیرے پیٹ میں حمل ہے بعد وضع حمل آنا، بعد فراغ حمل بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اس بچہ کو اب کیا کروں فرمایا اس کو دودھ پلاؤ، یہ ارشاد عالی سن کر وہ بی بی واپس گئیں اور بعد دو برس بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں۔ بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا عرض کی حضور اب یہ روٹی خود کھاتا ہے بچہ لے کر رجم فرمایا۔ (الملفوظ حصہ اول)

ایک مجرم کو رجم کیا گیا

ترمذی شریف میں ہے:

marfat.com
Marfat.com

حدثنا محمد بن یحی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماک بن حرب عن علقمة بن وائل الکندی عن ابیه ان امراء ة خرجت علی عهد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترید الصلاة فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجته منها فصاحت فانطلق و مربها رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا و کذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظننت انه وقع علیها فاتوها فقالت نعم هو هذا فاتوا به رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما امر به لیرجم قام صاحبها الذی وقع علیها فقال یا رسول الله انا صاحبها فقال لها اذهبی فقد غفر الله لک و قال للرجل قولا حسنا و قال للرجل الذی وقع علیها ارجموه و قال لقد تاب توبة لوتا بها اهل المدینة لقبل منهم.

زمانۂ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک عورت نماز کے لیے نکلی راستے میں ایک آدمی ملا اسے کپڑے سے ڈھانک دیا اور اس سے اپنی ضرورت پوری کی تو عورت نے شور مچایا اتنے میں وہ آدمی بھاگ گیا اور اس کے پاس ایک دوسرا آدمی آیا (اس کی مدد کے لیے) تو عورت نے کہہ دیا کہ وہ آدمی یہی ہے جس نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا لوگ آئے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے بارے میں عورت کا گمان تھا کہ اسی نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے پھر اس کو عورت کے پاس لائے تو اس نے کہا کہ ہاں وہ یہی ہے، اس کے بعد لوگ اسے بارگاہ رسالت میں لائے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص جس نے درحقیقت اس عورت سے زنا کیا تھا اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کا ساتھی میں ہوں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا تم جاؤ اللہ نے تجھے بخش دیا اور اس آدمی (جس کی طرف عورت نے پہلے اشارہ کیا تھا) سے اچھی بات ارشاد فرمائی اور زانی کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے اہل مدینہ کرتے تو ان سب کی توبہ قبول ہوتی۔ (مولف)

مصابیح کے لفظ یہ ہیں :

marfat.com
Marfat.com

عن علقمة بن وائل عن ابیه ان امراء ة خزجت علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترید الصلاة فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجته منها فصاحت و انطلق و مرت عصابة من المهاجرین فقالت ان ذلک فعل بی کذا و کذا فاخذوا الرجل فاتوا به رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لها اذهبی غفر الله لک و قال الذی وقع علیها ارجموه و قال لقد تاب توبة لوتابها اهل المدینة لقبل منهم.

عہد نبوی میں ایک عورت نماز کے ارادہ سے نکلی ایک شخص ملا اسے کپڑے سے ڈھانک کر اس سے اپنی ضرورت پوری کی عورت چلائی اور وہ شخص چلا گیا پھر مہاجرین کا ایک گروہ آیا تو عورت نے کہا کہ اس نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا، اس آدمی کو پکڑ کر بارگاہ رسالت میں لائے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا تم جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرمادی اور زانی کے لیے فرمایا کہ اسے سنگسار کرو اور فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کریں تو قبول ہو۔ (مولف)

ایک شخص کو قید کر دیا گیا

جامع ترمذی میں بسند حسن معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا ابن المبارک عن معمر عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبس رجلا فی تهمته ثم خلی عنه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں قید کر دیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ (مولف) (ازاحۃ العیب)

چور کو قتل کرنے کا حکم

ابو یعلی اور شاشی اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں محمد بن

marfat.com
Marfat.com

حاطب اور حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح ان کے بھائی حارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلص فامر بقتله فقیل انه سرق فقال اقطعوه ثم جیٔ به بعد ذلک الی ابی بکر و قد قطعت قوائمه فقال ابو بکر ما اجد لک شیئا الا ما قضٰی فیک رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم امر بقتلک فانه کان اعلم بک فامر بقتله .

صحیح مستدرک کے لفظ حارث بن حاطب سے یہ ہیں :

ان رجلا سرق علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاتی به فقال اقتلوه فقالوا انما سرق قال فاقطعوه ثم سرق ایضا فقطع ثم سرق علی عهد ابی بکر فقطع ثم سرق فقطع حتی قطعت قوائمه ثم سرق الخامس فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعلم بهذا حیث امر بقتله اذهبوا فاقتلوه.

حاصل یہ کہ خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر کیا گیا جس نے چوری کی تھی ارشاد ہوا اسے قتل کر دو، عرض کی گئی اس نے چوری ہی تو کی ہے فرمایا خیر ہاتھ کاٹ دو، پھر اس نے دوبارہ چوری کی اور قطع کیا گیا سہ بارہ زمانۂ صدیق اکبر میں پھر چرایا اور قطع کیا گیا، چوتھی بار پھر چوری کی اور قطع کیا گیا، پانچویں بار پھر چرایا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حقیقت خوب جانتے تھے جب کہ اول ہی بار تیرے قتل کا حکم فرمایا تھا تیرا وہی علاج ہے جو حضور کا ارشاد تھا لے جاؤ اسے قتل کر دو اب قتل کیا گیا۔ (ازاحۃ العیب)

marfat.com
Marfat.com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

marfat.com
Marfat.com

وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔

اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لیے سب کاموں کا انجام۔

(الحج/۴۱)

marfat.com
Marfat.com

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر خواہی، اخلاص اور ادائے حقوق ظاہر، مخفی ہر حالت میں واجبات دین واسلام میں ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ :

الدین نصیحة .

دین سراپا نصیحت وخیر خواہی ہے۔

صحابہ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ کس کے لیے نصیحت وخیر خواہی ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول، قرآن اور عام وخاص مسلمانوں کے لیے ہے۔ ایک روایت میں ائمہ مسلمین اور عام مسلمان آیا ہے۔

یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے اور تمام دینی علوم اس اجمال کے احاطہ میں مندرج ہیں۔

جوامع الکلم، اس حدیث کو کہتے ہیں جو لفظوں کی کمی میں انتہائی مختصر وموجز ہو اور معانی میں کثرت و وسعت کا جامع وحاوی ہو۔ یہ قسم، کلام محمدی میں اعظم واشرف اور دلائل وشواہد میں آپ کا کمال ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اوتیت جوامع الکلم و اختصرِ لی الکلام .

مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے لیے کلام کو مختصر کیا گیا۔

اس حسن وخوبی کا اظہار اور حسن وجمال کے دقائق کی جنسوں کا بیان حد وشمار سے باہر ہے، یہ کلام بدیع المثال ہے اور اس کلام کی جلالت اور اسرار وحقائق کے انواع واقسام احاطۂ فہم وعقل سے خارج ہیں۔

نصیحت کے لغوی معنی خالص وصاف ہونے کے ہیں، اور عسل ناصح ایسے شہد کو کہتے ہیں جو موم

marfat.com
Marfat.com

وغیرہ سے پاک وصاف کر لیا گیا ہو۔ اس جگہ صفا وخلوص مراد ہے جو ادائے حقوق اور منصوح لہ کے لیے ارادۂ خیر میں ہو۔

لہٰذا نصیحت اللہ، سے مراد حق تعالیٰ کے ساتھ وحدانیت اور ہر اس وصف کے ساتھ جو اس کے لائق ہے اور ذات وصفات باری تعالیٰ کی تقدیس وتنزیہہ ہر اس چیز سے جو اس کے کمال کے لائق نہیں صحت اعتقاد ہے۔ اور شریعت کے اوامر ونواہی کو بجالانا اور اس کے احکام کو ماننا اور جہاد سے دین کی مدد کرنا اور ایسے اسباب مہیا کرنا جو دین وملت کی تقویت وبقا کا موجب ہیں جیسے علم وعمل اور عبادت میں اخلاص برتنا۔

اور نصیحت رسول، میں یہ ہے کہ حیات ظاہری اور حیات باطنی دونوں حالتوں میں آپ کی حمایت، نصرت، خدمت، احیاء سنت، مخالفوں کو اس سے باز رکھنا اور ان سے مدافعت کرنا، اخلاق کریمہ کی مانند اخلاق سنوارنا اور آداب جمیلہ کی مانند عادت وخصلت بنانا۔

اسحاق بن یحیی فرماتے ہیں کہ نصیحت رسول، کا مطلب ہر اس چیز کی تصدیق کرنا ہے جو آپ دین میں خدا کی طرف سے لائے اور سنت کو مضبوط تھامنا اور اس کی اشاعت کرنا، اس پر لوگوں کو عمل کرنے کی ترغیب وتلقین کرنا اور خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کی طرف دعوت دینا اور اس پر کمر بستہ رہنا اور عمل کرنا۔

ابو بکر آجری فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نصح وخیر خواہی آپ کی حیات میں بھی ہے اور بعد وفات بھی۔ اور آپ کی حیات میں صحابہ کرام کی خیر خواہی آپ کے لیے مدد، غزوات میں شرکت، صحبت احباب اور دشمنان رسول سے عداوت سے تھی۔ اور آپ کی فرماں برداری کرنے، طاعات بجالانے اور جان ومال کے قربان کرنے میں تھی۔ اور بعد وفات، عظمت وبزرگی کا لحاظ

marfat.com
Marfat.com

رکھنا، شدت سے آپ کی محبت پر قائم رہنا اور تعلیم سنت اور تفقہ فی الدین پر مداومت اور مواظبت کرنا، اہل بیت واصحاب رسول سے محبت کرنا اور جو سنت سے برگشتہ ہے اور اس پر معترض ہے اس سے مجانبت وبغض رکھنا اور آپ کی امت پر شفقت کرنا اور اخلاق وسیرت اور آداب نبوی کے جاننے میں جستجو وکوشش کرنا اور اس پر قائم رہنا۔

نصیحت رسول اللہ، کے زمرے میں آپ کی محبت، تعظیم، آداب اور ہر عیب ومعصیت سے جو مقام نبوت ورسالت کے لائق نہیں ہیں ان سے آپ کی عزت وجلالت کو پاک جاننا ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کو ملحوظ رکھنے میں قاعدہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ عزوعلا کے مرتبۂ الوہیت وصفات قدس کے بعد جو کمال اور خوبی ہے وہ آپ کے لیے ثابت ہے اور آپ سے محبت رکھنے کا ضابطہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو آپ سے نسبت رکھتی ہے جیسے علماء، صلحا، شہر وامصار خصوصاً اہل بیت وقرابت رسول ان سب سے مودت واکرام کیا جائے۔

اور نصیحت کتاب اللہ، یہ ہے کہ قرآن پاک پر ایمان لائے اور جو کچھ اسمیں ہے اس پر عمل کرے، اس کی آیتوں میں غور وخوض کرے، اس کے معانی کو سمجھے، ان علوم کو حاصل کرے جو اس کے متعلق ہیں۔ اور اس کی تلاوت ہمیشہ طہارت کی رعایت کے ساتھ حسن صوت، حضور قلب اور اس کی عظمت کے ساتھ کرے اور اس کے سمجھنے اور غور کرنے کی کوشش کرے اور اہل زیغ وضلالت کی تاویلات اور ملحدوں اور زندیقوں کے مطاعن سے دور رہے۔

نیز کتاب اللہ کے حقوق کے لوازمات سے یہ ہے کہ اس میں شک وشبہ اور اعتراض نہ لائے اور ایسی تفسیر جو بے سند غیر منقول از سلف اور خلاف شرع ہو اپنی خواہش سے نہ کرے جیسا کہ بعض جاہل لوگ اور اس زمانے کے ابوالفضول لوگ کرتے ہیں اور اس کا تفسیر قرآن نام رکھتے ہیں اور اتنا نہیں جانتے کہ

marfat.com
Marfat.com

من فسر القرآن برانه فقد کفر.

جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی وہ کافر ہوگیا۔

اور عام مسلمانوں کے لیے نصیحت، یہ ہے کہ ان کے حقوق کی رعایت کرے، مصالح میں ان کی رہنمائی کرے، اور دین و دنیا کے معاملات میں قول و فعل سے مدد کرے اور غافلوں کو تنبیہ کرے، جاہلوں کو راہ دکھائے، محتاجوں کی دستگیری کرے، عیبوں کی پردہ پوشی کرے، مضرتوں کو دور کرے، ان کو نفع پہنچائے، ان کے جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور مسلمانوں کو ذلت اور حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، اپنے کام اور دہن کو ان کی ایذا رسانی سے محفوظ رکھے، نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے بچائے۔

اور عام لوگوں کی نصیحت، میں سے یہ ہے کہ ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرے، دقائق وحقائق کا ذکر نہ کرے، اسرار کا انکشاف نہ کرے اور علماء کے اقوال اور ان کے اختلافات کو غیر علماء پر اظہار کا بھی یہی حکم ہے۔

اور خواص مسلمانوں کے لیے نصیحت کرنا یہ ہے (اکثر خواص سے مراد امراء وسلاطین لیتے ہیں کیوں کہ وہ لوگوں پر حاکم ہوتے ہیں) کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مسلمان حاکموں کی اطاعت، ان کی مدد واعانت کے حق میں کی جائے اور انھیں احسن طریقہ سے نرمی و آشتی کے ساتھ نیکی کی تلقین کریں اور انھیں خدا کے خوف سے ڈرائیں۔ اور مسلمانوں کے وہ امور جن سے وہ غافل ہیں اور ان سے پوشیدہ ہیں ان سے انھیں خبردار کیا جائے۔ اور ان پر خروج و بغاوت نہ کی جائے اور لوگوں میں انھیں رسوا نہ کیا جائے اور نہ لوگوں کے دلوں کو فساد پر آمادہ کیا جائے اور رعیت کے احوال کی اصلاح اور لوگوں کے مہموں کے انتظام مین جو وہ امور انجام دیں اس میں ترغیب دی جائے۔ اور ان کی طرف سے جو سختی و شدت اور ظلم پہنچے اس پر صبر و تحمل کیا

marfat.com
Marfat.com

جائے اوران کے لیے دعائے خیر کی جائے۔(مولف)
(مدارج النبوۃ جلد اول)

نصیحت کا بے مثل طریقہ

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ایک شخص کو نصیحت کرنے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

ایک شخص خدمت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے لیے زنا حلال فرمادیجیے، صحابہ کرام نے انھیں قتل کرنا چاہا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ گستاخی کے الفاظ کہے حضور نے منع فرمایا اوران سے فرمایا قریب آؤ وہ قریب حاضر ہوئے اور قریب فرمایا یہاں تک کہ ان کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے اس وقت ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ، فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ، فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ، فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ، فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ، فرمایا کہ جس سے تو زنا کرے گا آخر وہ بھی کسی کی ماں، یا بیٹی، یا بہن، یا پھوپھی، یا خالہ ہوگی۔ یعنی جو بات اپنے لیے نہیں پسند کرتا دوسرے کے لیے کیوں پسند کرتا ہے دست اقدس ان کے سینے پر مار کر دعا فرمائی کہ الٰہی زنا کی محبت اس کے دل سے نکال دے۔ وہ صاحب کہتے ہیں جب میں حاضر ہوا تھا تو زنا سے زیادہ محبوب میرے نزدیک کوئی چیز نہ تھی اور اب اس سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں۔

اس کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمھاری مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی کا اونٹ بھاگ گیا اور لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں جتنا دوڑتے ہیں وہ زیادہ بھاگتا ہے اس کے مالک نے کہا تم لوگ ٹھہر جاؤ اس کی راہ میں جانتا ہوں۔ سبز گھاس کا ایک مٹھا لے کر چمکارتا ہوا

marfat.com
Marfat.com

اونٹ کے قریب گیا اور اسے پکڑ لیا اور بٹھا کر اس پر سوار ہو لیا۔

فرمایا اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔

قبر پر چلنے کی ممانعت

حدیث میں (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے) فرمایا تلوار کی دھار پر پاؤں رکھنا مجھے اس سے آسان ہے کہ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا اگر میں انگارے میں پاؤں رکھوں یہاں تک کہ وہ جوتے کا تلا توڑ کر میرے تلوے تک پہنچ جائے تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

یہ وہ فرمار ہے ہیں کہ واللہ اگر مسلمان کے سر اور سینے اور آنکھوں پر قدم اقدس رکھ دیں تو اسے دونوں جہاں کا چین بخش دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب قبرستان میں جوتا پہنے نکلے فرمایا:

یا صاحب السبتیتین الق سبتیتیک لا توذ صاحب القبر و لا یوذیک.

اے بال صاف کیے ہوئے جوتے والے اپنے جوتے کو پھینک نہ تو صاحب قبر کو ستا نہ وہ تجھے ستائے۔

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

حاکم وطبرانی عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا **یا صاحب القبر انزل من القبر لا توذ صاحب القبر و لا یوذیک.**

marfat.com
Marfat.com

او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔

امام احمد بسند حسن انھیں عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا:

لا توذ صاحب هذا القبر .

اس قبر والے کو ایذا نہ دے، یا فرمایا **لا توذه** اسے تکلیف نہ پہنچا۔

(اہلاک الوہابیین علی توہین قبور المسلمین)

حضور کا امر بالمعروف

قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا امرتكم بشى فأتوا منه ما استطعتم و اذا نهيتكم عن شى فاجتنبوه .

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اسے بقدر استطاعت بجالاؤ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اس سے احتراز کرو۔ (مولف)

کشف بزودی میں مروی ہے :

ترک ذرة مما نهى الله عنه افضل من عبادة الثقلين .

اللہ نے جس چیز سے منع فرمایا اس کا ایک ذرہ بھی چھوڑ دینا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔(مولف) (خیر الآمال فی حکم الکسب والسوال)

احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ذرونی ما ترکتکم فانما هلک من کان قبلکم بکثرة سوالهم واختلافهم علی انبیائهم فاذا نهیتکم عن شئ فاجتنبوه واذا امرتکم بامر فأتوا منه مااستطعتم.

یعنی جس بات پر میں نے تم پر تنگی نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات سے منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدرت بجالاؤ۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۷، انہار الانوار)

حضور نے تصویردار پردہ پھینک دیا

امام مالک وامام احمد وامام بخاری وامام مسلم ونسائی وابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی :

قدم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سفر و قد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما راه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلون وجهه و قال ياعائشة اشد الناس عذابا عند الله يوم القيامة الذين يضاء هون بخلق الله .

و فى رواية للشيخين قام على الباب فلم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان اصحاب هذه الصوريعذبون يوم القيامة فيقال لهم احيوا ما خلقتم و قال ان البيت الذى فيه الصور لا تدخله الملائكة .

و فى اخرى لهما تناول الستر فهتكه و قال من اشد الناس عذابا يوم القيمة

marfat.com
Marfat.com

الذین یصورون ھذہ الصور.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویردار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

تصویردار پردہ کاٹ دینے کا حکم ہوا

ابوداؤد و ترمذی ونسائی وابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل علیه الصلاة و السلام فقال لی مر برأس التماثیل یقطع فتصیر کهیأة الشجر و أمر بالستر فیقطع فیجعل و سادتین منبوذتین توطئان . ھذا مختصر.

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کے لیے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنائی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۴۴۔ شفاء الوالہ)

marfat.com
Marfat.com

حضور دعوت سے واپس آئے

نسائی وابن ماجہ وشاشی وابویعلی اور ابونعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی

صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فجاء فرأى تصاوير فرجع (زاد الاربعة الاخيرون) فقلت يا رسول الله ما رجعک بابی و امی قال ان فی البيت سترا فيه تصاوير و ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه تصاوير.

میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے میں نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

حضور تصویروں کو توڑ دیتے

صحیح بخاری وسنن ابوداؤد میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے **ان النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم لم يكن يترک فی بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه .**

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

کعبے کی تصاویر

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔

marfat.com
Marfat.com

انہ قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم و صورۃ مریم علیھما الصلاۃ و السلام فقال صلی اللہ تعالیٰ عنیہ وسلم امالھم فقد سمعوا ان الملائکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ ۔ الحدیث ھذا لفظہ فی الحج.

و فی الانبیاء ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رای الصور فی البیت لم یدخل حتی امر بھا فمحیت الحدیث.

و فی المغازی فاخرج صورۃ ابراھیم و اسماعیل علیھما الصلاۃ و السلام. الحدیث ھذہ کلھا روایات البخاری ۔

و ذکر ابن ھشام فی سیرتہ قال و حدثنی بعض اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فرای فیہ صورۃ الملائکۃ و غیرھم فرای ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام مصورا ۔ فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلھا فطمست ۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار، کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے، پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹا دی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں ۔ انھیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی ابنہما الکریم وعلیہما و بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں ۔ جب تک

marfat.com
Marfat.com

کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔

مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قال کان فی الکعبة صورة فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھا بہ فدخلھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیھا شیء ۔

و فی حدیثہ عند الامام الواقدی و کان عمر قد ترک صورة ابراھیم فلما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رآھا فقال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیھا صورة ثم رأی صورة مریم فقال امحوا ما فیھا من الصورة قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون.

عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضر بہ علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون.

ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظھرھا و بطنھا فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ و غسلوہ ۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹادو۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ

marfat.com
Marfat.com

کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زم زم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا۔ پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۴۵، ۱۴۶ ، شفاء الوالہ)

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی کعبے کی تصاویر سے متعلق فرماتے ہیں :

کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں ناجائز فعل تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انھیں دھو دیا۔ (الملفوظ، حصہ دوم)

تصویر کے باعث جبریل امین نہیں آئے

سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و شرح معانی الآثار امام طحاوی و مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے :

قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتانى جبريل قال اتيتک البارحة فلم يمنعنى ان اكون دخلت الا انه كان على الباب تماثيل و كان فى البيت قرام

marfat.com
Marfat.com

ستر فیہ تماثیل و کان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیئۃ الشجر و مر بالستر فلیقطع فلیجعل و سادتین منبوذتین توطئان و مر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے آ کر عرض کی یارسول اللہ میں گزشتہ شب حاضر ہوا تھا مجھے دروازے کی تصویروں نے گھر میں آنے سے روک دیا اور گھر میں ایک تصویر دار سرخ پردہ تھا اور کتا بھی تھا تو حضور ان تصویروں کے کاٹ دینے کا حکم دیں تاکہ درخت کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لیے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر اس کی دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی جائیں پاؤں سے روندی جائیں اور کتے کو بھی نکال دینے کا حکم فرمائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۴، شفاء الوالہ)

تصویر دار گدا

امام احمد و بخاری ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی :

انھا اتخذت علی سھوۃ لھا سترا فیہ تماثیل فھتکہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیھما۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے گھر کے دروازے کے لیے ایک پردہ بنایا جس میں تصویریں تھیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو گدے بنالیے اور ہم گھر میں ان پر بیٹھتے تھے۔

تصویر کو بنظر تعظیم رکھنا جائز نہیں، ورنہ اگر اہانت یا پامال کی جگہ ہو تو حرج نہیں۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

طحاوی میں ہے :

قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فراها تغیر ثم قال یا عائشة ما هذا فقلت نمرقة اشتریتها لک تقعد علیها قال انا لا ندخل بیتا فیه تصاویر.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھتے ہی غضبناک ہوکر فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ گدا ہے آپ کے بیٹھنے کے لیے میں نے خریدا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس میں تصویریں ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۸، شفاء الوالہ)

یہاں بھی یہی مقصود ہے کہ تعظیم وعزت کے طور پر ہو تو ممنوع وحرام ورنہ اگر اہانت وتذلیل کے لیے ہے تو کراہت نہیں۔ (مولف)

حضور کا فیصلہ

صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انکم تختصمون الی فلعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو مما اسمع فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیا خذها او لیترکها.

تم میرے حضور اپنے مقدمات پیش کرتے ہو کہ ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دے دیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ائمہ ستہ اور مالک واحمد نے یہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷،ص ۵۱۱۔الھبۃ الاحمدیۃ)

ایک عورت کو مردے پر رونے سے منع فرمایا

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زجر امراء ۃ من البکاء علی ابنھا و قال ان احدکم اذا بکی استعبر لہ صو یحبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا اخوانکم .

ایک بی بی اپنے بیٹے پر رو رہی تھیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں منع کیا اور فرمایا جب تم میں کوئی روتا ہے تو اس کے رونے پر مردے کو بھی آنسو نکل آتے ہیں تو اے خدا کے بندے اپنے بھائیوں کو تکلیف نہ دو۔

فائدہ

یہ بی بی حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ وطبرانی نے ان سے روایت کی۔ وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو۔

فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبقی فیستعبر لہ صویحبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا موتاکم .

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے کہ تمھارے رونے پر تمھارا مردہ رونے لگتا ہے تو اے خدا کے بندو اپنی اموات کو عذاب نہ کرو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴،ص ۳۴۷،الوفاق المتین)

marfat.com
Marfat.com

امر بالمعروف سے حضور کی خصوصیت

ابن جریر وابویعلی وبزار ابو ہریرہ سے اور بیہقی ابو ہریرہ وابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

(فیہ قولہ عزوجل لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین ذکر ما اعطی الانبیاء السابقین علیھم الصلاۃ و السلام من الفضائل) اعطیتک ثمانیۃ اسھم الاسلام و الھجرۃ و الجھاد و الصلاۃ و الصدقۃ و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النھی عن المنکر.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی (اس میں یہ ہے کہ جب انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل ومناقب کا ذکر اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا) تو فرمایا کہ میں نے تم کو آٹھ حصے عطا فرمائے۔ اسلام اور ہجرت و جہاد اور نماز وصدقہ اور رمضان کے روزے وامر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۶)

زیور کی زکوٰۃ

حدیث صحیح زکوٰۃ حلی مروی سنن ابی داؤد ونسائی :

امراءۃ اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معھا ابنتھا و فی ید بنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال تعطین زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار قال فخلعتھما فالقتھما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت ھما للہ و رسولہ .

یعنی ایک بی بی خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کی بیٹی ان

marfat.com
Marfat.com

کے ساتھ تھیں دختر کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوۃ دی گئی عرض کی نہ، فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ اللہ عزوجل قیامت میں ان کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے ان بی بی نے اتار کر ڈال دیے اور عرض کی یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۳۳۔ منیر العین)

marfat.com
Marfat.com

فضائل مکہ مکرمہ

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

marfat.com
Marfat.com

لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد

مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو

(البلد/۱،۲)

marfat.com
Marfat.com

فضائل مکہ مکرمہ

مکہ معظمہ کی فضیلت میں سے یہ ہے کہ خانہ کعبہ ارکان حج اور تقریبات ادا کرنے کی جگہ ہے جیسا کہ حج وعمرہ، باوجود ثواب اور فضائل کے جوان اعمال کے ادا کرنے میں وارد ہوئے ہیں۔

اور مکہ مکرمہ کی فضیلت میں سے یہ بھی ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مکة خیر بلاد الله.

مکہ اللہ کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

اور دوسری روایت میں احب ارض الله ، بھی ارشاد ہوا ہے۔

یعنی اللہ کی زمین میں مکہ مکرمہ سب سے محبوب ترین شہر ہے۔

جب سید کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نے مکہ مکرمہ سے کوچ فرمایا تو مقام معلٰی کے قریب خرورہ یا برجون میں سے کسی ایک جگہ پر کھڑے ہو کر مکہ معظمہ سے یہ خطاب کیا۔

اے بزرگ شہر تو میرے نزدیک محبوب ترین شہر ہے، اگر تیری قوم مجھ کو باہر نہ کرتی تو میں یہاں سے ہرگز نہ جاتا۔

آپ کا یہ ارشاد گرامی مکہ معظمہ کی افضلیت کو ثابت کر دیتا ہے اور اس شہر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہونے کی کافی دلیل ہے۔ (مولف) (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

عزم گناہ پر مواخذہ

مکہ معظمہ کی عظمت وبزرگی سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما من بلد یواخذ العبد فیها بالهمة قبل العمل الا مکة .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس میں

marfat.com
Marfat.com

گناہ کرنے سے پہلے صرف عزم گناہ پر مواخذہ ہو۔ (مولف)

ساکنان مکہ اور حرم مکہ

و قال سعید بن المسیب للذی جاء من اهل المدینة یطلب العلم یرجع الی المدینة فانا نسمع ان ساکن مکة لا یموت حتی یکون الحرم عنده بمنزلة الحل لما یستحل من حرمها.

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ سے حصول علم کے لیے مکہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ لوٹ جائے کہ ہم نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ کا باشندہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ حرم اس کے نزدیک حل کے مثل ہو جائے گا کہ وہ حرم کو حل تصور کرے گا۔ (مولف)

مکہ کا گناہ

و عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خطیئة اصیبها بمکة اغر علی من سبعین خطیئة بغیرها.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکہ کا ایک گناہ زیادہ بھاری ہے دوسری جگہ کے ستر گناہوں سے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۶۷۸۔ صیقل الرین)

مکہ میں مجاورت مناسب نہیں

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد حج تمام قوافل پر درہ لے کر دورہ فرماتے اور ارشاد کرتے۔ اے اہل یمن یمن کو جاؤ، اے اہل شام شام کا راستہ لو، اے اہل عراق عراق کو کوچ کرو، کہ اس سے تمھارے رب کی بیت کی ہیبت تمھاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی۔ (ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال)

marfat.com
Marfat.com

فضائل مدینہ طیبہ

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

marfat.com
Marfat.com

المدینۃ خیر من مکۃ

مکہ سے بہتر مدینہ ہے۔

(الحدیث)

marfat.com
Marfat.com

فضائل مدینہ طیبہ

واضح ہو کہ اجمال امت اور علماء کا اس پر اتفاق ہے افضل مقامات اور بزرگ ترین شہروں میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں زاداللہ تشریفاوتعظیما۔لیکن ان دونوں شہروں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت اور ترجیح دینے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعد اجماع تمام علماء نے اس مقام کو فضیلت دی ہے جو اعضائے شریفہ سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو موضع قبر شریف سے ملائے ہوئے ہیں تمام اجزائے زمین سے افضل ہے۔ یہاں تک کہ خانۂ کعبہ سے بھی۔

اور بعض علماء نے تو یہاں تک کہا ہے کہ تمام سموات حتی کہ عرش سے بھی، اور کہتے ہیں اگر چہ کتب قوم میں صریح ذکر آسمانوں اور عرش اعظم کا نہیں آیا ہے لیکن یہ بات اس قبیل سے ہے کہ جس شخص کے سامنے کہی جائے اس پر توقف اور انکار کی راہ مسدود ہو جائے۔ آسمان وزمین آپ کی تشریف آوری ہی کی وجہ سے معزز ہیں بلکہ اگر تمام اجزائے زمین کو تمام آسمانوں پر اس لیے ترجیح دی جائے کہ حضور سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی جگہ اجزائے زمین سے ہے تو گنجائش ہے۔ اور آخر اس کلام کا فضیلت دینے میں آسمانوں اور زمینوں کے خلاف واقع ہے وہ امام نووی کے کلام کا تقاضا ہے۔

وہ یہ ہے کہ جمہور علماء زمین پر آسمانوں کو فضیلت دیتے ہیں اور بعضے زمین کو آسمان پر اس لیے فضیلت دیتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا مستقر اور جائے مدفن ہے تو آسمان ان کی ارواح مقدسہ کا محل اور مقر ہے۔ لیکن جب یہ ثابت ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں تو جمہور کے کلام کا جواب نہایت واضح ہے اس لیے اس صورت میں زمین جس طرح سے جسموں کے لیے جائے قرار ہے محل ارواح بھی ہے۔ خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ جتنی جگہ میں مزار اقدس ہے اس جگہ کو چھوڑ کر شہر مکہ کو شہر مدینہ پر، اور شہر مدینہ کو شہر مکہ پر فضیلت دینے میں علماء کا اختلاف ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مذہب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت اور امام مالک واکثر علمائے مدینہ، مدینہ کو مکہ پر فضیلت دیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے علماء بھی جو مکہ کو مدینہ پر فضیلت دیتے ہیں وہ کعبہ شریف کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ شہر مکہ سے افضل ہے لیکن خانۂ خدا سب سے افضل ہے۔

بالآخر فیصلہ اس پر ٹھہرا کہ قبر شریف سید کائنات علیہ افضل الصلاۃ واکمل التحیات مطلقاً اور بالعموم افضل واکرم ہے۔

خواہ شہر مکہ مکرمہ ہو یا خانہ کعبہ شریف، اور خانۂ کعبہ سوائے قبر شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے افضل ہے اور باقی مدینہ افضل ہے باقی مکہ سے یا باقی مکہ افضل ہے باقی مدینہ سے۔ اس میں اختلاف ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس شہر شریف سے جتنی زیادہ محبت ہے اتنی کسی شہر سے نہیں ہے۔ اسی میں آپ نے اقامت فرمائی اور یہیں آپ نے فتوحات عظیمہ حاصل کیں اور یہیں کمالات شریفہ موعودہ کو پہنچے اور یہی جگہ اسلام کی قوت، دین کے رواج، تمام اول وآخر خیر وبرکات کا سرچشمہ اور جملہ کمالات ظاہر وباطن کا معدن اور سعادت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ کا مبدا ہے۔ انھیں وجوہ سے یہ تمام قطعات ارضی وسماوی سے ممتاز ہے۔

اور ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ مرقد شریف اور قبر پاک آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہیں ہے کوئی نعمت من جملہ نعمتہائے دنیوی واخروی سے اس کا مقابلہ اور برابری نہیں کرسکتی، اور کوئی عمل بعد فرائض وواجبات کے اس کی زیارت کی برابری نہیں کرسکتا۔ اگر آپ اس بات کا لحاظ کریں جو متعدد طریقہ سے احادیث صحیحہ میں آئی ہیں تو ظاہر ہوجائے گا کہ ہر نفس کی پیدائش اسی مٹی سے ہے

marfat.com
Marfat.com

جہاں وہ دفن ہوتا ہے۔اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ پیدائش نفس پاک حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مدینہ منورہ کی مٹی سے ہے۔اور اس طرح سے اکثر وہ نفوس آل واصحاب اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو اس شہر میں آرام فرما ہیں یہیں کی مٹی سے تھے اور مدینہ منورہ کے لیے یہ فضیلت وشرافت کافی ہے۔(مولف) (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

مدینہ مکہ سے افضل ہے

مدینہ طیبہ کی افضلیت ثابت کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

جمہور حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مدینہ طیبہ افضل ہے اور یہی مذہب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ایک صحابی نے کہا مکہ معظمہ افضل ہے فرمایا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے انھوں نے کہا واللہ بیت اللہ وحرم اللہ، میں کچھ نہیں کہتا کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ ست افضل ہے؟انھوں نے کہا بخدا خانۂ خدا وحرم خدا، فرمایا میں خانۂ خدا و حرم خدا میں کچھ نہیں کہتا۔کیا تم کہتے ہو کہ مکہ مدینہ سے افضل ہے وہ وہی کہتے رہے اور امیر المومنین یہی فرماتے رہے اور یہی میرا مسلک ہے۔

صحیح حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

المدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون.

مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

دوسری حدیث نص صریح ہے کہ فرمایا :

المدینة افضل من مکة .

marfat.com
Marfat.com

مدینہ مکہ سے افضل ہے۔

اور تفاوت ثواب کا جواب باصواب شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب دیا کہ مکہ میں کمیت زیادہ ہے اور مدینہ میں کیفیت، یعنی وہاں مقدار زیادہ ہے اور یہاں قدر افزوں۔

جسے یوں سمجھئے کہ لاکھ روپیہ زیادہ کہ پچاس ہزار اشرفیاں، گنتی میں وہ دونے ہیں اور مالیت میں یہ دس گنی، مکہ معظمہ میں جس طرح ایک نیکی لاکھ نیکیاں ہیں یوں ہی ایک گناہ لاکھ گناہ ہیں اور وہاں گناہ کے ارادے پر بھی گرفت ہے جس طرح نیکی کے ارادے پر ثواب۔ مدینہ طیبہ میں نیکی کے ارادے پر ثواب اور گناہ کے ارادے پر کچھ نہیں اور گناہ کرے تو ایک ہی گناہ اور نیکی کرے تو پچاس ہزار نیکیاں۔ عجب نہیں کہ حدیث میں خیر لھم کا اشارہ اسی طرف ہو کہ ان کے حق میں مدینہ ہی بہتر ہے۔ (الملفوظ حصہ دوم)

مدینہ کو یثرب کہنا جائز نہیں

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ کو یثرب کہا جاتا تھا، حضور کی تشریف آوری کے بعد اس کا نام مدینہ طیبہ رکھا گیا اور یثرب کہنے سے منع کر دیا گیا۔ اب اسے یثرب کہنا جائز نہیں، اسی بات کو دلائل سے واضح کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں۔

مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہ گار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ**۔

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ امام احمد نے بسند صحیح براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں **فتسمیتھا بذلک حرام لان**

marfat.com
Marfat.com

الاستغفار انما هو عن خطيئة .

یعنی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ کا یثرب نام رکھنا حرام ہے کہ یثرب کہنے سے استغفار کا حکم فرمایا اور استغفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف میں فرماتے ہیں :

قد حكى عن بعض السلف تحريم تسمية المدينة بيثرب و يؤيده ما رواه احمد (فذكر الحديث المذكور ثم قال) قال الطيبى رحمه الله تعالىٰ فظهر ان من يحقر شان ما عظمه الله تعالىٰ و من وصف ما سماه الله تعالىٰ بالايمان بما لا يليق به يستحق ان يسمى عاصيًا الخ .

بعض سلف سے مدینہ کو یثرب کہنے کی حرمت مروی ہے اور امام احمد کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے پھر حدیث مذکور ذکر کر کے کہا کہ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے ظاہر ہو گیا کہ جو اللہ کے معظم کردہ کی تحقیر کرے اور جو چیزیں ایمان سے متعلق ہیں اگر کوئی انھیں ایسی چیز یا ایسی بات سے متصف کرے جو ان کے لائق نہیں تو وہ گنہ گار ہوگا۔ (مولف)

قرآن عظیم میں کہ لفظ یثرب آیا وہ رب العزۃ جل وعلا نے منافقین کا قول نقل فرمایا ہے و اذ **قالت طائفة منهم يا اهل يثرب لا مقام لكم.**

یثرب کا لفظ فساد و ملامت سے خبر دیتا ہے وہ ناپاک اسی طرف اشارہ کر کے یثرب کہتے، اللہ عزوجل نے ان پر رد کے لیے مدینہ طیبہ کا طابہ نام رکھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **يقولون يثرب و هى المدينة .**

وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ

marfat.com
Marfat.com

حدیث روایت کی۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ طابۃ .

بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔امام احمد و مسلم اور نسائی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت فرمائی۔

مرقاۃ میں ہے

المعنی ان اللہ تعالیٰ سماھا فی اللوح المحفوظ او امر نبیہ ان یسمیھا بھا ردا علی المنافقین فی تسمیتھا بیثرب ایماء الی تثریبھم فی الرجوع الیھا.

یعنی اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام لوح محفوظ میں رکھا یا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ نام رکھنے کا حکم فرمایا تاکہ مدینہ کو یثرب کہنے میں منافقین کا رد ہو جائے اور اس کی طرف رجوع کرنے میں منافقین کی توبیخ و ملامت کی طرف اشارہ بھی ہے۔ (مولف)

اسی میں ہے :

قال النووی رحمہ اللہ تعالیٰ قد حکی عن عیسیٰ بن دینار ان من سماھا یثرب کتب علیہ خطیئۃ و اما تسمیتھا فی القران بیثرب فھی حکایۃ قول المنافقین الذین فی قلوبھم مرض.

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن دینار سے روایت ہے کہ جس نے مدینہ کو یثرب کہا اس پر گناہ لکھا جائے گا اور قرآن عظیم میں جو لفظ یثرب آیا تو وہ ان منافقین کے قول کی حکایت و نقل ہے جن

marfat.com
Marfat.com

کے دلوں میں بیماری ہے۔ (مولف)

مولانا شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اورا مدینہ نام نہاد از جہت تمدن واجتماع مردم واستیناس وایتلاف ایشاں دروے ونہی کرداز خواندن یثرب، یا از جہت آں کہ نام جاہلیت است یا آں کہ نام جاہلیت است یا آں کہ مشتق از یثرب بمعنی ہلاک وفساد وتثریب بمعنی توبیخ وملامت است یا بتقریب آں کہ یثرب دراصل نام صنمے یا یکے از جبابرہ بود۔ بخاری در تاریخ خود حدیثے آوردہ کہ یکبار یثرب گوید باید کہ دہ بار مدینہ گوید تا تدارک و تلافی آں کند ودر روایت دیگر آمدہ باید کہ استغفار کند وبعضے گفتہ اند کہ تعزیر باید کرد قائل آں راوآں کہ در قرآن مجید آمدہ است یا اهل یثرب از زبان منافقان است کہ بذکر آں قصد اہانت آں می کردند۔

مدینہ منورہ میں لوگوں کے اجتماع وتمدن اور انسیت والفت حاصل کرنے کے سبب سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام مدینہ رکھا اور اسے یثرب کہنے سے منع فرمایا، اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کا نام ہے یا یہ وجہ ہے کہ وہ جاہلوں کا رکھا ہوا نام ہے یا اس لیے کہ وہ اس یثرب سے مشتق وماخوذ ہے جو ہلاکت وفساد کے معنی میں ہے اور تثریب کا معنی توبیخ وملامت کے ہے یا اس کا قریبی معنی یہ ہے کہ یثرب اصل میں ایک بت کا نام تھا یا کسی جابر وظالم کا نام تھا۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ایک حدیث ذکر فرمائی ہے کہ جو ایک مرتبہ یثرب کہے وہ دس مرتبہ مدینہ کہے تاکہ اس کا تدارک وتلافی ہو جائے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس کے کہنے والے کو سزا دینی چاہیئے۔ اور قرآن عظیم میں جو لفظ یثرب آیا ہے تو وہ منافقین کی زبان سے ادا ہونے والے لفظ کی حکایت ہے کہ وہ اس سے اہانت وتحقیر کا قصد کرتے تھے۔ (مولف)

(فتاوٰی رضویہ ج۹،ص۶۱)

marfat.com
Marfat.com

مدینہ پاک کرتا ہے

حدیث صحیح بخاری، انها طيبة تنفى الذنوب كما تنفى الكير خبث الفضة .

مدینہ تو پاک کرنے والا ہے کہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی چاندی کے زنگ کو۔ (مولف)

شیخ محقق جذب القلوب وغیرہ میں یہ حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں :

مراد نفی و ابعاد اہل شر و فساد است از ساحت عزت ایں بلدہ طیبہ و بقول اکثر علمائے دین خاصیت مذکور در روے در جمیع ازمان و دہور پیدا است۔

یعنی مدینہ طیبہ کے میدان عزت سے فتنہ و فساد والوں کو دور کرنا مراد ہے اور اکثر علمائے دین کے قول کے مطابق اس شہر مکرم کی خاصیت ہر زمانے اور ہر دہر میں ظاہر ہے۔ (مولف)

اہل مدینہ سے عداوت کی وعید

مدینہ طیبہ کو جزیرۂ عرب پر جس قدر فضیلت ہے اسی قدر ان کی عداوت و بدخواہی کو اہل مدینہ کے ساتھ زیادت ہے۔

اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح فى الماء .

کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بداندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

بخاری و مسلم نے سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

marfat.com
Marfat.com

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

من اراد اھل المدینۃ بسوء اذا بہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء۔

جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا برا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسا گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

اسے امام احمد و مسلم و ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

دوسری حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی اھل المدینۃ اذاہ اللہ و علیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل منہ صرف و لا عدل۔

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے نہ فرض۔

اسے طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اہل عرب سے عداوت کی وعید

طبرانی معجم کبیر میں بہ سند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بغض العرب نفاق۔

جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اور بیہقی شعب الایمان حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من سب العرب فاولئک ھم المشرکون .

جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۳،ص ۲۹۷۔النھی الاکید)

جزیرۂ عرب سے شیطان کی مایوسی

پھر اہل عرب کے لیے خاص مژدہ ارشاد ہوا کہ وہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے۔

احمد و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الشیطان قد ئیس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب و لکن فی التحریش بینھم.

بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

ابو یعلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الشیطان قد ئیس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب و لکنہ سیرضی منکم بدون ذلک بالمحقرات .ا لحدیث.

یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ

marfat.com
Marfat.com

تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔

بیہقی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکیرا اور حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقریرا راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا :

ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرتکم ھذہ و لکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک .

یعنی شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمھارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے جنھیں تم حقیر جانو گے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

امام احمد حضرت عبادہ بن صامت وابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے معا راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان الشیطان قد ئیس ان یعبد فی جزیرۃ العرب .

بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔

دین وایمان حجاز و مدینہ کی طرف

پھر خطہ مبارک حجاز یعنی حرمین طیبین اور ان کے مضافات کے لیے اس سے اجل و اعظم بشارت آئی۔

جامع ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا و لیعقلن الدین من

marfat.com
Marfat.com

الحجاز معقل الاروية من الجيل .

بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا اپنا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

پھر مدینۂ امینہ کا کہنا ہی کیا ہے کہ وہ تو خاصوں کا خاص اور دین متین کا اول و آخر ملجا و مناص ہے اس کی نسبت بالتخصیص ارشاد ہوا :

ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها.

بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

اسے امام احمد و بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۸۹۔ النہی الاکید)

مدینہ میں موت

حدیث : جو حرمین میں کسی حرم میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔ رواه البيهقي .

حدیث : جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (العیرة الوضیة شرح الجوهرة المضیئة)

اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

اشعار

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے اشعار میں مدینہ منورہ کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی ہے :

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمین سے   سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

marfat.com
Marfat.com

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

•

نہ آسماں کو یوں سرکشیدہ ہونا تھا
حضور خاک مدینہ خمیدہ ہونا تھا
اگر گلوں کو خزاں نا رسیدہ ہونا تھا
کنار خار مدینہ دمیدہ ہونا تھا
کنار خاک مدینہ میں راحتیں ملتیں
دل حزیں تجھے اشک چکیدہ ہونا تھا

•

طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عہد خزاں آیا
طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیئے تو جناں والو
کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

•

مدینہ چھوڑ کے ویرانہ ہند کا چھایا
یہ کیسا ہائے حواسوں نے اختلال کیا
تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب
بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

•

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابان عرب
فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستان عرب
صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب
اللہ اللہ بہار چمنستان عرب
پاک ہیں لوث خزاں سے گل و ریحان عرب
ہشت خلد آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

•

مرنے والوں کو یہاں ملتی ہے عمر جاوید
زندہ چھوڑے گی کسی کو نہ مسیحائی دوست

marfat.com
Marfat.com

کعبہ و عرش میں کہرام ہے ناکامی کا
آہ کس بزم میں جلوۂ یکتائی دوست

•

وائے محرومی قسمت کہ میں پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہ زوار مدینہ ہوکر
صرصر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال
رشک گل جو بنا غنچۂ دل وا ہوکر

•

غمگین ہے شوق غازۂ خاک مدینہ میں
شبنم سے دھل سکے گی نہ گرد ملال گل
بلبل گل مدینہ ہمیشہ بہار ہے
دو دن کی ہے بہار فنا ہے مآل گل

•

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

•

نام مدینہ لے لیا چلنے لگی نسیم خلد
سوزش غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں
حور جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا
چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

•

خاص صحرائے مدینہ نہ نکل جائے کہیں
وحشت دل نہ پھرا کوہ و بیابان ہم کو
پاؤں غربال ہوئے راہ مدینہ نہ ملی
اے جنوں اب تو ملے رخصت زنداں ہم کو
جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

•

اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آ کہ دیدۂ ترکہ کو خبر نہ ہو

marfat.com
Marfat.com

•

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

•

گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخل طوبیٰ پہ چہکنے والے

•

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

•

آب حیات روح ہے زرقا کی بوند بوند
اکسیر اعظم مس دل خاک در کی ہے

•

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے
اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے
عاصی بھی ہیں چہیتے یہ طیبہ ہے زاہدو
مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے
شان جمال طیبۂ جاناں ہے نفع محض
وسعت جلال مکہ میں سود و ضرر کی ہے

marfat.com
Marfat.com

کعبہ ہے بے شک انجمن آرا دلھن مگر
ساری بہار دلھنوں میں دولھا کے گھر کی ہے
عنبر زمین عبیر ہوا مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہ گزر کی ہے

●

دشت گرد و پیش طیبہ کا ادب
مکہ سا تھا یا سوا پھر تجھ کو کیا

●

مدینہ جان جناں و جہاں ہے وہ سن لیں
جنھیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے
حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلۂ مکر و فراغ لے کے چلے

●

ہمارے دیکھے ہوئے ہیں مدینے کے ذرے
سنا دو مہر کو اب دعویٰ ضیا نہ کرے

(حدائق بخشش

marfat.com
Marfat.com

صحابہ کرام اور ان کا تعظیم وتوقیر بجالانا

خدا کی قسم مصطفیٰ کے صحابہ
سب آپس میں یک جان ویکدل دو قالب

جو ان میں نفاق و عدوات بتائے
وہ مردود جھوٹا وہ ملعون کاذب

marfat.com
Marfat.com

اولئک ھم المومنون حقا لھم درجت عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم۔

یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(الانفال/۴)

marfat.com
Marfat.com

صحابہ کرام اوران کاتعظیم وتوقیر بجالانا

حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیراورادب وحقوق کے سلسلے میں صحابہ کرام کی عزت و عظمت، ان کے حق واحسان کی معرفت اوراس کی ادائیگی اوران کا اتباع واقتدا کرنا ہے۔اوران کے افعال واعمال اوران کے آداب واخلاق کی روشوں اورسنتوں پرعمل کرنااس حدتک جہاں تک عقل وخرد کی تاب نہیں،اوران کی اچھے پیرایہ میں تعریف کرنا،ان کے ادب کالحاظ رکھنااورانھیں دعاواستغفار سے یادکرنا ہرایک صحابی کاحق ہے۔کیوں کہ حق تعالیٰ نے ہرصحابی کی یہ تعریف فرمائی ہے،کہ وہ ان سے راضی ہوا ہے۔ ہرصحابی رسول اس کا مستحق ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اوراستغفارکیاجائے،ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہافرماتی ہیں کہ مسلمانوں کوحکم دیاگیاہے کہ وہ حضوراکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے لیےاستغفارکریں مگرکچھ لوگوں کاحال ہے کہ دشنام طرازی کرتے ہیں۔(روہ مسلم)

لہٰذاصحابہ کرام پرسب وطعن کرنااگرادلۂ قطعیہ کے مخالف ہے جیسے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاپربہتان باندھناتویہ کفرہےورنہ بدعت وفسق ہے۔(کذا قال فی المواھب)

اسی طرح صحابہ کرام کے باہمی تنازعات ومناقشات اورگزرے ہوئے واقعات کے اظہاروبیان سے پہلوتہی کرنااورزبان کوروکنابھی ہےاورمورخین کی بےہنگم خبروں اورجاہلوں کی روایتوں اورغالی شیعوں اوربےدین وگمراہ رافضیوں اورمبتدعین کی باتوں سےاعراض واجتناب کرناچاہیئے کیوں کہ یہ بدلگام لوگ ان کےجن عیبوں،برائیوں،اورخطاؤں کوبیان کرتے ہیں ان میں اکثروبیشترجھوٹ اورافتراءپرمبنی ہیں۔ اورصحابہ کرام کےبارے میں جوان کےمشاجرات اورمحاربات تاریخوں میں پائے جاتے ہیں ان کوجستجو و تلاش کرکےانھیں احسن تاریخوں سےبہتروصواب محل پرمحمول کرنا(جس کےوہ مستحق ہیں)ہرمسلمان پر لازم ہے ۔اوران کےکسی عیب وبرائی کوکبھی زبان پرنہ لاناچاہیئے بلکہ ان کی نیکیوں،خوبیوں،سیرتوں اور

marfat.com
Marfat.com

فضائل ومحامد ہی کو بیان کرنا چاہیئے ۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہو اس سے اغماض وسکوت کرنا چاہیے اس بنا پر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی صحبت یقینی ہے اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ ظنی اور خیالی ہے۔ اس خصوص میں حق تعالیٰ کا ان کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے سرفراز فرمانا کافی ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی سے اہل بیت اطہار وغیرہ کے حقوق میں کوئی کوتاہی یا غلطی واقع ہوئی ہے تو بھی یہ امید ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے درگزر کر دیے جائیں گے۔ اہل سنت و جماعت کا اس باب میں یہی مذہب اور طریق حق ہے۔ کتب عقائد میں مذکور ہے کہ

لا تذكر احدا منهم الا بخير.

تم ان میں سے کسی کو خیر کے سوا یاد نہ کرو۔ اور حدیثوں میں صحابہ کرام کے جو عمومی وخصوصی فضائل مذکور ہیں اس باب میں وہی کافی ہیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو صحابہ کرام سے بغض رکھتا ہے اور انھیں سب وشتم کرتا ہے وہ مسلمانوں کے زمرے میں نہ تو داخل ہے اور نہ ان کے غنیمت کا حقدار ہے۔ امام مالک نے یہ مسئلہ سورۂ حشر کی اس آیت سے استنباط فرمایا،

و الذين جاؤا من بعدهم .

اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص کسی صحابی رسول سے غضب ناک ہو کر جوش غضب و غصہ میں آتا ہے وہ کافر ہے۔ کیوں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے **ليغيظ بهم الكفار** ۔ یقیناً صحابہ کرام سے کافر لوگ ہی غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہیں۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ سورۂ فتح کی آخری آیتوں میں تمام مسلمانوں کی تقسیم تین طبقوں پر فرمائی گئی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ایک مہاجرین۔

دوسرے انصار۔

تیسرے وہ مسلمان جوان کے بعد ہیں۔

اوران تینوں طبقوں کی تعریف وتوصیف بھی اس آیت میں داخل ہے کہ وہ دعامانگتے ہیں۔

ربنا اغفرلنا و لا خواننا الذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا.

اے رب ہمارے ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے سبقت لیے ہوئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں کدورت نہ ڈال۔

صحابہ کا ادب وتکریم بجالانا

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کس طرح کرتے تھے اس ضمن میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی طویل حدیث بیان کی گئی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صفات مذکور ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی ایک بھی نہ تھا اور نہ میری آنکھ میں آپ سے زیادہ کوئی بزرگ و عظیم تر تھا اور میرا حال یہ تھا کہ میری طاقت اتنی نہ تھی کہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ سکوں، اور نہ آپ سے آنکھیں سیر ہوتی تھیں اگر کوئی مجھ سے کہے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصف بیان کروں تو مجھ میں اتنی قدرت نہیں اس لیے کہ میں آپ کے سامنے اپنی آنکھیں اوپر نہیں اٹھا سکتا تھا۔

ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہماری حالت یہ تھی کہ جب

marfat.com
Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے تو اصحاب مہاجرین وانصار کے حلقے میں جلوہ گر ہوتے، ان میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان نشست فرماتے مگران میں سے کسی میں تاب وتواں نہ ہوتی کہ آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھ سکے، یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و بڑائی اور غایت تعظیم و اجلال کا عالم تھا۔ البتہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی طرف دیکھتے اور متبسم ہوتے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف ملاحظہ فرماتے اور تبسم فرماتے، یہ ان کی باہمی انس ومحبت کا عالم تھا، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا تو آپ کے صحابہ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا حال یہ تھا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ مطلب یہ کہ انتہائی سکون وقرار میں تھے جنبش تک نہ کرتے اور نہ سر اٹھاتے تھے اس لیے کہ جس کے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا گروہ حرکت کرے اور سر اٹھائے تو سر پر بیٹھا ہوا پرندہ اڑ جائے۔

اور اس حدیث میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصف مبارک بیان کیا گیا ہے مذکور ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے تو ہم نشین صحابہ کرام سروں کو جھکا دیتے اور خاموش ہو جاتے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

عروہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جس وقت ان کو سال حدیبیہ میں قریش نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واحترام کرتے دیکھا اور یہ دیکھا کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں تو آب وضو لینے میں جلدی کرتے اور ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہیں اور قریب ہوتا ہے کہ باہم خون خرابہ ہو جائے مگر پانی زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آب دہن مبارک یا آب بینی شریف یا آب حلق مبارک جدا ہونے نہیں پاتا کہ آگے بڑھ کر اپنی ہتھیلیوں میں لے لیتے اور اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم کا جو موئے مبارک جدا ہوتا اسے جلدی سے حاصل کر لیتے اور تبرک بنا کر اس کی حفاظت کرتے اور جب کوئی حکم فرماتے تو امتثال امر میں شتابی کرتے، جب بات کرتے تو اپنی آوازوں کو پست کر لیتے اور کسی کو یارانہ ہوتا کہ نگاہ اٹھائے اور آپ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھے، یہ غایت تعظیم اور اجلال کی وجہ سے تھا۔

جب عروہ لوٹ کر قریش کی طرف گئے تو ان کو دیکھتے ہی کہنے لگے اے گروہ قریش! میں نے قیصر و کسریٰ اور نجاشی کو ان کی بادشاہی کے زمانے میں دیکھا ہے مگر قسم ہے خدا کی میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا جیسی کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے اصحاب میں ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ کہا میں نے کسی بادشاہ کے ہم نشینوں کو بھی ایسی تعظیم کرتے نہیں دیکھا جیسی کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب تعظیم کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جس وقت سر مبارک سے قینچی سے بال تراشے جاتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد صحابہ جمع ہو جاتے اور بالوں کو ہاتھوں میں لیتے رہتے اور ایک بھی بال گرنے نہیں دیتے۔ بعد مین ان موئے مبارک کو حضور اپنے صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیتے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتہائی آداب میں سے ایک یہ ہے کہ جب صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کی جانب دعوت اسلام اور صلح کے ابتدائی قواعد وضوابط طے کرنے کے لیے بھیجا تو قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت دی کہ وہ بیت الحرام کا طواف کر لیں مگر حضرت عثمان نے انکار فرما دیا اور فرمایا کہ میں اس وقت تک خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر سکتا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے اس کا طواف نہ فرمالیں۔

marfat.com
Marfat.com

معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کو طواف سے عظیم تر جانا اور حق وصواب بھی یہی ہونا چاہیئے کہ کوئی عمل اور کوئی عبادت، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کے برابر نہیں ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسی بدو کے آنے کو پسند کرتے کہ وہ حضور سے کوئی ایسی بات پوچھے جوان کے دین میں فائدہ پہنچائے کیوں کہ خودان میں اتنی تاب وتواں نہ ہوتی کہ آپ کی ہیبت وجلال کی بناپر کچھ دریافت کرسکیں۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے کوناخنوں سے بجاتے تھے تاکہ کھٹکھٹانے کی آواز سخت وشدید نہ ہوجائے اور حضور کے وقت شریف میں تشویش لاحق نہ ہو۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا یہاں تک کہ کئی سال گزر گئے مگر دریافت کرنے کی ہمت نہیں ہوئی باوجودیکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں میں بڑے خوش اخلاق اور صحابہ کرام کے ساتھ بڑی مہربانی وشفقت کا سلوک فرماتے خصوصاً فقراء ومساکین کے ساتھ۔

روایت حدیث میں ادب واحترام

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت وحدیث کی روایت کی تعظیم میں حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک سال تک برابر آتا جاتا رہا مگر ان سے کسی وقت بھی بے تعظیمی سے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے نہیں سنا اور جب کہ ایک دن بے خیالی میں زبان پر یہ جاری ہوگیا تو وہ اتنے شرمندہ ہوئے کہ ان کے چہرے کا رنگ فق

marfat.com
Marfat.com

ہوگیااور وہ پسینہ پسینہ ہوگئے۔اور ایک اور روایت میں یہ ہے کہ ان کا چہرہ گرد آلود جیسا ہوگیا اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور ایسی ہچکی بندھی کہ گردن کی رگیں سوج گئیں۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز ابو حازم کے پاس گئے اس وقت وہ حدیث بیان کررہے تھے تو حضرت مالک ادھر سے گزر گئے اور فرمایا میں نے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ پائی اور میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں کہ کھڑے کھڑے حدیث (رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حاصل کروں حالاں کہ میں کھڑا ہوسکتا تھا۔

اور حضرت مالک نے فرمایا ایک شخص حضرت ابن المسیب کے پاس آیا اور اس نے ان سے ایک حدیث دریافت کی تو وہ ایک پہلو پر لیٹے ہوئے تھے فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور حدیث بیان کی، اس شخص نے کہا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ آپ تکلیف اٹھائیں اور اٹھ کر بیٹھیں، انھوں نے فرمایا میں اسے مکروہ جانتا ہوں کہ پہلو پر لیٹے لیٹے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ وہ تبسم کناں تھے لیکن جب ان کے سامنے حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کی گئی تو فوراً متواضع ہوکر سر جھکا دیا۔

حضرت ابومصعب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا دستور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مبارک جب بیان کرتے تو پہلے وضو کرلیتے۔

بروایت مالک از جعفر بن محمد منقول ہے کہ حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرنے کا عزم فرماتے تو پہلے وضو کرتے اس کے بعد حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کے لیے ایک خاص لباس تیار کررکھا تھا اسے پہنتے اس کے بعد حدیث بیان کرتے تھے، اس اہتمام کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا یہ

marfat.com
Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہے، مطلب یہ کہ اسے آسان بات نہ جاننا چاہیئے اس کی تعظیم کرنی چاہیئے۔

حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے پاس آتے تو پہلے ان کی باندی باہر آتی اور پوچھتی تم شیخ سے حدیث پوچھنا چاہتے ہو یا مسائل شرعیہ؟ اگر لوگ کہتے کہ ہمیں مسائل دریافت کرنے ہیں تو امام مالک فوراً باہر تشریف لاتے اور ان کو مسائل کا جواب عنایت فرمادیتے۔ اگر وہ لوگ کہتے کہ ہمیں حدیث معلوم کرنی ہے تو پہلے غسل خانہ تشریف لے جاتے، غسل کرتے، بدن پر خوشبو ملتے، اور نئے کپڑے پہنتے اور اپنا جبہ جو سیاہ یا سبز ہوتا زیب تن کرتے اور عمامہ سر پر رکھتے، ایک تخت بچھایا جاتا، پھر باہر تشریف لاتے، تخت پر خشوع وخضوع کے ساتھ بیٹھتے، بخور جلایا جاتا اور جب تک حدیث کے بیان سے فارغ نہ ہوتے ہیبت کے ساتھ بیٹھے رہتے۔ یہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کرنے کے لیے خاص اہتمام تھا۔ اور راہ چلتے یا کھڑے کھڑے یا عجلت میں حدیث بیان کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

اور سلف صالحین بے وضو حدیث بیان کرنے کو مکروہ جانتے تھے اور حضرت اعمش سے منقول ہے کہ جب وضو نہ ہوتا تو تیمم کرتے۔

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک ہمارے سامنے حدیث بیان کررہے تھے تو ان کو بچھو نے سولہ مرتبہ ڈنک مارا اور امام مالک کا رنگ متغیر ہوگیا، چہرہ زرد پڑ گیا مگر حدیث کو درمیان میں قطع نہیں فرمایا، جب بیان حدیث سے فارغ ہوگئے اور سب لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے عرض کیا اے ابوعبداللہ میں نے آج آپ کا عجیب خال دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں میں حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجلال و تعظیم کی بنا پر صبر کرتا رہا۔

اور مشہور ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ ہر حدیث کی کتابت کے لیے اپنی صحیح میں، غسل کرتے اور دو

marfat.com
Marfat.com

گانہ ادا کرتے تھے، یہی طریقہ تراجم کتاب الہی کے لکھنے میں اختیار کیا تھا، بعض کہتے ہیں کہ آب زمزم سے غسل کرتے تھے اور مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام میں دوگانہ ادا کرتے تھے۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ جلد اول)

اصحاب رسول واہل بیت

صحابہ اور اہل بیت کرام کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیئے؟

تو اس سلسلے میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر رقمطراز ہیں:

(ملائکہ مرسلین وسادات فرشتگان مقربین) کے بعد اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین ہیں اور انھیں میں حضرت بتول، جگر پارۂ رسول، خاتون جہاں، بانوئے جہاں، سیدۃ النساء فاطمہ زہراء اور دو جہاں کی آقا زادی کے دونوں شہزادے، عرش کی آنکھ کے دونوں تارے، چرخ سیادت کے مہ پارے، باغ تطہیر کے پیارے پھول، دونوں قرۃ العین رسول، امامین کریمین، سعیدین شہیدین، تقیین نقیین، نیرین طاہرین، ابو محمد حسن وابو عبداللہ حسین اور تمام مادران امت، بانوان رسالت علی المصطفی وعلیہم کلہم الصلاۃ والتحیۃ داخل کہ،

صحابی ہر وہ مسلمان ہے جو حالت اسلام میں اس چہرۂ خدانما کی زیارت سے مشرف ہوا اور اسلام ہی پر دنیا سے گیا۔ ان کی قدر و منزلت وہی خوب جانتا ہے جو سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت و رفعت سے آگاہ ہے۔

آفتاب نیمروز سے روشن تر کہ محب جب قدرت پاتا ہے اپنے محبوب کو صحبت بد سے بچاتا ہے حق تعالی قادر مطلق ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس کے محبوب وسید المحبوبین، کیا عقل سلیم تجویز کرتی ہے کہ ایسا قدیر، ایسے ذی وجاہت جان محبوبی وکان عزت کے لیے خیار خلق کو جلیس وانیس ویار ومدد

marfat.com
Marfat.com

گار مقرر نہ فرمائے۔ جوان میں سے کسی پر طعن کرتا ہے جناب باری تعالیٰ کے کمال حکمت وتمام قدرت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غایت محبوبیت ونہایت منزلت پر حرف رکھتا ہے اسی لیے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم و من ابغضهم فببغضي ابغضهم من اذا هم فقد اذاني و من اذاني فقد اذى الله و من اذى الله فيوشك ان ياخذه .

خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں انھیں نشانہ نہ بنالینا میرے بعد، جوانھیں دوست رکھتا ہے میری محبت سے انھیں دوست رکھتا ہے اور جوان کا دشمن ہے میری عداوت سے ان کا دشمن ہے جس نے انھیں ایذادی اس نے مجھے ایذادی اور جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ کو ایذادی اور جس نے اللہ کو ایذادی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو گرفتار کرلے۔اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔

پھر امام احمد رضا بریلوی، خارجی، ناصبی اور شیعہ ورافضی کارد کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

اب اے خارجیو، ناصبیو، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد عام اور جناب باری تعالیٰ نے آیہ کریمہ **رضي الله عنهم و رضوا عنه** سے جناب ذوالنورین وحضرت اسد اللہ غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔یا اے شیعو، اے رافضیو! ان احکام شاملہ سے خدا ور سول نے حضرت صدیق اکبر، جناب فاروق اعظم، حضرت مجہز جیش العسرۃ، وجناب ام المومنین محبوبہ سید العالمین عائشہ صدیقہ بنت صدیق، وحضرت طلحہ وزبیر ومعاویہ وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم الی یوم الدین کو خارج کردیا، اور تمھارے کان میں کہہ دیا کہ ''اصحابی'' سے ہماری مراد، اور آیت میں ضمیر ''ھم'' کے مصداق ان لوگوں کے سواہیں جوتم ان کے اے خوارج دشمن ہوگئے اور عیاذاباللہ لعن طعن سے یاد کرنے لگے، نہ یہ جانا کہ یہ دشمنی، درحقیقت

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنی ہے اوران کی ایذا حق تبارک وتعالیٰ کی ایذا۔

مگر اے اللہ! تیری برکت والی رحمت اور ہمیشگی والی عنایت اس پاک فرقہ اہل سنت و جماعت پر جس نے تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب ہم نشینوں اور گلستان صحبت کے گل چینوں کو نگاہ تعظیم و اجلال سے دیکھنا اپنا شعار ودثار کرلیا اور سب کو چراغ ہدایت کے ستارے اور فلک عزت کے سیارے جانا عقیدہ کرلیا، کہ ہر ہر فرد بشران کا سرور عدول واخیار واتقیاء وابرار کا سردار، تابعین سے لے کر تا بقیامت امت کا کوئی ولی، کیسے ہی پایہ عظیم کو پہنچے، صاحب سلسلہ ہو خواہ غیر ان کا ہرگز ہرگز ان میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کے رتبہ کو نہیں پہنچتا، اوران میں ادنیٰ کوئی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد صادق کے مطابق اوروں کو کوہ احد کے برابر سونا، ان کے نیم صاع جو کے برابر نہیں، جو قرب خدا انھیں حاصل، دوسرے کو میسر نہیں، اور وجو درجات عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے ان سب کو بالا جمال پرلے درجے کا بروتقی جانتے اور تفاصیل احوال پر نظر حرام مانتے، جو فعل کسی کا اگر ایسا منقول بھی ہوا جو نظر قاصر میں ان کی شان سے قدرے گرا ہوا ٹھہرا ہے اسے محمل حسن پر اتارتے ہیں۔ اور اللہ کا سچا قول رضی اللہ عنہم سن کر آئینہ دل میں زنگ تفتیش کو جگہ نہیں دیتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرما چکے۔

اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔

جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو باز رہو۔

ناچار اپنے آقا کا فرمان عالیشان اور یہ سخت وعیدیں، ہولناک تہدیدیں سن کر زبان بند کرلی اور دل کو سب کی طرف سے صاف کرلیا۔ اور جان لیا کہ ان کے رتبے ہماری عقل سے وراء ہیں پھر ہم ان کے معاملات میں کیا دخل دیں۔ ان میں جو مشاجرات واقع ہوئے ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟

گدائے خاک نشینی تو حافظ مخروش
رموز مملکت خویش خسرواں دانند

marfat.com
Marfat.com

حاشا کہ ایک کی طرف داری میں، دوسرے کو برا کہنے لگیں، یا ان نزاعوں میں ایک فریق کو دنیا طلب ٹھہرائیں بلکہ بالیقین جانتے ہیں کہ وہ سب مصالح دین کے خواست گار تھے، جس کے اجتہاد میں جو بات دین الٰہی وشرع رسالت پناہی جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اصلح وانسب معلوم ہوئی، اختیار کی۔ گو اجتہاد میں خطا ہوئی اور ٹھیک بات ذہن میں نہ آئی لیکن وہ سب حق پر ہیں۔ ان کا حال بعینہ ایسا ہے جیسا فروع مذہب میں ابوحنیفہ وشافعی کے اختلافات، نہ ہرگز ان منازعات کے سبب اک دوسرے کو گمراہ فاسق جاننا نہ ان کا دشمن ہو جانا۔

بالجملہ ارشادات خدا ورسول عز مجدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنا یقین کرلیا کہ سب اچھے اور عدل وثقہ تقی، نقی ابرار ہیں اوران (مشاجرات ومنازعات کی) تفاصیل پرنظر گمراہ کرنے والی ہے۔ نظیر اس کی عصمت انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء ہے کہ اہل حق شاہراہ عقیدت پر چل کر مقصود کو پہنچے، اور ارباب باطل تفصیلوں میں خوض کر کے مغاک (ضلالت اور) بد دینی میں جا پڑے۔ کہیں دیکھا و عصی آدم ربہ فغوی کھیں ہیں۔ سنا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر کبھی موسیٰ وقبطی کا قصہ یاد آیا کبھی داؤد اوراوریاہ کا فسانہ سن پایا، لگے چون وچرا کرنے، تسلیم وگردن نہادن کے زینہ سے اترنے، پھر ناراضی خدا ورسول کے سوا اور بھی کچھ پھل پایا؟ اور خضتم کالذی خاضوا نے حقت کلمۃ العذاب کا دن دکھایا۔ (الاعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب)

عشرہ مبشرہ وخلفائے اربعہ

اب ان سب میں افضل واعلیٰ واکمل حضرات عشرہ مبشرہ ہیں۔ وہ دس صحابی جن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت وخوشخبری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں سنادی تھی وہ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں یعنی حضرات خلفاء اربعہ راشدین، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبد

marfat.com
Marfat.com

الرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح۔ (مولف)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

اور ان میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ان چار ارکان قصر ملت، و چار انہار باغ شریعت، کے خصائص وفضائل، کچھ ایسے رنگ پر واقع ہیں کہ ان میں سے جس کسی کی فضیلت پر تنہا نظر کیجیے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہیں یہی ہیں ان سے بڑھ کر کون ہوگا۔

بہر گلے کہ ازیں چار باغ می نگرم
بہار دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

علی الخصوص شمع شبستان ولایت، بہار چمنستان معرفت امام الواصلین سید العارفین، خاتم خلافت نبوت، فاتح سلاسل طریقت، مولیٰ المسلمین امیر المومنین ابوالائمۃ الطاہرین، طاہر مطہر، قاسم کوثر اسد اللہ غالب مظہر العجائب والغرائب مطلوب کل طالب، سیدنا ومولانا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم وحشرنا فی زمرتہ فی یوم عقیم کہ اس جناب گردوں قباب کے مناقب جلیلہ ومحامد جمیلہ جس کثرت وشہرت کے ساتھ ہیں دوسرے کے نہیں۔ حضرات شیخین، صاحبین صہیرین، وزیرین امیرین، مشیرین ضجیعین، رفیقین سیدنا ومولانا عبداللہ العتیق ابوبکر صدیق، وجناب حق مآب ابوحفص عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان والا سب کی شانوں سے جدا ہے اور ان پر سب سے زیادہ عنایت خدا اور رسول خدا جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

بعد انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین کے جو مرتبہ ان کا خدا کے نزدیک ہے دوسرے کا نہیں، اور رب تبارک وتعالیٰ سے جو قرب ونزدیکی اور بارگاہ عرش اشتباہ رسالت میں جو عزت وسربلندی ان کا حصہ ہے اوروں کا نصیبہ نہیں۔ اور منازل جنت ومواہب بے منت میں انھیں کے درجات سب پر عالی، فضائل و

marfat.com
Marfat.com

فواضل وحسنات وطیبات میں انھیں کو تقدم وپیشی، ہمارے علماء وائمہ نے اس میں مستقل تصنیفیں فرماکر سعادت کونین وشرافت دارین حاصل کیں ورنہ غیر متناہی کا شمار کس کے اختیار، واللہ العظیم اگر ہزار دفتر ان کے شرح فضائل میں لکھے جائیں یکے از ہزار تحریر میں نہ آئیں، مگر کثرت فضائل وشہرت فواضل چیزے دیگر، اور فضیلت وکرامت امرے آخر، فضل اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ قل ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء . اس کی کتاب کریم اوراس کا رسول عظیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم علی الاعلان گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں۔

کنت عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقبل ابو بکر و عمر فقال یا علی هذان سید اکهول اهل الجنة و شبابها بعد النبیین و المرسلین

میں خدمت اقدس حضور افضل الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا کہ ابوبکر وعمر سامنے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی! یہ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے سب بوڑھوں اور جوانوں کے، بعد انبیاء ومرسلین کے۔ اسے ترمذی وابن ماجہ وعبداللہ بن الامام احمد نے روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی حضور کا ارشاد ہے

ابو بکر و عمر خیر الاولین و الآخرین و خیر اهل السموات و خیر اهل الارضین الا النبیین و المرسلین .

ابوبکر وعمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں کے، اور بہتر ہیں سب آسمان والوں سے، اور بہتر ہیں سب زمین والوں سے سوا انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے۔ ابن عدی وخطیب اور حاکم نے کتاب الکنی میں یہ حدیث روایت کی۔

marfat.com
Marfat.com

خود حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بار بار اپنی کرسی مملکت وسطوت خلافت میں افضلیت مطلقہ شیخین کی تصریح فرمائی، اور یہ ارشاد ان سے بتواتر ثابت ہوا کہ اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین نے اسے روایت کیا، اور فی الواقع اس مسئلہ کو جیسا حق مآب مرتضوی نے صاف صاف واشگاف بہ کرات و مرات (بار بار) جلوات وخلوات ومشاہد عامہ ومساجد جامعہ میں ارشاد فرمایا، دوسروں سے واقع نہیں ہوا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت محمد بن حنفیہ صاحبزادہ جناب امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال عمر.

یعنی میں نے اپنے والد ماجد امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہیں ارشاد فرمایا ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمر۔

ابوعمر بن عبد اللہ حکم بن حجل سے اور دارقطنی اپنی سنن میں راوی جناب امیر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدته جلد المفتری.

جسے میں پاؤں گا کہ شیخین سے مجھے افضل بتاتا ہے اسے مفتری کی حد ماروں گا کہ اسی کوڑے ہیں۔

ابوالقاسم طلحی کتاب السنہ میں جناب علقمہ سے راوی:

بلغ علیا ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیه ثم قال ایها الناس انه بلغنی ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر کنت

marfat.com
Marfat.com

تقدمت فيه لعاقبت فيه فمن سمعته بعد هذا اليوم يقول هذا فهو مفتر عليه حد المفترى ثم قال ان خير هذه الامة بعد نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابو بكر ثم عمر ثم الله اعلم بالخيرة بعده قال و فى المجلس الحسن بن على فقال و الله لو سمى الثالث لسمى عثمان

یعنی جناب مولیٰ علی کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انھیں حضرات شیخین پر تفضیل دیتے ہیں پس منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا، اے لوگو مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں اور اگر میں نے پہلے سے سنا ہوتا تو اس میں سزا دیتا یعنی پہلی بار تفہیم پر قناعت فرماتا ہوں پس اس دن کے بعد جسے ایسا کہتے سنوں گا تو وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد لازم ہے۔ پھر فرمایا بیشک بہتر اس امت کے، بعد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے بہتر کو ان کے بعد، اور مجلس میں امام حسن بھی جلوہ فرما تھے انھوں نے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے۔

بالجملہ احادیث مرفوعہ واقوال حضرت مرتضوی واہل بیت نبوت اس بارے میں لا تعداد ولا تحصی ہیں کہ بعض کی تفسیر فقیر (امام احمد رضا) نے اپنے رسالہ ''منتہی التفصیل لمبحث التفضیل'' میں کی اب اہل سنت جو نگاہ غور کو کام فرمایا تو تفضیل شیخین کی صدہا تصریحیں علی الاطلاق پائیں کہیں جہت وحیثیت کی قید نہ دیکھی کہ یہ صرف فلاں حیثیت سے افضل ہیں اور دوسری حیثیت سے دوسروں کو افضلیت، لہٰذا انھوں نے عقیدہ کرلیا کہ گو فضائل خاصہ وخصائص فاضلہ حضرت مولیٰ علی اور ان کے غیر کو بھی ایسے حاصل جو حضرات شیخین نے نہ پائے، جیسے کہ اس کا عکس بھی صادق ہے مگر فضل مطلق کلی جو کثرت ثواب وزیادت قرب رب الارباب سے عبارت ہے وہ انھیں کو عطا ہوا۔ اور اس عقیدہ کا خلاف اول تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں اور اگر بالفرض کہیں بوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے، ورنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم اور خود حضرت مولیٰ واہل بیت کرام کیوں بلا تقیید انھیں افضل و خیرامت و سردار اولین و آخرین بتاتے کیا آیہ کریمہ و انفسنا و انفسکم و حدیث صحیح من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور خبر شدید الضعف وقوی الجرح لحمک لحمی و دمک دمی برتقدیر ثبوت وغیر ذلک سے انھیں آگاہی نہ تھی، یا تھی تو وہ ان کا مطلب نہ سمجھے یا سمجھے اور اس میں تفضیل شیخین کا خلاف پایا، تو اور تصریحات بینہ و قاطعۃ الدلالۃ وغیرہ محتملۃ الخلاف کو کیسے پس پشت ڈال دیں۔

اور جب ثابت ہوگیا کہ قرب الٰہی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مزیت وتفوق ہے تو ولایت بھی انھیں کی اعلیٰ ہوئی۔ مگر ایک درجہ قرب الٰہی جل جلالہ ورزقنا اللہ کا، پر ظاہر ہے کہ سیر الی اللہ میں تو سب اولیاء برابر ہوتے ہیں اور وہاں لا نفرق بین احد من رسلہ ، کی طرح لا نفرق بین احد من اولیائہ کہا جاتا ہے (یعنی تمام اولیاء اللہ اصل طریق ولایت یعنی سیر الی اللہ میں برابر ہوتے ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت وفضیلت کا قول باعتبار سیر فی اللہ کیا جاتا ہے کہ جب سالک عالم لاہوت پر پہنچا، سیر وسلوک تمام ہوا یعنی سیر الی اللہ سے فراغت کے بعد سیر فی اللہ شروع ہوتی ہے اور اس کی نہایت وحد نہیں) جب (عالم لاہوت پر پہنچ کر) ماسوائے الٰہی آنکھوں سے گر گیا اور مرتبہ فنا تک پہنچ کر آگے قدم بڑھا تو وہ سیر فی اللہ ہے اس کے لیے انتہا نہیں اور یہیں تفاوت قرب جلوہ گر ہوتا ہے۔ جس کی سیر فی اللہ زائد وہی خدا سے زیادہ نزدیک پھر بعضے بڑھتے چلے جاتے ہیں، اور بعض کو دعوت خلق کے لیے منزل ناسوتی عطا فرماتے ہیں۔

ان سے طریقہ، خرقہ وبیعت کا رواج پاتا ہے اور سلسلۂ طریقت جنبش میں آتا ہے مگر یہ معنی اسے مستلزم نہیں ان کی سیر فی اللہ اگلوں سے بڑھ جائے۔ ہاں یہ ایک فضل جداگانہ ہے کہ انھیں ملا اور دوسروں کو عطا نہ ہوا تو یہ کیا؟ اس کے سوا صدہا خصائص حضرت مولیٰ علی کو ایسے ملے کہ شیخین کو نہ ملے، مگر قرب و رفعت درجات میں انھیں کو افزونی رہی ورنہ کیا وجہ ہے کہ ارشادات مذکورہ بالا میں انھیں، ان سے افضل و بہتر کہا جاتا ہے اور ان کی افضلیت کا تاکیداکید انکار کیا جاتا ہے۔ حالاں کہ ادنیٰ ولی، اعلیٰ ولی سے افضل

marfat.com
Marfat.com

نہیں ہوسکتا۔

آخر دیکھئے حضرت امیر کے خلفائے کرام میں حضرت سبط اصغر (سیدنا امام حسین) وجناب خواجہ حسن بصری کو تنزل ناسوتی ملا، اور حضرت سبط اکبر (سید امام حسن) سے کوئی سلسلہ جاری نہ ہوا حالاں کہ قرب ولایت امام مجتبیٰ (سیدنا امام حسن) ولایت وقریب خواجہ (حسن بصری) سے بالیقین اتم واعلیٰ، اور ظاہرا احادیث سے سبط اصغر شہزادۂ گلگوں قبا پر بھی ان کا فضل ثابت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مشاجرات صحابہ کرام

حضرت مرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنہوں نے مشاجرات ومنازعات کیے۔ ہم اہل سنت ان میں حق، جانب جناب مولیٰ اور ان سب کو برغلط وخطا اور حضرت اسد اللہی کو بدرجہا ان سے اکمل واعلیٰ جانتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ بلحاظ احادیث مذکورہ زبان طعن وتشنیع، ان دوسروں کے حق میں نہیں کھولتے، اور انھیں ان کے مراتب پر جوان کے لیے شرع میں ثابت ہوئے رکھتے ہیں، کسی کو کسی پر اپنی ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتے اور ان کے مشاجرات میں دخل اندازی کو حرام جانتے ہیں۔ اور ان کے اختلافات کو ابو حنیفہ وشافعی جیسا اختلاف سمجھتے ہیں۔ تو ہم اہل سنت کے نزدیک ان میں سے کسی ادنیٰ صحابی پر بھی طعن جائز نہیں چہ جائیکہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب رفیع میں طعن کریں۔ حاشا! یہ اللہ ورسول کی جناب میں گستاخی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تطہیر وبریت میں آیات نازل فرمائے اور ان پر تہمت دھرنے والوں کو وعیدیں عذاب الیم کی سنائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں اپنی سب ازواج مطہرات میں زیادہ چاہیں۔ جہاں منھ رکھ کر عائشہ صدیقہ پانی پئیں حضور اسی جگہ اپنا لب اقدس رکھ کر وہیں سے پانی پئیں، یوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب ازواج دنیا وآخرت میں حضور ہی کی بیبیاں ہیں مگر عائشہ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ ان کے حق میں یہ ارشاد ہوا کہ یہ حضور کی بی بی ہیں دنیا وآخرت میں۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت خیر النساء یعنی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم ہوا کہ فاطمہ تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو عائشہ سے بھی محبت رکھ کہ میں اسے چاہتا ہوں۔ سوال ہوا سب آدمیوں میں حضور کو محبوب کون ہیں؟ جواب عطا ہوا، عائشہ۔

اور زبیر وطلحہ ان سے بھی افضل کہ عشرۂ مبشرہ سے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی اور حواری، اور یہ یعنی طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے لیے ہر وقت جانثاری رہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ان کا درجہ ان سب کے بعد ہے اور حضرت مولیٰ علی کے مقام رفیع وشان منیع تک تو ان سے وہ دور دراز منزلیں ہیں جن میں ہزاروں ہزار، رہوار برق کردار صبا رفتار تھک رہیں اور قطع مسافت نہ کرسکیں مگر فضل صحبت وشرف صحابیت وفضل وشرف، سعادت اور خدائی دین ہے۔

ہم تو بحمد اللہ سرکار اہل بیت کے غلامان خانہ زاد ہیں، ہمیں معاویہ سے کیا رشتہ کہ خدانخواستہ ان کی حمایت بے جا کریں مگر ہاں اپنی سرکار کی طرفداری اور ان کا الزام بدگوئیاں سے بری رکھنا منظور ہے کہ ہمارے شہزادۂ اکبر حضرت سبط حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب بشارت اپنے جد امجد سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اختتام مدت خلافت راشدہ عین معرکہ جنگ میں ہتھیار رکھ دیے اور ملک امیر معاویہ کو سپرد کردیا۔ اگر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ العیاذ باللہ کافر یا فاسق، فاجر یا ظالم، جائر تھے یا غاصب جابر تھے تو الزام امام حسن پر آتا ہے کہ انھوں نے کاروبار مسلمین وانتظام شرع ودین باختیار خود ایسے شخص کو تفویض فرمادیا اور خیر خواہی اسلام کو معاذ اللہ کام نہ فرمایا۔

اگر مدت خلافت ختم ہو چکی تھی اور آپ بادشاہت منظور نہیں فرماتے تو صحابہ حجاز میں کوئی اور قابلیت نظم ونسق دین نہ رکھتا تھا جو انھیں کو اختیار کیا۔ حاشا للہ! بلکہ یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے کہ حضور نے اپنی پیشیں گوئی میں ان کے اس فعل کو پسند فرمایا اور ان کی سیادت کا نتیجہ ٹھہرایا۔

marfat.com
Marfat.com

کما فی صحیح البخاری . (اعتقادالاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب)

صحابہ امت کے لیے امان ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعدو انا امنة لا صحابی فاذا ذهبت اتی اصحابی ما یوعدون و اصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون.

ستارے امان ہیں آسمان کے لیے جب ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ آئے گا جس کا اس سے وعدہ ہے یعنی شق ہونا، فنا ہو جانا، اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لیے جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے۔ یعنی مشاجرات، اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لیے جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب و مذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔ احمد و مسلم نے ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

صحابہ کو برا کہنا باعث لعنت ہے

فرماتے ہیں : حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضهم اکفره و حب الانصار من الایمان و بغضهم اکفره حب العرب من الایمان و بغضهم کفر و من سب اصحابی فعلیه لعنة الله و من حفظنی فیهم فانا احفظه یوم القیامه .

محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہے اوران کا بغض کفر، اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اوران کا بغض کفر، اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت، اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اس کا حافظ ونگہبان ہوں گا۔ ابن عسا کرنے

marfat.com
Marfat.com

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

اسامہ بن زید کی محبوبیت رسول

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا وابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں فرمایا:

احب اھلی من قد انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ .

مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی۔

ترمذی نے اسے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

لم یکن احد من الصحابہ الا وقد انعم اللہ علیہ و انعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب و ھو قولہ تعالیٰ و اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ و ھو زید لا خلاف فی ذلک و لا شک الخ.

یعنی صحابہ سب ایسے ہی تھے جنھیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی، مگر یہاں مراد وہ ہے کہ جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اس میں کسی کا خلاف نہ اصلاً شک، اور آیت اگرچہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اتری مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اسے مرقاۃ میں افادہ کیا گیا ہے۔

حضرت اسامہ سے متعلق ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احمد و ابن ماجہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لو كان اسامة جارية لكسوته وحليته حتى انفقه

اسامہ اگر لڑکی ہوتا تو میں جدائی ہونے تک اس کو اچھے کپڑے پہناتا رہتا اور اسے زیور سے آراستہ کرتا رہتا۔

یعنی کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کا پیغام آئے سنت مستحبہ ہے اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب امت کے لیے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمثیل بیان فرمائی۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ، جلد۹، ص۳۶۴)

اکرام انصار

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **اكرموا الانصار فانهم ربوا الاسلام كما يربى الفرح فى وكره.**

انصار کی عزت کرو کہ انھوں نے اسلام کو پالا ہے جس طرح پرند کا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔

دارقطنی نے افراد میں اور دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا۔

روز احد حضرت طلحہ کا کارنامہ

طلحہ بن عبید اللہ احد العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں روز احد میں نے رسول اللہ صلی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیا لے کر ایک چٹان پر بٹھا دیا کہ مشرکین سے آڑ ہوگئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے ارشاد فرمایا:

هذا جبريل يخبرني انه لا يراک يوم القيامة في هول الا انقذک منه.

یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ وہ روز قیامت تمھیں جس کسی وحشت میں دیکھیں گے اس سے تمھیں چھڑا دیں گے۔ ابن عساکر نے اسے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مرضی خلفاء سے لوگ جنت میں جائیں گے

ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی **ينادي يوم القيامة اين اصحاب محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيؤتى بالخلفاء رضى الله تعالى عنهم فيقول الله لهم ادخلوا من شئتم الجنة و دعوا من شئتم.**

روز قیامت ندا کی جائے گی کہاں ہیں اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔ اسے علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفاء الامام القاضی عیاض فی فصل ما اطلع علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغیوب میں بیان کیا ہے۔

ابوبکر وعمر اور عثمان کا ذکر جمیل

نزال بن سبرہ فرماتے ہیں ایک دن ہم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خوش دل پایا عرض کی یا امیر المومنین اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ میرے یار ہیں ہم نے عرض کی اپنے خاص یاروں کا تذکرہ کیجیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم کا کوئی صحابہ نہیں کہ میرا یار نہ ہو، ہم نے عرض کی ابوبکر صدیق کا حال بیان کیجیے۔

فرمایا یہ وہ صاحب ہیں کہ اللہ عزوجل نے جبریل امین و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم کی زبان پر ان کا نام صدیق رکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ہمارے دین کی امامت کو پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی انھیں کو پسند کیا۔

ہم نے عرض کی عمر بن خطاب کا حال فرمایئے، فرمایا یہ وہ صاحب ہیں جن کا نام اللہ عزوجل نے فاروق رکھا انھوں نے حق کو باطل سے جدا کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرض کرتے سنا کہ الٰہی عمر بن خطاب کے سبب اسلام کو عزت دے۔

ہم نے عرض کی عثمان کا حال کہیے، فرمایا

ذلک امرء تدعی فی الملاء الاعلیٰ ذو النورین کان ختن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتیہ ضمن لہ فی الجنۃ .

یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلیٰ و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی ہے۔

اسے خیثمہ، لالکائی اور عشاری نے فضائل الصدیق میں اور ابن عساکر و ابونعیم نے حضرت عثمان ذی النورین و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ **(الامن والعلی)**

ایک صحابی کی کرامت

اہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے کفن میں ایک تہبند زائد چلا گیا شب کو اپنے

marfat.com
Marfat.com

صاحبزادے کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہبند لو اور الگنی پر ڈال دیا صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔

بلال کو جنت میں آگے دیکھا

ایک بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا، عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں۔ فرمایا یہ ہی سبب ہے۔

سلمہ بن اکوع کی بیعت و شجاعت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمہ بن اکوع سے ایک جلسہ میں تین بار بیعت لی، جہاد کو جا رہے تھے پہلی بار فرمایا سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے فرمایا سلمہ تم بیعت نہ کرو گے عرض کی حضو ابھی کر چکا ہوں فرمایا وایضا پھر بھی، انھوں نے پھر بیعت کی۔ اخیر میں جب سب حضرات بیعت سے فارغ ہوئے پھر ارشاد ہوا سلمہ تم بیعت نہ کرو گے عرض کی یا رسول اللہ میں دوبارہ بیعت کر چکا فرمایا وایضا پھر بھی۔ غرض ایک جلسہ میں سلمہ سے تین بار بیعت لی۔ ان پر تاکید بیعت میں راز یہ تھا کہ وہ ہمیشہ پیادہ جہاد فرمایا کرتے تھے اور مجمع کفار کا تنہا مقابلہ کرنا ان کے نزدیک کچھ نہ تھا۔

ایک بار عبد الرحمٰن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا (اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے تھا) سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی پہاڑ پر جا کر ایک آواز تو دی کہ یا صباحاہ یعنی دشمن ہے مگر انتظار نہ کیا کہ کسی نے سنی یا نہیں کوئی آتا ہے یا نہیں تنہا ان کافروں کا تعاقب کیا وہ چار سو تھے اور یہ اکیلے وہ سوار تھے اور یہ پیادہ مگر نبوی مردان کے ساتھ، اس محمدی شیر کے سامنے سے انھیں بھاگتے ہی بنی۔ اب یہ

marfat.com
Marfat.com

تعاقب میں ہیں اپنا رجز پڑھتے جاتے ہیں۔

انا سلمة بن الاكوع

واليوم يوم الرضع

میں سلمہ بن اکوع ہوں اور تمھاری ذلت وخواری کا دن ہے، ایک ہاتھ گھوڑے کی کونچوں پر مارتے ہیں وہ گرتا ہے سوار زمین پر آتا ہے دوسرا ہاتھ اس پر پڑتا ہے وہ جہنم جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کافروں کو بھاگنا دشوار ہو گیا گھوڑوں پر سے اپنے اسباب پھینکنے لگے کہ ہلکے ہو کر زیادہ بھاگیں یہ اسباب سب ایک جگہ جمع فرماتے اور پھر وہی رجز پڑھتے ہوئے ان کا تعاقب کرتے اور انھیں جہنم پہنچاتے یہاں تک کہ شام ہوئی، کافر ایک پہاڑی پر ٹھہرے اس کے قریب دوسری پہاڑی پر انھوں نے آرام فرمایا دن ہونے پر وہ اتر کے چلے وہ اسی طرح ان کے پیچھے اور وہی رجز وہی قتل یہاں تک کہ گرد اٹھی یہ قتل وتعاقب کرتے کرتے تھک گئے تھے اندیشہ ہوا کہ مبادا کفار کی مدد آئی ہو جب دامن گرد پھٹا تکبیروں کی آوازیں آئیں اور دیکھا کہ حضرت ابوقتادہ مع دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھوڑوں پر تشریف لا رہے ہیں اب کیا تھا کفار کو گھیر لیا۔

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فارس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جاتا تھا یعنی لشکر کے سوار جس طرح سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی لشکر اقدس کے پیادے۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بارگاہ رسالت میں **اسد من اسد الله و رسوله** فرمایا اللہ ورسول کے شیروں میں سے ایک شیر۔

گھوڑے نے جہاد کی خبر دی

ان (ابوقتادہ) کو اس جہاد کی خبر ان کے گھوڑے نے دی تھان پر بندھا ہوا چکا انھوں نے چکارا پھر چکا فرمایا واللہ کہیں جہاد ہے گھوڑا کس کر سوار ہوئے اب یہ تو معلوم نہیں کہ کدھر جائیں گے باگ چھوڑ دی

marfat.com
Marfat.com

اور کہا جدھر تو جانتا ہے چل گھوڑا اڑا اور یہاں لے آیا۔ اس عبد الرحمٰن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدۂ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے اس وعدہ کے پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انھوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک شیطان کو دے مارا خنجر لے کر اس کے سینے پر سوار ہوئے اس نے کہا میری بی بی کے لیے کون ہوگا فرمایا نار اور اس کا گلا کاٹ دیا، ہر کاری اونٹ اور تمام غنیمتیں اور وہ اسباب کہ جابجا کفار پھینکتے اور سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستے میں جمع فرماتے گئے تھے سب لا کر حاضر بارگاہ انور کیا۔

صدیق وفاروق اور بلال کی قرأت

عادت کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کرام کا تفقد احوال فرماتے مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا صدیق اکبر کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے انھیں دیکھا کہ جابجا سے متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں۔ صبح ہر ایک سے اس طریقے کا سبب دریافت فرمایا صدیق نے عرض کیا **یا رسول الله اسمعت من اناجیه** میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسے سنا لیتا ہوں یعنی اوروں سے کیا کام کہ آواز بلند کروں۔ فاروق نے عرض کی **یا رسول الله اطرد الشیطان و اوقظ الوسنان .**

میں شیطان کو بھگاتا اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا اور تہجد والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھے گا اس لیے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں۔ حضرت بلال نے عرض کی **یا رسول الله کلام طیب یجمع الله بعضه مع بعض .**

پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے۔ اس کا مطلب فقیر کی سمجھ میں یہ ہے گویا عرض کرتے ہیں کہ قرآن عظیم ایک لہلہاتا باغ ہے جس میں رنگ رنگ کے پھول قسم قسم کے میوے درمنثور کی

marfat.com
Marfat.com

طرح متفرق پھیلے ہوئے کہیں حمد ہے کہیں ثنا کہیں ذکر ہے کہیں دعا کہیں خوف کہیں رجا کہیں نعت حبیب خدا وغیرہا مطالب جدا جدا، جانب الٰہی سے جس وقت جس طرح کی تجلی وارد ہوتی ہے اسی کی مناسب آیات متفرق مقامات سے جمع کر کے پڑھتا ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کلکم قد اصاب تم سب ٹھیک پر ہومگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے پست اور اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو۔

ابوموسیٰ کی خوش الحانی

اسی طرح ایک شب تہجد میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑھنا سنا ان کی آواز نہایت دلکش ان کا لہجہ کمال دلکشا تھا ارشاد ہوا انھیں داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے الحانوں سے ایک الحان ملا ہے۔ صبح ان کے پڑھنے کی تعریف فرمائی انھوں نے عرض کی یارسول اللہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سن رہے ہیں تو اور زیادہ بنا کر پڑھتا۔ (الملفوظ حصہ دوم)

ایک صحابی کا کشف

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے دریافت فرمایا کیف اصبحت۔ تم نے کیوں کر صبح کی عرض کی اصبحت مومنا حقا میں نے صبح کی اس حال میں کہ میں سچا مومن تھا۔ ارشاد فرمایا ہر دعویٰ کی ایک دلیل ہوتی ہے جس سے اس دعویٰ کی سچائی ثابت ہوتی ہے تمھارے دعوے کی کیا دلیل ہے۔ عرض کی میں نے صبح کی اس حال میں عرش سے تحت الثریٰ تک تمام موجودات عالم میرے پیش نظر ہے جنتیوں کو جنت میں عیش کرتے دیکھ رہا ہوں اور جہنمیوں کو جہنم میں چیختے چلاتے عذاب پاتے دیکھ رہا ہوں ارشاد فرمایا تم پہنچ لیے ہو اطمینان رکھو۔ (الملفوظ حصہ چہارم)

marfat.com
Marfat.com

بلال کی آزادی

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف میں حدیث شرائے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں خرید لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ہمیں شریک نہ کیا۔ اس پر صدیق اکبر نے عرض کی :

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

کہا ہم دونوں تو آپ کی گلی کے غلام ہیں، میں نے بلال کو آپ ہی کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی آزاد کیا ہے۔

صحابہ کی تعداد

ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی ہیں۔ سب کے نام نہیں معلوم، وہ صحابہ جن کے نام معلوم ہیں سات ہزار ہیں حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔ (الملفوظ حصہ سوم)

ابن عباس کے لیے حضور کی دعا

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے :

ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ الحکمۃ .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لپٹایا پھر دعا فرمائی الٰہی اسے حکمت سکھا دے۔

ابن عباس کا علم

ایک مقام پر حبر الامۃ رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علم عظیم کے بارے

marfat.com
Marfat.com

میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

اتقان میں ہے ابوالفضل مرسی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب الله.

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۱۸)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

ہر ذی علم جانتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانہ نبوت میں صغیر السن تھے اور ان کا شمار باعتبار عمر اصاغر صحابہ میں ہے اگر چہ بہ برکت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم وفقاہت میں اکثر شیوخ صحابہ پر مقدم تھے۔ (قمر التمام)

حضرت اسید کی محبت رسول

امام ابوداؤد اپنی سنن میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

بینما هو یحدث القوم و کان فیه مزاح بینا یضحکهم فطعنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه و جعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول الله .

اس اثنا میں کہ وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی، انھوں نے عرض کی مجھے بدلہ دیجیے فرمایا لے،

marfat.com
Marfat.com

عرض کی حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا حضور نے کرتا اٹھایا انھوں نے حضور کو اپنی کنار میں لیا اور تہی گاہ اقدس کو چومنا شروع کیا پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا یہی مقصود تھا۔ ع

دل عشاق حیلہ گر باشد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل من احبہ و بارک وسلم

ابوذر پر حضور کا کرم

اسی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ما لقیتہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قط الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اهلی فلما جئت اخبرت به فاتیته و هو علی سریر فالتزمنی فکانت تلک اجود و اجود.

میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا، آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرما تھے، گلے سے لگالیا اور زیادہ جید اور نفیس تر تھا۔ (وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید)

ثبوت صحابیت کے طریقے

امام ابن حجر عسقلانی اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرماتے ہیں :

الفصل الثانی فی الطریق الی معرفة کون الشخص صحابیا و ذلک باشیاء.

اولها ان یثبت بطریق التواتر انه صحابی .

ثم بالاستفاضة و الشهرة .

ثم بان یروی عن احد من الصحابة ان فلانا له صحبة مثلا و کذا عن احاد

marfat.com
Marfat.com

التابعين بناء على قبول التزكية من واحد و هو الراجح .

ثم بان يقول هو اذا كان ثابت العدالة و المعاصرة انا صحابى.

دوسری فصل کسی شخص کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کی پہچان کے طریق میں اور یہ چند چیزوں سے ہے۔

اول یہ کہ تواتر کے طریق سے ثابت ہو کہ وہ صحابی ہے۔

پھر استفاضہ اور شہرت کے ساتھ۔

پھر بایں طور کہ کسی صحابی سے روایت کیا جائے کہ فلاں کو صحبت نصیب ہے مثلاً اور ایسے ہی کسی ایک تابعی سے کسی ایک سے تزکیہ قبول کرنے کی بناء پر، اور یہی راجح ہے۔

پھر اس طور پر وہ کہے کہ جب اس کی عدالت اور ہم عصر ہونا ثابت ہو کہ میں صحابی ہوں۔

مسلم الثبوت میں ہے

اخبار العدل عن نفسه انه صحابى !اذا كان معاصرا لا كالرتن ليس كتعديله نفسه .

کہ عادل کا خبر دینا اپنی ذات کے بارے میں کہ وہ صحابی ہے جب کہ وہ ہم عصر ہو۔ خواجہ رتن کی طرح نہ ہو، اپنی تعدیل کے حکم میں نہیں ہے۔

پھر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

کتنے صحابہ ہیں جن کی احادیث ائمہ حدیث قدیم وحدیث نے اپنے صحاح ومسانید وسنن ومعاجیم میں تخریج فرمائیں نہ ان کے پاس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی فرمان تھا کہ فلاں ہمارے حضور بارگاہ

marfat.com
Marfat.com

عالم پناہ سے شرف یاب ہوا نہ ان سے اس امر پر کوئی شہادت لی گئی نہ اور صحابہ کا محضر طلب ہوا ان ثقات کا خود ہی کہنا کہ :

سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهدت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، مسموع ومقبول ہوا۔

كما افاده الامام ابو عمر بن عبد البر فى الاستيعاب و اقره عليه حافظ الشان.

جیسا افادہ فرمایا ہے امام ابوعمر بن عبدالبر نے استیعاب میں اور ثابت رکھا ہے اسے حافظ الشان ابن حجر نے۔ (نقاء السلافہ فی احکام البیعۃ والخلافۃ)

حضرت انس کی خدمت رسول

و قد كان انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه يخدم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شبع بطنه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بلا معاوضہ صرف بھر پیٹ کھانے پر کرتے تھے۔(مولف) (خیر الآمال فی حکم الکسب والسوال)

صحابہ کی برائی کرنا گمراہی ہے

اخرجه الخطيب البغدادى فى الجامع وغيره انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابى فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل

marfat.com
Marfat.com

ذلک فعلیه لعنة الله و الملائکة . و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا .

خطیب بغدادی نے جامع میں اوران کے سوااور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔ (فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین)

غمیصان بنت ملحان

امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والاصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں :

دخلت الجنة فسمعت خشفة بین یدی فقلت ما هذه الخشفة فقیل الغمیصاء بنت ملحان.

میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے ایک کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصان بنت ملحان۔

حارثہ بن نعمان

امام احمد ونسائی وحاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

دخلت الجنة فسمعت فیها قراءة فقلت من هذا قالوا حارثه بن النعمان کذالکم البر کذ لکم البر.

marfat.com
Marfat.com

میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان، نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ میں راہی جناں ہوئے۔

ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اس کو بیان کیا ہے۔

نعیم بن عبداللہ

ابن سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنة فسمعت نحمة من نعيم

میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی۔ یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں زہری سے اسی طرح ابن اسحاق و مصعب زبیری اور دوسرے لوگوں نے اس کو بیان کیا ہے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔ (عرفان شریعت حصہ سوم)

سجدوں کے نشان

اللہ عزوجل صحابہ کرام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف میں فرماتا ہے

سيماهم في وجوههم من اثر السجود .

marfat.com
Marfat.com

ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے سجدے کے اثر سے۔

صحابہ وتابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں۔

اول : وہ نور کہ روز قیامت ان کے چہروں پر برکت سجدہ سے ہوگا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عباس وامام حسن بصری وعطیہ عوفی وخالد حنفی ومقاتل بن حبان سے ہے۔

دوم : خشوع وخضوع وروش نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا ہی میں بے تصنع ظاہر ہوتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن عباس وامام مجاہد سے ہے۔

سوم : چہرے کی زردی کہ قیام لیل وشب بیداری میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ امام حسن بصری وضحاک وعکرمہ وشمر بن عطیہ سے ہے۔

چہارم : وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے یہ امام سعید بن جبیر وعکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اقوی واقدم ہیں ہ دونوں خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث سے مروی ہیں اور سب سے قوی ومقدم پہلا قول ہے کہ وہ حضور اقدس کے ارشاد سے بسند حسن ثابت ہے۔

طبرانی معاجیم اوسط وصغیر میں اور ابن مردویہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔

قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى قوله عزوجل سيما هم فى وجوههم من اثر السجود قال النور يوم القيامة .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس نشان سجود کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے

marfat.com
Marfat.com

چہروں کا نور مراد ہے۔ (مولف)

ولہذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا۔

اقول، سوم میں قدرے ضعف ہے کہ وہ اثر بیداری ہے نہ اثر سجود، ہاں بیداری بغرض سجود ہے۔

اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے وضو کا پانی اثر سجود نہیں اور مٹی بعد نماز چھڑا دینے کا حکم ہے سیما و نشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی، امید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو۔ بہر حال یہ سیاہ دھبہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرت سجود سے پڑتا ہے تفاسیر ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ بن عباس و سائب بن یزید و مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کا انکار ماثور۔

صحابہ کی بیعت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی ہے جسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

بایعنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی السمع و الطاعۃ فی العسر و الیسر و المنشط و المکرۃ و ان لا ننازع الامر اھلہ .

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون و چرا نہ کریں گے۔

(فتاویٰ افریقہ)

ثعلبہ کا صدقہ قبول نہیں کیا گیا

ایک مرتبہ ثعلبہ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میرے لیے دعا

marfat.com
Marfat.com

فرما دیجیے کہ میں مالدار ہو جاؤں، حضور نے فرمایا تمھارے لیے غریبی بہتر ہے، ثعلبہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ میرے لیے مالداری کی دعا فرما دیجیے، حضور نے ان کے اصرار پر دعا فرما دی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کا مال یعنی بکریاں اتنی زیادہ ہوگئیں کہ انھیں مدینے سے باہر جانا پڑا، پہلے تو جماعت میں پابندی سے حاضر ہوتے رہے مگر بعد میں صرف جمعہ کو حاضر ہونے لگے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوۃ وصول کرنے والے کو ان کے پاس بھیجا کہ بکریوں کی زکوۃ ادا کرو اس پر ثعلبہ نے کہا کہ میں غور کروں گا کہ مجھے کیا کرنا ہے اس کے بعد ان کے بارے میں آیت نازل ہوگئی وہ بارگاہ رسالت میں صدقہ لے کر آئے مگر حضور نے اسے قبول نہ فرمایا، ابوبکر صدیق کی خلافت میں لے آئے انھوں نے قبول نہ کیا، یوں ہی عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے ان حضرات نے بھی قبول نہ کیا اور فرمایا کہ حضور نے قبول نہ کیا تو ہم کیسے قبول کرلیں۔ اب اسے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تحریر میں ملاحظہ فرمائیں۔ (مولف)

امام حافظ الشان اصابہ میں فرماتے ہیں **ثعلبة بن حاطب بن عمر و الانصاری ذکرہ موسیٰ ابن عقبة و ابن اسحٰق فی البدریین و کذا ذکرہ ابن الکلبی و زاد انه قتل باحد .**

موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ثعلبہ بن حاطب بدری ہیں اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ وہ احد میں شہید ہوئے۔

تفسیر امام ابن جریر میں ہے :

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا یقال له ثعلبة بن ابی حاطب اخلف الله ما وعده فقص الله تعالیٰ شانه فی القران و منهم من عاهد الله الی قوله یکذبون .

marfat.com
Marfat.com

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص جسے ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا ہے اس نے اللہ کے حکم کو نہ مانا یہ آیت ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی۔

تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی :

فانزل الله تعالىٰ فيه و منهم من عاهد الله و عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال ويحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسئله ان يقبل صدقته فقال ان الله منعى ان يقبل منك صدقتك ثم اتى ابا بكر حين استخلف فقال اقبل صدقتى فقال ابو بكر لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا اقبلها فلما و لى عمر اتاه فقال يا امير المومنين اقبل صدقتى قال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا ابو بكر و انا اقبلها ، ثم ولى عثمان فاتاه فسأله فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و الا ابو بكر و لا عمر رضوان الله تعالىٰ عليهما و انا لا اقبلها فلم يقبلها منه و هلك ثعلبة فى خلافة عثمان رضى الله تعالىٰ عنه .

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں آیت نازل فرمائی و منهم من عاهد الله الخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ثعلبہ کے رشتہ دار کا ایک آدمی تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو ثعلبہ کے پاس آ کر کہا کہ تمھارے لیے خرابی ہے اے ثعلبہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں ایسی ایسی آیت نازل فرمائی تو ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آ کر صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت کر دی ہے۔ ثعلبہ پھر وہی صدقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لایا اور کہا کہ میرا

marfat.com
Marfat.com

صدقہ قبول کیجیے حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری زکوۃ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کرلوں ہرگز نہ ہوگا، پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر لایا عرض کی امیر المومنین میرا صدقہ قبول کر لیجیے، فرمایا رسول اللہ وابوبکر صدیق قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں یہ کبھی نہ ہوگا پھر خلافت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لایا پھر قبول کرنے کی گزارش کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا۔ پھر ثعلبہ انھیں کی خلافت میں ہلاک ہوگیا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲،ص ۳۳،۳۴)

حذیفہ بن الیمان

یہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ صحابی جلیل القدر ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اسرار سکھائے، ان کا لقب ہی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اسرار حضور کی باتیں پوچھتے۔

ترمذی شریف میں ہے **ما حدثکم حذیفة فصدقوہ .**

حذیفہ تم سے جو بات بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف)

عبداللہ بن مسعود

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **تمسکوا بعھد بن مسعود.**

عبداللہ بن مسعود جو فرمائیں اسے مضبوط تھامو۔

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے **رضیت لامتی ما رضی لھا ابن ام عبد و کرھت لامتی ما کرہ لھا ابن ام عبد .**

marfat.com
Marfat.com

میں نے اپنی امت کے لیے پسند فرمایا جو اس کے لیے عبد اللہ بن مسعود پسند کریں اور میں نے اپنی امت کے لیے ناپسند رکھا جو اس کے لیے ابن مسعود ناپسند رکھیں۔

اور خود ان کے علم قرآن کو اس درجہ ترجیح بخشی کہ ارشاد فرمایا : استقرؤا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود. الحديث.

قرآن چار شخصوں سے پڑھو، سب میں پہلے عبد اللہ بن مسعود کا نام لیا۔ یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے۔

جامع ترمذی شریف میں ہے ما حدثكم ابن مسعود فصدقوه.

ابن مسعود جو بات تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۶۔ نزول آیات فرقان)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

عبد اللہ بن مسعود جو افاضل صحابہ و مومنین سابقین سے ہیں سفر و حضر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لیے جانا ان کے لیے جائز تھا بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ و روش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی ہے کسی کی نہ پائی۔

حدیث میں ہے خود حضور اکرم الاکرمین و اکرم الاولین و الآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے اپنی امت کے لیے وہ پسند کیا جو عبد اللہ بن مسعود اس کے لیے پسند کرے اور اپنی امت کے لیے ناپسند کیا جو اس کے لیے عبد اللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۹)

marfat.com
Marfat.com

عمرو بن عاص

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی قریشی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد امجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد سے مومنین قبل فتح میں ہیں۔

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے

عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعيد (بالتصغير) بن سهم بن عمرو بن هميص بن كعب بن لوى القريشي امير مصر مكنى ابا عبد الله و ابا محمد اسلم قبل الفتح فى صفر سنة ثمان و قيل بين الحديبية و خيبر.

یعنی عمرو بن عاص امیر مصر جن کی کنیت ابوعبداللہ اور ابومحمد ہے فتح مکہ سے پہلے ۸ھ میں اسلام لائے اور ایک قول یہ ہے کہ صلح حدیبیہ اور فتح خیبر کے درمیان اسلام لائے۔ **(مولف)**

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جوان کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آوازے سے گونج رہے ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اسلم الناس و آمن عمر و بن العاص.**

بہت لوگ وہ ہیں کہ اسلام لائے مگر عمرو بن العاص ان میں ہیں جو ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **عمرو بن العاص من صالحي قريش.**

عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہیں۔ اسے احمد نے مسند میں سیدنا طلحہ بن عبیداللہ احد العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **نعم اهل البيت عبد الله و ابو عبد الله و ام**

marfat.com
Marfat.com

عبد الله .

بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ کا باپ اور اس کی ماں۔

اسے بغوی وابویعلی نے طلحہ سے اور ابن سعد نے طبقات میں بسند صحیح ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ ذات السلاسل میں اسی الہٰی فوج کا سردار کیا جس میں صدیق اکبر و فاروق اعظم تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک بار اہل مدینہ میں کچھ ایسا خوف پیدا ہوا کہ لوگ متفرق ہو گئے سالم مولیٰ ابی حذیفۃ اور عمرو بن عاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا :

الا یکون فزعکم الی اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المومنان

کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ اور رسول کی طرف التجا لاتے، تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔

صحابہ کے دو فریق

اللہ عزوجل فرماتا ہے :

لا یستوی من انفق قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنی و اللہ بما تعملون خبیر.

marfat.com
Marfat.com

تم میں برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ وقتال کیا وہ درجے میں ان سے بڑے جنہوں نے بعد میں خرچ وقتال کیا، اور دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرو گے۔

اللہ عزوجل نے صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو قسم فرمایا

ایک مومنین قبل فتح۔

دوسرے مومنین بعد فتح۔

فریق اول کو فریق دوم پر فضیلت بخشی اور دونوں فریق کو فرمایا کہ اللہ نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا۔

اہل سنت کے متون عقائد میں تصریح ہے **الصهابة كلهم عدول لا نذكرهم الا بخير.**

صحابہ سب کے سب اہل خیر وعدالت ہیں ہم ان کا ذکر نہ کریں گے مگر بھلائی سے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۴۰، ۴۱)

اسی مضمون کو دوسری جگہ اس طرح پیش کیا گیا ہے :

رب عزوجل کہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اس نے صحابہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو قسمیں فرمائی۔

مومنین قبل الفتح، جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ وجہاد کیا۔

اور مومنین بعد الفتح، جنھوں نے بعد کو۔

فریق اول کو دوم پر تفضیل عطا فرمائی کہ **لا يستوى منكم من انفق قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد و قاتلوا.**

marfat.com
Marfat.com

اور ساتھ ہی فرمادیا و **کلا وعد اللہ الحسنی**۔

دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔

اور ان کے افعال پر جاہلانہ نکتہ چینی کا دروازہ بھی بند فرمادیا کہ ساتھ ہی ارشاد ہوا و **اللہ بما تعملون خبیر**۔

اللہ کو تمھارے اعمال کی خوب خبر ہے۔یعنی جو کچھ تم کرنے والے ہو وہ سب جانتا ہے بایں ہمہ تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرماچکا، خواہ سابقین ہو یالاحقین۔

صحابہ کی تعظیم فرض ہے

اہل سنت کے عقیدہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طعن حرام، اور ان کے مشاجرات میں خوض ممنوع۔

حدیث مین ارشاد ہے **اذا ذکر اصحابی فامسکوا**۔

جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو زبان روکو۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۶۴)

حدیث میں ہے

من اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقداذی اللہ و من اذی اللہ یوشک ان یاخذ

جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے گرفتار کرلے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۸۶۵)

حضرت امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

صحیح ترمذی شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھدی بہ .

الٰہی اسے راہ نما راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرمایا۔

و من یکون یطعن فی معاویۃ فذاک کلب من کلاب الھاویۃ .

جو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۹۵، ۹۶)

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

قال کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب فجاء فحطانی حطاۃ وقال اذھب ادع لی معاویۃ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، میں دروازے کے آڑ میں چھپ گیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پیٹھ پر تھپکی مار کر فرمایا کہ جاؤ معاویہ کو بلا لاؤ۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱، ص ۴۳۱، عطاء النبی، النور والنورق)

marfat.com
Marfat.com

صحابہ کی لغزشیں معاف ہیں

امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **تکون لا صحابی زلة یغفرھا اللہ لھم لسابقتھم معی ثم یأتی قوم بعدھم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔**

میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری بارگاہ میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انھیں اللہ تعالیٰ ان کے منھ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۶)

صحابہ کرام کے مراتب

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب اولیائے کرام تھے، ان میں سب سے افضل و اکرم و اعلیٰ و اقرب الی اللہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے اور ان کی افضلیت ولایت بہ ترتیب خلافت، یہ چاروں حضرات سب سے اعلیٰ درجے کے کامل مکمل ہیں، اور ورائے نیابت نبوت ہونے میں شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پایہ ارفع ہے اور ورائے تکمیل ولایت ہونے میں حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۷۰)

زید بن حارثہ سے معانقہ

صحیح ترمذی میں ہے **عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قال قدم زید بن حارثة المدینة و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ و اللہ ما رأیتہ قبلہ و لا بعدہ**

marfat.com
Marfat.com

فاعتنقه و قبله .

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں آئے ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے تو انھوں نے آکر دروازے پر دستک دی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس برہنہ بدن کپڑا سمیٹتے ہوئے تشریف لائے خدا کی قسم میں نے حضور کو اس حالت میں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد پھر ان سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ (مولف)

جعفر بن ابی طالب کو حضور نے گلے لگایا

سنن ابی داؤد اور بیہقی میں ہے عن الشعبی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه و قبله (قبل) بین عینیه .

شعبی سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

ایک صحابی کا حضور سے معانقہ

عن امراة یقال له بهیة (بهیسه) عن ابیها قالت استاذن ابی النبی صلی اللہ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشی الذی لا یحل منعه قال الماء . الحدیث.

امام احمد و ابوداؤد و نسائی وغیرہم بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ان کے والد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لے کر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلے

marfat.com
Marfat.com

لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا چیز روکنا جائز نہیں فرمایا پانی۔

حضور نے حضرت ہالہ کو سینے سے لگایا

عن ھالة بن ابی ھالة رضی اللہ تعالیٰ عنه انه دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ھو راقد فاستیقظ فضم ھالة الی صدرہ و قال ھالة ھالة ھالة.

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی جناب ہالہ بن ابی ہالہ فرزند ارجمند حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور آرام فرماتے تھے ان کی آواز سن کر جاگے اور انھیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا ہالہ ہالہ ہالہ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۱)

صحابہ کی بدگوئی سے احتراز کی تاکید

حدیث میں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابا و اصھارا و سیأتی قوم یسبونھم و ینقصونھم فلا تجالسوھم و لا تشاربوھم و لا تواکلوھم و لا تناکحوھم.**

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے اصحاب و اصہار پسند کیے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انھیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس مت بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔

اسے ابن حبان و عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۳)

marfat.com
Marfat.com

عمرو بن قرۃ کو گانے کی ممانعت

عبدالرزاق مصنف میں صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء عمرو بن قرۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ کتب علی الشقوۃ و ما ارانی ارزق الا من دنی یکتفی فاذن لی فی الغناء من غیر فاحشۃ فقال لا اذن لک و لا کرامۃ و لا نعمۃ ابتغ علی نفسک و عیالک حلالا فان ذلک جھاد فی سبیل اللہ و اعلم ان عون اللہ تعالیٰ مع صالحی التجار. ھکذا اخرجہ فی معرفۃ الصحابۃ من طریق الحسن بن ابی الربیع عن عبد الرزاق ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ .

یعنی عمرو بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میں بہت تنگ حال رہتا ہوں اس حیلہ (یعنی غناء گانا کے سوادوسری صورت سے مجھے رزق ملتا معلوم نہیں ہوتا مجھے ایسے گانے کی اجازت فرمادیجیے جس میں کوئی امر خلاف حیا نہیں، فرمایا اصلاً کسی طرح اجازت نہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لیے حلال روزی تلاش کرو کہ یہ بھی راہ خدا میں جہاد ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔اسی طرح معرفۃ الصحابۃ اور اصابہ میں بیان کیا گیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۹،ص۷۳)

سخاوت صحابہ کا عبرت انگیز نمونہ

صحیحین میں جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کچھ لوگ برہنہ پا، برہنہ بدن صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی محتاجی دیکھی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا

marfat.com
Marfat.com

حکم دیا بعد نماز خطبہ فرمایا بعد تلاوت آیات ارشاد کیا

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال و لو بشق تمرة .

کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے چھوہاروں سے یہاں تک فرمایا اگرچہ آدھا چھوہارا۔

اس ارشاد کو سن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھا لائے جس کے اٹھانے میں ان کے ہاتھ تھک گئے پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا اور ارشاد فرمایا

من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غير ان ينقص من اجورهم شى.

جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اس کے لیے اس کا ثواب ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اس کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔

غزوۂ تبوک وغیرہ میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسلمانوں کو حکم صدقات دینا اور ہر ایک کا کثیر و قلیل حسب مقدرت حاضر لانا، منافقین کا تھوڑا لانے والوں پر اعتراض کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ سے غنی ہے، زیادہ لانے والوں پر اعتراض کرنا کہ یہ ریا کے لیے اور اس پر آیہ کریمہ **ان الذين يلمزون المطوعين من المومنين فى الصدقات و الذين لا يجدون الا جهدهم** کا نازل ہونا۔

marfat.com
Marfat.com

یوں ہی ایک بار صدقات کا چندہ ہونا، اس کا انبار ہو جانا، ایک صحابی کا صرف ایک خوشہ لانا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے سب سے اوپر رکھنا وغیرہ وغیرہ وقائع کثیرہ صحاح وغیرہ کتب احادیث میں مذکور ومشہور ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۸۵،۱۸۶)

بارگاہ رسالت میں صحابہ کا ادب

صحیح حدیث میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کے سامنے بیٹھتے۔

کان علی رؤسهم الطیر

گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں یعنی بے حس وحرکت کہ پرندے لکڑی سمجھ کر سر پر آ بیٹھیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۳۴۵)

ڈاڑھی کی اہمیت

امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہ الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

و وصف بعض بنی تمیم من رهط الاحنف بن قیس قال (و عبارة الاحیاء قال اصحاب الاحنف بن قیس) و ددنا انا اشترینا للاحنف لحیة بعشرین الفا فلم یذکر حتفه فی رجله و لا عوره فی عینه و ذکر کراهیة عدم لحیة و کان عاقلا حلیما.

و ذکر عن شریح القاضی قال (و لفظ الاحیاء قال شریح) و ددت لو ان لی لحیة بعشرة آلاف.

marfat.com
Marfat.com

احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکماء کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ھ یا ۷۲ھ ہجری میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی ڈاڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) ان کے اصحاب نہ ان اس کج پر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لیے داڑھی خرید تے۔

شریح قاضی (کہ اجلہ ائمہ واکابر تابعین سے ہیں زمانہ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولیٰ علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاویٰ میں ان سے رائے لیتے ۸۰ھ سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا ڈاڑھی خلقۃ نہ تھی) وہ فرماتے تھے کہ مجھے آرزو ہے کہ کاش دس ہزار دے کر ڈاڑھی مل جاتی۔

ابوبکر وعثمان اور علی کی ڈاڑھی

اسی میں ہے **کان ابو بکر و عثمان طويل اللحية دقيقها و كان علي عريض اللحية قد ملاء ت ما بين منكبيه .**

ابوبکر صدیق اور عثمان غنی کی ڈاڑھی دراز و باریک، مولیٰ علی کی ڈاڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۲۵۔ لمعۃ الضحیٰ)

حضرت جعفر حضور کے ہم شکل تھے

لما قال عليه الصلاة و السلام لجعفر بن ابى طالب اشبهت خلقي و خلقي و في لفظ جعفر اشبه الناس بى خلقا و خلقا فحجل اى مشى على رجل واحدة و في رواية رقص من لذة هذا الخطاب .

marfat.com
Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر لوگوں میں سب سے زیادہ میری صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہے تو وہ خوشی کے باعث ایک پیر پر چلنے لگے اور ایک روایت میں ہے کہ اس بات کی لذت سے وہ جھومنے لگے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ۹، ص ۴۴۵)

اہل بدر کی مغفرت

حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے ارشاد ہوتا ہے **اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم.**

جو چاہو کرو کہ میں تمھیں بخش چکا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۲۔ اعجب الامداد)

ایک صحابی کا وثوق واعتماد

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض مفلس تھے نکاح کیا مہر کثیر کی درخواست کی گئی قبول فرمائی اور فرمایا

علی الله و علی رسوله المعول .

اللہ اور اس کے رسول پر بھروسہ ہے، یعنی وہ عطا فرمادیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا خود قرآن عظیم فرماتا ہے **و الو انهم رضوا ما أتهم الله و رسوله و قالوا حسبنا الله سيوتينا الله من فضله و رسوله انا الى الله راغبون .**

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہوتے اللہ ورسول کے دیے پر اور کہتے اللہ ہمیں کافی ہے اب ہمیں دیتے ہیں اللہ ورسول اپنے فضل سے بیشک ہم اللہ ہی کی طرف روئے نیاز لاتے ہیں۔ (ان صحابی رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں بھیجا وہاں پر مال غنیمت ہاتھ آیا اس سے انھوں نے مہر ادا کردیا)(مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۹۴)

حضرت سلمیٰ کا نکاح ثانی سے انکار

امام احمد مسند میں سلمیٰ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

ان زوجها استشهد فاتت عبد الله بن مسعود فقالت انی امراة استشهد زوجی و قد خطبی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاه فترجونی ان اجتمعت انا و هو ان اکون من ازواجه قال نعم.

فقال له رجل ما رایناک نقلت هذا مذقاعدناک قال انی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ان اسرع امتی لی لحوقا فی الجنة امرأ ة من احمس.

حضرت سلمیٰ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شوہر شہید ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور کہا میرے شوہر نے شہادت پائی اور لوگ مجھے پیام دے رہے ہیں میں نکاح سے انکار رکھتی ہوں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ میں اور وہ جمع ہوئے تو میں آخرت میں ان کی زوجہ ہوں فرمایا ہاں۔

ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم جب سے آپ کے پاس بیٹھتے ہیں اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں مجھ سے جلدی ملنے والوں میں میری امت میں سے قبیلہ احمس کی ایک عورت ہے۔(مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۵۸۸۔اطائب التہانی)

marfat.com
Marfat.com

حضرت اسماء کی غیرت

صحیح حدیث سے ثابت کہ حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سالی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر کا پانی خود بھر کر لاتیں اپنے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کے لیے بیرون شہر دو میل پر جا کر دانہائے خرما جمع فرماتیں ان کی گٹھری پیادہ پا اپنے سر مبارک پر اٹھا کر لاتیں۔ایک بار پلٹتے ہوئے راہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے ملے حضور نے انھیں بلایا اور اونٹ کو بٹھانے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمالیں انھوں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیا کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا نہ فرمانا،حضرت زبیر سے حال کہا فرمایا واللہ تمھارا گٹھلیاں سر پر لے کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہولیتیں۔

صحیحین میں ہے :

عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض من مال و لا مملوک و لا شی غیر ناضح و غیر فرسہ فکنت اعلف فرسہ و استقی الماء و اخرز غربہ و اعجن و لم اکن احسن اخبز و کان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوۃ صدق، و کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی راسی و ھی منی علی ثلثی فرسخ فجئت یوما و النوی علی راسی فلقیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و معہ نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفہ فاستحییت ان اسیر مع الرجال و ذکرت الزبیر وغیرتہ و کان اغیر الناس فعرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی قد استحییت فمضی

marfat.com
Marfat.com

فجئت الزبير فقلت لقيني رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و على راسي النوى و معه نفر من اصحابه فاناخ لا ركب فاستحييت منه و عرفت غيرتك فقال و الله لحملك النوى كان اشد علي من ركوبك معه قالت حتى ارسل الى ابو بكر بعد ذلك بخادم يكفيني سياسة الفرس فكانما اعتقني .

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو اونٹ اور گھوڑے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جائداد نہیں تھی میں ان کے گھوڑے کے لیے بیرون شہر دو میل پر جا کر دانہائے خرما جمع کرتی اور گھر کا پانی خود بھر کر لاتی اور ڈول مرمت کرتی اور خود خمیر کرتی لیکن اچھی روٹی پکانا نہیں جانتی تو انصار کی لڑکیاں روٹی پکا دیتیں جو کامل اور قابل تعریف عورتیں تھیں، اور حضرت زبیر کی زمین جو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی وہ شہر سے دو میل پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی، ایک بار پلٹتے ہوئے راہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے ملے حضور نے مجھے بلایا اور اونٹ کو بٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمالیں میں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیاء کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ بہت غیرت مند انسان ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیا کہ میں شرما رہی ہوں تو روانہ ہو گئے۔ میں جب حضرت زبیر کے پاس آئی تو ان سے پورا حال کہا تو انھوں نے فرمایا کہ واللہ تمھارا گٹھلیاں سر پر لے کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت ہوا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہو لیتی، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میرے والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بعد ہمارے لیے ایک خادم بھیجا جو گھوڑے کے سائس ہونے کو کافی تھا گویا کہ انھوں نے مجھے اس کام سے نجات دے دی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ،ص ۵۹۲ ۔اطائب التہانی)

marfat.com
Marfat.com

صحابہ کوروایت حدیث میں احتیاط کی تاکید

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

عوام کے سامنے حقائق عالیہ ودقائق غالیہ کا ذکر جوان کے مدارک افہام سے وراہوں کہ اشاعت علم فرض اور کتمان حرام مگر یہاں عوام کا فتنہ میں پڑنا، گناہ میں مبتلا ہونا متوقع، لہٰذا ان کے سامنے ایسا بیان شرعاً ممنوع۔

حدیث میں ہے **حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ .**

لوگوں سے وہ باتیں کہو جنھیں وہ پہچانیں کیا یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ ورسول کی تکذیب کریں۔

اسے امام بخاری نے جامع صحیح میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے موقوفاً اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حدیث : **امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم .**

ہمیں حکم ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقول کے کلام کریں۔

اسے امام عبدالرحمٰن سلمی نے بطریق دیلمی، حسن بن سفیان نے مسند میں اور ابوالحسن تمیمی نے کتاب العقل میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث : **ما حدث احدکم قوما بحدیث لا یفھونہ الا کان فتنۃ علیھم.**

تم میں کوئی شخص کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث کہ ان کی سمجھ سے وراہو بیان نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔

عقیلی وابن السنی اور ابونعیم نے کتاب الریاضۃ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث

marfat.com
Marfat.com

روایت کی۔

دوسری روایت میں ہے لا تحدثوا امتی من احادیثی الا ما تحتمله عقولهم فیکون فتنة علیهم .

میری امت سے میری حدیثیں نہ بیان کرومگر وہ جوان کی عقلیں اٹھالیں کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہوجائے گی۔

اسے ابونعیم ودیلمی روایت کرتے ہیں و فیه فکان ابن عباس یخفی اشیاء من حدیثه و یفشیها الی اهل العلم.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عوام سے کچھ حدیثوں کو چھپایا کرتے تھے مگر انھیں اہل علم کے پاس بیان کرتے تھے۔ (مولف)

تیسری روایت میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابن عباس لا تحدث قوما حدیثا لا تحتمله عقولهم.

اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث بیان نہ کر جوان کی عقل میں نہ آئے۔ یہ مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ما انت بمحدث قوما حدیثا لا تبلغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنة .

توجب کسی قوم سے وہ حدیث بیان کرے گا جس تک ان کی عقل نہ پہنچے وہ ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہوجائے گی۔

marfat.com
Marfat.com

رواہ مسلم فی مقدمة صحیحه .

قلت و من ھذا الباب ما کان الامام احمد رضی الله تعالیٰ عنه یکفی فی بعض مجالسه القول برویة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ربه لیلة المعراج .

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اسی طرح امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجلس میں شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب کو دیکھنے کا بیان چھپایا کرتے تھے۔ جیسا کہ زرقانی نے بیان کیا۔ (مولف)

و قد صح عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال حفظت عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عائین فاما احدھما فبثته و اما الاخر فلو بثته قطع ھذا البلعوم . رواہ البخاری .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کیے ایک کو تو میں نے پھیلایا لیکن اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو یہ حلق کٹ جائے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔ (مولف) (فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۹۳۔ اطائب التہانی)

حکیم بن حزام کی بیعت

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے :

بایعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لا اخر الا قائما ای لا اموت الا ثابتا علی الاسلام .

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

marfat.com
Marfat.com

بیعت کی اس بات پر کہ اسلام پر قائم رہ کر مروں گا۔(مولف) (فتاوی رضویہ ج ۴،ص ۲۲)

حضرت عاتکہ کو مسجد نبوی سے عشق

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ، عابدہ، زاہدہ تقیہ، نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عملی طور سے متنبہ کرکے مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں، قبل نکاح امیر المومنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۴،ص ۱۷۳۔جمل النور)

ام سعد کا کنواں

حدیث، سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی میں مروی :

انہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء قال فحفر بیرا و قال ھذہ لام سعد.

یعنی انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کون سا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی، انھوں نے کنواں کھود کر کہا یہ مادر سعد کے لیے ہے۔

(فتاوی رضویہ ج ۴،ص ۱۹۴)

سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام کا معاہدہ

ابن ابی الدنیا وبیہقی سعید بن مسیب سے راوی :

ان سلمان الفارسی و عبد اللہ بن سلام التقیا فقال احدھما لصاحبہ ان لقیت

marfat.com
Marfat.com

ربک قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقی الاحیاء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحهم فی الجنة و هی تذهب حیث شاء ت.

سلمان فارسی وعبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندہ اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انھیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

مغیرہ بن عبدالرحمٰن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی :

قال لقی سلمان الفارسی عبد الله بن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی وان مت قبلک اخبرتک . الحدیث.

یعنی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمھیں خبر دوں گا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۵۶۔ حیات الموات)

عمرو بن عاص کی وصیت

صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدرما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ماذا راجع به رسل ربی .

جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۵۹۔ حیات الموات)

صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

انہ قال لابنہ و ھو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ و لا نارا. الحدیث.

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نزع کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ کرنے والی اور آگ نہ لے جانا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۴۱)

عتبان بن مالک کی امامت

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم کی امامت فرماتے:

صحیحین میں بروایت ابن شہاب محمود بن الربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے

ان عتبان بن مالک و ھو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممن شھد بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی . الحدیث فی اتیانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم الی بیته و صلاته فیه لیتخذه مصلی .

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی رسول ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے انھوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ میری آنکھیں جا چکی ہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں، پھر آگے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یارسول اللہ بارش وغیرہ ہوجائے تو میرا حاضر ہونا مشکل ہوجاتا ہے لہذا آپ تشریف لے چلیں تاکہ میں آپ کی جائے سجدہ کو مصلی بنالوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن چاشت کے وقت ان کے گھر چند صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے آئے اور نماز چاشت ادا فرمائی۔ (مولف)

ابن ام مکتوم کو نائب بنایا

احمد وابوداؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینة مرتین یصلی بهم و هو اعمی .

یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سفر کو تشریف لے جاتے) دو بار مدینہ طیبہ پر نیابت عطا فرمائی کہ باقی ماندہ لوگوں کی امامت کرتے اور وہ اندھے تھے۔(مولف) (فتاوی رضویہ ج۳، ص۱۶۱،۱۶۲)

معاذ بن جبل سے فرشتوں کی مباہات

حدیث، دع عنک معاذا فان الله یباهی به الملائکة قاله لرجل قال له معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه تعال حتی نؤمن ساعةً فشکاه الرجل النبی صلی الله تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

علیہ وسلم و قال او ما نحن بمؤمن فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلک . اخرجه سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ معاذ کو چھوڑ و کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے، جب کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ تا کہ تھوڑی دیر ایمان کی بات کریں تو اس آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی اور عرض کی کیا ہم مومن نہیں ہیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آدمی سے یہ فرمایا کہ معاذ کو چھوڑ و کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔

اسے سیدی محمد بن علی ترمذی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (مولف)

عبداللہ بن رواحہ کی مجالس خیر سے محبت

حدیث، کان عبد الله بن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال تعال نومن بربنا ساعة فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله الا تری الی ابن رواحة یرغب عن ایمانک الی ایمان ساعة فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس یباهی به الملائکة . رواه احمد بسند حسن عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه .

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صحابی رسول سے ملتے تو کہتے آؤ تا کہ تھوڑی دیر ایمان باللہ کی بات کریں لہٰذا عبداللہ بن رواحہ نے یہی بات ایک دن ایک صاحب سے کہی تو انھوں نے غصہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آ کر عرض کی یا رسول اللہ آپ ابن رواحہ کو

marfat.com
Marfat.com

ملاحظہ فرمارہے ہیں؟ کہ وہ تو آپ کے ایمان سے ایمان ساعت کی طرف روگردانی کررہے ہیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں کو محبوب رکھتا ہے جن پر فرشتے فخر ومباہات کرتے ہیں۔ اسے امام احمد نے بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

ابو ہریرہ کے دو برتن

حدیث، ابو هريرة رضى الله تعالىٰ عنه حفظت عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعائين فاما احد هما فبثته و اما الاخرى فلو بثته قطع هذا البلعوم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کیے، ان میں سے ایک کو پھیلایا لیکن اگر دوسرا پھیلا دوں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۸۳، ۲۸۴۔ النبی الاکید)

ابن ام مکتوم کو جماعت میں آنے کی تاکید

صحیح مسلم میں ہے:

عن ابى هريرة رضى الله تعلى عنه قال اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لى قائد يقودنى الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان يرخص له فيصلى فى بيته فرخص فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم قال فاجب. وأخرجه السراج فى مسنده مبينا فقال اتى ابن ام مكتوم الأعمى. الحديث

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ایک نابینا شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی نہیں پھرانھوں نے گھر میں ہی نماز پڑھنے کی رخصت طلب کی ،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رخصت دے دی جب وہ چلے تو حضور نے بلاکر ارشاد فرمایا کہ کیاتم نماز کی اذان سنتے ہوانھوں نے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو۔اسی طرح مسند سراج میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

حاکم کی روایت میں ہے :

عن ابن ام مكتوم قلت يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام و السباع قال تسمع حي على الصلاة حي على الفلاح قال نعم قال فحيهلا.

یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مدینہ میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھووغیرہ) اور درندے کثرت سے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیاتم **حي على الصلاة ، على الفلاح** یعنی اذان سنتے ہوانھوں نے عرض کی ہاں فرمایا تب تو حاضر ہو۔ (مولف)

احمد وابن خزیمہ اور حاکم ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

يعني ان اصلي في بيتي قال اتسمع الاقامة قال نعم قال فأتها . و في اخرى قال فاحضرها و لم يرخص له .

ابن ام مکتوم نے عرض کی کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اقامت سنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو اور انھیں رخصت نہیں دی۔ (مولف)

و للبيهقي عنه سأل ان يرخص له في صلاة العشاء و الفجر قال هل تسمع

marfat.com
Marfat.com

الاذان قال نعم مرة او مرتین فلم یرخص له فی ذلک .

بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عشاوفجر کے لیے مسجد میں حاضر نہ ہونے کی رخصت طلب کی حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اذان سنتے ہو عرض کی ہاں ہاں حضور نے پھران کواس میں رخصت نہیں دی۔ (مولف)

و لـه عن کعب بن عجرة جاء رجل ضریر الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه ایبلغک النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب .

ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوااوراس حدیث میں یہ ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کواذان کی آواز پہنچتی ہے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا جب اذان سنتے ہوتو حاضر ہو۔ (مولف)

احمد وابویعلی ابن حبان اور طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال اتسمع الاذان قال نعم قال فاتها و لو حبوا.

اس روایت میں یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابن ام مکتوم) سے فرمایا کیا اذان سنتے ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہواگر چہ گھسیٹ کر ہو۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳،ص ۳۲۷۔القلادة المرصعۃ)

صحابہ کا حضور سے قرآن سیکھنا

امام احمد رضا بریلوی تحریرفرماتے ہیں:

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اگرچہ بسبب کمال افادۂ حضور فاعل کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و

marfat.com
Marfat.com

نہایت استعداد نفوس قوابل رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر سیکھا مگر وہ بھی بطور تعلیم وتلقین، ظاہر باطن ونظم ومعنی وحکم وحکمت تھا نہ یوں کہ صرف نماز میں قرأت اقدس سے لفظ یاد کر لیے۔ صحابہ کرام دس دس آیتیں مع ان کے علم وعمل کے سیکھتے جب ان پر قادر ہو جاتے دس اور تعلم فرماتے، اسی طرح امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورۂ بقرہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آٹھ سال میں پڑھی کہ جس قدر تدبر زائد دیر زائد۔

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال کنا اذا تعلمنا من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک من العمل قال نعم.

یعنی جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کی دس آیتیں سیکھتے تھے تو اگلی دس آیتوں کا سبق اس وقت تک نہیں لیتے جب تک پچھلے سبق کے احکام ومضامین کا ہمیں علم نہ ہو جاتا، شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کیا وہ عمل ہے فرمایا ہاں۔ (مولف)

ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی مصنف میں ابوعبدالرحمٰن سلمی سے راوی :

قال حدثنا من کان یقرینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانوا یقترون من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات و لا یاخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی ھذہ من العلم و العمل فعلمنا العلم و العمل .

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے وہ جو زیادہ قرآن جانتے تھے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں پڑھتے اور دوسری دس

marfat.com
Marfat.com

آیات شروع کرنے سے قبل ان کا علم وعمل جان لیتے تھے تو ہم نے علم وعمل سیکھ لیا۔ (مولف)

ابن سعد طبقات میں بطریق عبدالرحمٰن بن جعفر عن ابی الملیح عن میمون اور امام مالک موطا میں بلاغا

راوی :

ان ابن عمر تعلم البقرة فی ثمان سنین .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقرہ آٹھ سال میں پڑھی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۶۷، ۵۶۸۔ وصاف الرجیح)

صحابہ ستارے کی مانند ہیں

میزان مبارک میں حدیث ہے :

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم نے پیروی کی ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۵۶۰۔ منیر العین)

صحابہ کی محبت

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت فرمایا :

من احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم

جس نے میری محبت کے سبب میرے صحابہ سے محبت کی تو میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور جس نے

marfat.com
Marfat.com

میرے بغض کے باعث میرے صحابہ سے عداوت کی تو میں اسے برا جانتا ہوں۔ (ملخصاً)

(فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۰)

صحابہ کرام کی محبت کے تعلق سے کیا اعتقاد ہونا چاہیے تو اس سلسلہ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

لیس حب الصحابة لذواتهم و لا حب اهل البيت لا نفسهم بل حبهم جميعا لو صلتهم برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمن احب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و جب ان يحبهم جميعا و من ابغض بعضهم ثبت انه لا يحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فلا نفرق بين احد منهم كما لا نفرق بين رسل ربنا صلوات الله و سلامه عليهم.

و من احب ابا بكر و لم يحب عليا كالنواصب و الخوارج علم انه انما يحب ابن ابى قحافة لا خليفة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و حبيبه و صاحبه، و من احب عليا و لم يحب ابا بكر كالروافض علم انه انما يحب ابن ابى طالب لا اخا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و وليه و نائبه . و هذا معنى قول المولوى قدس سره فى المثنوى .

اے گرفتار ابو بکر و علی
تو چہ دانی سر حق کہ غافلی

یعنی صحابہ اور اہل بیت کی محبت ان کی ذات و نفس کے اعتبار سے نہیں ہے بلکہ ان سب کی محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق اور رشتہ ہونے کیا سبب سے ہے تو جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم سے محبت کرے تو اس پر واجب ہے کہ صحابہ اوراہل بیت سے محبت کرے اور جو ان میں سے کسی سے بغض وعداوت رکھے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا ہے، ہم صحابہ کے درمیان فرق نہیں کرتے ہیں جیسا کہ رسولان عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

اور جس نے ابوبکر صدیق سے محبت کی اور علی سے نہ کی جیسے ناصبی اور خارجی، تو معلوم ہو گیا کہ وہ ابوقحافہ کے بیٹے سے محبت کرتا ہے، حضور کے خلیفہ وحبیب اور ساتھی سے نہیں، اور جس نے علی سے محبت کی اور ابوبکر سے نہیں جیسے رافضی، تو معلوم ہو گیا کہ وہ ابوطالب کے بیٹے سے محبت کرتا ہے حضور کے بھائی وولی اور نائب سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ اور یہی مطلب ہے مثنوی میں مولانا روم قدس سرہ کے اس شعر کا۔

اے گرفتہ ابوبکر و علی
تو چہ دانی سر حق کہ غافلی

(المعتمد المستند، ص ۱۳۸)

اے ابوبکر صدیق اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض وعداوت کرنے والوتم تو غافل ہوتم کیا جانو کہ اس میں حق تعالیٰ کا راز کیا ہے۔ (مولف)

صحابہ کو ساتھ مل کر کھانے کی تاکید

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا اکٹھے ہو کر کھاتے ہو یا الگ الگ عرض کی الگ الگ فرمایا :

اجتمعوا علی طعامکم و اذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ .

marfat.com
Marfat.com

جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تمھارے لیے اسی میں برکت رکھی جائے گی۔

اسے ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

كلوا جميعا و لا تفرقوا فان البركة مع الجماعة .

مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

اسے ابن ماجہ وعسکری نے المواعظ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کیا۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

ان احب الطعام الى الله تعالىٰ ما كثرت عليه الأيدى .

بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔ (یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا)

اسے ابویعلی وطبرانی اور ابوالشیخ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(راد القحط والوباء)

صحابہ اہل زمین کے لیے گواہ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت واجب ہوگئی۔ دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی، نبی صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت واجب ہوگئی۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا :

ھذا اثنیتم علیہ خیرا فوجبت لہ الجنۃ و ھذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار انتم شھداء اللہ فی الأرض .

پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، دوسرے کی مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔

امام احمد و بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۵۵)

آداب بارگاہ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ خدا کا پیغام ہے کہ :

ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انھیں نام لے کر پکارنے والے سخت سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان و دل کا انھیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکر ان کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی ہے حضور کی عظمت و محبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع و خضوع و رعب و ہیبت روز افزوں کرتی اور ایمان حضور کی تعظیم و محبت کا نام ہے۔

حلیۂ اقدس کے راوی

ترجمۂ ابن ابی ہالہ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

و کان ربیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخا لفاطمۃ و خال الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم لصغرہ یتشبع من النظر لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یدیم النظر لوجھہ لکونہ عندہ داخل بیتہ فلذا اشتھر وصف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنہ دون غیرہ من کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم لکبرھم کانوا یھابون اطالۃ النظر الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاحاط بہ نظرہ احاطۃ الھالۃ بالبدر و الاکمام بالتمر ھنیا لہ مع ان ما قالہ قطرۃ من بحر۔

حضرت ابن ابو ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ربیب، فاطمہ کے بھائی اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ماموں تھے یہ اپنے بچپنے کے سبب سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بھرپور نظر کرتے تھے اور حضور کے وجہ کریم کو مسلسل دیکھتے رہتے کیوں کہ یہ حضور کے ساتھ کاشانۂ اقدس میں رہتے، اسی لیے حضور کا حلیۂ اقدس کے اوصاف انھیں سے مروی ہیں اکابر صحابہ نے حلیہ انور بیان نہیں فرمایا ہے۔ وہ بڑے ہونے کے سبب سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف زیادہ دیر تک نظر جما کر دیکھنے سے ڈرتے تھے۔ ابن ابو ہالہ نے جمال جہاں آراء کا احاطہ اس طرح کیا جس طرح چودھویں کے چاند کے اردگرد ہالہ اور کھجور پر غلاف ہوتا ہے، ان کو مبارک و مژدہ ہو کہ ان سے اوصاف حضور مروی ہیں مگر ابن ابو ہالہ نے جو بیان کیا ہے وہ حضور کے بحر کرامت کا ایک قطرہ ہے۔

تعظیم نبی اور ایمان

امام احمد رضا بریلوی ایک موقع پر فرماتے ہیں :

ایمان صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم، محبت، عظمت کا نام ہے تو جس کے دل میں جس قدر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت وعظمت زائد اسی قدر اس کا ایمان اکمل، اور جس قدر

marfat.com
Marfat.com

کم، اتنا ہی ایمان ناقص، اور جس کے دل میں بالکل نہیں وہ مطلقا کافر ہے۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ و الناس اجمعین .

قطعاً اپنے ظاہر پر محمول ہے، بیشک جب تک محبت دینی، ایمانی، اختیاری، ایقانی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان اور خود اپنی جان سے زیادہ نہ چاہے ہرگز مومن نہیں۔

انزال کتب وارسال رسل بلکہ تخلیق آدم وعالم سب اظہار عظمت عظیمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

ابن عساکر سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت عزت جل جلالہ نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی بھیجی اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تمھیں اپنا حبیب کیا اور تم سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت وکرامت والا کوئی نہ بنایا۔

و لقد خلقت الدنیا و اھلھا لا عرفھم کرامتک و منزلتک عندی و لولاک لما خلقت الدنیا.

میں نے دنیا ومخلوقات دنیا اسی لیے بنائی کہ میری بارگاہ میں جو منزلت وعزت تمھاری ہے ان پر ظاہر فرمادوں اگر تم نہ ہوتے میں دنیا نہ بناتا۔

یعنی دنیا وآخرت کچھ نہ ہوتی کہ آخرت دارالجزا ہے اور دارالجزا کو دارالعمل پر تقدم ضروری ہے۔ جب دارالعمل بلکہ عالمین ہی نہ ہوتے دارالجزا کہاں سے آتی؟

حاکم نے صحیح مستدرک میں روایت کی حضرت عزت عزوعلا نے آدم علیہ السلام کو وحی بھیجی

لو لا محمد ما خلقتک و لا ارضا و لا سماء .

marfat.com
Marfat.com

اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے نہ میں تمھیں پیدا کرتا نہ آسمان وزمین بناتا۔

(ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت جلد اول)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور صحابہ کے فضائل میں یوں مدح سرا ہیں:

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان یک دل ابو بکر فاروق عثماں علی ہے
تیرے در کا درباں ہے جبریل اعظم تیرا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

•

میں ایک محتاج بے وقعت گدا تیرے سگ در کا
تیری سرکار والا ہے تیرا دربار عالی ہے

•

اصحاب نجوم رہنما ہیں
کشتی ہے آل مصطفائی

•

صدق و عدل و کرم و ہمت میں
چار سو شہرے ہیں ان چاروں کے

•

جناں بنے گی محبان چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

marfat.com
Marfat.com

•

جاں نثاران بدر و احد پر درود — حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کی ان پر کروروں درود — ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

•

مومنین پیش فتح وپس فتح سب — اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر — اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

•

خدا کی قسم مصطفیٰ کے صحابہ — سب آپس میں یک جان و یک دل دو قالب
جو ان میں نفاق و عداوت بتائے — وہ مردود جھوٹا وہ ملعون کاذب

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ۔

اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انھیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا۔ (التوبہ/۴۰)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ان کا نام جاہلیت میں عبدالکعبہ تھا اور بعض عبدرب الکعبہ نام بتاتے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا، ایک قول ہے کہ عتیق رکھا اس بناء پر کہ وہ آتش دوزخ سے آزاد ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا کوئی بچہ زندہ نہ رہتا تھا جب یہ پیدا ہوئے تو ان کو قبلہ رو کھڑا کر کے کہا، اے خدا ان کو موت سے رستگاری دے اور ان کو میرے لیے بخش دے۔

بعض کہتے ہیں کہ عبداللہ بھی ان کا قدیمی نام ہے درست وصواب یہ ہے کہ یہ نام اور لقب دونوں اسلامی ہیں۔ترمذی میں مروی ہے کہ من اراد ان ینظر الی العتیق من النار فینظر الی ابی بکر.

جو چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابوبکر کی طرف دیکھے۔

ایک قول یہ ہے کہ لقبه لقب به بعتاقه ای حسنه و جماله .

یعنی ان کے حسن و جمال کے سبب سے ان کا لقب عتیق رکھا گیا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ عتیق اس بنا پر لقب تھا کہ ان کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے ان پر عیب لگایا جاتا کیوں کہ وہ پہلے ہی سے خیر پر تھے۔

قاموس میں ہے العتق ، الکرم و الجمال و النجابة و الشرف و العتیق لقب الصدیق او سمیته به امته .

عتیق کے معنی کرم، جمال، نجابت وشرافت کے ہیں اور عتیق ابوبکر صدیق کا لقب ہے یا ان کی آزاد کردہ باندی کو عتیق کہا جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اور تمام امت کا آپ کے صدیق نام ہونے پر اتفاق ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق میں انھوں نے سبقت و پہل کی۔ اور تمام احوال میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت پر انھوں نے تصدیق کو لازم جانا۔

دارقطنی اور حاکم نے ابویحییٰ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو منبر شریف پر فرماتے کتنی مرتبہ میں نے سنا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پر ابوبکر کا نام صدیق رکھا۔

حضرت صدیق کی پیدائش حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے دو سال اور چند ماہ بعد ہے۔ اور اتنی ہی مدت ان کی خلافت کی ہے جو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پوری کر کے وفات پائی ہے۔ ان کی عمر شریف تریسٹھ سال کی ہوئی ان کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔

حضرت صدیق ایمان لاتے ہیں

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مجھے دعوت اسلام دی، میں نے کہا ہر نبی اپنی نبوت کے لیے کوئی نہ کوئی دلیل و برہان رکھتا ہے، آپ کی کیا دلیل ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری نبوت کی دلیل وہ خواب ہے جو تم نے دیکھا تھا اور پھر راہب کا یہ کہنا کہ اس خواب کا کوئی اعتبار نہیں، اور بحیرہ کا کہنا کہ اس خواب کی تعبیر یوں ہے۔ اور اسی طرح میں نے تم سے کہہ دیا ہے جس کی مجھے جبریل نے اطلاع دے دی تھی۔ میں نے کہا حضور! میں آپ سے کوئی دلیل ماسوائے **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله** طلب نہیں کرتا۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں نے پہلے جس شخص کو بھی دعوت اسلام دی اس

marfat.com
Marfat.com

نے تھوڑا بہت ضرور تامل و توقف کیا لیکن ابوبکر ہیں کہ دعوت اسلام کے بعد فوراً بغیر کسی دلیل و برہان کے مجھ پر ایمان لے آئے اور میرے مصدق بنے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صدیق اکبر امیر الحج

غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ذوالقعدہ ۹ھ میں تین سو مسلمانوں کا ایک قافلہ مدینہ منورہ سے حج کے لیے مکہ مکرمہ بھیجا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحج اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نقیب اسلام اور حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت جابر بن عبد اللہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معلم بنادیا اور اپنی طرف سے قربانی کے لیے بیس اونٹ بھی بھیجے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حرم کعبہ اور عرفات و منیٰ میں خطبہ پڑھا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور سورۂ براءۃ کی چالیس آیتیں پڑھ کر سنائیں اور اعلان کر دیا کہ اب کوئی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو سکے گا، نہ کوئی برہنہ بدن اور ننگا ہو کر طواف کر سکے گا اور چار مہینے کے بعد کفار و مشرکین کے لیے امان ختم کر دی جائے گی۔ حضرت ابوہریرہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس اعلان کی اس قدر زور زور سے منادی کی کہ ان لوگوں کا گلا بیٹھ گیا۔ اس اعلان کے بعد کفار و مشرکین فوج کی فوج آ کر مسلمان ہونے لگے۔

ابوبکر کی آخری تمنا

امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے صرف چند گھنٹے پہلے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کفن مبارک میں کتنے کپڑے تھے اور آپ کی وفات کس دن ہوئی؟

اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی یہ انتہائی تمنا تھی کہ زندگی کے ہر لمحات تو میں نے اپنے تمام

marfat.com
Marfat.com

معاملات میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کی مکمل طور پر اتباع کی ہے۔مرنے کے بعد کفن اور وفات کے دن بھی مجھے آپ کی اتباع سنت نصیب ہو جائے۔

صدیق پہلوئے رسول میں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد بعض لوگوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ آپ کو شہداء کے درمیان دفن کر دیں۔اور بعض کہتے تھے کہ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ میں نے کہا میں تو انھیں اپنے حجرے میں اپنے محبوب کے پاس دفن کروں گی۔ابھی ہم اسی اختلاف میں تھے کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محبوب کو محبوب کی طرف لے آؤ۔جب میں بیدار ہوئی تو پتہ چلا کہ تمام حاضرین نے اس آواز کو سن لیا تھا یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگوں نے بھی اس آواز کو گوش ہوش سے سنا۔

تربت رسول سے آواز

وفات سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری تابوت کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے روضۂ انور کے پاس لاکر رکھ دینا اور **السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک و سلم** کہہ کر عرض کرنا کہ حضور ابوبکر آپ کے آستانہ عالیہ میں حاضر ہوا ہے۔اگر اجازت ہوئی تو دروازہ کھل جائے گا اور مجھے اندر لے جانا ورنہ جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت پر عمل کیا گیا اور ابھی وہ کلمات پایۂ اختتام کو نہ پہنچے تھے کہ پردہ اٹھ گیا اور آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کی طرف لے آؤ۔سبحان اللہ۔

(مدارج النبوۃ دوم، شواہد النبوۃ، سیرت مصطفیٰ)

marfat.com
Marfat.com

امت میں سب سے افضل

پوری امت مرحومہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہیں، امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **لما خلق الله العرش كتب عليه بقلم نور طول القلم ما بين المشرق و المغرب لا اله الا اله محمد رسول الله به آخذ و اعطى و امته افضل الامم و افضالها ابو بكر الصديق.**

جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں انھیں کے واسطے سے لوں گا اور انھیں کے وسیلے سے دوں گا ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور ان کی امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق۔ رافعی نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

صدیق سبقت لے گئے

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے) صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاق سے ان دنوں میں کافی مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر کبھی میں ابوبکر صدیق سے سبقت لے جاؤں گا تو وہ دن آج ہے، میں اپنا آدھا مال حاضر لایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ما ابقيت لاهلك** تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا میں نے عرض کی **ابقيت لهم** ان کے لیے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں فرمایا **ما ابقيت لهم** آخر کتنا باقی چھوڑ آئے ہو عرض کی مثلہ اتنا ہی اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **يا ابا بكر ما ابقيت لاهلك** اے ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا عرض کی **ابقيت لهم الله و رسوله** میں نے گھر والوں کے لیے اللہ ورسول کو باقی رکھا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com
Marfat.com

میں نے کہا میں ابو بکر سے کبھی سبقت نہ لے جاؤں گا۔

اسے دارمی، ابو داؤد، ترمذی، شاشی، ابن ابی عاص، ابن شاہین نے کتاب السنہ میں، حاکم نے مستدرک میں، ابونعیم نے حلیہ میں، بیہقی نے سنن میں اور ضیاء نے مختارہ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

امامت صدیق اکبر

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت وخلافت سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر فرماتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد امامت صدیق اکبر بالقطع التحقیق حقہ راشدہ ہے، نہ غاصبہ جائرہ، رحمت ورافت، حسن سیادت ولحاظ مصلحت وحمایت ملت وپناہ امت سے مزین اور عدل وداد و رشد وارشاد وقطع فساد وقمع اہل ارتداد سے محلی۔

اول، تو تلویحات وتصریحات سید الکائنات علیہ وعلی الہ افضل الصلوات والتحیات اس بارے میں بکثرت وارد۔

دوسرے، خلافت اس جناب تقوی مآب کی باجماع صحابہ واقع ہوئی، اور باطل پر اجماع امت۔

(اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب)

خلفاء میں افضل

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ

خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے آیا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ افضل تھے یا کم؟

marfat.com
Marfat.com

آپ نے فرمایا:

اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام امم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووجاہت وقبول وکرامت وقرب ولایت کو نہیں پہنچتا۔ ان الفضل بیده یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم ۔

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وآلہ وصحبہ الصلاۃ والتسلیم وارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضیٰ ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضاء واجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔ یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت ورضوان وبرکت امیر المومنین اسد حیدر حق گو، حقداں حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی پر کہ اس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا اپنی کرسی خلافت وعرش زمامت پر بر سر منبر، مسجد جامع ومشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ تامہ ومدیدہ، سپید وصاف، ظاہر وواشگاف، محکم ومفسر، بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین، وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومہ سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل وبہتر ہونا ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا، جس میں کسی طرح کا شائبہ شک وتردد نہ رہا، مخالف مسئلہ کو مفتری بتایا، اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا،

marfat.com
Marfat.com

حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے

قال الذهبی و قد تواتر ذلک فی خلافته و کرسی مملکته و بین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الاسانید الصحیحة فی ذلک قال ، و یقال رواه عن علی نیف و ثمانون نفسا و عدد منهم جماعة ثم قال فقبح الله الرافضة ما اجهلهم.

ذہبی نے کہا: تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اپنے دور خلافت و حکومت میں اور کثیر مصاحبین کے درمیان فرمائی بعد ازاں اس بارے میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا، یہ بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کے روایت کرنے والے اسی سے زیادہ حضرات ہیں، ان میں سے ایک جماعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روافض کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں۔

یہاں تک کہ بعض مصنفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنفات نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی انھیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس اعتقاد سے کب مفر ہے، مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کے خلاف کروں۔

صواعق میں ہے :

و ما احسن ما سلکه بعض الشیعة المصنفین کعبد الرزاق فانه قال و افضل الشیخین ، بتفضیل علی ایاهما علی نفسه و الالما فضلتهما کفی بی وزرا ان احبه ثم اخالفه .

بعض مصنف شیعہ مثل عبدالرزاق (مشہور محدث) نے کیا عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

میں شیخین کریمین (ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اس لیے افضل مانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا ورنہ میں انھیں افضل نہ مانتا میرے لیے یہ کچھ کم گناہ نہیں کہ حب علی کے باوجود میں علی کی مخالفت کروں۔

ابوبکر کی افضلیت پر علی کے ارشادات

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

اب چند احادیث مرتضوی سنئے

صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی۔

قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر.

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا ابوبکر میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے ہیں :

خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر.

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں، اور بہترین مردم بعد ابوبکر عمر ہیں۔ رضی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما (یہ ابن ماجہ کی حدیث ہے)

امام ابن القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل البلخی کتاب السنۃ میں راوی :

عن علقمة قال بلغ عليا ان اقواما يفضلونه على ابى بكر و عمر فصعد المنبر فحمد الله و اثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انه بلغنى ان اقواما يفضلوننى على ابى بكر و عمر و لو كنت تقدمت فيه لعاقبت فيه فمن سمعته بعد هذا اليوم يقول هذا فهو مفتر عليه حد المفترى ثم قال ان خير هذه الامة بعد نبيها ابو بكر ثم عمر ثم الله اعلم بالخير بعد قال و فى المجلس الحسن بن على فقال و الله لو سمى الثالث لسمى عثمان .

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انھیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے حمد و ثنائے الٰہی بجالائے پھر فرمایا اے لوگو! مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتے ہیں اس بارہ میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بیشک سزا دیتا۔ آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے لازم ہیں۔ پھر فرمایا بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے افضل ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انھوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

امام دار قطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبدالبر استیعاب میں حکم بن جحل سے راوی حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری .

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

سنن دار قطنی میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے جناب امیر انھیں ''وہب الخیر'' فرمایا کرتے تھے۔ راوی۔

انہ کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما یخالفونہ فحزن حزنا شدیدا فقال لہ علی بعد ان اخذ یدہ و ادخلہ بیتہ ما احزنک یا ابا جحیفة فذکر لہ الخبر فقال الا اخبرک بخیر ھذہ الامة خیرھا ابو بکر ثم عمر قال ابو جحیفة فاعطیت اللہ عھدا ان لا اکتم ھذا الحدیث بعد ان شافھنی بہ علی ما بقیت .

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تمام امت سے افضل تھے انھوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا، حضرت مولیٰ علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی گزارش کی، فرمایا کہ میں تمھیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے؟ ابوبکر ہیں پھر عمر، حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا بعد اس کے کہ حضرت مولیٰ علی نے خود بالمشافہ مجھ سے ایسا فرمایا۔

امام زین العابدین کا ارشاد

امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابوحازم سے راوی :

marfat.com
Marfat.com

قال جاء رجل الی علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما فقال ما کان منزلة ابی بکر و عمر من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال منزلتهما الساعة و هما ضجیعاه

یعنی ایک شخص نے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

ابوبکر کے حق میں اولاد فاطمہ کا اجماع

دار قطنی حضرت امام باقر سے راوی کہ فرماتے ہیں

اجمع بنو فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن ما یکون من القول

یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھا الکریم وعلیہا وعلیہم و بارک وسلم کا اجماع و اتفاق ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو۔

محمد بن حنفیہ کا ارشاد

امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی

قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علی ابو بکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه .

marfat.com
Marfat.com

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا نہ میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیش لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ فرمایا یہ اس لیے کہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

محمد بن عبداللہ کا ارشاد

امام ابوالحسن دارقطنی جندب اسدی سے راوی کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجوہھم کے پاس کچھ اہل کوفہ وجزیرہ نے حاضر ہوکر ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا۔

انظروا الی اھل بلادک یسألوننی عن ابی بکر و عمر لھما افضل عندی من علی.

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت شہید کربلا کے نواسے ہیں ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی وحسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہٰذا محض کہلائے۔ اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے ان کے والد ماجد امام حسن مثنیٰ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھم وعلیھم وبارک وسلم ہیں۔

کوفیوں سے زید بن علی کا ارشاد

امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام

marfat.com
Marfat.com

حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کوفیوں سے فرمایا۔

انطلقت الخوارج فبراء ت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعو ان یقولوا فیهما شینا و انطلقتم فطفرتم فوق ذلک فبرئتم منهما فمن بقی ؟ فو الله ما بقی احد الا برئتم منه .

یعنی خارجیوں نے اٹھ کران سے تبری کی جو ابوبکر وعمر سے کم (یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مگر ابوبکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی۔ اورتم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابوبکر وعمر سے تبرئی کی تو اب کون رہ گیا؟ خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کیا ہو۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

اللہ اکبر! امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے۔

ابوبکر کی افضلیت پر ائمہ وعلماء کا اتفاق

سید سادات بلگرام، حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطرفین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیدنا ومولانا میر عبدالواحد حسینی سید بلگرامی قدس سرہ السامی نے کتاب مستطاب "سبع سنابل شریف" تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا، لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں اولیائے کرام و محدثین وفقہاء جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں:

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق است وبعد از وے عمر فاروق است وبعد

marfat.com
Marfat.com

ازوے عثمان ذوالنورین است وبعد ازوے علی مرتضیٰ است رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اہل حق کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام کے بعد تمام انسانوں سے افضل ابوبکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین اور ان کے بعد علی ہیں مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر فرمایا:

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان و بے قصور۔

حضرت عثمان وعلی کی فضیلت، ابوبکر وعمر سے بغیر کسی عیب ونقصان کے کم ہے۔

پھر فرمایا:

اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علماء امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔

صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تمام علماء امت کا یہی عقیدہ ہے۔

پھر فرمایا:

مخدوم قاضی شہاب الدین در تیسیر الاحکام نبشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبرے نمی رسد زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبران از ہمہ اولیاء برتر است واو بدرجہ ہیچ پیغامبرے نہ رسید و بعد او امیر المومنین عمر بن الخطاب است و بعد او امیر المومنین عثمان بن عفان است و بعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب است۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ کسیکہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج است وکسیکہ او را برامیر المومنین ابوبکر وعمر تفضیل کند او از روافض است۔

مخدوم قاضی شہاب الدین نے تیسیر الاحکام میں لکھا ہے کہ کوئی کسی نبی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا کیوں کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق از روے حدیث بعد از انبیاء تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی

marfat.com
Marfat.com

پیغمبر کے مقام کو نہ پہنچ سکے۔ ان کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب ان کے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان اور ان کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ جو شخص امیر المومنین حضرت علی کو خلیفہ برحق نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص انھیں امیر المومنین ابوبکر وعمر سے افضل قرار دے وہ رافضی ہے۔

پھر فرمایا:

از یں جا باید دانست کہ در جہاں نہ ہمچو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت۔ اے عزیز اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین بفرط دقائق اعتقاد باید کرد امانہ بروجہیکہ در کمالیت فضائل ختنین قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشرو افکار انسانیہ بسے بالاتر است۔

جاننا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا ہوا اور نہ ابوبکر ایسا کوئی مرید ظاہر ہوا۔ اے عزیز اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کی حضرت عثمان وعلی پر افضلیت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہے لیکن ایسا نہ ہو کہ حضرت عثمان وعلی کے فضائل کے ناقص ہونے پر تصور تیرے دل میں گزرے بلکہ ان کے اور تمام صحابہ کرام کے فضائل عقل بشری اور فکر انسانی سے بہت بلند ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

پھر فرمایا:

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد ومرتضیٰ نیز دریں اجماع متفق وشریک بود، مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خانماناں ما فدائے نام مرتضیٰ واے دل وجان ما نثار اقدام مرتضیٰ باد، کدام بدبخت ازل کہ محبت مرتضیٰ در دلش نباشد، وکدام راندۂ درگاہ مولیٰ کہ اہانت اوروا دارد،

marfat.com
Marfat.com

مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضیٰ تفضیل اوست بر شیخین و نمی داند کہ ثمرۂ محبت موافقت است با او نہ مخالفت کہ چوں مرتضیٰ فضل شیخین و ذی النورین را بر خود روا داشت و اقتدا بایشاں کرد و حکم ہائے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود۔ شرط محبت با او آن باشد کہ در راہ و روش با او موافق باشد نہ مخالف۔

جب انبیاء صفت صحابہ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے اور حضرت علی مرتضیٰ بھی اس اجماع میں شریک ہیں۔ لہٰذا مفضلہ (حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی مرتضیٰ کے نام پر فدا ہو، ہمارا دل و جان حضرت علی مرتضیٰ کے قدموں پر نثار ہو، کون ازلی بدبخت ہے جس کے دل میں حضرت علی مرتضیٰ کی محبت نہ ہوگی اور کون مردود بارگاہ ان کی توہین کو جائز رکھتا ہے۔ اہل تفضیل کا گمان ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انھیں شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت کہ جب علی مرتضیٰ نے شیخین اور ذی النورین کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، ان کی اقتدا کی، ان کے عہد خلافت کے احکام کی تعمیل کی، آپ کی محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز و طریق کی موافقت کی جائے نہ کہ مخالفت۔

الحمدللہ! یہ عقیدہ ہے اہل سنت و جماعت اور ہم غلامان و دودمان زید کا۔

(غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق)

ابوبکر صدیق کی عمر

حضرت ابوبکر صدیق اور دیگر خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عمر مبارک سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

قبول اسلام کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۳۸ رسال تھی اور سوائے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ حضور کی عمر شریف ۸۳ رسال ہوئی ہر سہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

marfat.com
Marfat.com

کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی ۶۳ رسال اگرچہ اس میں کچھ روز ماہ کم وبیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

صدیق نے کبھی بت پرستی نہ کی

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا ۴ رسال کی عمر میں آپ کے باپ بت خانے میں لے گئے اور کہا

ہو لاء الشم العلی فاسجد لهم

یہ ہیں تمہارے بلند وبالا خدا انہیں سجدہ کرو۔

جب آپ بت کے سامنے تشریف لے گئے فرمایا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا وہ بت بھلا کیا جواب دیتا آپ نے ایک پتھر اس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لا سکا، باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا انھوں نے ایک تھپڑ رخسار مبارک پر مارا اور وہاں سے آپ کی ماں کے پاس لائے سارا واقعہ بیان کیا ماں نے کہا اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ

یا امة اللہ بالتحقیق ابشری بالولد العتیق اسمه فی السماء الصدیق لمحمد صاحب و رفیق.

اے اللہ کی بچی لونڈی تجھے مژدہ ہو اس آزاد بچے کا آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یار ورفیق میں نہیں جانتی کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں اور کیا معاملہ ہے اس وقت سے صدیق اکبر کو کسی نے شرک کی طرف نہ بلایا۔

marfat.com
Marfat.com

یہ روایت صدیق اکبر نے خود مجلس اقدس میں بیان کی جب یہ بیان کر چکے جبریل امین حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی

صدق ابو بکر و هو الصديق

ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔ یہ حدیث عوالی العرش الی معالی الفرش میں ہے اور اس سے امام احمد قسطلانی نے شرح بخاری میں ذکر کی۔

معیت رسول

جب سے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کسی وقت جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ بعد وفات بھی پہلوئے اقدس میں آرام فرما ہیں۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داہنے دست اقدس میں صدیق کا ہاتھ لیا اور بائیں مبارک میں حضرت عمر کا ہاتھ لیا اور فرمایا

هكذا نبعث يوم القيامة. ہم قیامت کے روز یوں ہی اٹھائیں گے۔

ابوبکر کو شک نہ ہوا

امام اہل سنت سیدنا امام ابوالحسن اشعری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں

لم يزل ابو بكر بعين الرضا من الله تعالیٰ.

ابوبکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر رضا سے منظور رہے۔

ابن عساکر امام زہری تلمیذ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

من فضل ابی بکر انه لم يشک فی الله ساعة .

marfat.com
Marfat.com

صدیق اکبر کے فضائل سے ایک یہ ہے کہ انھیں کبھی اللہ میں شک نہ ہوا۔

یوم بلی یاد ہے

امام عبد الوہاب شعرانی یواقیت والجواہر میں فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اتذکر یوم یوم کیا تمھیں اس دن والا دن یاد ہے عرض کی ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے بلی فرمایا تھا۔

بالجملہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز الست سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابد الآباد تک سردار مسلمین ہیں۔ یوں ہی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

(الملفوظ حصہ اول)

حضور کے یار

طبرانی کبیر و ابن شاہین کتاب السنہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں

دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه غديرا فقال ليسبح كل رجل الى صاحبه فسبح كل رجل منهم الى صاحبه حتى بقى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابو بكر فسبح رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى ابى بكر حتى اعتنقه فقال لو كنت متخذا خليلا لا تخذت ابا بكر خليلا و لكنه صاحبى .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ ایک تالاب میں تشریف لے گئے حضور نے ارشاد فرمایا ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے، سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

اورابوبکر صدیق باقی رہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدیق کی طرف پیر کے تشریف لے گئے اور انھیں گلے لگا کر فرمایا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی صاحبہ وبارک وسلم۔

حضور کے نزدیک ابوبکر کا مرتبہ

خطیب بغدادی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال کنا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منہ و لا افضل و لہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابو بکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ .

ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ارشاد فرمایا اس وقت تم پر وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اس کی شفاعت، شفاعت انبیاء کے مانند ہوگی ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق کو پیار کیا اور گلے لگایا۔

حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابو بکر فصافحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل فا ابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ابا الحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی.

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا، اور ان کے دہن پر بوسہ دیا، مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں؟ فرمایا اے ابوالحسن ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ میرے رب کے حضور۔

صدیق اکبر کا عشق رسول

ابن عبدربہ کتاب بہجۃ المجالس میں مختصراً اور ریاض نضرہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مطولاً۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے حرب وقتال فرمانا اور ان کے چہرۂ مبارک پر ضرب شدید آنا، اس سخت صدمے میں بھی حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال رہنا، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارارقم میں تشریف فرما تھے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کرنا مفصلاً مروی، یہ حدیث ہماری کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ" میں مذکور اس کے آخر میں ہے۔

حتی اذا هدا ء ت الرجل و سكن الناس خرجتا به يتكى عليهما حتى ادخلتاه على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانكب عليه فقبله و انكب عليه المسلمون ورق له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رقة شديدة الحديث.

یعنی جب چہل پہل موقوف ہوئی اور لوگ سو رہے ان کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انھیں لے کر چلیں بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے تھے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت پر گر پڑے، پھر حضور کو بوسہ دیا اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے نہایت رقت فرمائی۔

(وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید)

marfat.com
Marfat.com

تقدیم ابوبکر صدیق

فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قدمت ا با بکر و عمر و لکن اللہ قدمھما.

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو مقدم کیا ہے۔

و عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سألت اللہ ثلثا ان یقدمک یا علی فابی الا تقدیم ابی بکر.

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ میں نے اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ سوال کیا کہ وہ تم کو مقدم کرے لیکن اللہ تعالیٰ نے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سوا دوسرے کو مقدم کرنے سے انکار فرمایا ہے۔

و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یابی اللہ و المومنون الا ابا بکر.

اور فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کو امام بنائے جانے پر اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کریں گے۔ (نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ والخلافۃ)

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

صدیق کو برا کہنے کا حکم

جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے بہت ائمہ نے اسے کافر کہا ہے۔ اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے دیکھو تنویر الابصار و درمختار و فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ خلاصہ و فتح

marfat.com
Marfat.com

القدیر واشباہ و بحر الرائق وغنیۃ وعقود الدریۃ وغیرہ۔ (عرفان شریعت)

ابوبکر کا وسیلہ

ابوبکر صدیق کی نسبت حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی پیروی کو اپنی امت کی مغفرت کے لیے وسیلہ کیا کہ الٰہی ابوبکر کا صدقہ میری امت کے بوڑھوں کو بخش دے۔

(فتاویٰ افریقہ)

حضور کے بعد

حاکم بسند صحیح راوی :

عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال سل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدک فقال الی ابی بکر قال فان حدث بابی بکر حدث فالی من فقال الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال لی الی عثمان قالوا فان حدث بعثمان حدث قال فتبالکم الدهر فتبا. آه مختصراً.

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں حضور کے بعد ہم اپنے اموال کی زکوۃ کسے دیں فرمایا ابوبکر کو عرض کی اگر ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو، عرض کی اگر عمر کو کچھ حادثہ پیش آئے فرمایا عثمان کو، عرض کی اگر عثمان کو کوئی حادثہ منہ دکھائے فرمایا اگر عثمان کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا خرابی ہو تمھارے لیے ہمیشہ پھر خرابی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ابونعیم حلیہ میں اور طبرانی سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل میں راوی :

قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی علی ابی بکر اجلہ و عمر اجلہ و عثمان اجلہ فان استطعت ان تموت فمت.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انتقال کریں ابوبکر وعمر وعثمان تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا۔

طبرانی کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویحک اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔
امام جلال الدین سیوطی نے اس کی تحسین کی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۸۰، ۸۱۔ اقامۃ القیامۃ)

بارہ خلفاء کی روایت

بارہ خلفاء سے متعلق ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

صدیق اکبر سے شمار لینا لازم کہ ایک روایت میں ہے

یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا.

میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر تھوڑے ہی دن رہیں گے۔

marfat.com
Marfat.com

اس میں مراد وہ خلفاء ہیں کہ والیان امت ہوں اور عدل وشریعت کے مطابق حکم کریں۔ ان کا متصل ہونا ضروری نہیں نہ حدیث میں کوئی لفظ اس پر دال ہے۔ ان میں سے خلفائے اربعہ وامام حسن مجتبیٰ و امیر معاویہ وحضرت عبداللہ بن زبیر وحضرت عمر بن عبدالعزیز معلوم ہیں اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی ہوں گے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ نو ہوئے باقی تین کی تعیین پر کوئی یقین نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۱۳)

اولین وآخرین میں افضل وبہتر

حدیث: ابو بکر و عمر خیر الاولین و الآخرین و خیر اهل السموات و اهل الارضین الا الانبیاء و المرسلین لا تخبرهما یا علی .

ابوبکر وعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء ومرسلین کے اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

علامہ مناوی نے تیسیر میں اس کے یہ معنی بتائے ہیں کہ ارشاد ہوتا ہے اے علی تم ان سے نہ کہنا بلکہ ہم خود فرمائیں گے تا کہ ان کی مسرت زیادہ ہو۔

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۸)

اہل سنت کے نزدیک بعد انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام تمام اولین وآخرین سے افضل امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۶۵)

marfat.com
Marfat.com

فتوحات مکیہ میں ہے اعلم انہ لیس فی امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من هو افضل من ابی بکر غیر عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام .

یعنی یقین جان کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں کوئی ایسا نہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہو سوا سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے کہ وہ حضور کے امتی ہیں اور صدیق سے افضل ہیں کہ نبی ہیں۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۹۵)

جامع قرآن

صحیح بخاری شریف میں ہے:

عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی ابو بکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابو بکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و انی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من القرآن و انی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیأ لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر هذا و اللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک و رایت فی ذلک الذی رأی عمر قال زید قال ابو بکر انک رجل شاب عاقل لا نتهمک و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتتبع القرآن و اجمعه فواللہ لو کلفونی نقل جبال من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت لابی بکر کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال هو واللہ خیر فلم یزل ابو بکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح له صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القران و اجمعه . الحدیث.

marfat.com
Marfat.com

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر حاملان قرآن تیزی سے شہید ہوتے گئے تو قرآن کا ایک بڑا حصہ ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیوں کر کرو گے۔ فاروق اعظم نے فرمایا اگر چہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس معاملہ میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کے لیے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے موافق ہوگئی۔ پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر جمع قرآن کا حکم دیا انھیں بھی وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیوں کر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انھوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۸۳۔ اقامۃ القیامۃ)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے۔ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

قرآن عظیم کی جمع و ترتیب آیات و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بامر الٰہی حسب بیان جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم وارشاد و تعلیم حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہولی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری، دنبہ کے پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہا میں تھا، ایک جگہ سارا قرآن مجموع نہ تھا، جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صدہا صحابہ کرام حفاظ

marfat.com
Marfat.com

قرآن نے شہادت پائی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل وعلا نے القا کیا کہ حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے اگر یوں ہی جہادوں میں حفاظ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجیے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کر لی جائیں، خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی رائے پسند فرمائی۔

اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تا حیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین بنت الفاروق زوجہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

عرب کی ہر قوم وقبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا کوئی الف میم، اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ وطرز ادا میں تھے۔ زمانۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا کہ قرآن عظیم نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادت کا دفعۃً بدل دینا دشوار تھا۔ آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے۔ زمانۂ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ ولغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے۔

یہاں تک کہ زمانۂ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جنگ و جدل وزدوکوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المومنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں اختلاف یہ پیدا ہوا تو آیندہ کیا امید ہے لہٰذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرار پایا کہ صحیفہائے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت

marfat.com
Marfat.com

الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیج دیں کہ سب اس لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کے لیے تلف کر دیے جائیں اس رائے صائب کی بناء پر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ صحیفہائے صدیقی بھیج دیں ہم ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے، ام المومنین نے بھیج دیے۔

امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر وسعید بن عاص وعبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دیے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی، پھر خلافت مرتضوی، پھر خلافت امام حسن، پھر سلطنت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دیے۔

بالجملہ اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزت حسب ارشاد حضور پرنور سید الاسیاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہولیا تھا سب سور کا یکجا کرنا باقی تھا وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمشورۂ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا۔ پھر اسی جمع فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بمشورۂ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃ جامع القرآن رب العزت تعالیٰ شانہ ہے

کما قال تعالیٰ ان علینا جمعہ و قرانہ۔

marfat.com
Marfat.com

بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں :

قد كان القران كله كتب في عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لكن غير مجموع في موضع واحد و لا مرتب السور.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں پورا قرآن عظیم لکھا جاچکا تھا لیکن کسی ایک جگہ جمع نہیں کیا گیا تھا اور نہ سورتوں کی ترتیب تھی۔ (مولف)

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں

اعظم الناس في المصاحف اجرا ابو بكر رحمة الله على ابي بكر هو اول من جمع كتاب الله رواه ابو داؤد في المصاحف بسند حسن عن عبد خير قال سمعت عليا يقول فذكره

مصاحف کے تعلق سے لوگوں میں سب سے زیادہ اجر وثواب کے مستحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو کہ انھوں نے ہی سب سے پہلے قرآن عظیم کو جمع کیا۔ (مولف)

صحیح بخاری شریف میں ہے :

حدثنا موسى ثنا بن شهاب ان انس بن مالك حدثه ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان و كان يغازى اهل الشام في فتح آرمينية و آذر بائجان مع اهل العراق

marfat.com
Marfat.com

فافزع حذیفة اختلافهم فی القراءة فقال حذیفة لعثمان یا امیر المومنین ادرک هذه الامة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیهود و النصاریٰ فارسل عثمان الی حفصة رضی الله تعالیٰ عنها ان ارسلی الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیک فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت و عبد الله بن زبیر و سعید بن العاص و عبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها فی المصاحف قال عثمان للرهط القرشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم و زید بن ثابت فی شی من القرآن فاکتبوه بلسان قریش و انما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا المصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة فارسل الی کل افق بمصحف بما نسخوا الخ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور وہ اہل عراق کے ساتھ آرمینیہ اور آذربائیجان کی فتح کے موقع پر شام والوں سے جہاد کر رہے تھے، قرآن عظیم کے پڑھنے میں ان کے اختلاف سے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے تو حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اس امت کے کتاب اللہ میں اختلاف کرنے سے پہلے خبر لیجیے جس طرح کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں اختلاف کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حفصہ کے پاس بھیجا کہ آپ ہمارے پاس ان صحیفوں کو بھیج دیں ہم ان کی نقلیں لے کر آپ کو واپس دیں گے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان صحیفوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام کو ان صحیفوں کے نقل کرنے کا حکم دیا اور قریش کے تینوں لوگوں سے فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کی آیت میں اختلاف ہو تو اسے قریش کی لغت میں لکھنا کیوں کہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے ان حضرات نے ایسا ہی کیا یہاں

marfat.com
Marfat.com

تک کہ جب صحیفوں کی نقلیں پوری ہوگئیں تو انھیں حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس بھیج دیا پھران کی نقلوں کو ہر چہار جانب بھیجا۔ (مولف) (عرفان شریعت حصہ اول)

خلافت صدیق کا منکر کافر ہے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر کافر و مبتدع ہے، اس پر امام احمد رضا بریلوی نے فقہاء کی جو عبارات پیش کی ہیں اسے ملاحظہ فرمائیں۔

فتاویٰ ظہیرہ میں ہے **من انکر امامة ابی بکر الصدیق فهو کافر و علی قول بعضهم هو مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انه کافر و کذلک من انکر خلافة عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی اصح الاقوال.**

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح تر قول میں کافر ہے۔

بحرالرائق میں ہے **یکفر بانکاره امامة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه علی الاصح کانکاره خلافة عمر رضی الله تعالیٰ عنه علی الأصح.**

اصح یہ ہے کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے **یکفر بانکاره صحبة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه و بانکاره امامته علی الأصح و بانکاره صحبة عمر رضی الله تعالیٰ عنه علی الاصح.**

جو شخص ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے یوں ہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے یوں ہی عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول

marfat.com
Marfat.com

اصح پر کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰،ص ۵۱۷، ۵۱۸۔ ردالرفضۃ)

طحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے :

ان انکر خلافة الصديق كفر و الحق فی الفتح عمر بالصديق فی هذا الحكم و الحق فی البرهان عثمان بهما ايضا و لا تجوز الصلوٰة خلف منكر المسح على الخفين او صحبة الصديق و من يسب الشيخين او يقذف الصديقة و لا خلف من انكر بعد ما علم من الدين ضرورة لكفره و لا يلتفت الى تاويله و اجتهاده .

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شی کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

نظم الفرائد منظومۃ علامہ ابن وہبان میں ہے :

ومن لعن الشيخين او سب كافر
و من قال فی الايدی الجوارح اكفر
و صحيح تكيفره بنكر خلافة ال
عتيق و فی الفاروق ذلك الا ظهر

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرا بکے یا برا کہے کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ

marfat.com
Marfat.com

مراد ہے وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں مصحح تکفیر ہے اور یہی دربارۂ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وھبانیہ للعلامۃ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے :

من انکر خلافة ابی بکر الصدیق فهو کافر فی الصحیح و کذا منکر خلافة ابی حفص عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی الاظهر.

خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

مغنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدرریۃ میں ہے :

اما سب الشیخین رضی الله تعالیٰ عنهما فانه کسب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال صدر الشهید من سب الشیخین او لعنهما یکفر.

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو برا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔

واقعات المفتیین میں ہے یکفر اذا انکر خلافتهما او ابغضهما لمحبة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لهما.

جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا ان سے بغض رکھے کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۵۱۹، ۵۲۰ ۔ رد الرفضۃ)

ابوبکر صدیق کا حسن سلوک

حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کے سفیر حاضر

marfat.com
Marfat.com

ہوئے کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ مرض (جذام) میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ، کھانا کھایا۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں

وجعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیا کل مما اکل منه المجذوم.

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لے کر نوش فرماتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسے ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن جریر نے قاسم سے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۴۳، الحق المجتلیٰ)

قریش سے ابوبکر کی شرط

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه قبل الهجرة حين انزل الله تعالیٰ الم غلبت الروم. قالت له قريش ترون ان الروم تغلب قال نعم قال هل ان تخاطرنا فخاطرهم فاخبر النبي صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذهب الیهم فزد في الخطر ففعل و غلبت الروم فارسا فاخذ ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه فاجازه النبي صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

بیشک ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ نے الم غلبت الروم الآیۃ نازل فرمائی تو قریش نے امیر المومنین صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کیا

marfat.com
Marfat.com

سمجھتے ہیں کہ روم غالب ہو جائیں گے؟ فرمایا ہاں قریش نے کہا کیا آپ ہم سے اس بات پر شرط لگائیں گے؟ تو امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش سے شرط لگائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی، حضور نے فرمایا کہ جاؤ شرط میں اور اضافہ کرو۔ ابوبکر نے ایسا ہی کیا پھر روم فارس پر غالب آ گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشروط چیز لے لی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جائز رکھا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۵۷۔ الرمز المرصف)

صدیق کو قسم دینے کی ممانعت

فی الحدیث ان الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عبر رؤیا فاخبرہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ أصاب بعضا اخطأ بعضا لافنا للصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نجھرہ و اقسم علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقسم.

حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر بتائی تو حضور اقدس نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو بتایا کہ انھوں نے بعض میں درستگی کی ہے اور بعض میں غلطی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حضور کی قسم کھائی کہ ہم اسے ضرور ظاہر کریں گے تو حضور نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۹۳۴)

عمر کو ابوبکر کی وصیت

محمد بن المبارک بن الصباح اپنے جزء املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبدالرحمٰن بن سابط و زید و زبید پسران حارث و مجاہد سے راوی

لما حضر ابا بکر الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر و اعلم ان لہ عملا

marfat.com
Marfat.com

بالنهار لا يقبله بالليل و عملا بالليل لا يقبله بالنهار و اعلم انه لا يقبل نافلة .حتى تؤدى الفريضة . الحديث.

یعنی جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔

اسے علامہ ابراہیم بن عبداللہ یمنی مدنی شافعی نے ''القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب'' کے تیرہویں باب میں اور ''التحقیق فی فضل الصدیق'' کے انیسویں باب میں بیان کیا ہے۔ اور اسے امام جلال الدین سیوطی نے بھی جامع کبیر میں روایت کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۳۶)

ابوبکر و عمر، علی سے افضل ہیں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تمام اہل سنت کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے افضل ہیں۔ ائمہ دین کی تصریح ہے کہ جو مولیٰ علی کو ان پر فضیلت دے مبتدع ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

فتاویٰ خلاصہ و فتح القدیر و بحر الرائق و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

ان فضل عليا عليهما فمبتدع.

marfat.com
Marfat.com

اگر مولیٰ علی کو صدیق وفاروق پر فضیلت دے تو مبتدع ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۶۶)

ابوبکر صدیق کا ازار

صحیح بخاری شریف میں ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا تہبند لٹک جاتا ہے جب تک میں اس کا خاص لحاظ نہ رکھوں فرمایا۔

انت لست ممن یصنعہ خیلاء۔

تم ان میں نہیں ہو جو براہ تکبر ایسا کریں (کیوں کہ ازار کا گٹوں سے نیچے رکھنا اگر براہ تکبر ہو حرام ہے)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے :

اسبال الرجل ازارہ اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیہ کراھۃ تنزیۃ.

آدمی کا گٹوں سے نیچے ازار لٹکانا اگر تکبر کے لیے نہیں ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۴۴۸)

حضرت صدیق کا خواب

امام احمد رضا بریلوی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب سے متعلق تحریر فرماتے ہیں :

در شواہد النبوۃ از ابو مسعود انصاری منقول است کہ گفتہ کہ اسلام ابوبکر شبیہ بوحی است زیرا کہ وے گفتہ است کہ شبے پیش از بعثت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخواب دیدم کہ نور عظیم از آسماں فرو آمد وبر بام کعبہ افتاد۔ الخ

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۰۲۔ منیر العین)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق کا اسلام وحی کا شبیہ ہے کیوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بعثت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے میں نے خواب میں ایک نور عظیم دیکھا جو آسمان سے اتر کر کعبہ کی چھت پر نازل ہوا اور مکہ معظمہ میں کوئی ہی ایسا گھر ہوگا جو اس نور سے فروزاں نہ ہوا ہو، ہر گھر کے انوار ایک جگہ جمع ہو کر ایک ہی نور بن گئے، یہ نور سب سے پہلے میرے گھر چلا آیا اور میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنا خواب یہودیوں کے ایک اسقف کو سنایا اور اس کی تعبیر کے لیے بھی کہا اس نے کہا یہ ایسا خواب ہے جس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ چند دن گزرے تھے کہ میں (ابو بکر) تجارت کے سلسلے میں حوراء کے کلیسا میں جو بحیرہ راہب کا مسکن تھا پہنچا اور تعبیر خواب پوچھی

اس نے کہا، تم کون ہو؟

میں نے جواب دیا، میں قریش میں سے ہوں۔

اس نے کہا :

خداوند تعالیٰ تمھیں میں سے ایک پیغمبر پیدا کرے گا اور تم اس کے وزیر ہو گے اور اس کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ ہو گے۔ (مولف) (ترجمہ مع اضافہ از وشواہد النبوۃ مترجم)

درخت نے صدیق کو خوش خبری دی

و نیز در شواہد النبوۃ مذکور است کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق گفتہ است کہ روزے در ایام جاہلیت در سایہ درختے نشستہ بودم ناگاہ میل بمن کرد آوازے ازاں درخت بگوش من آمد کہ پیغمبرے در فلاں وقت بیروں خواہد آمدی باید کہ تو سعادت ترین مرداں باشی بوے۔ الخ۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۰۲۔ منیر العین)

marfat.com
Marfat.com

حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک روز زمانہ جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس درخت کی ایک شاخ میری طرف جھکی یہاں تک کہ میرے سر تک آگئی میں نے دیکھا تو دل میں کہا اب کیا ہوگا، اس درخت سے میرے کانوں میں آواز آئی کہ فلاں وقت ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں گے تمہیں چاہئے کہ سعادت مندترین ہستی بن جاؤ، میں نے کہا ذرا بات کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیجئے کہ وہ پیغمبر کون ہیں؟ درخت سے آواز آئی وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہیں میں نے کہا وہ تو میرے دوست اور محبوب ہیں، میں نے اس درخت سے عہد لیا کہ جب وہ مبعوث ہوں تو مجھے ان کی بعثت کی نوید وخوش خبری دینا۔

جب حضور علیہ الصلاۃ والسلام مبعوث ہوئے تو اس درخت سے آواز آئی اے ابن ابوقحافہ! انتہائی سعی وکوشش کیجئے اس کے مبعوث ہونے کا وقت قریب آگیا ہے اور رب موسیٰ کی قسم! تجھ سے دین اسلام قبول کرنے میں کوئی سبقت حاصل نہیں کرے گا۔ صبح ہوئی تو میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں پہنچا، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابوبکر! میں تجھے خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف بلاتا ہوں میں نے فوراً **اشهد ان لا اله الا الله و اشهد انک رسول الله بعثک بالحق سراجا منیرا** پڑھ لیا اور آپ پر ایمان لے آیا اور آپ کی تصدیق کی۔ (مولف)

(ترجمہ مع اضافہ از شواہد النبوۃ مترجم)

حضور، ابوبکر کے خواب میں

ونیز در شواہد از ابوبکر صدیق منقول است کہ در مرض آخر خود گفت کہ امشب در تفویض امر خلافت بتکرار استخارہ کردم۔ الخ۔ ملتقطا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۶۰۲۔ منیر العین)

ایک دن اپنی بیماری کے دوران میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس

marfat.com
Marfat.com

رات میں نے خلافت کی سپردگی کے لیے متواتر استخارہ کیا اور اللہ سے التجا کی مجھے ایسے شخص کو امر خلافت تفویض کرنے کی توفیق دے جس سے وہ خوش ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو میں دروغ گوئی سے کام نہ لوں گا اور ایسا کون عقل مند ہے جو لقائے ربانی کے وقت اس پر افترا و بہتان باندھے اور مسلمانوں میں جھوٹ بولنے کو جائز سمجھے تمام حاضرین بولے اے خلیفہ رسول خدا! آپ کی راست گوئی اور صدق وصفا میں کس کو شک ہے؟ آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہیئے۔

حضرت ابوبکر نے فرمایا، رات کے آخری حصے میں مجھے سخت نیند آئی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوا آپ نے دو سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور میں ان کپڑوں کے دونوں کناروں کو ملا رہا تھا ناگاہ وہ دونوں کپڑے سبز ہونا اور چمکنا شروع ہو گئے ان کی درخشانی وتابانی سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیائی جاتی تھیں اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے دائیں بائیں دو نہایت حسین و جمیل نوجوان کھڑے تھے جن کی دید سے دل وجان مسرور ہوئے جاتے تھے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ سے مشرف فرمایا اور اپنا دست مقدس میرے سینے پر رکھ دیا جس سے میرا اضطراب وخفقان دل دور ہو گیا۔

پھر فرمایا، اے ابوبکر ہمیں تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم میرے پاس آجاؤ میں خواب میں بہت رویا یہاں تک کہ میرے اہل خانہ کو بھی میرے رونے کی خبر ہو گئی جنہوں نے مجھے بعد ازاں اس گریہ وزاری سے مطلع کیا۔

پھر میں نے کہا، یارسول اللہ وہ دونوں آپ کے قریب ہوئے۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ابھی کچھ قربت باقی ہے کیوں کہ وصال بھی تمھارے بغیر جدائی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اس کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمھیں خلافت سپرد کرنے کا اختیار دے دیا ہے میں نے عرض کی حضور! آپ ہی کسی کو پسند فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت فاروق اعظم کو رعیت کا والی بنایا ہے جو صادق وقوی ہیں اور وہ زمانے بھر کے زمین و آسمان میں پاکیزہ ترین شخص ہیں۔

پھر حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا یہ دونوں آدمی وفات کے وقت تمھارے وزیر ہوں گے اور بہشت میں تمھارے ہمسایہ ہوں گے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھے السلام علیکم کہا پھر ان دونوں جوانوں نے بھی السلام علیکم کہا اور بولے کہ تمھیں ناپسندیدہ چیز سے مخلصی حاصل ہوگئی تو آسمان میں بھی صدیق ہے، انسانوں میں بھی صدیق ہے، فرشتوں میں بھی صدیق ہے اور زمین میں بھی صدیق ہے۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ دونوں نوجوان کون ہیں؟ حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے فرمایا یہ دونوں معزز و مکرم فرشتے ہیں جن کے نام جبرئیل و میکائیل علیہما الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ فرما کر حضور علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لے گئے اور میں بیدار ہوگیا۔ میرے گالوں پر آنسو بہہ رہے تھے اور میرے گھر والے میرے سرہانے کھڑے ہو کر رو رہے تھے۔ (مولف) (ترجمہ مع اضافہ از شواہد النبوۃ مترجم)

خلفاء میں صدیق کا مرتبہ

امام احمد رضا بریلوی مرتبۂ صدیق سے متعلق فرماتے ہیں:

اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے، پھر فاروق اعظم، پھر مذہب منصور میں عثمان غنی پھر مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنی نہیں ہاں یہ معنی لے کر کہ چاروں کا ماننا فرض ہے اس بات میں

marfat.com
Marfat.com

برابری ہے تو حرج نہیں جیسے لا نفرق بین احد من رسلہ ہم اس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے کہ ایک کو مانیں ایک کو نہ مانیں بلکہ سب کو مانتے ہیں اور فرمایا تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض. ان رسولوں میں ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ (فتاوٰی افریقہ ۱۴۷)

ابوبکر حضور کے سایہ داماں میں

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر رقم طراز ہیں :

سولہ برس کی عمر میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پکڑے کہ عمر بھر نہ چھوڑے اب بھی پہلوئے اقدس میں آرام کرتے ہیں، روز قیامت دست بدست حضور اٹھیں گے، سایہ کی طرح ساتھ ساتھ داخل خلد بریں ہوں گے، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے فوراً بے تامل ایمان لائے۔

والہذا سیدنا امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

لم یزل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعین الرضا منہ.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی میں رہے۔

امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

اختلف الناس فی مرادہ بھذا الکلام فقیل لم یزل مومنا قبل البعثۃ و بعدھا و ھو الصحیح المرتضیٰ.

اس کلام سے امام اشعری کی مراد میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ بیان مراد میں ایک قول یہ ہے کہ وہ

marfat.com
Marfat.com

ہمیشہ مومن رہے قبل بعثت بھی بعد بعثت بھی، یہی قول صحیح و پسندیدہ ہے۔

امام اجل سیدی ابوالحسن علی بن عبدالکافی تقی الدین سبکی قدس سرہ الملکی فرماتے ہیں :

الصواب ان یقال ان الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یثبت حالۃ کفر باللہ کما تثبت عن غیرہ ممن آمن و ھو الذی سمعنا من اشیاخنا و من یقتدی بہ و ھو الصواب ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صحیح یہ کہنا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق کوئی حالت کفر ثابت نہ ہوئی جیسا کہ دوسرے ایمان لانے والوں سے متعلق ثابت ہوئی، یہی ہم نے اپنے شیوخ اور پیشواؤں سے سنا ہے اور یہی حق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (تنزیہہ المکانۃ الحیدریۃ)

صدیق کا فنا فی الرسول

عمر بن شبہ کتاب مکہ میں اور ابو یعلی و ابو بشر اور سمویہ اپنے فوائد اور حاکم مستدرک میں بطریق محمد بن مسلمہ عن ہشام بن حسان عن محمد بن سیرین، قصۂ اسلام ابی قحافہ والد امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال فلما مد یدہ یبایعہ بکی ابو بکر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما یبکیک قال لان تکون ید عمک مکان یدہ و یسلم و یقر اللہ عینک احب الی من ان یکون۔

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست انور ابو قحافہ سے بیت اسلام لینے کے لیے بڑھایا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کی ان کے ہاتھ کی جگہ آج حضور کے چچا کا ہاتھ ہوتا اور ان کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ حضور کی آنکھ

marfat.com
Marfat.com

ٹھنڈی کرتا تو مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ یہ بات عزیز تھی۔

حاکم نے کہا یہ حدیث برشرط شیخین صحیح ہے حافظ الشان نے اصابہ میں اسے مسلم رکھا۔

ابوقرۃ موسیٰ بن طارق موسیٰ بن عبیدہ وہ عبداللہ بن دینار و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔

قال جاء ابو بكر بابى قحافة يقوده يوم فتح مكة فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تركت الشيخ حتى ناتيه قال ابو بكر اردت ان ياجره الله و الذى بعثك بالحق لانا كنت اشد فرحا باسلام ابى طالب لو كان اسلم منى بابى .

یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس بوڑھے کو وہیں کیوں نہ رہنے دیا کہ ہم خود اس کے پاس تشریف فرما ہوتے۔ صدیق اکبر نے عرض کی کہ میں نے چاہا کہ اللہ ان کو اجر دے قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا مجھے اپنے باپ کے مسلمان ہونے سے زیادہ ابوطالب کے مسلمان ہونے کی خوشی ہوتی اگر وہ اسلام لے آتے۔

اللہ اللہ! یہ محبوب میں فنائے مطلق کا مرتبہ ہے۔ (شرح المطالب فی مبحث ابی طالب)

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں

علماء فرماتے ہیں ابوبکر، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔

نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے :

marfat.com
Marfat.com

اما تخصیص ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فلانه الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلهم لتصدیقه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لم یصدر منه غیره قط و کذا علی کرم الله تعالیٰ وجهه فانه یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجد لغیر الله مع صغره و کون ابیه علی غیر الملة . و لذا خص بقول علی کرم الله تعالیٰ وجهه .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور سے ''صدیق اکبر'' اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق میں سب لوگوں پر سبقت لے گئے اور اس کے خلاف ان سے کبھی کوئی بات سرزد نہ ہوئی، اسی طرح حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اصغر کہا جاتا ہے کہ وہ کبھی شرک و کفر کی آلودگی سے ملوث نہ ہوئے نہ غیر اللہ کو سجدہ کیا۔ حالاں کہ ایمان لانے کے وقت وہ چھوٹے تھے اور ان کے باپ ابو طالب ملت کفر پر تھے اس لیے انھیں ''علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ'' کہا جاتا ہے اور یہ ان کی خصوصیت ہے۔ (مولف)

مقام صدیق

سیدی شیخ اکبر محی الدین بن عربی فتوحات مکیہ شریف میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ذلک الموطن و حضره ابو بکر لمقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لانه لیس ثم اعلیٰ منه یحجبه عن ذلک فهو صادق ذلک الوقت و حکیمه و ما سواه تحت حکمه (ثم قال) و هذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیة و نبوة التشریع و فوق الصدیقیة فی المنزلة عند الله و المشار الیه بالسر الذی و قرفی صدر ابی بکر ففضل به

marfat.com
Marfat.com

الصدیقین اذ حصل له فی قلبه ما لیس فی شرط الصدیقیة ولا من لوازمها فلیس بین ابی بکر و بین رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل لانه صاحب الصدیقیة و صاحب سر.

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے۔ یہ مقام قربت فردوں کے لیے، اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولا علی کی نگاہ میں صدیق اکبر کا مقام

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادۂ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے۔

قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت فقال ما انا الا رجل من المسلمین.

marfat.com
Marfat.com

میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون، فرمایا پھر عمر، پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان اس لیے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے پھر؟ آپ فرمایا میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔

طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے امیر المومنین فرماتے۔

السباق یذکرون السابق یذکرون و الذی نفسی بیده ما استبقنا الی خیر قط الاسبقنا الیه .

ابوبکر بڑی سبقت والے کا ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

صدیق کے بارے میں علی کی رائے

ابوالقاسم طلحی وابن ابی عاصم وابن شاہین ولا لکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں وعشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجۃ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں۔ منبر پر تشریف لے گئے حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا۔

ایها الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیه حد المفتری خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابو بکر ثم عمر ثم احدثنا بعضهم

marfat.com
Marfat.com

احداثا یقضی الله فیها ما یشاء.

اے لوگو مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد آئے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی امیر المومنین فرماتے ہیں :

لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا جلدته جلد او جیعا.

جو مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد ومسدد مسند اور عدنی مائتین اور ابوعبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی امیر المومنین فرماتے ہیں۔

سبق رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و ثنی ابو بکر و ثلث عمر ثم خطبتنا فتنة و یعفو الله عمن یشاء و للخطیب وغیره فهو ما شاء الله زاد هو فمن فضلنی علی ابی بکر و عمر فعلیه حد المفتری من الجلد و اسقاط الشهادة .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ لی جائے۔

marfat.com
Marfat.com

ابو طالب عشاری روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ خیر الناس ہیں، فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا ابو بکر کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا عمر کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا۔

اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک و لو قلت رأیت ابا بکر و عمر لحددتک.

سن لے اگر تو نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابو بکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا۔

لا یفضلنی احد علی ابی بکر و عمر الا وقد انکر حقی و حق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

جو مجھے ابو بکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی میں نے امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا فرمایا ابو بکر میں نے عرض کی یا امیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے فرمایا۔

ای والذی فلق الحبۃ و برأ النسمۃ انھما لیاکلان من ثمارھا و یرویان من مائھا و یسکنان علی فراشھا و انا موقوف بالحساب .

marfat.com
Marfat.com

ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

ابوذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں نے امیر المومنین علی سے عرض کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا:

خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر.

ٹھہرا اے ابوجحیفہ کیا میں تمھیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر و عمر۔

ابونعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنۃ اور ابن عساکر تاریخ میں عمران بن حریث سے راوی میں نے امیر المومنین مولیٰ علی کو منبر پر فرماتے سنا۔

افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر و عمر و عثمان.

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان۔

ابن عساکر بطریق سعد بن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی

قال قلت لعلی یا امیر المومنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر قلت ثم من قال عثمان قلت ثم من قال انا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ھاتین و الا فعمیتا و باذنی ھاتین و الا فصمتا یقول ما ولد فی الاسلام مولودا زکی و لا اطھر و لا افضل

marfat.com
Marfat.com

من ابی بکر ثم عمر.

میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر کہا پھر کون فرمایا عثمان، کہا پھر کون فرمایا میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیو اور ان کانوں سے سنا ورنہ بہرے ہو جائیو حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :

و هل انا الا حسنة من حسنات ابی بکر.

میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سبقت صدیق کی چار وجوہ

خیثمہ طرابلسی و ابن عساکر ابوالزناد سے راوی ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالاں کہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوابق و پیشتر فرمایا اگر مسلمان کے لیے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے۔

(۱) افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے

(۲) ہجرت میں مجھ سے سابق

marfat.com
Marfat.com

(۳) صحبت غار میں انھیں کا حصہ

(۴) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لیے انھیں کو مقدم فرمایا۔

ویحک ان اللہ ذم الناس کلھم و مدح ابا بکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الآیۃ.

افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابو بکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

دختر کی خبر اور مال کی وصیت

عالم مدینہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین سے فرمایا اے پیاری بیٹی خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمھارے برابر مجھ پر دشوار نہیں اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کیے تھے کہ درختوں پر سے اتروالو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لیے ہوتے تو وہ تمھارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمھارے دو بھائی اور تمھاری بہنیں ہیں تو اسے حسب فرائض اللہ تقسیم کر لینا، ام المومنین نے عرض کی، اے میرے باپ خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی، میری بہن تو ایک اسماء ہے دوسری کون ہے فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے علم میں وہ لڑکی ہے۔

ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے

marfat.com
Marfat.com

میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے تم اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو، اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ (الدولۃ المکیۃ)

غار ثور میں صدیق کی جاں نثاری

امام احمد رضا بریلوی ایک موقع پر فرماتے ہیں :

جان کا رکھنا سب سے زیادہ فرض اہم ہے۔ امام الصدیقین اکمل الاولیاء العارفین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت کو حفظ جان پر مقدم رکھا۔

سفر ہجرت میں جب آفتاب رسالت و ماہتاب صدیقیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برج ثور بیت الشرف قمر میں اجتماع نیرین کی طرح غار ثور پر جلوہ فرما ہوئے صدیق اکبر نے اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! حضور باہر توقف فرمائیں پہلے میں اندر جا کر غار کو صاف کردوں کہ اگر کوئی چیز ہو تو مجھے پہنچے۔ غار چند ہزار سال کا تھا، بہت سوراخ تھے، صدیق نے سنگریزوں سے، پھر کپڑے پھاڑ پھاڑ کران سے بند کیے ایک سوراخ رہ گیا، اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا، حضور نے ان کے زانو پر سر انور رکھ کر آرام فرمایا۔ وہاں ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدار فائض الانوار حضور پرنور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتا تھا کہ اس نے قرون سابقہ میں علمائے امم سابقہ کو باہم ذکر کرتے سنا تھا کہ حضور اقدس نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت اور غار ثور میں اقامت فرمائیں گے۔ سانپ نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انگوٹھے پر رگڑا انھوں نے جانا کہ سانپ ہے مگر اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے، پاؤں نہ ہٹایا یہاں تک کہ اس نے کاٹا، صدیق نے بکمال ادب جنبش نہ کی مگر

marfat.com
Marfat.com

شدت ضبط کے باعث آنسو نکل کر رخسار محبوب رب العالمین پر پڑے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم جاں فزا کھلی صدیق سے حال پوچھا عرض کی۔

لدغت بابی انت و امی یا رسول اللہ .

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے سانپ نے کاٹا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن اقدس لگا دیا فوراً آرام ہو گیا۔

افضلیت صدیق کی وجہ خاص

یہی تعظیم، محبت، جاں نثاری اور پروانہ واری شمع رسالت بعد انبیاء ومرسلین صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام جہان پر باعث تفوق ہے جس نے صدیق اکبر کو ان کے بعد تمام عالم، تمام خلق اللہ، تمام اولیاء، تمام عرفاء سے افضل واکرم واکمل واعظم کر دیا۔ یہی وہ سر ہے جس کی نسبت حدیث میں آیا کہ ابوبکر کو کثرت صوم وصلاۃ کی وجہ سے تم پر فضیلت نہ ہوئی۔

و لکن بشی و قر فی صدرہ .

بلکہ اس سر کے سبب جو اس کے دل میں راسخ ومتمکن ہے۔

یہی وہ راز ہے جس کے باعث ارشاد ہوا کہ :

لو وزن ایمان ابی بکر بایمان امتی لرجح ایمان ابی بکر.

اگر ابوبکر کا ایمان میری تمام امت کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوبکر کا ایمان غالب آئے۔

ولہذا قرآن عظیم نے اپنے نصوص قطعیہ سے شکل اول بدیہی الانتاج افضلیت مطلقہ صدیق اکبر

marfat.com
Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قائم فرمادی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

ان اکرمکم عند الله اتقاکم.

تم سب میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ عزوجل کے حضور وہ ہے جو تم سب میں اتقی ہے۔

اور دوسری آیت کریمہ میں صاف فرمادیا اتقی کون ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

و سیجنبها الاتقی الذی یؤتی ما له یتزکی و ما لا حد عنده من نعمه تجزی الا ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ و لسوف یرضی .

قریب ہے جہنم سے بچایا جائے گا وہ سب سے اتقی جو اپنا مال دیتا ہے ستھرا ہونے کو، اور اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے مگر اپنے پروردگار برتر کی وجہ کریم چاہنا اور قریب ہے کہ وہ اس سے راضی ہو جائے گا۔

بشہادت آیت اولی ان آیات کریمہ سے وہی مراد ہے جو افضل و اکرم امت مرحومہ ہے اور وہ نہیں مگر اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر۔

اور تفضیلیہ و روافض کے یہاں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

مگر اللہ عزوجل کے لیے حمد کہ اس نے کسی کی تلبیس و تدلیس کو جگہ نہ چھوڑی، آیہ کریمہ نے ایسے وصف خاص سے اتقی، کی تعیین فرمادی جو صدیق اکبر کے سوا کسی پر صادق آ ہی نہیں سکتا فرماتا ہے۔

و ما لا حد عنده من نعمة تجزی.

marfat.com
Marfat.com

اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔

حضور پرنور خلیفۃ اللہ الاعظم ومحسن ومنعم تمام عالم ہیں۔ حضور کے احسانات کہ بے حد وغایات ہیں دو قسم ہیں۔

(۱) دینیہ، کہ اولین وآخرین حتی کہ انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والسلام۔ جس نے جو نعمت ایمان ودولت عرفان پائی حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے ہاتھوں سے ملی، حضور ہی کی بدولت ہاتھ آئی۔

(۲) دنیویہ۔

پھر دو قسم ہیں۔

اول : عامہ باطنہ، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم خلافت رب العالمین جل وعلا جملہ نعمہائے الٰہیہ کے قاسم ہیں۔

دوم : خاصہ ظاہرہ، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکمال رحمت ورافت ظاہر بشریت کی طرف تنزل فرما کر اپنے غلاموں، کنیزوں سے حسب عرف وعادت باہمی معاملات فرماتے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی دو قسم کی نعمتیں ہرگز اس قسم سے نہیں جن کا کوئی بدلہ دے سکے نعم دینیہ کا معاوضہ نہ ہوسکنا تو ظاہر اور نعم عامہ باطنہ دنیویہ بحکم خلافت رب العزت ہیں۔ اللہ عزوجل کو کون عوض دے، ہاں قسم سوم ہی کی نعمتیں کہ باہمی معاملات عرفیہ کے طور پر تھیں، صالح عوض ومجازات ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جس قدر احسانات وانعامات قسم اول کے ہیں تمام عالم میں کسی پر نہیں۔ اور قسم دوم میں

marfat.com
Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام عالم شریک ہیں مگر قسم سوم یعنی معاملات باہمی قابل معاوضہ میں ہمیشہ صدیق اکبر کی طرف سے بندگی وغلامی وخدمت ونیازمندی اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے براہ بندہ نوازی قبول و پذیرائی وعطائے سعادت مندی کا برتاؤ رہا۔ یہاں تک کہ خود صدیق اکبر کے مولائے اکرم وآقائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انه ليس في الناس احد امن علي في نفسه و ماله من ابن ابي قحافة.

بے شک تمام آدمیوں میں اپنی جان و مال سے میرے ساتھ کسی نے ایسا سلوک نہ کیا جیسا کہ ابوبکر نے۔

اور فرمایا :

ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه بها ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافئه الله بها يوم القيامة و ما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر.

کسی کا ہمارے ساتھ کوئی حسن سلوک ایسا نہیں جس کا ہم نے عوض نہ کر دیا ہو سوا ابوبکر کے کہ ان کا ہمارے ساتھ وہ حسن سلوک ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ انھیں روز قیامت دے گا مجھے کسی کے مال نے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابوبکر کے مال نے۔

صدیق نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ والا میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت درخواست عرض کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صغرسن کا عذر فرمایا۔

فقیر (امام احمد رضا بریلوی) کہتا ہے اس میں ایک حکمت جلیلہ یہ بھی تھی کہ دامادی میں قبول کرنا انھیں دنیاوی احسانات سے ہے جن میں جزاومکافات جاری۔

حدیث میں ہے کہ جو کچھ ہدیہ وعطیہ عقد نکاح سے پہلے دیا جائے وہ عورت کا ہے اور جو بعد کو دیا

marfat.com
Marfat.com

جائے وہ اس کا جسے دیا جائے یعنی خسر و خوشدامن وغیرہما۔

پھر فرمایا :

و احق ما یکرم الرجل به ابنته او اخته .

اور آدمی جن ذرائع سے اکرام و نیک سلوک کا مستحق ہو ان میں سب سے زیادہ ذریعہ اس کی بیٹی یا بہن ہے۔

اور اللہ و رسول کو منظور نہ تھا کہ صدیق پر ان کے احسانات ناممکن العوض کے سوا کوئی احسان قابل معاوضہ دنیویہ ہو، لہٰذا عذر فرما دیا۔

بخلاف سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کہ ان پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات دو قسم اولین کے سوا قسم سوم کے بھی بہت احسان ہیں انھوں نے پرورش ہی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مال سے پائی۔

حدیث میں ہے قبل ظہور نور نبوت مکہ معظمہ میں گرانی ہوئی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ زمانہ گرانی کا ہے اور ابو طالب کے عیال کثیر، آؤ کہ ہم ان پر تخفیف فرما دیں۔ یہ فرما کر حضور اور حضور کے ہمراہ رکاب حضرت عباس، ابو طالب کے پاس تشریف لائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کو اپنی پرورش میں لے لیا، اور حضرت عباس نے حضرت جعفر یا حضرت عقیل کو، رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر تتمیم نعمت کبریٰ تزویج حضرت بتول زہرا سے ہوئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا وبارک وسلم۔

تو آیہ کریمہ **و ما لاحد عنده من نعمة تجزی** سے مولیٰ علی قطعاً مراد نہیں ہو سکتے بلکہ بالیقین صدیق اکبر ہی مقصود ہیں اور اسی پر اجماع مفسرین موجود۔

marfat.com
Marfat.com

حضور سے کمال تشبیہ

اسی افضلیت مطلقہ صدیق کے مناشی سے ہے اس جناب کا کمال تشبیہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہونا۔

اول ظہور بعثت شریفہ میں جب حضور نے فرمایا تھا لقد خشیت علی نفسی (مجھے اپنی جان کا ڈر ہے) اس وقت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کے جو اوصاف کریمہ شمار کیے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو ضائع نہ چھوڑے گا، حضور یہ کمالات عالیہ رکھتے ہیں۔

بعینہا وہی کمالات انھیں الفاظ سے ابن الدغنہ نے صدیق کے لیے بیان کیے، جب قبل ہجرت بقصد ہجرت تشریف لے چلے ہیں۔ راہ میں ابن الدغنہ ملا حال معلوم ہوا، کہا کیا آپ جیسا وطن سے جدا کیا جائے گا؟ حالاں کہ آپ یہ یہ کمالات عالیہ رکھتے ہیں۔

یوں ہی جب صلح حدیبیہ ہوئی اور مسلمان اس سال مکہ معظمہ جانے سے باز رکھے گئے، یہ امر ان پر بالخصوص اشدہم فی امر اللہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سخت شاق گزرا۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عزوجل نے سفر حدیبیہ سے پہلے خواب دکھایا تھا کہ حضور مع صحابہ کرام مسجد الحرام میں بامن واماں داخل ہوئے اور مناسک حج ادا فرمائے۔

صحابہ کا گمان تھا کہ اس خواب کی تصدیق اسی سفر میں واقع ہوگی جب اس سال واپسی کی ٹھہری امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

یارسول اللہ! کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

فرمایا: ضرور

marfat.com
Marfat.com

عرض کی: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتولین نار میں نہیں۔

فرمایا: کیوں نہیں۔

عرض کی: پھر ہم اپنے دین میں دبتی کیوں رکھیں۔

فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی نافرمانی نہ کروں گا اور وہ ضرور میری مدد فرمائے گا۔

عرض کی: کیا حضور نے ہمیں خبر نہ دی تھی کہ ہم کعبہ معظمہ جائیں گے اور طواف بجالائیں گے؟

فرمایا: ہاں خبر دی تھی پھر کیا یہ فرما دیا تھا کہ اسی سال؟

عرض کی: نہ

فرمایا: تم ضرور کعبہ جاؤ گے اور طواف بجالاؤ گے۔

فاروق اعظم اس تمنا پر کہ شاید صدیق شفاعت کریں اور ان کی مراد کہ کفار سے جہاد اور بالجبر داخلی کعبہ معظمہ ہے، حاصل ہو جائے خدمت صدیق میں حاضر ہوئے اور گزارش کی۔

کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں؟

فرمایا: ضرور۔

کہا: ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتولین نار میں نہیں۔

فرمایا: کیوں نہیں۔

کہا: پھر ہم اپنے دین میں دبتی کیوں رکھیں؟

فرمایا: اے شخص! وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس کی نافرمانی نہ کریں گے اور وہ ضرور ان کی مدد

marfat.com
Marfat.com

فرمائے گا، ان کی رکاب تھام لے کہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں۔

کہا: کیا ہمیں خبر نہ دی تھی کہ ہم کعبہ معظمہ جائیں گے اور طواف بجالائیں گے

فرمایا: ہاں خبر دی تھی پھر کیا یہ فرمادیا تھا کہ اسی سال؟

کہا: نہ

فرمایا: تو ضرور تم کعبہ جاؤ گے اور طواف بجالاؤ گے۔

دیکھو بعینہٖ حرف بحرف وہی جواب ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے۔ یہ وہی بات ہے کہ قلب صدیقی آئینۂ قلب حضور سید الکائنات ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک و کرم۔ آیہ کریمہ میں اسی خواب کا ذکر ہے۔ (ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت جلد اول)

ایک آیت کی تفسیر اور غلاموں کو آزاد کرنا

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف کریمانہ سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

و سیجنبها الاتقی الذی یوتی ماله یتزکی و ما لاحد عنده من نعمة تجزی الا ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ و لسوف یرضی.

اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

اہل سنت و جماعت کے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

marfat.com
Marfat.com

حق میں اتری اور ''الاتقی'' سے وہی مراد ہیں۔

ابن حاتم وطبرانی نے حدیث روایت کی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن سات غلاموں کو آزاد کیا وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ستائے جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فرمان وسیجنبھا الاتقی الآیۃ نازل فرمایا۔

بغوی نے فرمایا کہ ابن الزبیر کا قول ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوروں کو خریدتے پھر انھیں آزاد کر دیتے تو ان سے ان کے والدین نے کہا اے بیٹے! ایسے غلاموں کو خریدتے ہوتے جو تمھاری حفاظت کرتے۔ ابوبکر نے فرمایا میں اپنی حفاظت ہی چاہتا ہوں تو یہ آیت سیجنبھا الاتقی نازل ہوئی۔

محمد بن اسحاق نے ذکر کیا کہ بلال ایک جمحی کے غلام تھے اور ان کا نام بلال بن رباح ہے اور ان کی ماں کا نام حمامہ ہے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں سچے اور پاک دل تھے۔ امیہ بن خلف انھیں باہر لاتا جب گرم دوپہر ہوتی تو انھیں پیٹھ کے بل مکہ کے رتیلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑی چٹان لانے کا حکم دیتا وہ ان کے سینہ پر رکھ دی جاتی پھر کہتا تم ایسے ہی پڑے رہو گے یہاں تک کہ مر جاؤ یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کافر ہو اور حضرت بلال احد احد فرماتے حالاں کہ وہ اس بلا میں ہوتے۔

محمد بن اسحاق نے ہشام بن عروہ سے روایت کی انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک دن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ بلال کے ساتھ یہی برتاؤ کر رہے تھے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق کا گھر بنو جمح میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو (اے امیہ بن خلف) اس بے چارے کے معاملہ میں اللہ سے نہیں ڈرتا تو امیہ نے کہا آپ نے اسے بگاڑا ہے آپ اس گت سے اسے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بچائے لیتا

marfat.com
Marfat.com

ہوں میرے پاس ایک سیاہ فام غلام ہے جو بلال سے زیادہ قوی اور طاقتور ہے اور تیرے دین پر ہے وہ تجھے دوں۔ امیہ بولا مجھے منظور ہے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیہ کو اپنا غلام دے دیا اور بلال کو لے لیا اور انھیں آزاد کر دیا۔

پھر ان کے ساتھ اسلام کی شرط پر ہجرت سے پہلے چھ کو آزاد کیا ان کے ساتویں عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو جنگ بدر واحد میں شریک ہوئے اور بیر معونہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ اور ام عمیس وزبیرہ کو آزاد فرمایا تو ان کی آنکھ جاتی رہی۔ جب انھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد فرمایا تو قریش بولے کہ انھیں لات وعزی نے اندھا کیا ہے تو آپ بولیں کعبہ کی قسم قریش جھوٹے ہیں۔ لات وعزیٰ نہ ضرر دے سکیں نہ فائدہ پہنچا سکیں تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کی بینائی پھیر دی۔ اور نہدیہ اور اس کی بیٹی کو آزاد کیا یہ دونوں بنی عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیاں تھیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس سے گزرے جب کہ ان کی آقا عورت نے انھیں اپنا آٹا پیسنے کے لیے بھیجا تھا اور وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم تمھیں کبھی آزاد نہ کروں گی تو ابوبکر نے فرمایا اے ام فلاں ایسا نہ کر دو وہ بولی ہرگز نہیں آپ نے ان دونوں کو بگاڑا ہے آپ انھیں آزاد کر دیں صدیق نے فرمایا تو کتنے دام پر بیچتی ہے وہ بولی اتنے اور اتنے دام پر۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ان دونوں کو لیا اور یہ دونوں آزاد ہیں۔ ایک دن آپ کا گزر بنومومل کی ایک لونڈی کے پاس سے ہوا جب اس پر ظلم ہو رہا تھا تو اسے خرید کر آپ نے آزاد کر دیا۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلال کے معاملہ میں جب امیہ بن خلف سے پوچھا کہ کیا تم بلال کو فروخت کرو گے تو اس نے کہا ہاں۔ ابو بکر نے فرمایا میں اسے نسطاس کے بدلے بیچتا ہوں (نسطاس، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ غلام جو دس ہزار دینار اور بہت سے لونڈی وغلام اور چوپایوں کا مالک تھا) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہتے

marfat.com
Marfat.com

تھے کہ وہ اسلام لے آئے اور اس کا مال اسی کا رہے مگر وہ نہ مانا تو حضرت ابو بکر نے اس کو مبغوض و برا جانا۔ پھر جب امیہ نے کہا بلال کو میں آپ کے غلام کے بدلے دیتا ہوں، ابو بکر نے اس بات کو غنیمت جانا اور نسطاس کو امیہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ اس پر مشرکین بولے ابو بکر نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ بلال کا ان پر کوئی احسان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

و ما لاحد عنده من نعمة تجزى.

یعنی اور اس پر کسی کا کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔

علامہ ابو السعود نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا کہ عطا اور ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا (جس میں بلال کی خریداری اور ان کے آزاد ہونے کا قصہ مذکور ہے) اس پر مشرکین بولے ابو بکر نے بلال کو ان کے کسی احسان ہی کی وجہ سے آزاد کیا ہے تو یہ آیت (**و ما لاحد عنده من نعمة تجزى**) نازل ہوئی۔

ازالہ میں عروہ سے ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سات کو آزاد کیا ان سب پر اللہ کی راہ میں ظلم توڑا جاتا تھا۔

(۱) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۲) عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(۳) نہدیہ
(۴) نہدیہ کی بیٹی
(۵) زبیرہ
(۶) ام عمیس

marfat.com
Marfat.com

(۷) بنی مؤمل کی کنیز

انھیں کے لیے یہ آیت اتری **و سیجنبها الاتقی الآیة .**

اور اس (دوزخ) سے بہت دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار ہے۔

عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے راوی ہیں انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابو قحافہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ کمزور غلاموں کو آزاد کرتے ہو کاش تم تندرست و توانا غلام آزاد کرتے جو تمھاری حفاظت کرتے اور جنگ میں تمھاری سپر ہوتے تو صدیق اکبر نے فرمایا اے میرے باپ میں تو صرف اللہ کی رضا چاہتا ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

فاما من اعطی و اتقی الی قوله و ما لاحد عنده من نعمة تجزی الا ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ و لسوف یرضی .

یعنی جس نے دیا اور پرہیز گاری کی۔ اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ آیت کریمہ **و ما لاحد عنده من نعمة تجزی** ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ انھوں نے لوگوں کو آزاد کیا ان سے نہ بدلہ چاہا نہ شکر گزاری وہ آزاد شدہ چھ یا سات تھے انھیں میں بلال و عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے **و سیجنبها الاتقی** کی تفسیر میں ہے انھوں نے فرمایا کہ آیت میں جن کا ذکر ہے وہ ابوبکر صدیق ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

ابن ابی حاتم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بسند خود روایت کی کہ امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے حضرت ابوبکر نے حضرت بلال کو ایک چادر اور دس اوقیہ سونے کے عوض خریدا پھر انھیں خالص اللہ کے لیے آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری و ان سعیکم لشتی بیشک تمھاری کوشش مختلف ہے یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ و ابی بن خلف کی کوششوں میں عظیم فرق ہے، ان میں بون بعید ہے۔

اور سردار بن سردار عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابوبکر صدیق کے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خرید کر آزاد کر دینے کے بارے میں کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اللہ جزائے خیر دے بلال اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے عتیق (ابوبکر) کو اور امیہ اور ابوجہل کو رسوا کرے وہ شام یاد کرو جب ان دونوں نے بلال کا برا چاہا اور اس سے نہ ڈرے جس سے ذی عقل آدمی ڈرتا ہے انھوں نے بلال کا برا اس لیے چاہا کہ بلال نے خلق کے خدا کو ایک جانا اور اس نے یہ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ میرا رب ہے میں اس پر مطمئن ہوں تو اگر تم مجھے قتل کرو تو اس حال میں قتل کرو گے کہ میں قتل کے ڈر سے رحمٰن کا شریک ٹھہرانے کا نہیں تو اے ابراہیم اور اپنے بندے یونس اور موسیٰ وعیسیٰ کے رب مجھے نجات دے پھر اسے مہلت نہ دے جو ناحق ظالمانہ آل غالب کی گمراہی کی آرزو کیے جاتا ہے۔

امام بغوی نے ''الاتقی'' کی تفسیر میں کہا، اس لفظ سے خدا کی مراد سب مفسرین کے قول کے بموجب ابوبکر صدیق ہیں۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں فرمایا ہم سنیوں کے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اتقی سے مراد ابوبکر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

صواعق محرقہ میں ابن حجر نے علامہ ابن الجوزی سے نقل کیا، علماء سب اس پر متفق ہیں کہ یہ آیت ابوبکر کے حق میں نازل ہوئی، یہاں تک کہ مجھے خبر پہنچی کہ طبرسی کو باوجود رفض کے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اس کا انکار نہ بن پڑا۔ **و الفضل ما شهدت به الاعداء .**

پھر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عادت کے مطابق اپنی تفسیر میں عقلی استدلال و نظر کی راہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی کہ آیت کا مفہوم صدیق اکبر کے سوا کسی کے لیے نہیں بنتا تو انھوں نے فرمایا کہ تمام شیعہ اس روایت کے منکر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں اتری ہے اور اس کی دلیل اللہ کا فرمان **و یوتون الزکوۃ و ھم راکعون** ہے اور رکوع کی حالت میں زکوۃ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا قول **الا تقی الذی یوتی ماله یتزکی** یعنی وہ سب سے بڑا پرہیز گار جو ستھرا ہونے کو اپنا مال دیتا ہے۔ اسی وصف کی طرف اشارہ ہے جو اس آیت میں مذکور ہوا یعنی اللہ کا یہ فرمانا **و یوتون الزکوۃ الآیة .**

اور جب ایک رافضی نے یہ بات میری مجلس میں کہی میں نے کہا میں اس پر دلیل عقلی قائم کروں گا کہ اس سے مراد صرف ابوبکر ہیں۔ اور تقریر دلیل یوں ہے کہ مراد اس بڑے پرہیز گار سے وہی ہے جو سب سے افضل ہے تو جب معاملہ ایسا ہے تو ضروری ہے کہ اس سے مراد بس ابوبکر ہوں تو جب یہ دونوں مقدمے صحیح ہوں گے دعویٰ درست ہوگا اور ہم نے یہ اسی لیے کہا کہ اس بڑے پرہیز گار سے مراد سب سے افضل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان اکرمکم عند الله اتقاکم .

اللہ کے یہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے اور اکرم ہی افضل ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تو آیت نے بتایا کہ ہر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو گا ضروری ہے کہ وہ سب سے زیادہ مرتبہ والا ہو تو ثابت ہو گیا کہ سب سے بڑا پرہیز گار جس کا آیت میں ذکر ہوا ضروری ہے کہ اللہ کے یہاں سب سے افضل ہو۔

آیت کی تفسیر میں امام احمد رضا کی تحقیق

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ ضروری ہے کہ اس سے مراد ابوبکر ہوں اس لیے کہ ساری امت اس پر متفق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلق سے افضل یا ابوبکر ہیں یا علی اور یہ ممکن نہیں کہ یہ آیت علی پر محمول کی جائے تو ابوبکر کے لیے اس کا مصداق متعین ہو گیا اور ہم نے یہ اسی لیے کہا کہ آیت کو علی پر محمول کرنا ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سب سے بڑے پرہیز گار کی صفت میں فرمایا۔

و ما لاحد عنده من نعمة تجزى.

یعنی اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ لیا جائے۔

یہ وصف علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صادق نہیں آتا اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں تھے بایں سبب کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی کو ان کے باپ سے لے لیا تھا اور حضور انھیں کھلاتے پلاتے، پہناتے اور پالتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی کے لیے ایسے محسن ہیں کہ ان کے احسان کا بدلہ واجب ہوا۔

رہے ابوبکر تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان پر دنیوی احسان نہیں بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا خرچ اٹھاتے تھے، ہاں کیوں نہیں ابوبکر پر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا دین کی طرف ہدایت وارشاد کا احسان ہے مگر یہ ایسا احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما اسئلکم علیه من اجر

marfat.com
Marfat.com

میں تبلیغ پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔

یہاں مطلق احسان کا ذکر نہیں بلکہ بات اس احسان کی ہے جس کا بدلہ دیا جائے تو ہم نے جان لیا کہ آیت کا یہ معنی علی بن ابی طالب کے لیے نہیں بنتا اور جب یہ ثابت ہے کہ مراد اس آیت کی وہی ہے جو افضل خلق ہے اور یہ ثابت ہے کہ امت میں سب سے افضل یا ابوبکر ہیں یا علی اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آیت کا مفہوم حضرت علی کے شایان نہیں لہٰذا اس کا مصداق ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے متعین ہو گیا اور آیت کی دلالت اس پر بھی ثابت ہو گئی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساری امت سے افضل ہیں۔

میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں کہ رہی یہ بات جو فاضل امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تربیت میں تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ان کے والد سے لے لیا تھا۔ اس کا ذکر محمد بن اسحاق و ہشام نے کیا ہے۔ اور محمد بن اسحاق کے الفاظ یوں ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ تعالیٰ کے احسان کے قبیل سے وہ ہے جو اللہ نے ان کے ساتھ کیا اور ان کی بھلائی کا ارادہ فرمایا وہ یہ کہ قریش پر سخت تنگی پڑی اور ابو طالب کی اولاد بہت تھی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا وہ بنی ہاشم کے بڑے مالداروں میں سے تھے اے عباس آپ کے بھائی ابو طالب کی اولاد بہت ہے اور لوگوں پر جو یہ سختی پڑی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں تو ہمارے ساتھ ابو طالب کے یہاں چلیئے کہ ہم ان کی اولاد کا بوجھ کم کریں ان کے گھر سے ایک آدمی میں لے لوں اور ایک آدمی آپ لے لیں اور ہم دونوں ان کی کفالت کریں۔ حضرت عباس نے عرض کی جی ہاں پھر دونوں حضرات ابو طالب کے پاس تشریف لائے ان سے کہا ہم چاہتے ہیں کہ جب تک لوگوں کی مصیبت (جس میں وہ مبتلا ہیں) دور ہو آپ سے آپ کی اولاد کا بوجھ کم کر دیں تو ابو طالب بولے اگر تم میرے لیے عقیل کو چھوڑ دو تو تم جو چاہو کرو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے علی کو لے کر اپنے سینے سے لگایا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جعفر کو لیا اور چمٹا لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو نبی مبعوث فرمایا حضرت علی حضور پر ایمان لائے اور حضور کو سچا مانا۔ اور جعفر عباس کے پاس رہے یہاں تک کہ اسلام لا کر ان سے بے نیاز ہو گئے۔

اقول (حضرت علی پر) نعمت کبریٰ کی تکمیل بتول زہرا حضرت فاطمہ صلوات اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا سے شادی ہو کر ہوئی۔

ابوبکر کے مال کا فائدہ

اور یہ جو ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خرچ اٹھاتے تھے یہ تو اس کے نزدیک بہت ہی واضح اور خوب ظاہر ہے جس کو احادیث و کتب سیرت سے واقفیت ہے۔

ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ذکر کی۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما لا حد عندنا ید الا وقد کا فاناہ بہا ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکا فیہ اللہ بہا یوم القیامۃ و ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر و لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا و ان صاحبکم ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیل اللہ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کے احسان کا بدلہ ہم نے اسے دے دیا سوائے ابوبکر کے کہ ان کا ہم پر وہ احسان ہے جس کا بدلہ انھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا اور مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو

marfat.com
Marfat.com

دوست بناتا اور بے شک تمھارے صاحب یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے دوست ہیں۔

ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی

عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رحم الله ابا بکر زوجنی ابنته و حملنی الی دار الهجرة و اعتق بلالا من ماله و ما نفعنی مال احد فی الاسلام ما نفعنی مال ابی بکر.

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ ابوبکر پر رحمت کرے مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا اور مجھے دار ہجرت (مدینہ) میں لائے اور اپنے مال سے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد کیا اور اسلام میں مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

امام احمد وابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر و قال هل انا و مالی الا لک یا رسول الله .

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے مجھے دیا تو ابوبکر رو دیے اور عرض کی یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ ہی کا تو ہے۔

طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احد عندی اعظم یدا من ابی بکر و اسانی بنفسه و ما له و نکحنی ابنته .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھ پر ابوبکر سے بڑھ کر کسی کا احسان نہیں اپنی

marfat.com
Marfat.com

جان و مال سے میرا ساتھ دیا اور مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا۔

خطیب نے اسے ابن المسیب سے مرسلاً اتنی زیادتی کے ساتھ روایت کیا۔

یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسه .

حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر کے مال سے اپنا قرض ادا فرماتے جس طرح اپنے مال سے ادا فرماتے۔

ابن عساکر نے متعدد سندوں سے حضرات عائشہ و عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

ان ابا بکر اسلم یوم اسلم و له اربعون الف دینار و فی لفظ اربعون الف درهم فانفقها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار دینار تھے اور ایک روایت میں ہے چالیس ہزار درہم تھے تو ابوبکر نے انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اٹھا دیا۔

ایک حدیث طویل سندوں کے ساتھ ذکر کی گئی ہے جس کے آخری راوی امام احمد رضا بریلوی خود ہیں اور یہ حدیث کامل ابن عدی میں بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے موجود ہے۔

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لابی بکر ما اطیب مالک منه بلال موذن و ناقتی التی هاجرت علیها و زوجتنی ابنتک و واسیتنی بنفسک و مالک کانی انظر الیک علی باب الجنة تشفع لامتی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر سے فرمایا تمہارا مال کتنا ستھرا ہے اسی سے میرا موذن بلال ہے اور میری اونٹنی ہے جس پر میں نے ہجرت کی اور تم نے اپنی دختر میرے نکاح میں دی۔ اور اپنی جان

marfat.com
Marfat.com

وہاں سے میری مدد کی گویا میں تمھیں دیکھ رہا ہوں جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو میری امت کے لیے شفاعت کر رہے ہو۔

حسان بن ثابت کے اشعار

امام ابوعمر بن عبدالبر نے حدیث مجالد بروایت شعبی ذکر کی انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا یا ابن عباس سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے پہلے کون اسلام لایا انھوں نے فرمایا کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ اشعار نہ سنے۔

اذا تذكرت شجوا من اخي ثقة
فاذكر اخاك ابا بكر بما فعلا

●

خير البرية اتقاها و اعدلها
بعد النبي و افاها بما حملا

●

الثاني التالي المحمود مشهده
و اول الناس منهم صدق الرسلا

جب تجھے سچے دوست کا غم یاد آئے تو اپنے بھائی ابوبکر کو ان کے کارناموں سے یاد کر جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ساری مخلوق سے بہتر سب سے زیادہ تقوی اور عدل والے اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں رہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سفر ہجرت میں چلے جن کا منظر محمود ہے اور لوگوں میں سب سے پہلے جنھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

marfat.com
Marfat.com

ابن عبدالبر استیعاب میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم نے ابوبکر کے بارے میں کچھ کہا ہے انھوں نے عرض کی جی ہاں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ اشعار سنائے ان میں سے چوتھا شعر یہ ہے۔

و الثانی اثنین فی الغار المنیف وقد

طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا

غار شریف میں دوسری جان جب دشمن اس کے گرد چکر لگاتے تھے اس لیے کہ جب وہ پہاڑ پر دشمن کی نظروں کے سامنے چڑھے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اشعار کو سن کر خوش ہوئے اور فرمایا اے حسان تم نے اچھا کیا۔

- اور ان میں کا پانچواں شعر بھی مروی ہوا۔

کالنار حب رسول اللہ قد علموا

خیر البریۃ لم یعدل بہ رجلا

آگ کی طرح (شہرت، چمک یا حرارت محبت میں) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب لوگوں نے انھیں جانا، تمام مخلوق سے بہتر جس کے برابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو نہ رکھا۔

شیخین کی فضیلت پر اقوال ائمہ

حضرت میمون بن مہران جو کہ فقہائے تابعین میں سے ہیں ان سے سوال ہوا کہ سیدنا ابوبکر و عمر افضل ہیں یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور ان کی رگیں پھڑکنے لگیں یہاں تک کہ چھڑی ان کے ہاتھ سے گر گئی اور انھوں نے کہا مجھے گمان نہ تھا کہ میں اس زمانہ تک زندہ رہوں گا

marfat.com

Marfat.com

جس میں لوگ ابوبکر وعمر پر کسی کو فضیلت دیں گے۔

عالم مدینہ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل کون ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر، پھر فرمایا کیا اس میں کوئی شک ہے۔

امام اعظم اقدم سب سے زیادہ علم رکھنے والے سب سے زیادہ مکرم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل سنت کی علامات کے بارے میں سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ تو شیخین یعنی ابوبکر وعمر کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل جانے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں (حضرت علی وحضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت کرے اور خف پر مسح کرے۔

عالم قریش زمین کے اطباق کو علم سے بھرنے والے سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی مطلبی نے فضیلت شیخین پر صحابہ وتابعین کا اجماع نقل کیا۔

حجۃ الاسلام امام غزالی نے قواعد العقائد میں مجد وشرف والے ائمہ کے عقائد کو ذکر کیا اور ان عقائد میں مسئلہ تفضیل کو ذکر کیا کہ آدمی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی فضیلت اور اس میں ترتیب کا اعتقاد کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اس کے آخر میں کہا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت، خلافت میں ان کی ترتیب کے موافق ہے اس لیے کہ حقیقت فضل وہ ہے جو اللہ کے نزدیک فضل ہو اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔

یہی مذہب ہے امام اہل سنت وجماعت صاحب حکمت یمانیہ سیدنا امام ابوالحسن اشعری

marfat.com
Marfat.com

حفظ کے پہاڑ علامہ جہاں سیدنا امام ابن حجر عسقلانی۔

مولیٰ فاضل عبدالباقی زرقانی۔

قصیدہ بدر الامانی کے ناظم۔

امام علام احمد بن محمد قسطلانی۔

فاضل جلیل مولانا علی قاری۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ و مرشد آل رسول احمدی اور سیدنا ابوالحسین نوری مارہروی نے فرمایا کہ ہم نے سنا ہے کہ شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے کہ شیخین کی فضیلت قطعی ہے یا قطعی جیسی ہے۔

واللیل والضحیٰ

امام رازی مفاتیح الغیب میں فرماتے ہیں :

سورۂ واللیل ابوبکر کی سورت ہے اور سورۂ والضحیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سورت ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سورتوں کے درمیان واسطہ نہ رکھا تاکہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر کے درمیان کوئی شخص واسطہ نہیں تو اگر تم پہلے واللیل کا ذکر کرو وہ ابوبکر ہیں پھر چڑھو تو اس کے بعد دن کو پاؤ گے تو وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اور اگر تم پہلے والضحیٰ کا ذکر کرو اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر اترو تو اس کے بعد واللیل کو پاؤ گے اور وہ ابوبکر ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ واللیل کی تقدیم اس صورت پر اس لیے کہ وہ جناب صدیق

marfat.com
Marfat.com

کے بارے میں کفار کے طعنہ کا جواب ہے اور والضحیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ان کے طعنہ کا جواب ہے۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برأت صدیق کی برأت کو مستلزم نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلیٰ ہیں اور اعلیٰ کی برأت ادنیٰ کی برأت کو لازم نہیں کرتی اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برأت بدرجہ اولیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برأت کا حکم کرتی ہے کہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس لیے بری ہوئے کہ اس بری تقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں تو واللیل کی تقدیم میں ایک ساتھ دونوں طعنوں کے جواب کی حجت ہوئی اور اگر واللیل کو موخر کیا جاتا تو صدیق کے طعنہ کا جواب مؤخر ہو جاتا۔

اقول: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سورت کو واللیل کا نام لینا اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سورت کا ضحیٰ نام رکھنا گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدیق کے لیے اور ان کی ہدایت اور اللہ کی طرف ان کا وسیلہ ہیں جن کے ذریعہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کی جاتی ہے۔ اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راحت اور ان کی انس وسکون اور اطمینان نفس کی وجہ ہیں اور ان کے محرم راز اور ان کے خاص معاملات سے وابستہ رہنے والے۔

صدیق وعلی کے رتبے میں فرق

قاضی ابوبکر باقلانی نے کتاب الامامت میں فرمایا کہ وہ آیت جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے حق میں وارد ہے۔

انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزء ا و لا شکورا و انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا.

ان سے کہتے ہیں ہم تمھیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں

marfat.com
Marfat.com

مانگتے بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے۔

اور وہ آیت جو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں وارد ہوئی۔

الا ابتغاء وجه ربه الاعلیٰ و لسوف یرضی .

صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

یہ دونوں آیتیں تلاوت کرتی ہیں کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اللہ کی خوشنودی کے لیے نیکی کی مگر یہ کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں جو آیت اتری وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انھوں نے جو کچھ کیا وہ اللہ کی خوشنودی اور روز قیامت کے ڈر سے کیا اس بنا پر انھوں نے کہا۔

انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا.

بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو ترش نہایت سخت ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل والی آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انھوں نے جو کچھ کیا محض اللہ کے لیے کیا بغیر اس کے کہ اس میں کچھ طمع کا شائبہ ہو جو بات ثواب میں رغبت یا عذاب میں ہیبت کی داعی ہے اس میں بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رتبہ اعلیٰ اور اجل ہوا۔

اول: تحقیق یہ ہے کہ تمام اجلہ صحابہ کرام مراتب ولایت میں اور خلق سے فنا اور حق میں بقا کے مرتبہ میں اپنے ماسوا تمام اکابر اولیاء عظام سے وہ جو بھی ہوں افضل ہیں اور ان کی شان ارفع و اعلیٰ ہے اس سے کہ وہ اپنے اعمال سے غیر اللہ کا قصد کریں لیکن بدارج متساوی و برابر ہیں اور مراحب ترتیب کے ساتھ ہیں اور کوئی شئ کسی شئ سے کم ہے اور کوئی فضل کسی فضل کے اوپر ہے اور صدیق کا مقام وہاں ہے جہاں نہایتیں ختم اور غایتیں منقطع ہوگئیں اس لیے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشواؤں کے پیشوا اور تمام امت کی لگام تھامنے والے اور ان کا مقام صدیقیت سے بلند اور تشریع نبوت سے کمتر ہے اور ان کے

marfat.com
Marfat.com

اوران کے مولائے اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نہیں۔

(الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقیٰ)

اشعار

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توصیف و ذکر جمیل میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظ جان تو جاں فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

•

سایہ مصطفیٰ مایۂ اصطفیٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوش و زارت پہ لاکھوں سلام

•

نہیں ہے بعد رسل ان کا مثل عالم میں
یہی ہے میرا عقیدہ یہی ہے راہ خیار
یہی ہیں اکرمکم اور یہی ہیں اتقی کم
یہی ہیں ثانی اثنین اذھما فی الغار

marfat.com
Marfat.com

وہ دو یہی ہیں کہ جن دو کا تیسرا ہے خدا
یہ دو وہی ہیں کہ جن کا خدا ہے وصف شمار

امیر خیل صحابہ قوام دین الہ
و زیر خسرو عالم امام اہل وقار

نظام بزم خلافت حسام رزم جہاد
خدا کے لشکر جرار کے سپہ سالار

نہ چھوڑا بعد فنا بھی نبی کے قدموں کو
اٹھیں گے دست بدست جناب روز شمار

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین

وہی ہے جس نے تمھیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔

(الانفال/٦٢)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عمر فاروق اعظم ﷜

عام الفیل کے تیرہ سال بعد محرم کی چاندرات کو آپ کی ولادت ہے وہ اشراف قریش میں سے تھے جاہلیت میں ان کے سپرد سفارت تھی جب قریش میں ان کے درمیان جنگ ہوتی تو ان کو سفیر و قاصد بنا کر بھیجتے تھے اور وہ لوگوں میں طول قامت میں فائق رہتے تھے گویا کہ خود سوار ہیں اور لوگ پیدل ہیں۔

وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ان کی صفت توریت میں یہ ہے

قرن جديد شديد امين و القرن الجبل الصغير وسمى الفاروق بفرقة بين الحق والباطل .

قرن کے معنی سردار اور چھوٹی پہاڑی کے ہیں، عمر فاروق نئے سردار اور سخت امین ہیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کے سبب سے ان کا نام فاروق ہوا۔

جب وہ اسلام لائے تو جبریل علیہ السلام نے آکر عرض کیا یارسول اللہ آسمان والے حضرت عمر کے اسلام لانے پر خوشیاں منا رہے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

يا ايها النبى حسبک الله و من اتبعک من المومنين .

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی اللہ تمھیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمھارے پیرو ہوئے۔

ان کی خلافت کے زمانہ میں ایک ہزار چھتیس شہران کے قصبات و دیہات کے ساتھ مفتوح ہوئے ، چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں، اور چار ہزار گرجے، بت کدے اور آتش کدے منہدم ہوئے اور ایک ہزار نو سو منبر جوامع میں رکھے گئے۔

ان کے مناقب و فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں اور سب سے بڑی فضیلت جو وارد

marfat.com
Marfat.com

ہوئی یہ ہے کہ

ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر.

بلاشبہ اللہ نے حضرت عمر کی زبان پر حق رکھا۔

صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لقد کان فیمن قبلکم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر.

یعنی بلاشبہ تم سے پہلوں میں محدثین ہوتے تھے پس اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہیں۔

اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا

کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینۃ ینطق علی لسان عمر.

ہم اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شک نہیں رکھتے کہ سکینہ حضرت عمر کی زبان پر گویا ہے۔

ان کے فضائل اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی مدت خلافت دس سال اور چھ مہینہ ہے۔ ان کی وفات حج سے واپسی کے بعد ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے تھے

اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک و اجعل موتی فی بلد رسولک اخرجہ البخاری.

اے خدا اپنی راہ میں مجھے شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مبارک میں میری وفات کو مقرر فرما۔

کعب احبار کہا کرتے تھے کہ میں آپ کو توریت میں شہید پاتا ہوں۔ (مولف) (مدارج النبوۃ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

marfat.com
Marfat.com

تھے کہ خواب میں میں نے کارکنان قضاوقدر کو ایک کنویں میں ڈول ڈالتے دیکھا میں نے اس ڈول سے اس کنویں سے اتنا پانی نکالا جتنا اللہ کی مرضی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق نے ڈول پکڑ کر پانی نکالنا شروع کیا، وہ پانی آہستہ آہستہ نکالتے تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے۔ بعدازاں حضرت فاروق اعظم نے کنویں سے پانی نکالنا شروع کیا میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو آب کشی میں طاقتور نہیں دیکھا، آپ نے تمام حوض بھر دیا اور تمام لوگ پانی پی کر سیراب ہو گئے۔ یہ بات آپ کی خلافت کی دلیل ہے۔

جس دن آپ شہید ہوئے تمام روئے زمین تاریک ہوگئی بچے اپنی ماؤں کے پاس آ کر کہتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے قیامت آگئی ہے وہ کہتیں نہیں بیٹا! حضرت سیدنا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ (مولف) (شواہد النبوۃ)

اسلام عمر کے لیے دعائے نبوی

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور ان کے اسلام لانے سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی

اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بعمر بن الخطاب او بابی جھل بن ھشام.

الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے یا تو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام۔

اسے امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی بافادۂ تحسین وتصحیح، ابن سعد، ابویعلی، حسن بن سفیان نے فوائد میں، بزار، ابن مردویہ، خیثمہ بن سلیمان نے فضائل الصحابۃ میں، ابونعیم وبیہقی نے دلائل النبوۃ میں، اور ابن

marfat.com
Marfat.com

عساکر سب نے امیر المومنین عمر سے، ترمذی نے انس سے، نسائی نے ابن عمر سے، احمد، ابن حمید، ابن عساکر نے خباب بن الارت سے، طبرانی نے کبیر میں، حاکم نے عبداللہ بن مسعود سے، ترمذی، طبرانی، ابن عساکر نے ابن عباس سے، بغوی نے جعدیات میں ربیعہ سعدی سے، ابن عساکر ابن عمر سے، ابوداؤد طیالسی، شاشی نے فوائد میں اور خطیب نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی

اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة .

الٰہی خاص عمر بن خطاب کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے۔

اسے ابن ماجہ، ابن عدی، حاکم، بیہقی نے ام المومنین صدیقہ سے، ابوالقاسم طبرانی نے ثوبان سے، حاکم نے زبیر سے، ابن سعد نے بطریق حسن مجتبیٰ، خیثمہ بن سلیمان نے فضائل الصحابۃ میں، لالکائی نے کتاب السنۃ میں، ابوطالب عشاری نے فضائل الصدیق میں، ابن عساکر نے بطریق نزال بن سبرہ امیر المومنین علی سے، ابن عساکر نے زبیر وعلی سے، طبرانی نے اوسط میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔

اس دعائے کریم کے باعث عمر فاروق اعظم کے ذریعہ سے جو جو عزتیں اسلام کو ملیں، جو جو بلائیں اسلام و مسلمین پر سے دفع ہوئیں مخالف وموافق سب پر روشن و مبین۔

عمر سے اسلام کو عزت ملی

ولہذا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر.

ہم ہمیشہ معزز رہے جب سے عمر اسلام لائے۔

marfat.com
Marfat.com

امام بخاری نے صحیح میں اور ابو حاتم رازی نے مسند میں اور ابن حبان نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کان اسلام عمر فتحا و هجرته نصرا و امارته رحمة لقد رأيتنا و ما نستطيع ان نصلی بالبيت حتى اسلم عمر.**

عمر کا اسلام فتح تھا اور ان کی ہجرت نصرت اور ان کی خلافت رحمت، بیشک میں نے اپنے گروہ صحابہ کو دیکھا کہ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہمیں کعبہ معظمہ میں نماز پر قدرت نہ ملی۔

اسے ابو طاہر سلفی اور ابن اسحاق نے سیرت میں روایت کیا۔

نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ما صلينا ظاهرين حتى اسلم عمر فلما اسلم عمر ظهر الاسلام و دعا الى الله علانية .**

جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہم نے آشکار نماز نہ پڑھی جس دن سے وہ اسلام لائے دین نے غلبہ پایا اور انھوں نے علانیہ اللہ عزوجل کی طرف بلایا، درلابی نے اسے فضائل الصحابۃ میں بیان کیا۔

صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **لما اسلم عمر جلسنا حول البيت حلقا و طفنا به و انتصفنا ممن غلظ علينا.**

جب عمر مسلمان ہوئے ہم گرد خانہ کعبہ حلقہ باندھ کر بیٹھے اور طواف کیا اور ہم پر جو سختی کرتے تھے ان سے اپنا انصاف لیا۔ ابو الفرج نے اسے کتاب الصفوۃ میں روایت کیا۔

عمر لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ام کلثوم بنت علی بن ابی

marfat.com
Marfat.com

طالب رضی اللہ تعالیٰ عنهما و کانت تحته فوجدها تبکی فقال ما یبکیک فقالت یا امیر المومنین هذا الیهودی تعنی کعب الاحبار یقول انک علی باب من ابواب جهنم فقال عمر ما شاء الله و الله انی لارجو ان یکون ربی خلقنی سعیدا ثم ارسل الی کعب فدعاه فلما جاء ه کعب قال یا امیر المومنین لا تعجل علی والذی نفسی بیده لا ینسلخ ذو الحجة حتی تدخل الجنة فقال عمر ای شی هذا مرة فی الجنة مرة فی النار فقال یا امیر المومنین و الذی نفسی بیده انا لنجد فی کتاب الله عزوجل علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس ان یقعوا فیها فاذامت لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیامة .

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولیٰ علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انھیں روتے پایا سبب پوچھا کہا یا امیر المومنین یہ یہودی کعب احبار (رضی اللہ تعالیٰ کہ اجلۂ ائمہ تابعین وعلمائے کتابین واعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے، شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انھیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا، بر بنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں، امیر المومنین نے فرمایا جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہے۔ پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی اُمیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے فرمایا یہ کیا بات ہے کبھی جنت میں کبھی نار میں، عرض کی یا امیر المومنین قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے

marfat.com
Marfat.com

قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے۔

ابن سعد نے طبقات میں ابوالقاسم بن بشران نے امالی میں جاری مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کو روایت کیا۔

عمر زمین کے مالک ہیں

معانی الآثار امام طحاوی میں ہے حدثنا ابن مرزوق ثنا ازهر السمان عن ابن عون عن محمد قال قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لنا رقاب الارض.

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمین کے مالک ہم ہیں۔

عدل فاروقی

ایک مصری نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی

یاامیر المومنین عائذ بک من الظلم۔

امیر المومنین میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے۔

امیر المومنین نے فرمایا عذت معاذا تو نے سچی جائے پناہ کی پناہ لی

یعنی عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر پر امیر المومنین کے صوبہ تھے یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے ان کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارنے اور کہا میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں، اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے امیر المومنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار اس نے بدلہ لینا

marfat.com
Marfat.com

شروع کیا اور امیر المومنین فرماتے جاتے مارو دولئیموں کے بیٹے کو، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا ہے ہمارا جی یہ چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اپنا ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین نے فرمایا اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کے چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انھوں نے کیوں نہ دادرسی کی بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی یا امیر المومنین ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔

امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا **مذکم تعبدتم الناس و ولدتهم امهاتهم احرارا۔**

تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا حالاں کہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا امیر المومنین نہ مجھے کوئی خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا۔

ابن عبد الحکم نے اسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا۔

تائید حق سے عمر کی درستگی

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لو لم ابعث فیکم لبعث عمر اید الله عمر بملکین یوفقانه و یسددانه فاذا اخطاء صرفاه حتی یکون صوابا.**

اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بیشک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر کی تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو ادھر سے پھیر دیتے ہیں تا کہ عمر سے حق ہی صادر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com
Marfat.com

اسے دیلمی نے ابوبکر صدیق و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک عمر کا اسلام عزت تھا اور ان کی ہجرت فتح ونصرت اور ان کی خلافت میں رحمت، خدا کی قسم گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے، جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ ہم نے علانیہ گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی

و انی لا حسب بین عینی عمر ملکا یسددہ

اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انھیں راستی و درستی دیتا ہے اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر سے شیطان ڈرتا ہے اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسے ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

عمر کی شہادت اور مشورۂ خلافت

جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابولولو، مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المومنین نے مشورے کا حکم دیا (کہ میرے بعد عثمان غنی وعلی مرتضیٰ وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں) حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المومنین میں آئیں اور کہا اے باپ میرے بعض لوگ کہتے ہیں یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں، امیر المومنین نے فرمایا مجھے تکیہ لگا کر بٹھادو، بٹھائے گئے ارشاد فرمایا:

علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن عثمان انتقال کرے گا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فضیلت خاص عثمان کے لیے ہے یا ہر مسلمان کے لیے فرمایا خاص عثمان کے لیے۔

طلحہ بن عبید اللہ کو کیا کہیں گے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مبارک سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوا ٹھیک کر دے اور جنت لے، یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا

یا طلحة هذا جبریل یقرئک السلام و یقول انا معک فی اهوال یوم القیامة حتی انجیک منها.

اے طلحہ یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمھارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمھیں نجات دوں گا۔

زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا اے ابو عبد اللہ (زبیر کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے عرض کی میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

هذا جبریل یقرئک السلام و یقول انا معک یوم القیامة حتی ادب عن وجهک شرر جهنم.

یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمھارے ساتھ رہوں گا

marfat.com

Marfat.com

یہاں تک کہ تمھارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کروں گا۔

سعد بن وقاص کو کیا کہیں گے میں نے روز بدر دیکھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ بار ان کی کمان چلہ باندھ کر انھیں عطا کی اور فرمایا تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔

عبدالرحمٰن بن عوف کو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے دونوں صاحبزادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے بلکتے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے اس پر عبدالرحمٰن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

کفاک اللہ امر دنیاک و اما امر آخرتک فانا لھا ضامن

اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کردے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔

اسے معاذ بن مثنی نے زیادات مسند مسدد میں، طبرانی نے اوسط میں، ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں، ابوالحسن بن بشران نے فوائد میں، خطیب نے تلخیص المتشابہ میں، ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ امام جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ (الامن والعلی)

اسلام عمر کا واقعہ

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ایمان لائے جب کل مرد و عورت ۳۹ مسلمان تھے آپ چالیسویں مسلمان ہیں اسی واسطے آپ کا نام متمم الاربعین ہے یعنی چالیس مسلمانوں کے پورا کرنے والے جب آپ مسلمان ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من

marfat.com
Marfat.com

المومنین اے نبی تجھ کو کافی ہے اللہ اور اس قدر لوگ جواب تک مسلمان ہو گئے۔ کفار نے جب سنا تو کہا آج ہم اور مسلمان آدھوں آدھ ہو گئے جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو خوش خبری ہو کہ آج آسمانوں پر عمر کے اسلام لانے پر شادی رچائی گئی ہے۔

اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ سرکار کی ایذا رسانی کی فکر میں رہتے۔ آیہ کریمہ نازل ہوئی و اللہ یعصمک من الناس اللہ تمھارا حافظ و ناصر ہے کوئی تمھارا کچھ نہیں کرسکتا، اس وقت تک یہ بھی مسلمان نہ ہوئے تھے ابو جہل لعین نے اعلان دیا کہ جو شخص اس کو اس قدر انعام دوں گا۔ ان کو جوش آیا تلوار ننگی کر لی اور قسم کھائی کہ اس کو نیام میں نہ کریں گے جب تک کہ معاذ اللہ اپنے ارادے کو پورا نہ کرلیں گے معارج میں ہے کہ انھوں نے تو یہ قسم کھائی اور ادھر رب العزت جل جلالہ نے قسم یاد فرمائی کہ یہ تلوار نیام میں نہ ہوگی تا وقتیکہ کفار کو اسی سے قتل نہ کریں۔ جارہے تھے راستہ میں عبد اللہ بن نعیم صحابی ملے دیکھا نہایت غصہ کی حالت میں سرخ آنکھیں، ننگی تلوار لیے ہیں پوچھا کہاں جارہے ہو انھوں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ عبد اللہ بن نعیم نے کہا بنی ہاشم کے حملوں سے کیسے بچو گے انھوں نے کہا شاید تو بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ تجھی سے شروع کروں عبد اللہ بن نعیم نے فرمایا میری کیا فکر کرتے ہو اپنے گھر میں تو جا کر دیکھو تمھارے بہن بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کو غیظ آیا سیدھے بہن کے مکان پر گئے دروازہ بند پایا اندر سے پڑھنے کی آواز آرہی تھی، ان کی بہن کو حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ طٰہٰ شریف سکھا رہے تھے۔

آواز اجنبی کلام اجنبی خیر آواز دی ان کی بہن نے صحیفہ کو کسی گوشہ میں چھپا دیا اور حضرت خباب ایک کوٹھری میں چھپ گئے دروازہ کھولا گیا آتے ہی بہن سے پوچھا تو دین سے پھر گئی (اسلام میں رافضیوں سا تقیہ کہاں) صاف کہہ دیا میں نے سچا دین اسلام قبول کیا۔ خیر انھوں نے تلوار سے تو نہیں مارا مگر ہاتھ سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ خون بہنے لگا جب آپ کی بہن نے دیکھا کہ چھوڑتے ہی نہیں تو کہا اے عمر تم مار ہی ڈالو مگر دین اسلام ہم سے نہ چھوٹے گا۔ جب انھوں نے خون بہتا ہوا دیکھا غصہ فرو ہوا اپنی بہن کو چھوڑ

marfat.com
Marfat.com

دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ میں نے نئے کلام کی آواز سنی تھی وہ مجھے دکھاؤ آپ کی بہن نے کہا تم مشرک ہو اس کو چھو نہیں سکتے انھوں نے زبردستی کر کے مانگ لیا دو تین آیتیں پڑھیں فوراً ان کے منہ سے نکلا و اللہ ما هذا کلام البشر خدا کی قسم یہ کلام بشر کا نہیں۔

یہ سن کر حضرت خباب فوراً کوٹھری سے نکل آئے اور کہا اے عمر تمہیں خوشخبری ہو کل ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی

اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب .

الٰہی اسلام کو عزت دے ابو جہل یا عمر کے ذریعہ سے۔

الحمد اللہ کہ حضور کی دعا تمھارے حق میں قبول ہوئی انھوں نے فرمایا حضور کہاں تشریف فرما ہیں حضرت خباب نے فرمایا دار ارقم میں۔ انھوں نے کہا مجھے لے چلو حضرت خباب در دولت پر لے کر حاضر ہوئے یہاں مسلمان بخوف کفار چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ دروازہ پر آواز دی اندر سے آواز آئی کون؟ انھوں نے کہا عمر۔ ضعفائے مسلمین خائف ہوئے دو تین آوازیں دیں مگر جواب نہ دیا گیا جب انھوں نے سختی سے آواز دی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کواڑ کھول دیا جائے اگر خیر کے لیے آیا ہے تو فبھا اور اگر ارادۂ شر سے آیا ہے تو واللہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔ دروازہ کھلا یہ اندر گئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا عمر کیا وہ وقت نہیں آیا کہ تو مسلمان ہو؟ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان پہاڑ میرے اوپر رکھ دیا گیا یہ عظمت نبوی تھی فوراً عرض کیا :

اشھد ان لا الہ الا اللہ و حدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ .

یہ دیکھتے ہی مسلمانوں نے خوش ہو کر بآواز بلند تکبیریں کہیں جن سے پہاڑ گونج اٹھے۔ انھوں نے مسلمان ہوتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ کفار علی الاعلان اپنے معبودان باطل کی پرستش کریں اور ہم مسلمان

marfat.com
Marfat.com

چھپ کر اپنے سچے خدا کی عبادت کریں۔ ہم علانیہ مسجد الحرام میں نماز پڑھیں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو لے کر برآمد ہوئے مسجد حرام شریف میں اذان کہی گئی دو صفیں ہوئیں ایک میں حضرت حمزہ شریک ہوئے اور دوسری میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جس کافر نے دیکھا چپکا اپنے گھر میں گھس گیا۔

حضرت عمر کی ہجرت

جب ضعفائے مسلمین نے ہجرت کی تو کفار سے چھپ چھپ کر چلے گئے۔ انھوں نے جب ہجرت فرمائی ایک ایک مجمع کفار میں ننگی شمشیر لے جا کر فرمایا جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا ہو وہ اب جان لے پہچان لے میں عمر ہوں۔ جسے اپنی عورت بیوہ اور اپنے بچے یتیم کرنا ہوں وہ میرے سامنے آئے میں اب ہجرت کرتا ہوں پھر یہ نہ کہنا کہ عمر بھاگ گیا تمام کفار سر جھکائے بیٹھے رہے کسی نے چوں بھی نہ کی۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر قدم حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ اسی واسطے ان کی شدت اور ان کی رحم دلی درجہ کمال پر تھی۔ (الملفوظ حصہ سوم)

بد مذہبوں پر سختی

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے۔ امیر المومنین نے خادم سے ارشاد فرمایا اسے ہمراہ لے او وہ آیا۔ اسے کھانا منگا کر دیا مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔ (الملفوظ حصہ دوم)

marfat.com
Marfat.com

چالیسواں مسلمان

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ۳۳ مرد اور ۶ عورتیں اسلام قبول کر چکے تھے ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والی جماعت چالیس افراد پر مشتمل ہوگئی تو آیت کریمہ یا ایھا النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المومنین نازل ہوئی۔ (تعلیقات رضا)

امت کے محدث

سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انھیں کے واسطے حدیث محدثین آئی، انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم فانه عمر بن الخطاب .

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ احمد و بخاری نے ابو ہریرہ سے احمد و مسلم و ترمذی ونسائی نے ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث روایت کی۔

عمر کی شان

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد آیا

لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب .

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو ضرور عمر ہوتا۔ احمد و ترمذی و حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور

marfat.com
Marfat.com

طبرانی نے کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث بیان کی۔

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب)

عمر کی انکساری

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کے بچوں سے اپنے لیے دعا کراتے کہ عمر بخشا جائے۔ (ذیل المدعا)

حضور کا جلال اور عمر کا طرز ادب

امام عبدالرحمٰن دارمی اپنی سنن میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخة من التوراة فسکت فجعل یقراء ووجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثکلت الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الذی نفس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ لو بد الکم موسیٰ لا تبعتموہ و ترکتمونی لضللتم من سواء السبیل و لو کان حیا و ادرک نبوتی لا تبعنی.

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

marfat.com
Marfat.com

میں توریت کا ایک نسخہ لا کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور نے سکوت فرمایا حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہونے لگا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ پر رونے والی عورتیں روئیں (کسی کو متنبہ کرنے کے لیے عرب میں ایسا جملہ بولا جاتا تھا) کیا حضور کے روئے مبارک کا تغیر نہیں دیکھ رہے ہو حضرت عمر نے نظر اٹھا کر حضور کا روئے انور دیکھا اور فوراً عرض کی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے، ہم نے خدا کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی پسند کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمھارے لیے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ظاہر ہو جائیں پھر تم ان کا اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم لوگ ضرور صراط مستقیم سے بہک جاؤ اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۳)

حضرت عمر کی وصیت

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا **بع فيها اموال عمر فان وفت والا فسل بنی عدی فان وفت والا فسل قريشا و لا تعدُ عنهم.**

میرے دین میں اول تو میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فبھا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگ کر پورا کرنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا۔

پھر صاحبزادۂ موصوف سے فرمایا اضمنا تم میرے قرض کی ضمانت کر لو، وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر مہاجرین وانصار کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں۔ ایک ہفتہ نہ گزرا

marfat.com
Marfat.com

تھا کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرما دیا۔ اسے ابن سعد نے طبقات میں عثمان بن عروہ سے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۹۳)

معیقیب سے فاروق اعظم کا حسن سلوک

حدیث میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے (کہ اہل بدر و مہاجرین سابقین اولین میں سے ہیں انھیں مرض جذام تھا) وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا۔

خذ مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح.

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجیے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ اسے ابن سعد و ابن جریر نے فقیہ المدینہ خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث میں ہے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین برآمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک به الذی بک ما جلس منی ادنی من قید رمح.

قریب آیئے بیٹھیے خدا کی قسم دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا

marfat.com
Marfat.com

کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔ میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا:

كذبوا و الله ما حدثتم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يوتى بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيب فيشرب منه ثم يناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع عمر ذلك فرارا من ان يدخله شي من العدوى.

واللہ انھوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی، میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معیقیب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے امیر المومنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس لیے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ ابن سعد وابن جریر نے محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بیان کی۔

جذام کا علاج

ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا

عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد.

marfat.com
Marfat.com

بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔

انھوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کیے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **فواللہ ما زال معیقیب متماسکا لا یزید وجعه حتی مات.**

واللہ معیقیب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۴۲۔ الحق المجتلی)

عمر صالحین میں سے ہیں

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر.

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کا تذکرہ کرو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۰۴)

ایک عورت کی خبرگیری

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانۂ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے۔ ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاف لیلة فاذا هو بامراء ة فی جوف دارها و حولها صبیان یبکون . الحدیث

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کرتے تھے دیکھا کہ ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیگچی چڑھی ہے۔ امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں انھوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں فرمایا تو اس دیگچی میں کیا ہے کہا میں نے ان کو بہلانے کو پانی بھر کر چڑھا دی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار میں سو جائیں۔ امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا یہ میری پیٹھ پر لاد دو اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی یا امیر المومنین میں اٹھا کر لے چلوں گا فرمایا اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پکا کر انھیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلاتشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا۔ امیر المومنین یوں ہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے۔ اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا میں نے انھیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انھیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انھیں ہنسا نہ لوں جب وہ ہنس لیے تو میرا دل شاد ہوا۔ اسے دینوری نے کتاب المجالست میں اور ابراہیم بن شاذان البزار نے اپنی مشیخت میں بھی بیان کیا ہے۔

امام محب الدین طبری ریاض النضرۃ پھر شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفاء میں مناقب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں

marfat.com
Marfat.com

انہ کان یطوف لیلۃ فی المدینۃ فسمع امراءۃ تقول

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ میں طواف کر رہے تھے کہ ایک بی بی کو یوں کہتے سنا فذکر الحدیث۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۴۳)

عمر فاروق کا ادب

ابن جریر سماک بن حرب سے راوی قال سمعت معرورا او معرور التیمی قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صعد المنبر قعد دون مقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اوصیکم بتقوی اللہ و اسمعوا و اطیعوا من ولاہ اللہ تعالیٰ امرکم۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر وہاں قعود فرمایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک رہتے تھے، اور فرمایا کہ میں تمھیں تقوی کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم سنو اور ان کی اطاعت کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارے امر کا والی بنایا۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۸)

عمر فاروق کی حق پسندی

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالاتُ فی المھور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیہ کریمہ و آتیتم احداھن قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

اللهم کل احد افقه من عمر حتی المخدرات فی المحال

اے اللہ ہر ایک عمر سے زیادہ جانتا ہے یہاں تک کہ پردہ نشین خواتین بھی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۱۹۴)

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا۔

ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ هم برجمها فقال له معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان کان لک علیها سبیل فلا سبیل لک علی ما فی بطنها فترکها حتی ولدت ولدا قد نبتت ثنایاه یشبه اباه .

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ عورت پر حد لگانے کا جواز تو ہے مگر جو اس کے پیٹ میں ہے اس کے لیے کیا راہ ہے، حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا اس کے اگلے چاروں دانت پیٹ ہی میں نکل چکے تھے صورت میں اپنے باپ سے مشابہ تھا۔

فلما راه الرجل قال ولدی و رب الکعبة .

جب ان صاحب نے اس بچے کو دیکھا کہا خدا کی قسم میرا بچہ ہے۔ اسے فتح میں بیان کیا گیا ہے۔ (مولف) (ہمارے ائمہ نے اکثر مدت حمل دو سال رکھی ہے۔) (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۸۶۹)

حضرت ام کلثوم سے نکاح

ایک جگہ امام احمد رضا بریلوی ام کلثوم سے نکاح اور ان سے زید بن عمر کے پیدا ہونے سے متعلق

marfat.com
Marfat.com

فرماتے ہیں :

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم کہ بطن پاک حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہیں، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیں اور ان سے حضرت زید بن عمر پیدا ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۴۶۲)

عمر کے جنازہ پر صحابہ کی دعا

صحیح حدیث سے ثابت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک کے گرد ہجوم کیا اور چار طرف سے احاطہ کر کے کھڑے ہوئے اور امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائیں کرتے رہے یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بھی اس مجمع میں شامل اور امیر المومنین شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا و ثنا میں شریک ہوئے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی :

و اللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب على سريره فتكفنه الناس يدعون و يثنون و يصلون عليه قبل ان يرفع و انا فيهم قال فلم يرعني الا برجل قد اخذ بمنكبي من ورائي فالتفت اليه فاذا هو علي فترحم على عمر و قال ما خلفت احدا احب الي ان القى الله بمثل عمله منك و ايم الله ان كنت لا ظن ان يجعلك الله مع صاحبيك .

و في رواية للبخاري قال اني لواقف في قوم يدعون الله لعمر بن الخطاب و قد وضع على سريره اذا رجل من خلفي قد وضع مرفقه على منكبي يقول رحمك الله ان كنت لا رجو ان يجعلك الله مع صاحبيك . الحديث.

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا لوگ چاروں طرف سے احاطہ

marfat.com
Marfat.com

کیے ہوئے ان کے لیے دعاء وصلاۃ وثنا میں مشغول تھے میں بھی انھیں دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر میرے شانہ پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھے۔ جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہوکر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کرکے اللہ تعالیٰ سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۲)

عبداللہ بن سلام کی دعا

عن عبد الله بن سلام لما فاتته الصلاة علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال ان سبقت بالصلوٰة فلم اسبق بالدعا له .

یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک پر نماز میرے آنے سے پہلے ہوچکی تو کہا کہ دعا کی بندش تو نہیں میں ان کے لیے دعا کروں گا۔ اسے سید ازہری نے فتح اللہ المبین میں بیان کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۹، النہی الحاجز)

اس سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں یہی احناف کا مذہب ہے۔

مسجد میں فاروق اعظم کا دورہ

بلاذری نے ابوسعید مولیٰ ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی

قال كان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه يعس في المسجد بعد العشا

marfat.com
Marfat.com

ولا یری احدا الا اخرجه الا رجلا قائما یصلی .

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشا کے بعد مسجد کریم میں دیکھ بھال کے لیے

دورہ فرماتے جسے دیکھتے مسجد سے باہر فرما دیتے مگر جو شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۵۳۔ بریق المنار)

اویس قرنی سے دعا کی درخواست

حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا

فمن لقیه منکم فلیامره فلیستغفر له .

تم میں جو اسے پائے اپنے لیے اس سے دعائے بخشش کرائے۔ مسلم اور بیہقی نے عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت فرمایا۔

ایک روایت میں ہے حضرت فاروق اعظم کو بالتخصیص بھی حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے

حضور عزت والا ہے۔ ابن عساکر و خطیب نے اسے روایت کیا۔

حسب الحکم امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ اسے ابن سعد و حاکم و ابوعوانہ و

رویانی اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں بطریق اسیر بن جابر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا۔

ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق و امیر المومنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت

اویس سے طلب دعا کا حکم تھا۔ دونوں صاحبوں نے اپنے لیے دعا کرائی۔ ابن عساکر نے اسے روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

عمر کو حضور کا سلام

امام ابوبکر ابن شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی دلائل النبوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسق اللہ لامتک فانهم قد هلکوا فاتاه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقره السلام و اخبرهم انهم سیسقون . الحدیث.

یعنی عہد معدلت مہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا ایک صاحب یعنی حضرت بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجاے بےکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہنچا اور لوگوں کو خبر دے کہ اب پانی آیا چاہتا ہے۔

شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں۔

ابوعمر نے اسے استیعاب میں روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۴۷۔ حیات الموات)

اہل بقیع سے عمر کی ہم کلامی

ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

marfat.com
Marfat.com

انہ مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن و دیارکم قد سکنت و اموالکم قد فرقت فاجابه هاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ما عندنا ان ما قدمناه فقد وجدناه و ما انفقنا فقد ربحنا و ما خلفنا فقد خسرناه .

یعنی ایک بار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمھاری عورتوں نے نکاح کر لیے اور تمھارے گھروں میں اور لوگ بسے تمھارے مال تقسیم ہو گئے، اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کیے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۷۱۔ حیات الموات)

ایک جوان سے گفتگو

ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت مہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشا باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا، اس پر عاشق ہوگئی، ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی، جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہولیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی

ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطن تذکروا فاذا هم مبصرون .

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا

marfat.com
Marfat.com

باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی، دیکھنے نکلا دروازے پر بے ہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا رات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے، کہا بتا دے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جو ان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا، جنبش دی مردہ پایا۔ رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی، باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی یا امیر المومنین رات تھی، پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے۔

آگے لفظ حدیث یوں ہیں

فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربه جنتن فاجابه الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیها ربی فی الجنة مرتین .

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا اے فلاں جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لیے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۷۲۔ حیات الموات)

جماعت سے غائب رہنے پر باز پرس

امام مالک موطا میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

فقد سلیمان بن ابی حثمة فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن سلیمان بین السوق والمسجد فمر علی الشفا ام سلیمان فقال لها لم ار سلیمان فی صلاة الصبح فقالت انه بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی الجماعة احب الی ان اقوم لیلة. اه۔

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

marfat.com
Marfat.com

لان اصلیھا فی جماعة احب الی من احی ما بینھما یعنی الصبح و العشاء .

ایک دن امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو جماعت صبح میں نہیں دیکھا، حضرت فاروق اعظم نے بازار جاتے ہوئے کہ ان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان تھا ان کی ماں شفاء سے پوچھا تو ان کی ماں نے عرض کی کہ اس نے پوری رات نماز پڑھی اور صبح کو سو گیا اس لیے جماعت میں حاضر نہ ہو سکا تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو جماعت صبح میں حاضر ہونا زیادہ محبوب ہے پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۱۳)

ایک شخص کو تنبیہ

ابوداؤد سنن میں اور حاکم مستدرک میں ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال صلیت ھذہ الصلاۃ او مثل ھذہ الصلاۃ مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال و کان ابو بکر و عمر یقومان فی الصف المقدم عن الامام و کان رجل قد شھد التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ فھزہ ثم قال اجلس فانہ لم یھلک اھل الکتاب الا انھم لم یکن بین صلاتھم فصل فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا عمر بن الخطاب .

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ (ظہر یا مغرب یا عشا) نماز یا اس کے مثل نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی صف میں تھے اور ایک آدمی تکبیر اولیٰ میں شریک تھا بعد میں دو رکعت نماز کے لیے فوراً کھڑا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر ان کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا اور فرمایا بیٹھ جاؤ کیوں کہ اہل کتاب اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ نماز کے درمیان فصل نہیں کرتے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ رحمت اٹھا کر فرمایا اے عمر تجھے اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

نے درستگی دی ہے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۱۸۷)

صبیغ کا عبرت ناک قصہ

امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں مرجائے تو اس کے جنازے پر حاضر نہ ہوں۔ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق ہو جاتے جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا ہے اس وقت اجازت فرمائی۔

نصر مقدسی کتاب الحجہ میں اور ابن عساکر ابو عثمان نہدی سے راوی :

عن صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ما علی رأسک فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتک محلوقا لضربت الذی فیه عیناک ثم کتب الی اهل البصرة ان لا تجالسوا صبیغا قال ابو عثمان فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه .

صبیغ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والمرسلات، والذاریات اور والنازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جو تمھارے سر پر ہے اسے ڈال دو یعنی سر ننگا کر کے دکھاؤ جب اس نے سر ننگا کیا تو اس کے سر پر دو زلفیں تھیں یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تیرا سر منڈا ہوا پاتا تو تیری گردن مار دیتا (کیوں کہ اس سے تیری شناخت ہو جاتی کہ تو اس گمراہ فرقہ سے ہے جس کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہوئی ہے) پھر اہل بصرہ کو لکھا کہ صبیغ سے میل جول نہ

marfat.com
Marfat.com

کریں، ابوعثمان نے کہا کہ اگر ہم لوگ سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا تو سب متفرق ہو جاتے۔ (مولف)

ابوبکر بن الانباری کتاب المصاحف میں اور ابن عساکر محمد بن سیرین سے راوی

قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهما ان لا تجالسوا صبیغا و ان یحرم عطاء ه و رزقه .

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ صبیغ سے مجالست نہ کریں وہ عطیہ و وظیفہ جو دیتے ہو اس سے محروم کر دیا جائے۔ (مولف)

نصر مقدسی اسحاق بن بشر قرشی سے راوی قال اخبرنا ابن اسحق و ابو اسحق قال کتب ای امیر المومنین رضی الله تعالیٰ عنه الی ابی موسیٰ اما بعد فان الا صبغ بن علیم التیمی تکلف ما کفی و ضیع ما ولی فاذا جاء ک کتابی هذا فلا تبایعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال فکان الا صبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسه و عشرین یوما و ما من غائب احب الی ان القانه من الموت ثم ان الله الهمه التوبة و قذفها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ و هو علی المنبر فسلمت علیه فاعرض عنی فقلت ایها المعرض انه قد قبل التوبة من خیر منک و من عمر و انی اتوب الی الله عزوجل مما اسخط امیر المومنین و عامة المسلمین فکتب بذلک الی عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم .

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ اصبغ بن علیم تیمی نے تکلف کیا جو اسے کافی تھا اور اسے ضائع کر دیا جو اس کے قریب تھا۔ جب میرا یہ خط تم کو مل جائے تو اس سے خرید و فروخت نہ کرنا، وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرنا اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں

marfat.com
Marfat.com

حاضر نہ ہونا۔ راوی نے کہا کہ اصبغ کہا کرتا تھا کہ میں بصرۃ آیا وہاں پر پچیس دن رہا تو ان ایام سے میرے لیے موت بہتر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کی توفیق دی اور اس کے دل میں ڈال دیا تو وہ ابو موسیٰ اشعری کے پاس آ کر انھیں سلام کیا جب کہ وہ منبر پر تھے انھوں نے مجھ سے اعراض کیا میں نے کہا اے روگردانی کرنے والے بیشک اس نے توبہ قبول کر لی ہے جو تم سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اللہ عز وجل کی بارگاہ میں اس جرم سے جس سے امیر المومنین اور عامہ مسلمین ناراض ہیں۔ اس کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر فاروق کو یہ واقعہ لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا اب اپنے بھائی کی بات قبول کرو یا اب اپنے بھائی کی طرف التفات کرو۔ (مولف)

دارمی و نصر مقدسی و اصبہانی کتاب الحجۃ میں اور ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور لالکائی کتاب السنۃ میں اور ابن عساکر تاریخ میں سلیمان بن یسار سے راوی :

ان رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدینة و کان عنده کتب فکان یسأل عن متشابه القران فبلغ ذلک عمر رضی الله تعالیٰ عنه فبعث الیه و قد اعد له اعراجین النخل فلما دخل علیه قال من انت قال انا عبد الله صبیغ قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا عبد الله عمر و اوما الیه فجعل یضربه بتلک العراجین فما زال یضربه حتی شجه و جعل الدم یسیل علی وجهه فقال حسبک یا امیر المومنین و الله فقد ذهب الذی اجد فی راسی .

بنو تمیم کا ایک آدمی جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور وہ متشابہات قرآن کے بارے میں سوال کرتا تھا جب یہ خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے لیے کھجور کی شاخوں کا ایک گچھا تیار کیا جب صبیغ حضرت عمر کے حضور حاضر ہوا تو عمر فاروق نے فرمایا تو کون ہے اس نے کہا میں اللہ کا بندہ صبیغ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

کہ اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں اور اس کی طرف اشارہ کیا پھر شاخہائے خرما سے مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر سے خون بہنے لگا تو اس نے کہا اے امیر المومنین بس کیجیے بخدا میں جو اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ جا چکا۔ (مولف)

دارمی و ابن عبد الحکیم و ابن عساکر مولیٰ ابن عمر سے راوی

ان صبيغ العراقي جعل يسأل عن اشياء عن القران في اجناد المسلمين (و ساق الحديث الى ان قال) فارسل عمر الى يطلب الجريد فضربه بها حتى ترك ظهره و برة ثم تركه حتى برى ثم عاد له ثم تركه حتى برى ثم دعا به ليعود به فقال صبيغ يا امير المومنين ان كنت تريد قتلي فاقتلني قتلا جميلا و ان كنت تريد تداويني فقد و الله براءت فاذن له الى ارضه و كتب له الى ابى موسىٰ الأشعرى ان لا يجالسه احد من المسلمين فاشتد ذلك على الرجل فكتب ابو موسىٰ الاشعرى الى عمر ان قد حسنت هياته فكتب انا ائذن للناس في مجالسته .

صبیغ عراقی قرآن کی آیتوں کے بارے میں جماعت مسلمین سے سوال کیا کرتا تھا مولیٰ ابن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے مجھے کھجور کی ٹہنی ڈھونڈنے کے لیے بھیجا پھر اس سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کی پیٹھ پر آبلے پڑ گئے پھر اسے اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر دوبارہ مارا اور اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر سہ بارہ مانے کے لیے بلایا تو صبیغ نے کہا اے امیر المومنین اگر آپ مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں تو مجھے یکدم قتل کر دیں اور اگر میرا علاج چاہتے ہیں تو بخدا میں اچھا ہو گیا ہوں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ملک میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے پاس نہ بیٹھے یہ بات اس آدمی پر شاق ہوئی اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ اب اس کی حالت اچھی ہو گئی ہے تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب میں لوگوں کو

marfat.com
Marfat.com

اس سے مجالست کی اجازت دیتا ہوں۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱۳)

ایک مسئلہ کی تلقین

حلیہ و بحرالرائق میں ہے:

روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رأی رجلا فعل ذلک فقال ا رأیت لو ارسلتک الی بعض الناس اکنت تمر فی ثیابک ھذہ فقال لا فقال عمر فاللہ احق ان یتزین لہ.

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو ایسے ہی کپڑوں میں نماز پڑھتے دیکھا فرمایا بھلا بتا تو اگر میں کسی آدمی کے پاس تجھے بھیجوں تو انہیں کپڑوں سے چلا جائے گا کہا نہ فرمایا تو اللہ عزوجل زیادہ مستحق ہے کہ اس کے دربار میں زینت و ادب کے ساتھ حاضر ہو۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۴۴)

سورۂ بقرہ کی تعلیم

خطیب بغدادی کتاب رواۃ مالک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال تعلم عمر البقرۃ فی اثنتی سنۃ فلما ختمھا نحر جزورا.

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورۂ بقرہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵٦۸۔ وصاف الرجیح)

marfat.com
Marfat.com

عمر فاروق کا صدقۂ جاریہ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی :

ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیھا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان شئت حبست اصلھا و تصدقت بھا فقال فتصدق بھا عمر انہ لا یباع و لا یوھب ولا یورث و تصدق بھا فی الفقراء و فی القربی و فی الرقاب و فی سبیل اللہ و ابن السبیل و الضیف.

حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس کے متعلق حکم لینے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو اصل زمین روک لو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کردو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زمین کو اس طرح صدقہ کیا کہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے نہ میراث ہو، بلکہ اس کو فقراء رشتہ داروں، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کردیا۔ یعنی وقف کرنا بھی صدقہ ہے۔ (مولف)

یہ حدیث محرر المذہب سیدنا امام محمد نے مبسوط میں یوں روایت فرمائی :

اخبرنا صخر بن جویریۃ مولیٰ عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان لہ ارض تدعی ثمغا و کان نخلا نفیسا فقال یا رسول اللہ انی استفدت مالا ھو عندی نفیس افا تصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصدق باصلہ لا یباع و لا یوھب و لا یورث و لکن تنفق ثمرتہ فتصدق بہ عمر فی سبیل اللہ و فی الرقاب و للضیف و للمسافر ولابن السبیل و لذی القربی . الحدیث.

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک زمین تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور کھجور کا ایک

marfat.com
Marfat.com

اچھا باغ تھا عمر نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے عمدہ مال جمع کیا ہے کیا میں اس کو صدقہ کردوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ میراث ہو ہاں اس کے پھلوں کو خرچ کرو تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو راہ خدا اور غلاموں، مہمانوں، مسافروں، ابن السبیل اور رشتہ داروں میں صدقہ کردیا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۲۸۔۶۲۹)

خلیفہ ہونے کے بعد عمر فاروق کا خطبہ

عسکری کتاب المواعظ میں ابو خالد غسانی سے راوی

قال حدثنی مشیخة من اهل الشام ادر کوا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قالوا لما استخلف صعد المنبر فلما رای الناس اسفل منه حمد الله ثم کان اول کلام تکلم بهٖ بعد الثناء علی الله و علی رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

هون علیک فان الامور
بکف الاله مقادیرها
فلیس یأتیک منهیها
و لا قاصر عنک مامورها

یعنی جب امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے منبر پر تشریف لے گئے لوگوں کو اپنے سے نیچا دیکھ کر حمد الٰہی بجالائے پھر ثنائے خدا و نعت مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پہلا کلام جو زبان مبارک پر لائے یہ اشعار تھے جن کا حاصل یہ کہ اپنے اوپر نرمی کر کہ سب کاموں کے اندازے اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہیں جو مقدر نہیں وہ تیرے پاس آنے کا نہیں اور جو مقدر ہے وہ تجھ سے کمی کرنے کا نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

علامہ ابراہیم بن عبداللہ الیمنی المدنی نے کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب من کتابہ الاکتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء کے سترہویں باب میں اس کو بیان کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۸۵)

حضور کی نصیحت پر عمل

ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال رانی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو اس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔

بعض لوگ زمانۂ جاہلیت میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے غالباً اسی عادت کے مطابق شروع زمانۂ اسلام میں حضرت عمر نے ایسا کیا یا ممکن ہے کہ کوئی ایسی تکلیف تھی جس سے وہ بیٹھ نہ سکتے تھے اس لیے کھڑے ہو کر پیشاب کیا مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منع فرمانے کے بعد پھر دوبارہ کبھی ایسا نہ کیا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۷۳)

قرآن کریم کی عظمت

امام احمد رضا بریلوی ایک جگہ فرماتے ہیں:

قرآن عظیم چھوٹی تقطیع پر لکھنا، حمائل بنانا شرعاً مکروہ و ناپسند ہے۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ رکھا اور اس شخص کو مارا

marfat.com
Marfat.com

اور فرمایا عظموا کتاب الله ۔ کتاب اللہ کی عظمت کرو۔

ابوعبید نے فضائل القرآن میں یہ حدیث روایت کی۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مصحف کو چھوٹا بنانا مکروہ رکھتے۔ عبدالرزاق نے مصنف میں حضرت علی سے اسی طرح ابوعبید نے فضائل القرآن میں اسے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۲)

نماز و قرآن اسلام عمر کے معاون ہیں

ابن اسحاق اپنی سیرت میں اسلام عمر کی حدیث میں راوی :

فساق حديث اسلام عمر رضي الله تعالىٰ عنه و فيه فجعلت امشي رويدا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائم يصلي يقراء القرآن حتى قمت في قبلته مستقبلة ما بيني و بينه الا ثياب الكعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبي . الحديث.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ میں جانب قبلہ ان کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف غلاف کعبہ تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ جب میں نے قرآن سنا تو میرے دل میں رقت پیدا ہو گئی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۱۵۔ جمان التاج)

ابن سنجر اپنی مسند میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

marfat.com
Marfat.com

قال خرجت اتعرض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قبل ان اسلم فوجدته قد سبقني الى المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب من تاليف القرآن فقلت هو شاعر كما قالت قريش فقراء انه لقول رسول كريم و ما هو بقول شاعر فقليلا ما تومنون فقلت كاهن علم ما في نفسي فقراء و لا بقول كاهن فقليلا ما تذكرون ، الى آخر السورة فوقع الاسلام في قلبي كل موقع.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسلام لانے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھیڑنے کے لیے نکلا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے مسجد جا چکے ہیں میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انھوں نے سورۂ الحاقہ شروع کی تو میں تالیف قرآن کی حسن و خوبی سے متعجب ہو گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ وہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش نے کہا تو حضور نے تلاوت کی کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو، میں نے کہا یہ کاہن ہیں میرے دل کی بات جان لی تو پھر تلاوت کی کہ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو، آخر سورہ تک تلاوت فرمائی، تو میرے دل میں اسلام پورا پورا اتر گیا۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۱۷۔ جمان التاج)

عمر نے تراویح رائج کی

ایک بار رمضان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین شب با جماعت نماز پڑھائی پھر فرضیت کے خوف سے ترک فرما دی گویا کہ یہ نماز تراویح کی شکل تھی؛ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اسے باضابطہ رواج دیا تو اس کا حکم بھی موکد ہو گیا کیوں کہ خلفاء کی پیروی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی پیروی ہے، اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین عضو علیها بالنواجذ.

تم پر لازم ہے میری سنت کا اتباع اور خلفائے راشدین کی سنت کا اسے دانتوں سے مضبوط پکڑو۔

اور فرمایا **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر.**

ابوبکر وعمر کی پیروی کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین شب تراویح میں امامت فرما کر بخوف فرضیت ترک فرمادی تو اس وقت تک وہ سنت موکدہ نہ ہوئی تھی جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اجرا فرمایا اور عامۂ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر مجتمع ہوئے اس وقت سے وہ سنت موکدہ ہوئی نہ فقط فعل امیر المومنین سے بلکہ ارشادات سید المرسلین سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۴۸۲)

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

تراویح بیس رکعت سنت موکدہ ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

انه سیحدث بعدی اشیاء و ان من احبها الی لما احدث عمر.

میرے بعد کچھ چیزیں ایجاد ہوں گی اور ان چیزوں میں میرے نزدیک سب سے محبوب و پسندیدہ چیز وہ ہے جو عمر نے رائج کی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۳)

عمر کی خلافت اور کارنامے

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اور ان کے کارناموں سے متعلق امام احمد رضا بریلوی

marfat.com
Marfat.com

ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

شواہد النبوۃ میں ہے، چوں نوبت خلافت بفاروق رسید سیاسی بردست او واقع شد کہ غیر نبی بر آن قادر نباشد و اگر عقل سلیم را اعمال نمائیم در امورے کہ خلافت انبیاء را شاید بہتر از حال وے متصور نگردد زیرا کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدو چیز مشغول بودند۔

یکے تعلیم علم، و فاروق اعظم مسائل را تفحص کرد و ترتیب کتاب وسنت و اجماع و قیاس آورد و سد مداخل تحریف نمود چنانچہ علمائے صحابہ ہمہ گواہی دادند کہ وے علم زمان خود است۔

دیگر جہاد کفار، و فاروق تحمل اعبائے جہاد بوجہے نمود کہ خوب تر ازاں صورت نگیرد۔

جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت پہنچی تو ان کے ہاتھ پر ایسی سیاستیں واقع ہوئیں جن پر نبی کے علاوہ کوئی قادر نہ ہوگا اور اگر عقل سلیم کو کام میں لائیں ان امور میں جو خلافت انبیاء کے لائق و مناسب ہے تو اسے بہتر کوئی دوسری حالت متصور نہیں ہوگی اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو چیزوں میں مشغول تھے۔

ایک علم سکھانے میں، اور فاروق اعظم نے مسائل کو تلاش کیا اور کتاب وسنت و اجماع اور قیاس کو مرتب و آراستہ کیا اور تحریف و تبدیل کے تمام راستوں کو بند کر دیا جیسا کہ تمام علمائے صحابہ نے گواہی دی ہے کہ وہی اپنے زمانے کے علم تھے یا سب سے زیادہ علم والے تھے۔

دوسرا کفار کے ساتھ جہاد، اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طریقے پر جہاد فرمایا کہ اس سے بہتر کوئی دوسری صورت نہیں ہو سکتی۔ (مولف)

در روضۃ الاحباب مذکور است کہ در زمان خلافت وے ہزار و سی شش شہرہا تو ابع و لواحق آن فتح شد و چہار ہزار مسجد ساختہ گشت و چہار ہزار کنیسہ خراب گردید و یک ہزار و نہ صد منبر بنا کردند۔ آھ۔

marfat.com
Marfat.com

روضۃ الاحباب میں مذکور ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ان کے قصبات و دیہات کے ساتھ ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوئے اور چار ہزار مسجدیں تعمیر کی گئیں اور چار ہزار گرجے ویران کیے گئے اور ایک ہزار نو سو منبر بنائے گئے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۰۲، منیر العین)

اذان جمعہ کے لیے موذنوں کو حکم فاروقی

جویبر اپنی تفسیر میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر موذنین ان یوذنا للناس الجمعة خارجا من المسجد حتی یسمع الناس و امران یوذن بین یدیه کما کان فی عهد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه ثم قال عمر نحن ابتدَ عناه لکثرة المسلمین۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موذنوں کو حکم دیا کہ جمعہ کے روز لوگوں کے لیے خارج مسجد اذان دیں تا کہ لوگ سن لیں، اور یہ حکم دیا کہ آپ کے سامنے اذان دی جائے جیسا کہ عہد رسالت اور عہد صدیقی میں ہوتا تھا، اس کے بعد آپ نے فرمایا ہم نے آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے یہ نئی اذان شروع کی۔ مگر مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نئی اذان دلوانی شروع کی تھی۔ (مولف)

(شمائم العنبر)

بعد خلافت فاروق اعظم کا فرمان

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں بر سر منبر فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

قد كنت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكنت عبده و خادمه .

میں حضور پر نور آقا و مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا۔

اقول: یہ حدیث ابوحذیفہ نے فتوح الشام اور حسین بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے نیز ابن بشران نے امالی، ابواحمد دہقان نے حرز حدیثی، ابن عساکر نے تاریخ، لالکائی نے کتاب السنۃ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

جب امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کی شدت وجلال سے عجب ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو۔ لوگ بولے کہ صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انھیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ اور ان کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں۔ جب امیر المومنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لیے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے امیر المومنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے اور فرمایا کہ مجھے کافی ہے صدیق کے قدموں کے نیچے بیٹھوں، جب سب جمع ہو لیے امیر المومنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا حمد وثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا:

ايها الناس انی قد علمت انكم كنتم تونسون منی شدة و غلظة و ذلك انی كنت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و كنت عبده و خادمه .

لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا۔

marfat.com
Marfat.com

حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے خود اپنے اسماء کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرماتے چاہتے چلنے دیتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے **فكنت خادمه و عونه** میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا۔ اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ لاتا ان کی تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت اب کہ میں تمھارا والی ہوا جان لو کہ وہ شدت دوگنی ہوگئی، درجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں اور دین داروں کے لیے تو میں خود ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤں گا اسے نہ چھوڑوں گا اس کا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔

سعید بن مسیّب وابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے فرمایا **فوفى عمر و الله بما قال و كان ابا العيال.**

خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا پورا کر دکھایا وہ رعیت کے لیے مہربان باپ تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دیکھو امیر المومنین فاروق اعظم سا اشد الناس فی امر اللہ برملا برسر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتا رہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا رہا اور اسے برقرار رکھتا ہے۔

عمر فاروق کا اعتراف

ایک دن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برسر منبر گود میں لے کر فرمایا

marfat.com
Marfat.com

هل انبت الشعر على رؤسنا الا ابوك .

ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اگائے ہوئے ہیں۔یعنی جو کچھ عزت ونعمت ودولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابن سعد نے اسے طبقات میں شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(الامن والعلی)

اسلام عباس کی خوشی

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا:

انا باسلامک اذا اسلمت افرح منی باسلام الخطاب

مجھے آپ کے اسلام کی جتنی خوشی ہوئی اپنے باپ خطاب کے اسلام کی اتنی نہ ہوتی۔

ابن اسحاق نے اسے اپنی سیرت میں بیان کیا ہے۔

(شرح المطالب فی مبحث ابی طالب)

وصال اقدس کے بعد فاروق اعظم کا خطاب وندا

شفا شریف امام قاضی عیاض واحیاء العلوم امام حجۃ الاسلام ومدخل امام ابن الحاج واقتباس الانور علامہ ابوعبد اللہ محمد بن علی رشاطی وشرح البردہ ابو العباس قصار ومواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفات حضور سید الکائنات علیہ افضل

marfat.com
Marfat.com

الصلوات والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو ندا و خطاب کر کے عرض کیے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں۔

بابی انت و امی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک آخر الانبیاء و ذکرک فی اولھم فقال و اذاخذنا من النبیین میثاقھم و منک و من نوح . الآیۃ.

یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے، اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلاۃ و السلام۔ (جزی اللہ عدوہ باباء ختم النبوۃ)

قافلہ حجاج کو عمر کی تنبیہ

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد حج تمام قوافل پر درہ لے کر دورہ فرماتے اور ارشاد کرتے اے اہل یمن یمن کو جاؤ، اے اہل شام شام کا راستہ لو، اے اہل عراق عراق کو کوچ کرو، کہ اس سے تمھارے رب کے بیت کی ہیبت تمھاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی۔

(ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال)

اشعار

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توصیف میں امام احمد رضا بریلوی یوں رقم طراز ہیں :

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر — اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امام ہدی — تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

ترجمان نبی ہمزبان نبی جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

عمر وہ عمر جس کی عمر گرامی ہوئی صرف ارضائے خلاق واہب
عمر قصر دین نبی کی عمارت عمر عمر باقی دین اطائب
عمر راحت روح شرع الٰہی عمر آفت جان ادیان کاذب
عمر در مکنون درج کنانہ عمر کوکب دری برج غالب
وہ ملک خدا کا او العزم ناظم وہ شرع رسالت کا ذو القدر نائب
رہا نام نامی پہ بھی عدل شیدا یہ وصف عدالت ہے اے ابن حاجب
یہ معنی کہ اے آسمان خلافت تیرے دور میں خود شیاطیں ہیں غائب
یہ نکتہ کہ وہ عدل کان فضائل جسے جان خوبی کہیں سب مذاہب
بتاتا ہے خود نام اقدس تمہارا کہ بہتر ہے فتح و ظفر کار ناصب
عمر وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا غضب کے مصائب سقر کے متاعب
کہ دشمن علی کا عمر کا عدو ہے علی کا مخالف عمر کا محارب
نظر سوئے لو کان بعدی نبی خیال اقتدوا بالذین کی جانب
یہ ارشاد بھی ہے کہ قرآن میں داخل جناب عمر کے ہیں آرائے ثاقب
عمر تجھ پہ قربان جان فضائل عمر تجھ پہ صدقے علو مراتب
مدینہ کا پھول اس طرح گل فشاں تھا چلا جب تو گل زار کعبہ کی جانب

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

در منثور قرآں کی سلک بہی
زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ

وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

(البقرہ/۲۶۲)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

ان کی ولادت عام الفیل سے چھٹے سال میں ہے اور آپ قدیم الاسلام ہیں، دار ارقم میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داخل ہونے سے پہلے اسلام لائے یہ چوتھے مسلمان تھے۔

سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی مرتضیٰ، اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر اسلام لائے جب وہ اسلام لائے تو حکم بن العاص نے ان کو پکڑ کر باندھ دیا اور بڑی اذیتیں پہنچائیں، جب دین میں ان کی صلابت وپختگی کو دیکھا تو انھیں چھوڑ دیا۔

ابن عساکر نے حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا وہ ایسے شخص ہیں جن کو ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین (دو نوروالے) کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

اور یہ بھی ابن عساکر نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عثمان کے لیے فرماتے سنا ہے کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان کو دیتا جاتا۔

اور جب سیدہ ام کلثوم کا نکاح ان کے ساتھ فرمایا تو ان سے فرمایا تمھارے شوہر تمھارے جد اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام اور تمھارے والد ماجد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لوگوں میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ سے فرمایا کیا تم نے ان دو زوج سے بہتر

marfat.com
Marfat.com

کسی زوجین کو دیکھا ہے انھوں نے کہا یارسول اللہ نہیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں بکثرت حدیثیں وارد ہیں ان میں سب سے زیادہ مشہور حیا کرنے کی حدیث ہے۔

ابن عساکر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان کی شان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک فرشتہ خدا کے فرشتوں میں سے تھا وہ کہتا تھا

شهید تقتله قومه فانا نستحی منه .

یہ شہید ہیں ان کو ان کی قوم کے لوگ قتل کریں گے ہم ان سے حیا کرتے ہیں اسے ترمذی وحاکم نے بیان کیا اور اس کو صحیح کہا ہے۔

ابن ماجہ مرہ بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور اس کو بہت نزدیک بتایا اتنے میں ایک شخص سر سے چادر لپیٹے گزرا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اس دن راہ راست پر ہوگا پھر میں کھڑا ہوا کہ دیکھوں وہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ان کے قتل کا قصہ مشہور ہے یہ پہلا فتنہ ہے جو اسلام میں نمودار ہوا۔

حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدت خلافت بارہ سال ہے اور ان کی وفات ۳۵ھ کے ایام تشریق کے وسط میں روز جمعہ ہے اور شب شنبہ کو مغرب وعشا کے مابین دفن کے گئے۔ عمر شریف ۸۲ بیاسی سال کی ہوئی بعض چھیاسی اور بعض اٹھاسی اور نواسی بھی بتاتے ہیں۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ جلد دوم)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان کی نگاہ بصیرت

صحابہ میں سے ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو آپ نے اس سے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے ایک شخص تم میں سے میرے پاس آتا ہے جس کی آنکھوں میں زنا کے آثار نظر آتے ہیں اس صحابی نے عرض کی یا خلیفۃ رسول اللہ! کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے؟ آپ نے فرمایا یہ وحی نہیں بلکہ نور قرآن ہے۔

عثمان کو شہادت کی بشارت

جس رات کی صبح کو آپ شہید ہوئے آپ کو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت ہوئی حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا، اے عثمان! کل تم میرے ساتھ ہی افطار کرو گے۔ اگلے دن آپ نے اپنے کسی ساتھی کو اپنے مخالفوں سے مقاتلہ کی اجازت نہ دی اور خود شہید ہو گئے۔

عثمان کی دل آزاری کا نتیجہ

ان ہی ایام میں جہجاہ بن سعید غفاری نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور علیہ الصلاۃ و السلام کا عصائے مبارک چھین لیا اور اپنے گھٹنے پر رکھ کر اسے توڑ دیا لوگوں نے اس کے فعل قبیح پر واویلا کیا اسی وقت اس کے گھٹنے میں ایک بیماری پیدا ہو گئی جس کے سبب سے ایک سال کے اندر اندر مر گیا۔

قاتلان عثمان کا انجام

ایک ثقہ راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک نابینا شخص کو طواف کرتے ہوئے دیکھا دوران طواف وہ کہتا تھا اے خدا! مجھے بخش دے اگر چہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔ یہ سن کر میں نے کہا، ارے ایسی جگہ ایسی باتیں، کہنے لگا مجھ سے ایک گناہ عظیم سرزد ہو گیا ہے میں نے پوچھا وہ کونسا؟ اس نے کہا جس روز حضرت عثمان رضی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا محاصرہ ہوا میں نے ایک صحابی کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر حضرت عثمان شہید ہو جائیں تو ہم ان کے ننگے چہرے پر طمانچہ ماریں گے۔ جب لوگوں نے انھیں شہید کر دیا تو ہم آپ کے گھر میں داخل ہوئے، اس وقت آپ کا سر آپ کی بیوی کی گود میں تھا میرے ساتھی نے آپ کی بیوی سے کہا ذرا ان کا چہرہ ننگا کرو۔ آپ کی بیوی نے ہم سے مقصد پوچھا میں نے کہا میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ آپ کی شہادت کے بعد آپ کے منہ پر طمانچہ ماروں۔

آپ کی بیوی نے کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی صحبت و رفاقت اور آپ کی دو بیٹیوں سے نکاح کا کوئی پاس نہیں (انسانوں میں سے کسی کو یہ دولت سعادت حاصل نہیں ہوئی جس کے نکاح میں پیغمبر خدا کی دو صاحبزادیاں ہوں) آپ کی بیوی نے آپ کے بہت سے اور فضائل بیان کیے۔ میرا ساتھی سن کر واپس چلا گیا لیکن میں نے ان کی باتوں کی طرف چنداں التفات نہ کیا اور آپ کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ آپ کی بیوی نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے معاف نہ کرے۔ تیرا ہاتھ سوکھ جائے اور تیری آنکھیں اندھی ہو جائیں۔ خدا کی قسم میں ابھی آپ کے گھر کی دہلیز سے باہر نہ آیا تھا کہ میرا ہاتھ سوکھ گیا، آنکھیں بے نور ہو گئیں، اب مجھے یقین نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ مجھے معاف کرے گا یا نہیں۔

جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا تو جنات تین دن تک مسجد نبوی کی چھت پر نوحہ کرتے رہے اور آپ کی شان میں اشعار بھی پڑھتے رہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے میں نے ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا

ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راحت و آسائش کی نوید دے دو وہ بے غصہ و غضب شہید ہوئے۔ انھیں بخشش و مغفرت اور باغ رضوان کی خوشخبری دے دو۔

marfat.com
Marfat.com

جب میں نے دوبارہ دیکھا تو کوئی شخص موجود نہ تھا۔

تدفین وجنازہ

جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا تو تین دن تک آپ کی تدفین نہ ہوسکی ناگاہ ہاتف نے آواز دی کہ

اسے دفن کردو لیکن اس کا جنازہ نہ پڑھو کیوں کہ اس کا جنازہ تو اللہ جل وعلا نے پڑھ دیا ہے۔

تین دن کے بعد جب رات کے وقت آپ کو جنت البقیع کی طرف تدفین کے لیے لے جانے لگے تو چند سوار جنازہ اٹھانے والوں کے پیچھے ظاہر ہوئے، جنازہ اٹھانے والون پر خوف وہراس چھا گیا۔ چنانچہ قریب تھا کہ وہ آپ کے جنازہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے کہ ان سواروں میں سے ایک نے کہا جمع خاطر رکھو اور خائف وہراساں نہ ہو ہم آگئے ہیں، ہم ان کے دفن میں شریک ہوں گے۔ آپ کو دفن کرنے والوں میں سے بعض کا بیان ہے بخداوہ سوار فرشتگان رحمت تھے۔

ایک بدخواہ کا انجام

حج کے موسم میں ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا اس قافلہ میں ایک شخص ایسا تھا جو حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عزت و توقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا اچانک وہ قافلہ سے جدا ہو گیا اور قافلہ کے ساتھ حضرت عثمان کے مشہد پر اس بہانہ سے حاضر نہ ہوا کہ وہ دور ہے۔ تمام اہل قافلہ وہاں گئے اور سلامتی سے واپس آگئے، واپسی پر وہ بھی ان سے ملا اچانک قافلہ میں ایک درندہ آگیا جس نے آتے ہی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ اہل قافلہ سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے حرمتی کی وجہ سے ہوا ہے۔ (مولف) (شواہد النبوۃ)

marfat.com
Marfat.com

عثمان کو بشارت مغفرت

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا ... تحریر فرماتے ہیں :

بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی عثمان یستعینہ فی جیش العسرۃ فبعث الیہ عثمان عشرۃ الآلف دینار .

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے لشکر اسلام کو تیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت حالت تنگی وعسرت تھی اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت فرمائی، ان سے مدد چاہی۔ ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے اس کے بعد عثمان کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے۔ ابن عدی و دارقطنی وابو نعیم نے فضائل الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کو روایت کیا۔ **(الامن والعلی)**

ایک دوسرے مقام پر امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بارہا فرمایا

ما علیٰ عثمان مافعل بعد ھذہ ما علیٰ عثمان مافعل بعد ھذہ

آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمان کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۲، اعجب الامداد)

marfat.com
Marfat.com

عثمان کے لیے جنت کی ضمانت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا کہ اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لیے جنت میں مکان کا ضامن ہوں۔ اس نے عذر کیا، پھر فرمایا انکار کیا، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں ان کا دوست تھا اس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دے کر خرید لیا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور اب وہ گھر میرا ہے

فهل انت اخذها ببيت تضمن لي في الجنة

کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لیے ضامن ہو جائیں۔

قال نعم فرمایا ہاں۔

فاخذها منه و ضمن له بيتا في الجنة و اشهد له على ذلك المومنين .

حضور نے ان سے وہ مکان لے کر جنت میں ان کے لیے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا۔ احمد الحاکمی نے فضائل عثمان میں سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسے روایت کیا۔

چشمہ کے بدلے جنت

جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا، بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمی بہ رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

بعنیها بعین فی الجنة

یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچ ڈال۔

عرض کی یارسول اللہ میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے مجھ میں طاقت نہیں۔ یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے کو خرید لیا، پھر خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

یا رسول الله اتجعل لی مثل الذی جعلت له عینا فی الجنة ان اشتریتها.

یارسول اللہ کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے

قال نعم فرمایا ہاں عرض کی میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

عثمان نے دوبار جنت خریدی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

اشتری عثمان بن عفان من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الجنة مرتین یوم رومة و یوم جیش العسرة .

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت خرید لی بیر رومہ کے دن اور لشکر کی تنگ دستی کے روز۔

حاکم وابن عدی اور ابن عساکر نے اسے عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان کی مقبولیت رسول

حافظ ابوسعید شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

قال صعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المنبر ثم قال اين عثمان بن عفان فوثب و قال انا ذا يا رسول الله فقال ادن منى فدنا منه فضمه الى صدره و قبل بين عينيه . الخ.

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمان کہاں ہیں، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی حضور میں یہ حاضر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پاس آؤ، پاس حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

حاکم صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور ابویعلی اپنی مسند اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں اور برہان خجندی کتاب اربعین مسمی بالماء المعین اور عمر بن محمد ملا سیرت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال بينا نحن مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى نفر من المهاجرين منهم ابو بكر و عمر و عثمان و على و طلحه و الزبير و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابى وقاص فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لينهض كل رجل الى كفوه و نهض النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عثمان فاعتنقه و قال انت و لى فى الدنيا و الآخرة .

ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، حاضرین میں خلفائے اربعہ وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف سعید بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے اور خود حضور والا

marfat.com
Marfat.com

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اٹھ کر تشریف لائے، ان سے معانقہ کیا اور فرمایا تو میرا دوست ہے دنیا و آخرت میں۔

ابن عساکر تاریخ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ وہ اپنے والد ماجد مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہما سے راوی:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمان فمن کان له اخ فلیعانقه.

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا، جس کے کوئی بھائی ہو اسے چاہیئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔

(وشاح الجید فی تحلیل معانقہ العید)

بیعت رضوان اور حضرت عثمان

صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ جب یہ بیعت ہوئی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غائب تھے بیعت حدیبیہ میں ہوئی اور وہ مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ لفظ حدیث یہ ہیں۔

و اما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمان لبعثه فبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عثمان و کانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنی هذه ید عثمان فضرب بها علی یده و قال هذه لعثمان.

marfat.com
Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمان کی بجائے ان کو بھیجتے اس لیے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور حضرت عثمان کے مکہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۵۴)

مسجد نبوی کی توسیع میں عثمان کا حصہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد نبوی کی تعمیر سادہ اور کچی تھی، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں دوبارہ اسی انداز میں تعمیر کی۔ پھر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ازسرِ نو بنایا منقوش پتھر لگائے اور چھت میں ساگوان کی لکڑی استعمال کی۔

عہد رسالت میں جب کہ مسجد نبوی کی توسیع کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان خرید کر وقف کیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔

جامع ترمذی شریف میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

رحم الله عثمان زاد فی مسجدنا حتی وسعنا . هذا مختصر

اللہ تعالیٰ عثمان پر رحمت فرمائے اس نے ہماری مسجد شریف بڑھا دی یہاں تک کہ اِنِ میں ہم سب نمازیوں کے لیے وسعت ہوگئی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۷۱۳)

marfat.com
Marfat.com

اذان اول کی ایجاد

امام احمد رضا بریلوی اذان جمعہ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

اصل اذان زمانۂ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و زمانۂ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں یہی تھی (یعنی خطبے کی) پہلی اذان امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زائد فرمائی۔ کما ثبت فی الصحیحین و غیرھما. (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۴۷۰)

جمع قرآن اور حضرت عثمان

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں:

قرآن عظیم کی جمع و ترتیب آیات و تکمیل و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الٰہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم وارشاد تعلیم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہولی تھی۔ مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھروں کی تختیوں، بکری، دنبے کے پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہا میں تھا ایک جگہ سارا قرآن عظیم مجموع نہ تھا۔

جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلمۂ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانۂ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صدہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حق جل وعلا نے القا کیا کہ حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے یوں ہی جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجیے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کرلی جائیں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی

marfat.com
Marfat.com

رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا۔

ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی وہ صحیفے تا حیات صدیقی حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

عرب میں ہر قوم وقبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا، کوئی الف میم، کہ اسی لغت پر حدیث لیس من امبر مصیام فی امسر وارد ہے، علامات مضارع حروف اتین کو کوئی مفتوح پڑھتا تھا، کوئی مکسور، ماشبہ بلیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا، کوئی مرفوع، اِن و اَن وغیرہما کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع دیتا، بعض قبائل ہر جگہ (ب) کو میم بولتے، میم کو (ب) تاء رحمۃ ونحوہا کی حالت وقفی میں کوئی (ہ) کہتا کوئی (ت) منصوب منون پر کوئی الف سے وقف کرتا، کوئی حرف سکون سے، بعض مرفوع ومجرور پر بھی واؤ، ویا سے وقف کرتے۔ بعض قومیں حروف مدہ سے حرکات موافقہ پر قناعت کرتیں، اَعُوْذُ کو اعُذُ، تعالیٰ کو تعالَ وغیرہ ذلک کہتیں۔ اسی قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ وطرز ادا تھے۔ قرآن عظیم خاص لغت قریش پر اترا تھا کہ صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریشی تھے۔

گلبن تو کہ ز گلزار قریشی گل کرد
زاں سبب آمدہ قرآن بزباں قرشی

(قریشی باغ سے آپ کے پودے نے پھول کھلایا یہی وجہ ہے کہ قرآن مقدس قریش کی زبان میں نازل ہوا)

زمانۂ اقدس حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ

marfat.com
Marfat.com

کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادت کا دفعتہً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز ولہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے۔ زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا جس لہجہ ولغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانۂ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر باہم جنگ وجدل وزدوکوب کی نوبت پہنچی۔ یہ کہتا تھا قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہے ہر ایک اپنی لغت پر دعویٰ کرتا تھا جب یہ خبر امیر المومنین غنی کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہٰذا حسب مشورہ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ودیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب ولہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فتنہ اٹھتا ہے لہٰذا تمام امت کو خالص لغت قریش پر جس میں قرآن نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے۔ صحیفہائے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیجیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کے لیے تلف کر دیے جائیں۔

اسی رائے صائب کی بناء پر امیر المومنین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ صحیفہائے صدیقی بھیج دیجیے ہم ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے ام المومنین نے بھیج دیے امیر المومنین نے زید بن ثابت وعبداللہ بن زبیر وسعید بن عاص و عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ وشام ویمن وبحرین وبصرہ وکوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودۂ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دیے۔ ان کی نسبت معاذ

marfat.com
Marfat.com

اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرادینے کا بیان محض جھوٹ ہے۔ وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کردیے۔

بالجملہ اصل جمع قرآن تو بحکم رب العزۃ حسب ارشاد حضور پرنور سید الاسیاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہولیا تھا سب سور کا یکجا کرنا باقی تھا۔ امیر المومنین صدیق اکبر نے بمشورۂ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اسی جمع فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی نے بمشورۂ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاد اسلام میں شائع کیے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃ جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ شانہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انا علینا جمعه و قرأنه** (بیشک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا) اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حاکم مستدرک میں بشرط بخاری و مسلم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نولف القران فی الرقاع .

یعنی ہم زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قرآن پارچوں میں جمع کرتے تھے۔

امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں :

اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر رحمة اللہ علی ابی بکر هو اول من جمع کتاب اللہ .

مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کا ہے اللہ ابوبکر پر رحمت کرے سب سے پہلے انھیں

marfat.com
Marfat.com

نے قرآن جمع کیا۔ اسے ابوداؤد نے سند حسن سے مصحف میں روایت کیا ہے۔

امام اجل عارف باللہ حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب فہم السنن میں فرماتے ہیں۔

كتابة القرآن ليست بمحدثة فانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يأمر بكتابته و لكنه كان مفرقا في الرقاع و الاكتاف و العسب فانما امر الصديق بنسخها من مكان الى مكان مجتمعا فكان ذلك بمنزلة اوراق و جدت في بيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيها القرآن منتشر فجمعها جامع و ربطها بخيط حتى لا يضيع منها شي.

یعنی قرآن کا لکھنا تو زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بحکم اقدس ہو چکا تھا مگر متفرق تھا صدیق نے یکجا کر دیا تو گویا ایسا ہوا کہ قرآن کے اوراق جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ مبارک میں منتشر تھے وہ جمع کرنے والے تھے ایک ڈورے میں باندھ دیے۔

ابن اشتہ کتاب المصاحف میں راوی :

اختلفوا في القراء ت على عهد عثمان رضى الله تعالىٰ عنه حتى اقتتل الغلمان و المعلمون فبلغ ذلك عثمان بن عفان رضي الله تعالىٰ عنه فقال عندى تكذبون به و تلحنون فيه فمن نای عنی کان اشد تکذیبا و اکثر لحنا یا اصحاب محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اجتمعوا فاكتبوا للناس اماما فاجتمعوا فكتبوا.

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں لوگوں نے قرأت قرآن میں اختلاف کیا یہاں تک کہ طلبہ و معلمین نے جنگ و جدل کیا یہ خبر جب حضرت عثمان کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا کہ میری موجودگی میں قرآن عظیم کی تکذیب کرتے ہو اور اس میں غلطیاں کرتے ہو جو لوگ مجھ سے دور ہیں ان لوگوں کی تکذیب و غلطی کا کیا حال ہوگا وہ تو بہت ہی زیادہ اس میں ملوث ہوں گے اے رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابیو! لوگوں کے لیے ایک صحیفہ لکھو لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اکٹھے ہوئے اور قرآن عظیم کو جمع کر کے لکھا۔ (مولف)

سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فواللہ ما فعل الذی فی المصاحف الا عن ملامنا قال فما تقولون فی ھذا القرات فقد بلغنی ان بعضھم یقول ان قرأتی خیر من قرأتک و ھذا یکاد یکون کفرا قلنا فما تری قال اری ان نجمع الناس علی مصحف واحد فلا یکون فرقة و لا اختلاف قلنا فنعم ما رأیت.

یعنی عثمان کے حق میں سوا کلمۂ خیر کے کچھ نہ کہو خدا کی قسم معاملہ مصاحف میں انھوں نے جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ و اتفاق سے کیا انھوں نے ہم سے کہا کہ تم ان مختلف لہجوں میں کیا کہتے ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اوروں سے کہتے ہیں میری قرأت تیری قرأت سے اچھی ہے اور یہ بات کفر کے قریب تک پہنچی ہے ہم نے کہا بھلا آپ کی کیا رائے ہے فرمایا میری رائے یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیں کہ پھر باہم نزاع و اختلاف نہ ہو ہم سب نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے۔ اسے ابوبکر بن ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابوبکر و عثمان کے جمع قرآن میں فرق

اتقان میں ہے ابن التین وغیرہ نے فرمایا ہے :

الفرق بین جمع ابی بکر و جمع عثمان ان جمع ابی بکر کان لخشیة ان یذھب من القران شی بذھاب حیلته لانه لم یکن مجموعا فی موضع واحد فجمعه فی صحائف مرتبا لا یات سورة علی ما وقف علیه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم .

marfat.com
Marfat.com

و جمع عثمان كان لما كثر الاختلاف في وجوه القراء ت حين قرأوه بلغاتهم على اتساع اللغات فادى ذلك بعضهم الى تخطئة بعض فخشي من تفاقم الامر في ذلك فنسخ تلك المصحف في مصحف واحد مرتبا لسورة من سائر اللغات على لغة قريش محتجا بانه نزل بلغتهم و ان كان قد وسع في قرأته بلغة غيرهم دفعا للحرج و المشقة في ابتداء الامر فراى ان الحاجة الى ذلك انتهت فاقتصر على لغة واحدة .

حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جمع قرآن میں فرق یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اس خوف سے جمع کیا تھا کہ کہیں قرآن عظیم کا کچھ حصہ کسی طرح غائب نہ ہو جائے کیوں کہ قرآن عظیم ایک جگہ جمع کیا ہوا نہیں تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صحیفوں میں جمع فرمایا سورتوں کی آیات کی ترتیب وہی رکھی جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتائی تھی۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جمع فرمایا جب کہ قرآن کریم کے وجوہ قرأت میں شدید اختلاف ہوا جب لوگوں نے اپنی اپنی لغت میں قرأت کی کیوں کہ اہل عرب کی لغت میں باہم تفاوت و وسعت ہے اسی وجہ سے بعض نے بعض کو سمجھا کہ وہ غلطی پر ہیں اور ہر ایک اپنی قرأت کو بہتر جاننے لگا یہ معاملہ بڑھ جانے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف ہوا تو انھوں نے صحیفہائے صدیقی کو ایک صحیفہ میں لکھوایا سورتوں کی ترتیب وہی رکھی مگر تمام قرأتوں کو نظر انداز کر کے صرف قریش کی لغت پر جمع کیا اس دلیل سے کہ قرآن عظیم قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے اگرچہ شروع میں قریش کی قرأت میں دوسری لغات کی وسعت و گنجائش تھی تاکہ لوگ حرج و مشقت میں نہ پڑ جائیں پھر انھوں نے دیکھا کہ لغت قریش ہی سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے تو صرف ایک ہی لغت پر اکتفا کیا دوسری کی اب گنجائش نہ رہی۔ (مولف)

امام بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

کان ھذا سببا لجمع عثمان القرآن فی المصحف و الفرق بینه و بین الصحف ان الصحف ھی الاوراق المحررة التی جمع فیھا القرآن فی عھد ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه و کانت سورا مفرقة کل سورة مرتبة بایاتھا علی حدة لکن لم یرتب بعضھا اثر بعض فلما نسخت و رتب بعضھا اثر بعض صارت مصحفا و لم یکن مصحفا الا فی عھد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه .

امیرالمومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصحف میں قرآن عظیم جمع کرنے کا سبب یہی تھا یہ مصحف اور ان صحیفوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ صحیفے لکھے ہوئے وہ اوراق ہیں جن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں قرآن عظیم جمع ہوا اور سورتیں مرتب تھیں ہر سورۃ آیات کی ترتیب سے علیحدہ وجداگانہ تھی لیکن آیتیں یکے بعد دیگرے مرتب نہ تھیں پھر جب ان کو لکھا گیا اور ایک کے بعد دوسرے کو ترتیب دیا گیا تو یہی مصحف ہوگیا۔ اور قرآن عظیم مصحف کی شکل میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ہوا۔ (مولف)

عمدۃ القاری واتقان شریف میں ابوبکر بن ابی داؤد سے منقول :

قال سمعت ابا حاتم السجستانی یقول کتب سبعة مصاحف فارسل الی مکة و الی الشام و الی الیمن و الی البحرین و الی البصرة و الی الکوفة و حبس بالمدینة و احدا.

ابوحاتم سجستانی کہتے ہیں کہ سات مصاحف لکھے گئے ان میں سے ایک ایک مصحف مکہ مکرمہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ، کوفہ بھیج دیا گیا اور ایک مدینہ منورہ میں رکھا گیا۔ (مولف)

امام قسطلانی ارشادالساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں:

حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة

marfat.com
Marfat.com

فکانت عندها حتی توفیت فاخذها مروان حین کان امیر اعلیٰ المدینة من قبل معوية رضی الله تعالیٰ عنه فامر بها فشققت و قال انما فعلت هذا لانی خشیت ان طال بالناس زمان ان یرتاب فیها مرتاب رواه ابن ابی داؤد وغیره .

یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں لکھ لیا گیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان صحائف کو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا ان کی وفات تک تمام صحیفے انھیں کے پاس رہے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے مروان مدینہ منورہ کا امیر بن کر آیا تو ان صحیفوں کو لے کر چاک کروا دیا اور کہا کہ میں نے ایسا اس خوف سے کیا کہ یہ لوگوں میں اگر زمانہ دراز تک رہیں تو کوئی ان میں شک کر سکتا ہے اس لیے میں نے انھیں ضائع کروا دیا۔ اسے ابن ابی داؤد وغیرہ نے روایت کیا۔ **(مولف)**

اسی میں ہے :

کان التالیف فی الزمن النبوی و الجمع فی المصحف فی زمن الصدیق و النسخ فی المصاحف فی زمن عثمان و قد کان القران کله مکتوبا فی عهده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لکنه غیر مجموع فی موضع واحد و لا مرتب السور.

زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی میں قرآن کی تالیف ہو چکی تھی، زمانہ صدیق میں صحیفوں میں جمع ہوا اور زمانہ عثمان میں مصاحف میں جمع کیا گیا۔ حالاں کہ پورا قرآن عظیم عہد رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لکھا جا چکا تھا۔ لیکن ایک جگہ جمع نہیں کیا گیا تھا اور نہ سورتوں کی ترتیب تھی۔ **(مولف)**

حضرت عثمان کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

قرآن عظیم کا جامع حقیقی اللہ عزوجل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

ان علینا جمعه و قرأنه .

بیشک ہمارے ذمے ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔

پھر جامع اول کے مظہر اول واتم واکمل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے آیات قرآنیہ اسی ترتیب جمیل پر کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مطابق ترتیب لوح محفوظ حسب تبلیغ جبریل وتعیم جلیل صاحب تنزیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانۂ اقدس میں اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہولیں۔

قرآن عظیم ۲۳ برس میں حسب حاجت عباد متفرق آیتیں ہوکر اترا کسی سورت کی کچھ آیات اتریں، پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں، پھر سورت اولیٰ کی نازل ہوتیں، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیت فلاں سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے رکھی جائیں۔اسی طرح سور قرآنیہ منتظم ہوتیں۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضور سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی ترتیب پر اسے نمازوں، تلاوتوں میں پڑھتے۔

قرآن عظیم صرف ایک واحد لغت قریش پر نازل ہوا عرب میں مختلف قبائل اور ان کے لہجے باہم حرکات وسکنات وبعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے۔علامت مضارع کو قریش مفتوح رکھتے دیگر بعض قبائل ات ن کو مکسور کرکے نِعبد نِستعین کہتے۔لغت قریش میں "تابوت" آخری میں تائے قرشت سے تھا، دوسروں کی لغت میں "تابوۃ" ہائے ہوز سے۔اسی قسم کے بالائی اختلافات بکثرت تھے جن سے معنی کلام بلکہ جوہر نظم کو بھی کوئی ضرر نہ پہنچتا اور مادری لہجہ زبانوں پر چڑھا ہوا دفعۃً بدل دینا سخت دشوار۔

لہٰذا حضور پرنور رحمت مہداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے عرض کرکے دیگر قبائل والوں کے لیے ان کے لہجوں کی رخصت لے لی تھی جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام ہر رمضان مبارک میں

marfat.com
Marfat.com

جس قدر قرآن عظیم اب تک اتر چکا ہوگا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا دور کرتے ۔ جو سنت سنیہ اب تک بحمد اللہ تعالیٰ حفاظ اہل سنت میں باقی ہے اور باقی رہے گی حتی یاتی امر اللہ و ھم علی ذلک سال اخیر امین وحی علیہ الصلاۃ والسلام نے دو بار صرف اصل لغت قریش پر جس میں قرآن نازل ہوا تھا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دور کیا اور اس کی تکرار سے اشارہ ہوا کہ وہ رخصت منسوخ اور اب صرف اسی لغت پر جس میں اصل نزول ہے استقرار امر ہوا۔

سور اگرچہ زمانہ اقدس میں مرتب ہو چکی تھیں مگر یکجا مجتمع نہ تھیں متفرق پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہا میں متفرق جگہ تھیں سوا ان مبارک سینوں کے جن میں سارا قرآن عظیم محفوظ تھا حال یہی تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر عوام سے احتجاب فرمایا خلافت خلیفہ برحق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں بکثرت صحابہ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے ۔ حافظ حقیقی جامع ازلی جل جلالہ نے اپنا وعدہ صادقہ و انا لہ لحافظون پورا فرمانے کو پہلے یہ کریم داعیہ قلب کریم حضرت موافق الرائے بالوحی والکتاب سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ڈالا حضرت فاروق اعظم نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پاتے گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا میری رائے ہے کہ حضرت جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابتداً اس میں تامل ہوا کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا ہم کیوں کر کریں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے۔ بالآخر رائے صدیق بھی موافق ہوئی اور زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمان خلافت نسبت جمع کتاب اللہ صادر ہوا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وہی شبہ پیش آیا کہ کیوں کر کیجیے گا وہ کام جو حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام نے نہ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے۔ یہاں تک کہ صدیق و فاروق و زید بن ثابت و جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق مواضع سے جمع کر لیا گیا۔

سور قرآنیہ اگرچہ متفرق مواقع سے ایک وعا میں مجتمع ہوگئی تھیں اور وہ مجموعہ صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھا مگر ہنوز تین کام باقی تھے۔

(۱) ان مجموع صحیفوں کا ایک مصحف واحد میں نقل ہونا۔

(۲) اس مصحف کے نسخے معظم بلاد اسلام مملکت اسلامیہ کی عظیم عظیم قسمتوں میں تقسیم ہونا۔

(۳) رخصت سابقہ کی بنا پر جو بعض اختلافات لہجہ کے آثار کتابت قرآن عظیم میں متفرق لوگوں کے پاس تھے اور وہ قرآن عظیم کے حقیقی اصل منزل من اللہ ثابت مستقر غیر منسوخ محفوظ لہجے سے جدا تھے دفع فتنہ کے لیے ان کا محو ہونا۔

یہ تینوں کام حفظ حافظ حقیقی جامع ازلی جل جلالہ اپنے تیسرے بندے امیر المومنین جامع القرآن ذی النورین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا اور قرآن عظیم کا جمع کرنا حسب وعدۂ الٰہیہ تام و کامل ہوا اس لیے اس جناب کو جامع القرآن کہتے ہیں۔ (جمع القرآن و بم عزوہ لعثمان)

اشعار

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

marfat.com
Marfat.com

زاہد مسجد احمدی پر درود دولت جیش عسرت پہ لاکھوں سلام

در منثور قرآن کی سلک بہی زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حضرت علی مرتضیٰ

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

(الدھر/۸)

marfat.com
Marfat.com

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

علی ان کا نام ہے اور ابوالحسن و ابوتراب ان کی کنیت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے فرزند اور برادر مواخات ہیں۔ فاطمہ بتول سیدہ نساء العالمین کے شوہر، اور سبطین سعیدین حضرت امام حسن وحسین سیدی شباب اہل الجنۃ کے والد نامدار ہیں، زمانۂ جاہلیت اور عہد رسالت میں ان کا نام علی ہے۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے اپنے باپ کے نام پر جو اسد تھا ان کا نام حیدر رکھا جب ابو طالب تشریف لائے تو انھوں نے یہ نام ناپسند کیا اور علی نام رکھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام صدیق رکھا جیسا کہ ریاض النضرۃ میں ہے اور ان کی کنیت ابوالریحانین رکھی گئی۔ اور آپ کا لقب بیضۃ البلد، امین شریف، ہادی، مہدی ذی الاذن الزعیہ، یعسوب الامۃ تھا۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ ان کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی تھی، یہ قدیم الاسلام تھے، حضرت ابن عباس، زید بن ارقم، سلمان فارسی، مقداد بن اسود اور بکثرت صحابہ کرام اس پر ہیں کہ وہ اول الاسلام ہیں۔

شیخ ابن حجر نے، اصابہ فی معرفۃ الصحابہ، میں کہا ہے کہ اکثر اہل علم کا قول یہی ہے۔ ابو یعلی نے حضرت علی سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور میں دوشنبہ کے دن ہی اسلام لایا۔

ابن عبدالبر نے استیعاب میں فرمایا کہ حضرت علی مرتضیٰ اسلام لائے اور اپنے والد سے انھوں نے اسلام کو چھپایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے اور اس کا اظہار کیا۔

جس وقت حضرت علی مرتضیٰ اسلام لائے ان کی عمر دس سال یا آٹھ سال کی تھی جیسا کہ علامہ سیوطی

marfat.com
Marfat.com

نے نقل کیا ہے۔ جامع الوصول میں ہے کہ اس دن ان کی عمر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے پندرہ سال تھی، بعض کا چودہ سال، مگر صحیح یہ ہے کہ صغر سنی میں قبل از بلوغ ایمان لائے۔ انھوں نے کبھی بتوں کی پرستش نہ کی تھی، ان کی داڑھی بہت بڑی اور طویل تھی۔

فصل الخطاب میں تاج الاسلام کی اربعین سے منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چودھویں رات کی مانند حسین الوجہ تھے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے بجز غزوۂ تبوک کے کیوں کہ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اہل بیت کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ ان کے فضائل مذکور اور ان کے آثار شجاعت مشہور ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو روز خیبر علم دیا اور فرمایا آج میں اسے علم دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور خدا اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتا ہے۔

اور فرمایا جس نے علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، جس نے علی مرتضیٰ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور علی مرتضیٰ سے مومن و مسلمان ہی محبت رکھیں گے اور حضرت علی مرتضیٰ سے منافق ہی بغض و عداوت رکھیں گے۔

خلافت راشدہ کی تیس سالہ مدت کی تکمیل کے ابتدائی سال میں ان کو شہید کیا گیا۔ ان کی خلافت کی مدت چار سال سات مہینہ اور چھ روز یا بارہ روز ہے۔ بعض چار سال نو مہینے بتاتے ہیں اور پانچویں سال کو ان کے فرزند ارجمند امام حسن مجتبیٰ حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پورا فرمایا۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ، ج ۲)

حضرت علی کی کرامات

روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو ختم کلام مجید کر لیتے۔

marfat.com
Marfat.com

دوسری روایت کے مطابق آپ گھوڑے پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن کریم ختم کر لیتے۔

اسماء بنت عمیس نے حضرت سیدہ زہرا سے روایت کی کہ جس رات حضرت سیدنا علی نے میرے ساتھ شب زفاف گزاری مجھے آپ سے بہت خوف لاحق ہوا کیوں کہ میں نے زمین کو آپ سے ہم کلام ہوتے ہوئے سنا۔ صبح ہوئی تو میں نے یہ سارا قصہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنایا جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طویل سجدہ کیا اور سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ! تجھے پاکیزہ اولاد کی خوشخبری ہو جن کو خدائے تعالیٰ نے تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے اور زمین کو حکم دیا کہ وہ آپ کو ایسے تمام واقعات بتلائے جو مشرق و مغرب تک اس پر واقع ہونے والے ہیں۔ (مولف)

(شواہد النبوۃ)

علی قسیم دوزخ ہیں

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا ہے:

سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا انا قسیم النار میں قسیم دوزخ ہوں۔ یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور اعداء کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ اسے شاذان فضلی نے جزء رد الشمس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے احادیث حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ کو قسیم النار فرمایا۔

شفا شریف میں فرماتے ہیں:

قد خرج اهل الصحيح و الائمة ما اعلم به اصحابه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

marfat.com
Marfat.com

مما وعدھم به من الظھور علی اعدائه (الی قوله) و قتل علی و ان اشقاھا الذی یخضب ھذہٖ من ھذہ ای لحیته من راسه و انه قسیم النار یدخل اولیاء ہ الجنة و اعداء ہ النار.

بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بد بخت ترین امت ان کے سر مبارک کے خون سے ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولیٰ علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدارج شریف میں ہے

آمدہ است کہ ایستادہ میکند او را پروردگار روے یمین عرش و در روایتے بر عرش و در روایتے بر کرسی و می سپارد بوے کلید جنت۔

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کو عرش کی داہنی طرف یا عرش کے اوپر، یا کرسی پر کھڑا کرے گا اور جنت کی کنجی ان کے سپرد فرمائے گا۔ (مولف)

علی کارساز ہیں

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کنت ولیه فعلی ولیه.

جس کا میں مددگار وکارساز ہوں علی اس کا مددگار وکارساز ہے۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

احمد ونسائی اور حاکم نے بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

علامہ مناوی نے شرح میں فرمایا یدفع عنه ما یکرہ

علی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

علی کی حاجت برآری

حضور سید عالم تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے نائب کریم علی مرتضیٰ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

انی لا ستحی من الله ان یکون ذنب اعظم من غفری او جهل اعظم من حلمی او عورة لا یواریها ستری او خلة لا یسد ها جودی.

بیشک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں یا کسی کی جہالت میرے علم سے زائد ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں یا کسی عیب، کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے یا کسی حاجت مندی کو میرا اکرم بند نہ فرمائے۔

ابن عساکر نے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کو روایت کیا۔

فرماتے ہیں کرم اللہ تعالیٰ وجہہ **لا ادری ای النعمتین اعظم علی منة من رجل بذل مصاص وجهه الی فرانی موضعا لحاجته و اجری الله قضاء ها او یسره علی یدی و لان اقضی لامرء مسلم حاجة احب الی من ملاء الارض ذهبا و فضة .**

بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دو نعمتوں پر کون سی مجھ پر زیادہ احسان ہے کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر روا فرمائے، یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرما دوں۔ (الامن والعلی)

ابو الغنائم نرسی نے قضاء الحوائج میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کو روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

اسلام علی کی بحث

امام احمد رضا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ :

زید کہتا ہے کہ جناب علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ چوں کہ بلوغ سے پہلے ایمان لائے اس لیے وہ کفر وشرک میں کبھی بھی مبتلا نہ ہوئے کیوں کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

اور عمر یہ کہتا ہے کہ بچے والدین کے تابع ہوتے ہیں اور آپ کے والدین حالت کفر میں تھے لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ پہلے علی مرتضی کافر تھے پھر بعد میں مسلمان ہوئے۔ اس صورت میں زید کا قول صحیح ہے یا عمر کا۔

آپ نے اس سوال کا جو محققانہ اور فاضلانہ جواب تحریر فرمایا ہے وہ بعینہٖ ملاحظہ فرمائیں۔

قول زید حق وصحیح وقول عمر باطل وقبیح ہے۔

اقول و باللہ التوفیق: یہ تو ظاہر ومعلوم وثابت ہے کہ حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی وقت بعثت سراپا برکت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوراً مشرف بتصدیق وایمان ہوئے۔

وقت اسلام حضرت علی کی عمر

اس وقت عمر مبارک حضرت مرتضوی آٹھ دس سال تھی اور بالیقین جو عاقل بچہ اسلام لائے حکم اسلام میں مستقل بالذات ہے کہ پھر کسی کی تبعیت سے اس پر حکم دیگر حلال نہیں۔

فی المواہب، قال سن علی رضی اللہ تعالیٰ انہ اذا ذاک عشر سنین فیما حکاہ الطبری۔

marfat.com
Marfat.com

مواہب لدنیہ میں ہے، اس وقت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر دس سال تھی جیسا کہ طبری نے ذکر کیا ہے۔

قال الزرقانی و ھو قول ابن اسحق و اقتصر المصنف علیه لقول الحافظ انه ارجح الاقوال .

زرقانی نے فرمایا یہی ابن اسحاق کا بھی قول ہے، مصنف نے صرف اسی قول کو اس لیے ذکر کیا کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ سب سے راجح قول یہی ہے۔

روی ابن سفیان باسناد صحیح عن عروۃ قال اسلم علی و ھو ابن ثمان سنین و صدر به فی العیون.

اور ابن سفیان نے بسند صحیح حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے، عیون الاثر (لابن سید الناس) میں اسی قول کو پہلے ذکر کیا۔

و فی رد المحتار ، قوله و سنه سبع و قیل ثمان و ھو الصحیح ، و اخرجه البخاری فی تاریخه عن عروۃ و قیل عشر ، اخرجه الحاکم فی المستدرک و قیل خمسة عشر و ھو مردود و تمام ذلک مبسوط فی الفتح.

ردالمحتار میں ہے، ان کی عمر سات تھی اور کہا گیا ہے کہ آٹھ سال تھی، یہی صحیح ہے اسی کو امام بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عروہ سے روایت کیا۔ اور کہا گیا کہ دس سال تھی، اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور کہا گیا کہ پندرہ سال تھی یہ قول مردود و نامقبول ہے۔ پوری تفصیل فتح القدیر میں ہے۔

قبل بلوغ اسلام کا حکم

و فی نکاحه احکام الصغار للاستروشنی انه قبل البلوغ تبع لابویه فی الدین ما

marfat.com
Marfat.com

لم یصف الاسلام ، قال فافادان التبعیة لا تنقطع الا بالبلوغ او بالاسلام بنفسه و به صرح فی البحر و المنح من باب الجنائز.

ردالمحتار کتاب النکاح میں احکام الصغار استروشنی سے نقل ہے ، بچہ قبل بلوغ دین میں اپنے والدین کا تابع ہے جب کہ خود مسلمان نہ ہوا ہو۔ شامی نے کہا، افادہ فرمایا کہ یہ تبعیت بالغ ہونے یا خود اسلام لانے ہی سے ختم ہوتی ہے۔ اسی کی تصریح بحرالرائق اور منح الغفار باب الجنائز میں ہے۔

علی بتوں کی آلودگی سے پاک رہے

تو بعد بعثت تو اس خیال شنیع کی زنہار گنجائش نہیں بلکہ اس سے پیشتر بھی، کہ جب قریش مبتلائے قحط ہوئے تھے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوطالب پر تخفیف عیال کے لیے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ک اپنی بارگاہ ایمان پناہ میں لے آئے تھے۔ جیسا کہ ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں بیان کیا ہے۔

حضرت مولیٰ نے حضور مولیٰ الکل سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنار اقدس میں پرورش پائی حضور کی گود میں ہوش سنبھالا آنکھ کھلتے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا دیکھا، حضور کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وبارک وسلم۔ تو جب سے اس جناب عرفاں مآب کو ہوش آیا قطعاً یقیناً رب عزوجل کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ہرگز ہرگز بتوں کی نجاست سے ان کا دامن پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لیے لقب کریم "کرم اللہ تعالیٰ وجہہ" ملا۔

ناسمجھ بچہ کا کفر اور تبعیت والدین کا مسئلہ

اب رہ گئے صرف چند برس جو روز پیدائش سے بالکل ناسمجھی کے ہوتے ہیں جن میں بچہ نہ کچھ ادراک رکھتا ہے، نہ سمجھ سکتا ہے ظاہر ہے کہ اس عمر میں حقیقۃً تو کوئی بچہ کافر نہیں کہا جا سکتا کہ صدق مشتق قیام

marfat.com
Marfat.com

مبدء کو مستلزم، کفر تکذیب ہے اور تکذیب بے ادراک وتمیز نا متصور۔(نتیجہ یہ نکلا کہ کفر بے ادراک وتمیز غیر متصور ہے لہٰذا ناسمجھ بچہ کفر سے خالی ہوگا، جب کفر اس کے ساتھ قائم نہیں تو اس پر کافر کا اطلاق بھی درست نہیں۔کیوں کہ کافر کفر سے مشتق ہے اور کسی پر مشتق صادق ہونے کے لیے مصدر سے اس کا متصف ہونا لازم ہے۔جیسے لفظ عالم کسی پر صادق آنے کے لیے علم سے اس کا متصف ہونا لازم ہے۔لہٰذا بچہ جب مبدء (کفر) سے خالی ٹھہرا تو اس پر مشتق (کفر) کا اطلاق بھی نہیں ہوسکتا) بلکہ اس وقت تک ہر بچہ کا دین فطری اسلام ہے۔

ہاں جس کے والدین کافر ہوں اس پر ان کی تبعیت کا حکم کیا جاتا ہے جب کہ تبعیت متصور بھی ہو ورنہ نہیں جیسے وہ بچہ جسے دارالاسلام میں اسیر کر لائیں اور اس کے کافر ماں باپ دارالحرب میں رہیں کہ بوجہ اختلاف دار تبعیت ابوین منقطع ہوگئی اب بہ تبعیت دار اسے مسلم کہا جائے گا۔

فی جنائز الدر، صبی سبی مع احد ابویه لا یصلی علیه لانه تبع له و لو سبی بدونه فمسلم تبعا للدار او للسابی . و فی نکاحه الولد یتبع خیر الابوین دینا ان اتحدت الدار.

درمختار کتاب الجنائز میں ہے، کوئی بچہ اپنے حربی والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ دارالحرب سے گرفتار کر کے دارالاسلام میں لایا گیا اور مر گیا تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیوں کہ وہ کافر حربی کے تابع ہے ہاں اگر تنہا گرفتار ہو تو دارالاسلام یا گرفتار کرنے والے کے تابع ہونے کے باعث مسلم ہے۔درمختار کتاب النکاح میں ہے، باعتبار دین ماں باپ میں سے جو بہتر ہو بچہ اسی کا تابع ہوتا ہے اگر دار ایک ہو۔

دوامر

جب یہ امر منقح ہولیا تو اب یہاں اس نرے ناسمجھ بچہ کی عمر پر بھی یہ ناگوار و ناسزا خیال دو امر کے

marfat.com
Marfat.com

ثبوت کافی کے محتاج۔

امر اول، حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابو طالب دونوں کا اس وقت تک کافر ہونا کہ ان میں ایک بھی موحد ہو تو بچہ اسی کی تبعیت سے موحد کہا جائے گا، کافر کی تبعیت ہرگز نہ کرے گا۔

لما نصوا علیه قاطبة من ان الولد یتبع خیر الابوین دینا.

کیوں کہ تمام نے نص فرمایا ہے کہ ماں باپ میں سے باعتبار دین جو بہتر ہو بچہ اسی کے تابع ہوتا ہے۔

امر دوم، اس وقت حکم تبعیت صادق وثابت ہونا۔

ان دو امر سے اگر ایک بھی پایہ ثبوت سے ساقط رہے گا تو یہ بیہودہ خیال، خیال کرنے والے کے منہ پر مارا جائے گا مگر مولیٰ علی کے رب جل وعلا کو حمد وثنا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ان دو میں سے ایک بھی ثابت نہیں۔

و علی هذا استدل به السید العلامة علی نزهة الابوین الشریفین عن الکفر، رضی الله تعالیٰ عنهما و عن کل من احب اجلالهما اجلالا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

اسی بنیاد پر اس سے سید علامہ طحطاوی نے والدین کریمین کے کفر سے منزہ ہونے پر استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں سے راضی ہو اور ہر اس شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اکرام کی خاطر ان کا اکرام پسند کرے۔

ولہذا ائمہ اشاعرہ میں سے کوئی انھیں مسلم کہتا ہے کوئی معنی مسلم میں۔

marfat.com
Marfat.com

قال الزرقانی ، ثم اختلف عبارة الاصحاب فیمن لم تبلغه الدعوة فاحسنها من قال انه ناج و ایاها اختار السبکی و منهم من قال علی الفترة (و یترای لی انه ، الفطرة ، بالطاء).

زرقانی نے فرمایا پھر اصحاب (ائمہ رحمہم اللہ) کی عبارتیں اس کے بارے میں مختلف ہوگئیں جسے دعوت نہ پہنچی، سب سے عمدہ عبارت اس کی ہے جس نے کہا کہ وہ ناجی ہے اسی کو امام سبکی نے اختیار کیا کسی نے کہا وہ فترت پر ہے۔ (امام احمد رضا فرماتے ہیں میرے نسخہ میں اسی طرح تاء سے ہے میرا خیال ہے کہ یہ طاء کے ساتھ فطرۃ ہے)

و منهم من قال مسلم ، قال الغزالی و التحقیق ان یقال فی معنی مسلم .

کسی نے کہا مسلم ہے، امام غزالی نے فرمایا کہ تحقیق یہ ہے کہ اسے معنیٰ مسلم میں کہا جائے گا۔

اس طور تو خود ابو طالب پر حکم کفر اس وقت سے ہوا جب بعثت اقدس تسلیم و اسلام سے انکار اور یہ وقت وہ تھا کہ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی خود اسلام لاکر حکم تبعیت سے قطعاً منزہ ہو چکے تھے۔

ہم پوچھتے ہیں مخالف کے پاس کیا حجت ہے کہ زمانہ فترت میں حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا موحدہ یا غافلہ نہ تھیں۔ حالاں کہ بہت عورتوں کی نسبت یہی مظنون، مخالف جو دلیل رکھتا ہو پیش کرے اور جب نہ پیش کر سکے تو رجماً بالغیب (اٹکل سے) حکم تبعیت پر کیوں کر منھ کھول دیا۔ کیا اطلاق کفر اور وہ بھی معاذ اللہ ایسی جگہ محض اپنے تراشیدہ اوہام پر ہو سکتا ہے؟ کیا محتمل نہیں کہ وہ اس وقت بھی ان لوگوں میں ہوں جو بالاتفاق ناجی ہیں؟ تو ولد انھیں کا تابع ہوگا اور بالتبع بھی حکم کفر ہرگز صحیح نہ ہو سکے گا۔

علامہ شامی قدس سرہ السامی رد المحتار میں مسلم و کافرہ سے مولود بالزنا کی نسبت فرماتے ہیں :

یظهر لی الحکم بالاسلام للحدیث الصحیح کل مولود یولد علی الفطرة حتی

marfat.com
Marfat.com

یکون ابواہ ھما اللذان یھودانہ او ینصرانہ فانھم قالوا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل اتفاقھما ناقلا عن الفطرۃ فان لم یتفقا بقی علی اصل الفطرۃ . و ایضا حیث نظروا الجزئیۃ فی تلک المسائل احتیاطا فلینظر الیھا ھھنا احتیاطا ایضا. فان الاحتیاط بالدین اولی و لان الکفر اقبح القبیح فلا ینبغی الحکم بہ علی شخص بدون امر صریح .

• مجھے اس کے مسلمان ہونے کا حکم کرنا ہی سمجھ میں آتا ہے اس لیے کہ حدیث صحیح ہے کہ ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ماں باپ دونوں ہی اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ علماء نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں اور باپ دونوں کے اتفاق دین فطرت سے منتقل کرنے والا ٹھہرایا۔ تو اگر دونوں متفق نہ ہوں تو بچہ اصل فطرت پر رہے گا دوسری وجہ یہ ہے کہ علماء نے جب ان مسائل میں احتیاطاً جزئیت کا لحاظ کیا تو یہاں بھی احتیاطاً لحاظ جزئیت ہونا چاہیے کیوں کہ دین کے معاملہ میں احتیاط ہی اولی ہے اور اس لیے بھی کہ کفر سب سے بدتر قبیح ہے تو کسی شخص پر کسی امر صریح کے بغیر حکم لگانا مناسب نہیں۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ روشن ہوگیا کہ بحمدہ سبحانہ تبعاً حکماً اسماً وہماً کسی طرح، کسی نوع یہ لفظ شنیع حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی پر صادق نہ ہوا۔ روز الست سے ابد الاباد تک ان کا دامن ایمان مامن اس لوث سے اصلاً جزماً قطعاً مطلقاً پاک وصاف ومنزہ رہا۔ (تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاھلیۃ)

حضرت علی ہمیشہ مسلمان رہے

امام احمد رضا بریلوی سے سوال ہوا کہ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیشہ کے مسلمان تھے یا آٹھ دس برس کی عمر میں ایمان لائے اور اگر ہمیشہ مسلمان تھے تو پھر ایمان لانے کا کیا معنی؟

marfat.com
Marfat.com

آپ نے ارشاد فرمایا:

حضرت امیر المومنین مولی المسلمین، امام الواصلین، سیدنا ومولانا علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی اور حضرت امیر المومنین امام المشاہدین افضل الاولیاء المحمدین سیدنا ومولانا صدیق اکبر عتیق اطہر علیہ الرضوان الاجل الاظہر دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سن تمیز، سن تمیز سے ہنگام ظہور پرنور آفتاب بعثت، ظہور بعثت سے وقت وفات، وقت وفات سے ابدالآباد تک بحمد اللہ تعالیٰ موحد وموقن ومسلم ومومن وطیب وزکی وطاہر ونقی تھے، اور ہیں اور رہیں گے۔ کبھی کسی وقت کسی حال میں ایک لمحہ، ایک لحظہ، ایک آن کولوث کفروشرک وانکاران کے پاک مبارک ستھرے دامنوں تک اصلاً نہ پہنچا نہ پہنچے۔

عالم ذریت سے روز ولادت تک اسلام میثاقی تھا الست بربکم قالوا بلی

روز ولادت سے سن تمیز تک اسلام فطری کہ کل مولود یولد علی الفطرة.

سن تمیز سے روز بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والا صفات نے زمانہ فترت میں بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا، کبھی غیر خدا کو خدا نہ قرار دیا، ہمیشہ ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ایک ہی کہا، ایک ہی سے کام رہا۔

پھر ظہور بعثت سے ابدالآباد تک حال تو ظاہر وقطعی ومتواتر ہے۔

ثم اقول وباللہ التوفیق: ظاہر ہے کہ تا اوان فترت اس زمان جاہلیت ومکان امیت سے ہیجان غفلت میں سمعیات پر اطلاع کے تو کوئی معنی ہی نہ تھے۔ اسی طرح نبوت وکتاب کہ وہ لوگ ان امور سے واقف ہی نہ تھے ولہذا براہ عجب کہتے

ابعث الله بشرا رسولا.

marfat.com
Marfat.com

کیا خدا نے آدمی کو رسول بنایا۔

اور کہتے :

مال هذا الرسول ياكل الطعام و يمشي في الاسواق.

یہ رسول کیسا ہے کہ ہماری طرح کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا ہے۔

اور پر ظاہر کہ حکم، بے تصور محکوم علیہ محال قطعی، تو جس چیز سے ذہن اصلاً خالی اس کی تصدیق و تکذیب دونوں ممتنع عقلی۔

لہٰذا اس زمانے میں صرف توحید مدار اسلام و مناط نجات و نافی کفر تھی۔ موحدان جاہلیت کا مسئلہ اجماعیہ کسے نہیں معلوم؟ بایں ہمہ وہ اسلام ضروری تھا کہ اس وقت اسی قدر ممکن تھا اصل دین و مرضی رب العالمین جسے **ان الدين عند الله الاسلام** فرمایا گیا تمام ایمانیات پر ایمان لانا ہے **كل آمن بالله و ملائكته و كتبه و رسوله** یہ بغیر بعثت و بلوغ دعوت ناممکن۔ اور اس کا بھی فرد اکمل وہ ہے جس کی نسبت ابراہیم خلیل و اسماعیل ذبیح صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم نے دعا کی **و من ذريتنا امة مسلمة لك** ، جس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے **هو سماكم المسلمين من قبل** یعنی اس نبی کریم افضل المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کی امت مرحومہ میں داخل ہونا، یہ اسلام کا اطلاق اخص و اکمل و اجل و اجمل ہے۔ ان دونوں معنی پر ان حضرات عالیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ آٹھ یا دس برس کی عمر میں اسلام لائے، یہ ارشاد اقدس سنتے ہی فوراً بلا تامل مسلمان ہوئے۔

معہذا اس میں ایک سر یہ ہے کہ بعد بعثت و بلوغ دعوت صرف اس اسلام ضروری پر قناعت کافی و وجہ نجات نہیں، اگر کوئی شخص فترت میں صدہا سال موحد رہتا اور بعد دعوت تصدیق نہ کرتا وہ اسلام سابق یقیناً زائل ہو کر کافر مخلد فی النار ہو جاتا۔ تو جس نے فوراً تصدیق کی اس پر حکم اسلام اس وقت سے تام و قائم و محکم و

marfat.com

Marfat.com

مستقر ہوا۔

علاوہ بریں رب العزت عزوجل اپنے خلیل جلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت فرماتا ہے:

اذ قال ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمين .

جب اس سے فرمایا کہ اس کے رب نے کہ اسلام لا بولا میں اسلام لایا رب العالمین کے لیے۔

جب خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء کو اسلام لانے کا حکم ہونا اوران کا عرض کرنا کہ میں اسلام لایا معاذ اللہ! ان کے ایمان قدیم و اسلام مستمر کا منافی نہ ہوا کہ حضرات انبیاء علیہم التحیۃ والثناء کی طرف بعد نبوت و پیش از نبوت کبھی کسی وقت ایک آن کے لیے بھی غیر اسلام کو اصلاً راہ نہیں تو صدیق و مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت یہ الفاظ کہ فلاں دن مسلمان ہوئے، اس روز اسلام لائے، ان کے اسلام سابق کے معاذ اللہ کیا مخالف ہوسکتے ہیں۔

صدیق وعلی کے اسلام میں فرق

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے تو یہ تخصیص ہی غلط کہ وہ بھی اس فضل جلیل میں شریک حضرت اسد اللہ الغالب، بلکہ انصاف کیجیے تو شریک غالب ہیں اگرچہ دونوں حضرات قدیم الاسلام ہیں کہ ایک آن ایک لمحہ کو ہرگز ہرگز متصف بکفر نہ ہوئے مگر اسلام میثاقی و اسلام فطری کے بعد اسلام توحیدی و اسلام اخص دونوں میں صدیق اکبر کا پایہ ارفع و اعلیٰ ہے۔

توحیدی میں یوں کہ صدیق اکبر کی ایک عمر کثیر اس زمانہ ظلمت و جہالت میں گزری، ابتداء میں مدتوں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اسلام پناہ سے دوری رہی، اس پر بچپنے کی کچی سمجھ میں ان کے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ اس وقت تک مبتلائے شرک تھے اپنے دین باطل کی تعلیم دینا،

marfat.com
Marfat.com

بت خانے میں لے جا کر سجدۂ بت کی تفہیم کرنا، غرض رہنما مفقود، رہزنی موجود، بایں ہمہ ان کا توحید خالص پر قائم رہنا، اللہ اکبر کیسا اجل واعظم ہے۔

حضرت امیر المومنین مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے آنکھ کھولی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمال جہاں آراء دیکھا، حضور ہی کی گود میں پرورش پائی، حضور ہی کی باتیں سنیں، حضور ہی کی عادتیں سیکھیں، شرک و بت پرستی کی صورت ہی اللہ نے کبھی نہ دکھائی، آٹھ یا دس سال کے ہوئے کہ آفتاب جہاں تاب رسالت اپنی عالمگیر تابشوں کے ساتھ چمک اٹھا۔

اسلام اخص میں یوں کہ صدیق اکبر نے فوراً اپنا اسلام سب پر ظاہر و آشکارا کیا، ہدایتیں فرمائیں، کفار کے ہاتھوں سے اذیتیں پائیں۔

اور امیر المومنین مولیٰ علی کی نسبت آیا کہ کچھ دنوں اپنے باپ ابوطالب کے خوف سے کہ لازمہ صغر سن ہے اپنے اسلام کا اخفا فرمایا۔

امام حافظ الحدیث خیثمہ بن سلیمان قرشی و امام دارقطنی، و محب الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں

ان ابا بکر سبقنی الی اربع لم اوتهن، سبقنی الی افشاء الاسلام و قدم الهجرة و مصاحبته فی الغار و اقام الصلاة و انا یومئذ بالشعب یظهر اسلامه و اخفیه. الحدیث.

بیشک ابوبکر چار باتوں کی طرف سبقت لے گئے کہ مجھے نہ ملیں۔

(۱) انھوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکارا کیا۔

(۲) اور مجھ سے پہلے ہجرت کی

marfat.com
Marfat.com

(۳) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یار غار ہوئے اور نماز قائم کی اس حالت میں کہ میں ان دنوں گھروں میں تھا۔

(۴) وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے اور میں چھپاتا تھا۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔

اول ذکر اسلم علی بن ابی طالب و هو صبی لم يبلغ الحلم و كان مستخفيا باسلامه ، و اول رجل عربی بالغ اسلم و اظهر اسلامه ابو بكر بن ابی قحافة .

بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے اور وہ اپنا اسلام اخفا فرماتے تھے، اور بالغ عربی مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے اور وہ اپنا اسلام آشکار کررہے تھے۔ (مولف)

امام عمر بن عبدالبر روایت فرماتے ہیں :

ان محمد بن كعب القرظی سئل عن اولهما اسلاما فقال سبحان الله علی اولهما اسلاما و انما اشتبه علی الناس لان عليا اخفی اسلامه عن ابيه و ابو بكر اظهره .

محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ صدیق و علی دونوں میں کون پہلے اسلام لائے فرمایا کہ سبحان اللہ! حضرت علی پہلے اسلام لائے مگر یہ لوگوں پر مشتبہ تھا کیوں کہ حضرت علی اپنے باپ سے اسلام کو چھپاتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق آشکارا فرماتے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مولف)

ولہذا احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و آثار صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت کہ صدیق کا اسلام سب کے اسلام سے افضل، اور ان کا ایمان تمام امت کے ایمان سے ازید و اکمل ہے۔

marfat.com
Marfat.com

رہے امیر المومنین فاروق و امیر المومنین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مذہب جمہور اہل سنت میں امیر المومنین حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو وہ دونوں افضل اور امیر المومنین صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ سب سے افضل، مگر اس وجہ سے افضل نہیں کہ یہ قدیم الاسلام ہیں وہ جدید الاسلام، کہ یہ فضل جزئی ہے جو مفضول کو بھی افضل پر مل سکتا ہے، فضل کلی اور شی ہے۔ قدم اسلام اگر موجب افضلیت ہو تو لازم آئے کہ من و تو زید و عمر کہ بعونہ تعالیٰ باپ دادا پردادا پشتہا پشت سے مسلمان چلے آتے ہیں عمر و عثمان ابوذر وسلمان وحمزہ وعباس وغیرہم صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاذ اللہ! افضل ٹھہریں، تو اس بناء پر افضلیت محض جہالت اور فضل جزئی وکلی کے تفرقہ سے غفلت ہے۔

(تنزیہہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عھد الجاھلیۃ)

ایک اور سوال کے جواب میں اسی مضمون کو امام احمد رضا بریلوی اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

بیشک حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی ہمیشہ سے مسلمان صحیح الایمان تھے اور بیشک انھوں نے آٹھ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا، ان دونوں باتوں میں اصلاً تنافی نہیں، یہ اسلام متاخر وہ ہے جس کا ذکر آیہ کریمہ:

ما الکتاب و لا الایمان و لکن جعلنہ نورا الآیۃ

یعنی اور یوں ہی ہم نے تمھیں وحی بھیجی ایک جاں فزا چیز اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ (ایمان) احکام شرع کی تفصیل، ہاں ہم نے اسے (کتاب وایمان) نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

یعنی اسلام خاص زمان بعثت کہ کتاب ورسول پر ایمان اور عقائد سمعیہ کے اذعان پر مشتمل ہو، بے شک بعد بعثت حاصل ہوا، اس کا حدوث قدم اسلام توحیدی کا منافی نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ منجملہ وجوہ تاویل مذکور۔

الرابع ، الایمان الاقرار بجمیع ما کلف اللہ تعالیٰ به و انه قبل النبوۃ ما کان عارفا بجمیع تکالیف اللہ تعالیٰ بل انه کان عارفا باللہ تعالیٰ و ذلک لاینافی ما ذکرناہ.

الخامس ، صفات اللہ تعالیٰ علیٰ قسمین، منها ما یمکن معرفته بمحض دلائل العقلیة ومنها مالا یمکن معرفته الابالدلائل السمعیة فهذا القسم الثانی لم تکن معرفته حاصلة قبل النبوۃ .

وجہ چہارم، ایمان ان تمام چیزوں کے مان لینے کا نام ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکلّف بنایا اور حضور قبل نبوت اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ تمام احکام و تکالیف سے واقف نہ تھے بلکہ وہ خداوند تعالیٰ کے عارف تھے اور یہ اس کے منافی نہیں جو ہم نے ذکر کیا (کہ قبل وحی بھی انبیاء کا کفر سے منزہ ہونا اجماعی ہے)

وجہ پنجم، صفات الٰہی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) وہ جن کی معرفت عقلی دلیلوں سے ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ جن کی معرفت سمعی دلیلوں کے بغیر ممکن نہیں۔

تو اسی قسم دوم کی معرفت قبل نبوت نہ تھی۔ (تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاھلیۃ)

حضرت علی کی محبوبیت رسول

ابویعلی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی :

قالت رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا و قبله و هو یقول بابی

marfat.com
Marfat.com

الوحید الشھید .

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے مولیٰ علی کو گلے لگایا اور پیار کیا اور فرماتے تھے میرا باپ نثار اس وحید شہید پر۔ (وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید)

حضرت امیر معاویہ کا فرمان

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف تصریح بسند صحیح موجود ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں۔

فقد صح انه رضی الله تعالیٰ عنه کان ینکر دعویٰ الخلافة و یقول انی لا اعلم انه یعنی علی کرم الله تعالیٰ وجهه افضل منی و احق بالامر و لکن لستم تعلمون ان عثمان قتل مظلوما و انا ابن عمه و ولیه اطلب بدمه . رواه یحیی بن سلیمن الجعفی شیخ البخاری فی کتاب الصفین بسند جید عن ابی مسلم الخولانی.

بالتحقیق صحیح یہ ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعویٰ خلافت کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے بیشک میں جانتا ہوں کہ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مجھ سے افضل ہیں اور خلافت کے زیادہ حقدار ہیں، لیکن کیا تم لوگ جانتے نہیں ہو کہ تحقیق عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظلماً قتل کیے گئے ہیں، اور میں ان کے چچا کا بیٹا، ان کا بھائی اور ان کا ولی ہوں میں ان کے خون کا بدلہ طلب کرتا ہوں۔ اس کو یحییٰ بن سلیمان جعفی شیخ بخاری نے سند جید کے ساتھ ابو مسلم خولانی سے روایت کیا۔

حضرت طلحہ کی بیعت

جب حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خطائے اجتہادی سے رجوع فرما کر دست حق پرست

marfat.com
Marfat.com

حضرت امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر تجدید بیعت چاہی ظالم کے ہاتھ سے زخمی ہو چکے تھے، امیر المومنین تک وصول کی طاقت نہ تھی۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لشکر کا ایک سپاہی گزرا اسے بلا کر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ہاتھ پر تجدید بیعت فرمائی اور روح اقدس جوار اقدس رحمت الٰہی میں پہنچی۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے یہ حال سن کر فرمایا

ابی الله ان يدخل طلحة الجنة الا و بيعتي في عنقه .

اللہ عزوجل نے طلحہ کا جنت میں جانا نہ مانا جب تک میری بیعت ان کی گردن میں نہ ہو۔

(نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ والخلافۃ)

حضرت علی کی احتیاط

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم دائما حلق فرمودہ وازاں روکہ زیر ہر مو جنابت ست مبادکہ آب بجائے نہ رسدوی فرمودو **من ثم عاديت راسي و من ثم عاديت راسي و من ثم عاديت راسي**

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیشہ سر کے بال منڈواتے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بال کی جڑ میں پانی نہ پہنچے۔ (اس لیے وہ بالوں کو منڈواتے) اور فرماتے پھر میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا، پھر میں نے اپنے سر سے دشمنی مول لی۔ پھر میں نے اپنے سر سے عداوت کی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۲۱)

تعظیم کی بات

سعید بن منصور سنن میں محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

marfat.com
Marfat.com

قال الفی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ وسادۃ فقعد علیھا و قال لا یابی الکرامۃ الاحمار ، ورواہ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ .

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کے لیے مسند حاضر کی امیر المومنین اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کرے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۷)

حضرت علی کا علم

امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا.

میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔

ایک اونٹ کئی من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کئی ہزار اجزاء، حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں، یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی۔ پھر یہ علم، علم علی ہے اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم .

عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کان ابو بکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم نبی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۱۸)

علی جنت کی طرف

نہایہ ابن الاثیر میں ہے :

marfat.com

Marfat.com

منه الحديث يزف على بيني و بين ابراهيم عليه الصلاة و السلام الى الجنة ان كسرت الزاى (في يزف) فمعناه يسرع من زف في مشيته و ازف اذا اسرع و ان فتحت فهو من زففت العروس ازفها اذا اهديتها الى زوجها.

یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضی میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے، یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انھیں یوں لے جائیں گے جیسے نئی دلھن کو دولھا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۶ ص ۲۰۱)

حضرت علی کا قاتل

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں :

لا تجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق نعم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم عليا و قتل ابو نولوء عمر رضى الله تعالىٰ عنه فان ذلک ثبت متواترا فلا يجوز ان يرى المسلم بفسق او كفر من غير تحقيق.

یعنی کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلاتحقیق حرام ہے۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے مولیٰ علی اور ابولولوء نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے ،تو کسی مسلمان کی طرف بلاتحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلاً جائز نہیں۔

(فتاوی رضویہ ج۶ ،ص ۳۰۸ ۔ حجب العوار)

marfat.com
Marfat.com

حضرت علی کا انصاف

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا :

روزے پیش امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یکے گفت کہ فلاں در خواب با مادر آن کس زنا کردہ است، امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ فرمود اورا در آفتاب قائم کردہ سایہ اش رادرہ زن۔

ایک دن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے کہا کہ فلاں نے اس کی ماں کے ساتھ خواب میں زنا کیا ہے تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسے دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سایہ کو کوڑے مارو۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۹۵۹)

جنگ صفین میں حق پر کون

امیر المومنین علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین جو اختلافات ونزاع ہوئے ان میں حق پر کون ہے اور اس سلسلے میں کیسا اعتقاد رکھنا چاہیئے اس کو واضح کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

ہم اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور پرنور امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا ومولانا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کے درمیان فرق مراتب بے شمار اور حق بدست حیدر کرار مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پر بھی کار فجار، جو معاویہ کی حمایت میں عیاذاً باللہ اسد اللہ کی سبقت واولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت و خدمت ونسبت حضرت بارگاہ رسالت بھلادے وہ شیعی زیدی۔ یہی روش آداب بحمد اللہ تعالیٰ ہم اہل توسط و اعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۴۸۔ رادع التعسف)

marfat.com
Marfat.com

و قد كان سيدنا عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما حامل لواء صفين مع ابيه رضى الله تعالىٰ عنه طاعة له من دون قتال مع علمه ان الحق مع امير المومنين على كرم الله تعالىٰ وجهه و كان يعتذر عن ذلک بان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امره بطاعة ابيه رضى الله تعالىٰ عنه.

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنگ صفین میں اپنے والد گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے یہ باپ کی فرماں برداری تھی ورنہ وہ لڑائی میں شریک نہیں تھے کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حق پر ہیں۔اور اس کا عذر وہ یہ بیان کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کی فرماں برداری کا حکم فرمایا ہے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۵،ص ۲۹۲)

حضرت فاطمہ سے نکاح اور مہر اقدس

ایک مقام پر امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا ہے:

مہر اقدس حضرت سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں اگرچہ روایات بظاہر مختلف ہیں مگر اس بارے میں روایات مسندہ معتمد بہا تین ہیں۔

اول، یہ کہ مہر مبارک درہم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی وہی مہر میں دی گئی۔

دوم، چار سو اسی درم تھے۔

سوم چار سو مثقال چاندی۔

marfat.com
Marfat.com

ان کے سوا جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا، یا چالیس مثقال سونا یا انیس مثقال ذہب، سب بے اصل ہیں۔ [1]

پس حاصل یہ قرار پایا کہ اصل مہر کریم جس پر عقد اقدس واقع ہوا، چار سو مثقال چاندی تھی، واللہذا علمائے سیر نے اس پر جزم فرمایا۔

مرقاۃ میں ہے ذکر السید جمال الدین المحدث فی روضة الاحباب ان صداق فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها کان اربعة مائة مثقال فضة و کذا ذکره صاحب المواهب الخ.

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر میں چار سو مثقال چاندی تھی۔ (مولف)

زرہ برسم پیشگی وقت زفاف دی گئی کہ بحکم اقدس چار سو اسی درم کو بکی۔

احمد مسند میں بطریق ابن ابی نجیح ایک شخص سے راوی :

انه سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت و الله ما لی من شی ثم ذکرته حلته (صلته) وعادته فخطبتها الیه فقال و هل عندک من شی قلت لا قال فاین درعک الحطمية التی اعطیت یوم کذا و کذا قلت هو عندی قال فاعطها ایاها.

ایک آدمی نے سنا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لیے پیغام نکاح دوں گا پھر میں نے سوچا کہ بخدا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے اس کے بعد مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا و بخشش یاد آئی تو میں نے حضرت بتول زہرا کے لیے حضور کی خدمت اقدس میں پیغام دے دیا حضور نے فرمایا کیا تمھارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا

marfat.com
Marfat.com

نہیں، فرمایا تمھاری حطمیہ زرہ کہاں ہے جسے میں نے تمھیں فلاں دن دیا تھا میں نے عرض کی وہ میرے پاس موجود ہے حضور نے فرمایا اسی کو مہر میں دے دو۔ (مولف)

ابن اسحاق سیرت کبریٰ میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی

انہ خطب فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنها فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم هل عندک من شی قلت لا قال فما فعلت الدرع الحی سلحتکها یعنی من مغانم بدر.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے پیغام نکاح دیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمھارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہ فرمایا تم نے اس زرہ کو کیا کیا جو میں نے تمھیں پہنائی تھی یعنی بدر کی غنیمت میں سے۔ (مولف)

امام احمد مناقب میں ابوداؤد اور ابوحاتم رازی اور ابن حبان حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال جاء ابو بکر ثم عمر یخطبان فاطمة الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسکت و لم یرجع الیهما شیئا فانطلقا الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یامر انه بطلب ذلک قال علی فنبهانی لامر کنت عنه غافلا فقمت اجر ردائی حتی اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلت تزوجنی فاطمة قال عندک شی فقلت فرسی و بدنی قال فاما فرسک فلا بد لک منها و اما بدنک فبعها فبعتها باربعة مائة و ثمانین درهما فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها طیبا و امرهم ان یجهزوها فجعل لها سریر مشروط و وسادة من ادم

marfat.com
Marfat.com

حشوها ليف و قال لعلي اذا اتتك فلا تحدث شيئا حتى اتيك فجاء ت مع ام ايمن حتى قعدت في جانب البيت و انا في جانب و جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم . الحديث.

حضرت ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے پیغام نکاح لے کر خدمت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے اس کے طلب کرنے کے لیے کہیں، حضرت علی نے کہا مجھے ان دونوں نے ایسے معاملہ کی تنبیہ کی جس سے میں غافل تھا پھر میں چادر سمیٹتے ہوئے اٹھا اور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ فاطمہ سے میرا عقد فرمادیجیے حضور نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی میرے پاس میرا گھوڑا اور میرا اونٹ ہے حضور نے فرمایا گھوڑا تو تمہارے لیے ضروری ہے رہا اونٹ تو اسے فروخت کردو تو میں نے اسے چار اسی درہم میں فروخت کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں لاکر رکھ دیا۔ حضور نے ان میں سے ایک مشت لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ اور جہیز تیار کرنے کا بھی حکم فرمایا تو ان کے لیے ایک بان کی چارپائی بنوائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال تھی۔ اور حضور نے حضرت علی سے فرمایا جب فاطمہ تمہارے گھر آئے تو میرے آنے تک ان سے کچھ بات نہ کرنا، پھر حضرت فاطمہ ام ایمن کے ساتھ آکر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئیں اور میں بھی ایک گوشہ میں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (مولف)

اور خمیس کی روایت میں ہے:

خطبها فزوجها النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على اربعمائة و ثمانين درهما الخ.

marfat.com
Marfat.com

علی نے فاطمہ کے لیے پیغام نکاح دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو اسی درہم پر عقد فرما دیا۔ (مولف)

حافظ رضی الدین ابو الخیر احمد بن اسماعیل القزوینی الحاکمی و ابو علی الحسن بن شاذان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل میں راوی:

قال فيه في خطبة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم ان الله امرني ان ازوج فاطمة من علي بن ابي طالب فاشهدوا اني قد زوجته على اربعمائة مثقال فضة ان رضي بذلك علي ثم دعا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبا و دخل علي فتبسم النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في وجهه ثم قال ان الله عزوجل امرني ان ازوجك فاطمة على اربعمائة مثقال فضة ارضيت بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع الله شملكما و اعز جدكما و بارك عليكما و اخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج منهما الكثير الطيب .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں علی سے فاطمہ کا نکاح کردوں تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے چار سو مثقال چاندی پر اس سے نکاح کر دیا بشرط کہ علی اس پر راضی ہو جائے۔ پھر حضور نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت منگا کر فرمایا کہ اسے لوٹو ہم نے انھیں لوٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ چار سو مثقال چاندی پر تم سے فاطمہ کا عقد کردوں کیا تم اس سے راضی ہو، علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس سے راضی ہوں پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمھارے متفرق امور کو جمع فرما دے اور تمھارے نصیبے کو معزز بنا دے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں سے بہت زیادہ طیب و طاہر اولاد ظاہر کرے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا ان دونوں سے بہت زیادہ طیب اولاد ظاہر فرمائی۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں :

ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما تزوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد ان یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس لی شی فقال اعطھا درعک فاعطاھا درعہ ثم دخل بھا۔ لفظ ابی داؤد و رواہ النسائی۔

بیشک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دینے سے پہلے جانے سے منع فرمادیا۔ علی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور نے فرمایا اپنی زرہ دے دو تو حضرت علی نے فاطمہ کو زرہ دے دی پھر دخول فرمایا۔ یہ ابوداؤد کے لفظ ہیں اور اسے نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔

ابن سعد طبقات میں جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

اصدق علی فاطمۃ درعا من حدید

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوہے کی ایک زرہ مہر میں دی۔ (مولف)

ابن سعد طبقات میں عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی حین زوجہ فاطمۃ اعطھا درعک الحطمیۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت بتول زہراء سے کردیا تو حضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ فاطمہ کو حطمیہ زرہ مہر میں دے دو۔ (حطمیہ وہ زرہ جو

marfat.com
Marfat.com

ایک شخص حطمہ تائی کی جانب منسوب ہے اور بقول بعض تلوار کو توڑ دینے والی زرہ اور بعض کے نزدیک تنگ زرہ جو بھاری اور چوڑی ہو۔) (مولف)

ابوداؤد و سنن میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

قال لما تزوج علی فاطمة رضی الله تعالی عنهما قال له رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اعطها شیئا قال ما عندی شی قال این درعک الحطمیة۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دو عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا تمھاری حطمی زرہ کہاں ہے۔(مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵)

حضرت علی جنت البقیع میں

امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر دمشق میں سعید بن مسیب سے راوی:

قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی طالب فنادی یا اهل القبورُ السلام علیکم و رحمة الله تخبرونا باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا و علیک السلام و رحمة الله وبرکاته یا امیر المومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن و اما اموالکم فقد اقتسمت و الاولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی و البناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فهذه اخبار ما عندنا فما عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان و انتثرت الشعور و تقطعت الجلود و سالت الاحداق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید و ما قدمناه ربحناه و ما خلفناه خسرناه و نحن مرتهنون بالاعمال۔

marfat.com
Marfat.com

یعنی ہم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولا نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمھیں خبر دیں۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں نے آواز سنی کسی نے حضرت مولا کو جواب سلام دے کر عرض کی یا امیر المومنین آپ بتایئے ہمارے بعد کیا گزری۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا تمھاری عورتوں نے تو نکاح کر لیے اور تمھارے مال سو وہ بٹ گئے اور اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمھارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمھارے پاس کیا خبر ہے ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے، نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہوا اور ہم اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۷۱۔ حیات الموات)

مولیٰ علی کی نماز عصر

حضور پر نور سید الانوار ماہ عرب و مہر عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔

اسے طحاوی و امام قاضی عیاض و امام مغلطائی و امام قطب خیضری و امام حافظ الشان عسقلانی و امام خاتم الحفاظ سیوطی وغیرہم اجلہ اکرام نے حسن و صحیح کہا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۳۴۔ منیر العین)

اذان دافع غم ہے

مسند الفردوس میں حضرت جناب امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی

marfat.com
Marfat.com

قال رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمؐ حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا فمرّ بعض اھلک یوذن فی اذنک فانہ درء للھم .

یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا

فجربتہ فوجدتہ کذلک

ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ اسے ابن حجر نے بیان کیا ہے جیسا کہ مرقاۃ میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۷۶۔ ایذان الاجر)

حضرت علی کو کھانا کھلانا محبوب ہے

سیدنا امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ فرماتے ہیں :

لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا.

میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر، چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمھارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ (راد القحط والوباء)

علم علی کی وسعت

ابن النجار ابو المعتمر مسلم بن اوس و جاریہ بن قدامہ سعدی سے راوی کہ امیر المومنین ابو الائمہ

marfat.com
Marfat.com

الطاہرین سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا :

سلونی قبل ان تفقدونی فانی لا اسئل عن شی دون العرش الا اخبرت عنه .

مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ کہ عرش کے نیچے جس کسی چیز کو مجھ سے پوچھا جائے میں بتادوں گا۔

عرش کے نیچے کرسی ہفت زمین اور آسمان ہفت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو کچھ ہے تحت الثریٰ تک سب داخل ہے، مولیٰ علی فرماتے ہیں کہ اس سب کو میرا علم محیط ہے ان میں جوشی مجھ سے پوچھو میں بتادوں گا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام ابن الانباری کتاب المصاحف میں اور امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب العلم میں ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قال شهدت علی بن ابی طالب یخطب فقال فی خطبته سلونی فوالله لا تسالونی عن شی الی یوم القیامة لا حدثنکم به .

میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے خطبہ میں حاضر تھا امیر المومنین نے خطبہ میں ارشاد فرمایا مجھ سے دریافت کرو کہ خدا کی قسم قیامت تک جو چیز ہونے والی ہے مجھ سے جو کچھ پوچھو میں بتادوں گا۔

امیر المومنین فرماتے ہیں کہ میرا علم قیامت تک کی تمام کائنات کو حاوی ہے۔

یہ دونوں حدیثیں امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی نے جامع کبیر میں ذکر فرمائیں۔

جفر و جامعہ دو کتاب

علامہ سید شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مواقف میں فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

الجفر و الجامعة كتابان لعلى رضى الله تعالىٰ عنه قد ذكر فيهما على طريقة علم الحروف الحوادث التى تحدث الى انقراض العالم و كانت الائمة المعروفون من اولاده يعرفونها و يحكمون بهما فى كتاب قبول العهد الذى كتبه على بن موسىٰ رضى الله تعلى عنهما الى المامون انک قدعرفت من حقوقنا ما لم يعرفه آباء ک فقبلت منک عهدک الا ان الجفر و الجامعة يدلان على انه لا يتم . و لمشائخ المغاربة نصيب من علوم الحروف ينتسبون فيه الى اهل البيت و رايت انا بالشام نظما اشير فيه بالرموز الى احوال ملوک مصر و سمعت انه مستخرج من ذينک الكتابين .

یعنی جفر و جامعہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دو کتابیں ہیں بیشک امیر المومنین نے ان دونوں میں علم الحروف کی روش پر ختم دنیا تک جتنے وقائع ہونے والے ہیں سب ذکر فرمادیے ہیں اور ان کی اولاد امجاد سے ائمہ مشہورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کتابوں کے رموز پہچانتے اور ان سے احکام لگاتے تھے اور مامون رشید نے جب حضرت امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بعد ولی عہد کیا اور خلافت نامہ لکھ دیا۔ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قبول میں فرمان بنام مامون رشید تحریر فرمایا اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے حق پہچانے جو تمھارے باپ دادا نے نہ پہچانے، اس لیے میں تمھاری ولی عہدی قبول کرتا ہوں مگر جفر و جامعہ بتارہی ہیں کہ یہ کام پورا نہ ہوگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مامون رشید ہی کی زندگی میں شہادت پائی) اور مشائخ مغرب اس علم سے حصہ اور اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اپنے انتساب کا سلسلہ رکھتے ہیں۔ اور میں نے ملک شام میں ایک نظم دیکھی جس میں شاہان مصر کے احوال کی طرف رمزوں میں اشارہ کیا ہے میں نے سنا کہ وہ احکام انھیں دونوں کتابوں سے نکالے ہیں۔ (خالص الاعتقاد)

marfat.com
Marfat.com

علی بمنزلہ ہارون ہیں

متعدد ائمہ حدیث نے یہ حدیث روایت کی کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی یارسول اللہ حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا:

اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی .

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے۔

الا ترضی ان تکون بمنزلة هارون من موسیٰ الا انک لست بنبی .

کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے

قالت هبط جبریل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا محمد ان ربک یقرئک السلام و یقول لک علی منک بمنزلة هارون من موسیٰ لکن لا نبی بعدک .

جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون مگر

marfat.com
Marfat.com

تمھارے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مسند امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا:

اسأل عنها عليا فهو اعلم .

مولیٰ علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں۔

سائل نے کہا یا امیر المومنین مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا

بئسما قلت لقد كرهت ، رجلا كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعزه بالعلم عزا و لقد قال له انت منى بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لا نبى بعدى و كان عمر اذا اشكل عليه شي اخذ منه .

تو نے سخت بری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

انما على بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لا نبى بعدى .

علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم باوردی معرفت ابن عدی کامل ابو احمد حاکم کنی میں بطریق امام بخاری ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی۔

جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی۔ یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور کے لیے منانا اور عزت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

و الذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی و انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انه لا نبی بعدی .

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمھیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تم میرے بھائی اور وارث ہو امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انھیں کیا ملی تھی؟ فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاجزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خدا کی قسم میں تمھیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی۔ اے جعفر تمھارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔

واما انت یا علی فانت منی بمنزلة هارون من موسیٰ غیر انی لا نبی بعدی .

marfat.com
Marfat.com

تم اے علی مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

نبوت میں علی کا حصہ نہیں

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یا علی اخصمک بالنبوۃ و لا نبوۃ بعدی .

اے علی میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی شفایابی

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا۔

برئت یا ابن ابی طالب فلا باس علیک ما سألت اللہ لی شیئا الا سألت لک مثلہ و لا سألت اللہ شیئا الا اعطانیہ غیر انہ قیل لی انہ لا نبی بعدک .

اے ابن ابی طالب تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمھارے لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے

marfat.com
Marfat.com

یہ فرمایا گیا کہ تمھارے بعد کوئی نبی نہیں ۔مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

فائدہ

یہ حدیث امیر المومنین کے لیے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبۂ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس و انواع و اصناف فضائل و کمالات و بلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگر چہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیر و وافر ہو۔

حضرت علی کو ”کرم اللہ تعالیٰ وجہہ“ کہنے کی وجہ

علماء فرماتے ہیں ابو بکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے :

اما تخصيص ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنه فلا نه الصديق الاكبر الذى سبق الناس كلهم لتصديقه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لم يصدر منه غيره قط و كذا على كرم الله تعالىٰ وجهه فانه يسمى الصديق الاصغر الذى لم يتلبس بكفر قط و لم يسجد لغير الله مع صغره و كون ابيه على غير الملة و لذا خص بقول على كرم الله تعالىٰ وجهه .

خاص طور سے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق اکبر اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ تصدیق رسالت میں سب لوگوں پر سبقت وفوقیت لے گئے اور اس کے خلاف ان سے کبھی کوئی بات سرزد نہیں ہوئی

marfat.com
Marfat.com

اسی طرح حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اصغر کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ کبھی کفر وشرک کی آلودگی سے ملوث نہ ہوئے نہ غیر اللہ کو سجدہ کیا جب کہ وہ ایمان لانے کے وقت چھوٹے تھے اور ان کے باپ ابو طالب ملت کفر پر تھے اس لیے حضرت علی کو خاص طور سے ''کرم اللہ تعالیٰ وجہہ'' کہا جاتا ہے اور یہ ان کی خصوصیت ہے۔ (مولف)

دو شخص ہلاک ہوں گے

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں اور ابو یعلی ودورقی وحاکم وابن ابی عاصم وابن شاہین امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

دعانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا علی ان فیک من عیسیٰ مثلاً ابغضته الیهود حتی بهتوا امه و احبته النصاریٰ حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها و قال علی الا و انی یهلک فی رجلان محب مطر لی یقرظنی بما لیس فی و مبغض مفتر یحمله شنأنی علی ان یبهتنی الاوانی لست بنبی و لا یوحی الی و لکنی اعمل بکتاب الله فحق علیکم طاعتی فیما احببتم و کرهتم او بمعصیة انا و غیری فلا طاعة لاحد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف.

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا اے علی تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرح ہے یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا۔ مولیٰ علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملہ میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے سن لو میں نہ تو نبی

marfat.com
Marfat.com

ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمھیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرماں برداری تم پر لازم ہے چاہے تمھیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا حکم دوں، میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔ (جزاء اللہ عدوہ بابا ءہ ختم النبوۃ)

فاتح باب خیبر

صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ کل ضرور یہ نشان اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں دوسرے دن وہ نشان حضور نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو عطا فرمایا۔

حضرت علی کو اپنی شہادت کا علم

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

جب وہ رات آئی جس کی صبح حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے شہادت پائی اس رات میں بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے اور کہتے خدا کی قسم نہ میں غلط کہتا ہوں نہ مجھ سے غلط کہا گیا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے اور بطیں حضور کی طرف حضور کے مواجہہ میں چلاتی ہوئی آئیں لوگوں نے ان کو ہانکا فرمایا رہنے دو کہ یہ نوحہ کر رہی ہیں۔ (الدولۃ المکیۃ)

حضرت علی کی نماز عصر

حضور پرنور سید الانوار ماہ عرب مہر عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مغرب

marfat.com
Marfat.com

ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔

اسے طحاوی وامام قاضی عیاض وامام مغلطائی وامام قطب خیضری وامام حافظ الشان عسقلانی وامام خاتم الحفاظ سیوطی وغیرہم اجلہ علمائے کرام نے حسن وصحیح کہا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۳۴ ۔ منیر العین)

ایک موقع پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

اہم فرائض ارکان ہیں اور اہم ارکان اربعہ نماز اور تعظیم ومحبت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعاً نماز سے اہم واعظم۔ غزوۂ خیبر سے پلٹتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منزل صہبا میں بعد نماز عصر سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زانوئے مبارک پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے ابھی نماز نہ پڑھی تھی جب وقت تنگ ہونے پر آیا مضطرب ہوئے کہ اگر اٹھتا ہوں محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب راحت میں خلل آتا ہے۔ معہذا کیا معلوم کہ حضور کو خواب میں کیا وحی ہو رہی ہے اور اگر بیٹھا رہتا ہوں نماز جاتی ہے۔ آخر وہی تعظیم ومحبت کا پلہ غالب آیا اور اسد اللہ الغالب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگا دینے پر نماز جانے کو گوارا کیا۔

حتی توارت بالحجاب .

یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔

اب کہ وقت مغرب ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم حق بیں کھلی مولیٰ علی کو مضطرب پایا سبب دریافت کیا عرض کی یارسول اللہ میں نے عصر کی نماز نہ پڑھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مشکل کشائی بلند فرمائے اور اپنے رب عزوجل سے عرض کی :

الٰہی علی تیرے رسول کے کام میں تھا۔ اور آفتاب کو حکم دیا کہ پلٹ آئے فوراً ڈوبا ہوا سورج افق

marfat.com
Marfat.com

غربی سے حکم باندھا ہوا کھنچا چلا آیا وقت عصر ہو گیا۔ امیر المومنین نے نماز ادا فرمائی پھر ڈوب گیا۔

امام اجل ابو جعفر طحاوی وغیرہ ائمہ نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی۔

حضرت علی حضور کی پرورش میں

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات ونوازشات کا ذکر کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے پایاں احسانات ہیں، انھوں نے پرورش ہی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مال سے پائی۔

حدیث میں ہے قبل ظہور نور نبوت مکہ معظمہ میں گرانی ہوئی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ زمانہ گرانی کا ہے اور ابو طالب کے عیال کثیر، آؤ کہ ہم ان پر تخفیف فرمادیں یہ فرما کر حضور اور حضور کے ہمراہ رکاب حضرت عباس، ابو طالب کے پاس تشریف لائے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کو اپنی پرورش میں لے لیا اور حضرت عباس نے حضرت جعفر یا حضرت عقیل کو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر تتمیم نعمت کبریٰ تزویج حضرت بتول زہرا سے ہوئی۔ صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا وابنیہا وبارک وسلم۔ (ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت جلد اول)

اشعار

امام احمد رضا بریلوی نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی توصیف میں یہ نغمہ سرائی کی ہے:

در نجف ہوں گوہر پاک خوش آب ہوں
یعنی تراب رہ گزر بو تراب ہوں

marfat.com
Marfat.com

•

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز — اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے

صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے — اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے

ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز — پر وہ کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں — اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

•

مرتضیٰ شیر خدا مرحب کشا خیبر کشا — سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن

اے خدا را تیغ وائے اندام احمد را سپر — یا علی یا بو الحسن یا بو العلی امداد کن

یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوئے نبی — من زپا افتادم اے دست خدا امداد کن

اے تنت درراہ مولیٰ خاک وجانت عرش پاک — بو تراب اے خاکیاں را پیشوا امداد کن

اے شب ہجرت بجائے مصطفیٰ بررخت خواب — اے دم شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن

اے عدوئے کفر و رفض و تفضیل وخروج — اے علو سنت و دین ہدیٰ امداد کن

•

السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ — حمزہ سردار شہیداً عم اکبر آمدہ

بنت احمد رونق کاشانہ و بانوے تو — گوشت و خون تو بلحمش شیر و شکر آمدہ

ہر دو ریحان نبی گلہائے تو زاں گل زمیں — بہر گل چینت زمین باغ بر تر آمدہ

احل مشکل کشا کن بروئے من در رحمت کشا — اے بنام تو مسلم فتح خیبر آمدہ

مرحبا اے قاتل مرحب امیر الاشجعین — در ظلال ذو الفقارت شور محشر آمدہ

marfat.com
Marfat.com

•

بہر تسلیم علی میداں میں
سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

•

در درج نجف مہر برج شرف — رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین — ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصل نسل صفا وجہ وصل خدا — باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
اولیں دافع اہل رفض و خروج — چار می رکن ملت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن — پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحی رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

•

تشنہ لب تر دامنو مژدہ کہ ہیں — ساقی نہر لبن مولیٰ علی
باغبان اللہ گلبن مصطفیٰ — عندلیب نغمہ زن مولیٰ علی

•

علی مرتضیٰ تو ہے وصی مصطفیٰ تو ہے
میرا حاجت روا تو ہے مرا مشکل کشا تو ہے

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

اصحاب صفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کیوں جناب بو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

marfat.com
Marfat.com

للفقراء الذين احصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الارض يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيمهم لا يسئلون الناس الحافا و ما تنفقوا من خير فان الله به عليم۔

ان فقیروں کے لیے جو راہ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انھیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔ (البقرۃ/۲۷۳)

marfat.com
Marfat.com

اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ صفہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختتام پر ایک سائبان تھا جس میں فقراء و مساکین صحابہ جو اہل و عیال نہیں رکھتے تھے رہتے تھے۔ اسی مکان کی نسبت سے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہیں۔

اور ذہبی کہتے ہیں کہ تحویل سے پیشتر قبلہ مسجد کے شمالی جانب تھا لیکن جب قبلہ کی تحویل ہوئی تو قبلہ اول کی دیوار اس کی جگہ پر قائم رکھی تا کہ مساکین و فقراء کے لیے بھی جگہ رہے۔

اصحاب صفہ کے نکاح کر لینے، موت آجانے یا مسافرت کے اختیار کرنے کی وجہ سے ان کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔

حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں ایک سو سے زیادہ ان کے نام شمار کیے ہیں۔ ان کی خواب گاہ بھی مسجد میں تھی یہ لوگ اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحکم الٰہی و اصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم (اور روکے اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو) ان لوگوں کے ساتھ آپ کی ہم نشینی مخصوص تھی۔

دلا خوش باش کاں سلطان دیں را
بدر ویشاں و مسکیناں سرے ہست

اے دل خوش رہو کہ سلطان دین و دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیروں اور مسکینوں کے سردار ہیں۔

اکثر اوقات ان حضرات کی کئی کئی جماعتیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در پر بھوک کی سختی اور انتہائی پریشانی سے پڑی رہتی تھیں۔ انھیں دیکھ کر آنے والوں کو خیال گزرتا تھا کہ شاید یہ دیوانے ہیں

marfat.com
Marfat.com

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لاتے اور تسلی دیتے ہوئے فرماتے کہ تم لوگ بہ امن ہو۔ اور مزید فرماتے کہ اگر تم لوگ اپنے اس مرتبہ سے آگاہ ہو جاؤ جو تمھارا مرتبہ خدا کے سامنے ہے تو تم لوگ یہ خواہش کرنے لگو کہ فقر و فاقہ زائد ہو جائے۔

کبھی کبھی ان میں سے دو دو ایک ایک کو اپنے مالدار اصحاب کے سپرد فرما دیتے تھے کہ ان کی مہمانی کریں جو باقی رہ جاتے ان کو اپنے ساتھ شریک کر لیتے، صدقات میں سے جو کچھ آتا ان کو دے دیتے، تحفہ تحائف میں بھی ان کا ایک حصہ تھا، ان کو اضیاف المسلمین کہتے تھے۔

ایک پیالہ دودھ اور ستر اصحاب

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں (یہ خود اصحاب صفہ میں سے ہیں) میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر ایسے آدمیوں کو دیکھا جن کے پاس سوائے ایک تہبند کے جو آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا تھا اور کوئی کپڑا نہ تھا سجدہ کے وقت ان کو ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے تاکہ ستر نہ کھل جائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اکثر بھوک کی شدت میں پیٹ سے پتھر باندھ لیتا تھا اور کلیجے کو زمین پر مارتا تھا۔ ایک دن میں قوم کی رہ گزر پر بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس راستے سے گزرے میں نے قرآن کی ایک آیت ان کو سنانے کے لیے پڑھی تاکہ وہ میری حالت کو دریافت کریں لیکن انھوں نے کچھ توجہ نہ کی اور چلے گئے اس کے بعد ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے مجھے اس حالت میں دیکھا تو مسکرا کر فرمایا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کی کہ لبیک یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ یہاں آؤ میں اٹھا اور حضور کے پیچھے پیچھے حجرہ شریف پر پہنچا۔

ہدیہ میں دودھ کا پیالہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جاؤ اصحاب صفہ کو بلا لاؤ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ ہی کتنا ہے جس کے لیے اصحاب صفہ طلب فرمائے جاتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں اگر مجھے ہی دے دیتے تو میں پی لیتا اور تھوڑی دیر آرام پاتا لیکن خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا میں اصحاب صفہ کے پاس گیا اور ان کو رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں بلا لایا سب آ گئے اور حضور کے حجرہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔

آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! فرمایا دودھ کا پیالہ لو اور اصحاب کو دو، پھر تو پیالہ اٹھا کر میں نے ان اصحاب کو دیا ہر ایک آسودہ ہو کر پیتا تھا اور دودھ اپنی مقدار میں باقی رہتا تھا۔ جب سب پی چکے تو میں نے پیالہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا تبسم کر کے فرمایا کہ بس ہم اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کیا کہ صدقت یا رسول اللہ فرمایا بیٹھو اور جس قدر بھوک ہو پیو، میں نے دودھ کو خوب سیر ہو کر پیا باقی حضور کو دیا، حق جل وعلا کا خطبہ شکر پڑھ کر پیالہ میں جو دودھ باقی بچا تھا نوش فرمایا۔

کیوں جنابِ بو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منھ پھر گیا

اور دوسرے وقت کے لیے بھی طعام میں کثرت اور برکت اور اصحاب صفہ کے لیے کافی ہونے کی روایت بھی ابوہریرہ کے ذریعہ ثبوت کو پہنچی ہے۔

اصحاب صفہ کے لیے کھجور

متعدد روایتوں میں آیا ہے کہ جملہ انصاری اپنی کھجور سے خوشے لاتے اور ان خوشوں کو ایک رسی سے باندھ کر مسجد کے دو اسطوانوں کے درمیان لٹکا دیتے تھے اس کے نیچے اصحاب صفہ کو بٹھاتے اور خوشوں کو لکڑی سے جھاڑتے تھے تاکہ یہ لوگ بے تکلف کھائیں۔

ایک دن ایک آدمی نے خراب خرمہ کے خوشے لا کر لٹکائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس صدقہ کا مالک اس سے بہتر خرمے لانا چاہتا تو لا سکتا تھا لیکن اس نے نہ چاہا کہ قیامت

marfat.com
Marfat.com

کے دن اس سے بہتر خرے کھائے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عن اصحابہ اجمعین۔(مولف)
(جذب القلوب)

بعض اصحاب صفہ کا ترکہ

اصحاب صفہ انتہائی قانع اور صابر وشاکر رہا کرتے تھے عبادت وریاضت ہی ان کا مشغلہ تھا بعض لوگ دن کو ازواج مطہرات کے لیے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کرلایا کرتے تھے، زہد وپرہیز گاری ان کی زندگی کا ایک حصہ تھی ان میں سے بعض اصحاب کی وفات پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ یہ ہے امام احمد رضا بریلوی ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں :

احمد وطبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

توفی رجل من اهل الصفة فوجد فی منزره دینار فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیة ثم توفی آخر فوجد فی منزره دیناران فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیتان.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوا ان کے ازار بند میں ایک دینار ملا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرے کا انتقال ہوا ان کے ازار میں دو دینار ملے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف)

احمد وابن حبان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال توفی رجل من اهل الصفة فوجد و فی شملته دینارین فذکروا ذلک للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال کیتان.

marfat.com

Marfat.com

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوا ان کی چادر میں دو دینار ملے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔

(مولف)

احمد وابن حبان اور امام بخاری سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

كنت جالسا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاتى بجنازة فقال هل ترك شيئا قالوا نعم ثلثة دنانير فقال باصابعه ثلث كيات.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا انھوں نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں تو حضور نے انگشت مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۰۳، ۵۰۴)

اصحاب صفہ کا قیام

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

علماء تصریح فرماتے ہیں کہ مسجد مبارک حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانۂ اقدس میں جنوباً شمالاً یعنی دیوار قبلہ سے پائیں مسجد تک سو گز طول رکھتی تھی اور اسی قدر شرقاً وغرباً عرض تھا اور پائیں میں یعنی جانب شام ایک مسقف دالان جنوب رویہ تھا جسے صفہ کہتے اور اہل صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس میں سکونت رکھتے یہ بھی جزء مسجد تھا۔

علامہ طاہر فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

اهـل الصفة فقراء المهاجرين و من لم يكن له منهم منزل يسكنه فكانوا ياوون الى موضـع مظلل فى مسجد المدينه .

اصحاب صفہ مہاجرین کے فقراء تھے اور ان میں سے جن کے لیے رہنے کا گھر نہ تھا وہ مسجد مدینہ طیبہ کی سایہ دار جگہ میں رہتے تھے۔ (مولف)

وقـال عبـد الـرحـمـن بـن ابـى بـكـر رضـى الله تعالىٰ عنهما قال كان اصحاب الصفة الفقراء .

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقراء و مساکین تھے۔

(مولف)

علامہ احمد قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

الـصـفـة بـضـم الصاد و تشديد الفا موضع مظلل فى اخريات المسجد النبوى تاوى اليه المساكين.

صفہ صاد کے پیش اور فا کی تشدید کے ساتھ، وہ سایہ دار جگہ جو مسجد نبوی کے آخر میں تھی جس میں مساکین رہا کرتے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۷۹۔ التحبیر المنجد)

ایک دوسرے مقام پر امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

مسجد اقدس میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں حکم انور سے اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قیام پذیر تھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۵۹۷)

marfat.com
Marfat.com

امت محمدیہ کے فضائل

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامان شہ ابرار ہم

marfat.com
Marfat.com

كذلك جعلنكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمھیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمھارے نگہبان و گواہ۔ (البقرہ/۱۴۳)

marfat.com
Marfat.com

امت محمدیہ کے فضائل

امت مرحومہ محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے فضائل وخصائص بھی بے شمار ہیں اور یہ فضائل و خصائص بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف راجع ہوتے ہیں کیوں کہ آپ تابع وفرمانبردار امت رکھتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ اگرچہ انسان و جنات سب ہی آپ کی امت ہیں۔ لیکن اس خصوصیت و قابلیت کے لحاظ سے جو انسان میں ہے، عنایت ربانی انسانی رافت کے ساتھ ظاہر ہوئی اور آپ نے انسانوں میں ظہور فرمایا **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس** تم تمام امتوں میں بہترین امت ہو۔ یہ خطاب بے واسطہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہے، ایمان میں سبقت پانے والے مقربین بارگاہ ہیں۔

اور فرمایا کہ **تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر** نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے بچاتے ہیں۔ درحقیقت یہی سبب افضلیت اور بہتری کی شرط ہے۔ صحابہ کرام میں یہ خوبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت کی وجہ سے اتم واکمل اور سب سے فائق ہے کیوں کہ صحابہ کرام مشاہدۂ جمال جہاں آرا اور آپ کے انوار و آثار کا بے واسطہ اقتباس واستفاضہ کرنے میں مخصوص ہیں۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس امت کے اولین بعد والوں سے افضل ہیں اس کی ایک ترتیب بھی اس ضمن میں شارع علیہ السلام سے واقع ہے۔ فرمایا

خیر القرون قرنی الذین انا فیھم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم.

سب سے بہتر زمانہ میرا وہ زمانہ ہے جس میں میں ہوں پھر وہ جوان سے متصل ہے پھر وہ جوان سے متصل ہے۔

مشہور یہ تین مرتبے ہیں۔ اول صحابہ، دوم تابعین، سوم تبع تابعین۔

marfat.com
Marfat.com

صحیح بخاری کی ایک حدیث سے مرتبہ چہارم بھی معلوم ہوتا ہے جس کو اتباع تبع کہتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثم یفشوا الکذب پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ مطلب یہ کہ ان تین یا چار مرتبوں کے بعد جس طرح اوائل زمانہ میں دین، صدق، تصوف اور یقین میں جو ربط وضبط تھا اس کے بعد کذب، جھوٹ اور افترا عام ہو جائے گا۔

اس امت کے فضائل وخصائص علی الاطلاق بے شمار اس بارے میں اخبار وآثار بکثرت ہیں ان سب سے بڑی اور اتم واکمل فضیلت یہی ہے کہ وہ امت محمدیہ میں ہیں۔ جس طرح یہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین اور تمام نبیوں کے فضائل وکمالات کے جامع ہیں اور آپ پر مکارم اخلاق اور صفات حمیدہ تمام ہیں۔ اسی طرح آپ کی امت خاتم الامم ہے اور کمال دین اور اتمام نعمت سے مخصوص ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

آج میں نے تمھارا دین تمھارے لیے مکمل کر دیا اور اپنی تمام نعمتیں تم پر تمام کر دیں۔

حضرت موسیٰ کا امتی ہونے کی تمنا کرنا

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جب توریت کی تختیوں میں امت نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریباً ستر صفات کو پڑھا تو انھوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اے خدا! اس امت کو میری امت بنا دے۔ فرمان باری آیا کہ اے موسیٰ! اس امت کو تمھاری امت کیسے بناؤں وہ امت تو نبی آخر الزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی اے رب تو مجھے ہی امت میں بنا دے۔ اس پر حق تعالیٰ نے انھیں اپنے اس ارشاد میں دو خوبیاں مرحمت فرمائیں۔ چنانچہ فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

یا موسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالتی و بکلامی فخذما آتیتک و کن من الشاکرین.

اے موسیٰ میں نے تمھیں لوگوں پر اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ فرمایا تو تم لو میں نے جو تمھیں دیا اور شکر گزاروں میں ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی اے خدا میں اس پر راضی ہو گیا۔

بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر توریت نازل ہوئی اور انھوں نے اسے پڑھا اور اس میں انھوں نے اس امت مرحومہ کا ذکر پایا تو عرض کیا کہ اے خدا میں توریت کی ان تختیوں میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو آخر بھی ہے اور سابق بھی ہے۔

مطلب یہ کہ وجود زمانی میں تو وہ آخری امت ہو گی اور فضل و شرف میں سابق یعنی اول و فائق ہو گی، ان کے لیے شفاعت کی جائے گی، ان کی دعاؤں سے بارشیں ہوں گی، ان کے سینوں میں کلام الٰہی محفوظ ہو گا جنھیں وہ از بر بطور حافظ پڑھیں گے، غنیمتوں کو کھائیں گے، اور صدقات کو ان کے اپنے ہی شکموں کے لیے گردانا گیا، یہ اسی امت کے خواص ہیں جن پر احکام کو آسان کیا گیا ہے اور غنیمتوں اور صدقات کو ان پر حلال کیا گیا۔ بخلاف پچھلی امتوں کے کہ یہ ان پر حلال نہ تھیں اور جب وہ کسی بد کا ارادہ کریں تو اسے نہ لکھا جائے گا اور جب وہ بدی کا ارتکاب کریں گے تو ایک ہی بدی لکھی جائے گی اور جب نیکی کا قصد کریں گے تو اسے لکھا جائے گا اور جب نیکی کر لیں گے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور انھیں اول و آخر کا علم دیا جائے گا اور دجال کو وہ قتل کریں گے۔

امت محمدیہ کی افضلیت و اوصاف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com
Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا اے رب تیرے نزدیک میری امت جیسی بھی کوئی امت ہے جس پر تو نے بادلوں کا سایہ فرمایا ہو، اور ان کے لیے من وسلویٰ اتارا ہو، حق تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا اے موسیٰ تم امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کو نہیں جانتے۔ جتنا میرا فضل ہے تمام خلق پر اتنا تنہا اس امت پر ہے۔ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا اے رب مجھے اس امت کو دکھادے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تم ان کو دیکھ نہیں سکتے (کیوں کہ وہ آخر زمانے میں ہے) لیکن میں تمھیں ان کا کلام سنواتا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ندا فرمائی تو سب نے بیک آواز جواب دیا۔

لبیک اللھم لبیک .

(حاضر ہوں اے خدا حاضر ہوں) حالاں کہ اس وقت وہ سب اپنی ماؤں اور باپوں کے رحموں اور پشتوں میں تھے۔ اس کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا :

صلوتی علیکم و رحمتی سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی .

میرا کرم تم پر ہے اور میری رحمت میرے غضب پر اور میرا عفو میرے عذاب پر سبقت کر گیا۔

اس سے پہلے کہ تم دعا مانگو، میں نے تمھاری دعا کو قبول کیا اور جو کوئی میرا ادراک اس حال میں کرے کہ وہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کی گواہی دیتا ہو، میں اس کے تمام گناہوں کو بخش دوں گا، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے چاہا کہ مجھ پر اس نعمت کا اظہار و احسان فرمائے۔ تو حق تعالیٰ نے فرمایا :

و ما کنت بجانب الطور اذ نادیناہ .

یعنی اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نشاء عنصری میں جس وقت ہم نے تمھارے نور کو ندا کی اور ندا کی ہم نے تمھاری امت کو تاکہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ان کا کلام سنائیں تو اس وقت آپ طور پر تشریف

marfat.com
Marfat.com

فرمانہ تھے۔

اس حدیث کو قتادہ نے روایت کیا، اس میں اتنا اور زیادہ کیا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا اے رب تعجب ہے کہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز کتنی اچھی اور پیاری ہے۔ اے پروردگار مجھے دوبارہ سنا۔

اور ابونعیم حلیہ میں بروایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی فرمائی کہ جو کوئی مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا منکر ہے تو میں اسے آتش دوزخ میں جھونک دوں گا۔ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کون ہے؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا کہ احمد وہ ذات گرامی ہے کہ میں نے اپنے نزدیک اس سے بڑھ کر گرامی تر کسی کو پیدا نہ فرمایا، اور زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا۔ اور اس وقت تک میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک کہ وہ اور اس کی امت اس میں پہلے داخل نہ ہو جائیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت آپ کی تبعیت میں داخلۂ جنت میں دیگر تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے پہلے ہے۔ اور جب مہمان عزیز ہے تو اس کا طفیلی بھی عزیز ہوگا۔

خلق سے مراد غیر انبیاء ہیں حالاں کہ جمیع خلق کہا گیا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ امت انبیاء سے فاضل تر یا برابر ہے، حاشا وکلا ایسا ہرگز ہرگز نہیں اس لیے کہ کوئی ولی، نبی کے مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔

امت کے بارے میں حضرت شعیا کی طرف وحی

حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت شعیا نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نبی امی کو بھیجوں گا جو کہ بہرے کانوں، اندھی آنکھوں اور ان دلوں کو جو پردۂ

marfat.com
Marfat.com

غفلت سے پوشیدہ ہیں کھولے گا، اس کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے اور اس کا مقام ہجرت مدینہ طیبہ اور اس کا ملک شام ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفتوں کا ذکر کیا، اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا کہ ان کی امت کو تمام امتوں میں بہترین بناؤں گا، وہ نیکی کا حکم دے گی اور بدی سے روکے گی، میری وحدانیت کو مانے گی، مجھ پر ایمان لائے گی، مجھ سے اخلاص برتے گی، اور میں نے جو کچھ نبیوں پر نازل کیا ہے وہ سب کی تصدیق کرے گی، آفتاب و ماہتاب کی حفاظت کرے گی یعنی عبادت کے اوقات کے لیے ان کی محافظت کرے گی۔

خوش نصیب ہیں وہ دل، چہرے اور روحیں جو مجھ سے اخلاص برتتی ہیں، میں انھیں تسبیح و تکبیر اور تحمید و توحید کو ان کی مجلسوں میں، ان کی آرام گاہوں میں اور ان کے سفر و حضر اور ہر حرکت و سکون میں الہام کروں گا۔ مسجدوں میں ان کی صفیں، فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں، فرشتے عرش کے گرد ہیں، وہ میرے دوست اور میرے مددگار ہیں، میں ان کے ذریعہ اپنا کینہ بت پرست دشمنوں سے نکالوں گا، وہ میرے لیے کھڑے ہوکر، بیٹھ کر اور رکوع و سجود کے ساتھ نمازیں ادا کریں گے، وہ میری خوشنودی کی خاطر اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکلیں گے اور میری راہ میں جہاد و قتال کریں گے اور اور میں ان کی کتاب یعنی قران سے دیگر کتابوں کو، ان کی شریعت سے دیگر شریعتوں کو، اور ان کے دین سے دیگر دینوں کو ختم کروں گا۔

اور جو کوئی ان کے زمانہ کو پائے اور ان کی کتاب پر ایمان نہ لائے اور ان کے دین و شریعت کو نہ مانے وہ میرا نہیں ہے میں اس سے بیزار ہوں، میں نے انھیں ساری امتوں سے افضل اور امت وسط بنایا جو تمام لوگوں پر گواہ ہیں۔ جب غضب میں آئیں گے تو میری تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگائیں گے اور جب نزاع کریں گے تو تسبیح کریں گے اور میری پاکی بیان کریں گے یعنی سبحان اللہ و بحمدہ کہیں گے۔ اور اپنے چہروں اور اعضاء کو پاک و صاف کریں گے اور ٹخنوں سے اوپر ازار باندھیں گے، ہر چڑھائی و اتار پر اللہ اکبر کہیں گے اور خون بہا کر قربانی دیں گے۔ ان کی کتاب یعنی قرآن ان کے سینوں میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

رات میں عبادت گزار اور دن میں شیر یعنی مجاہد ہیں۔ وہ کتنا خوش نصیب ہے جو ان کے ساتھ ہے، ان کے مذہب اور ان کی راہ و رسم پر ہے یہ میرا فضل ہے جسے میں چاہتا ہوں اسے دیتا ہوں میں خداوند فضل عظیم ہوں۔ اسے ابونعیم نے روایت کیا۔ (مولف)
(مدارج النبوۃ جلد اول)

امت کے بارے میں رب کا حضور سے مشورہ

امت مرحومہ کے اوصاف و خصائل اور رب تعالیٰ کے مشورہ سے متعلق امام احمد رضا بریلوی ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں :

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

ان ربی استشارنی فی امتی ماذا افعل بهم.

بیشک میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں :

فقلت ما شئت یا رب هم خلقک و عبادک .

میں نے عرض کی اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔

فاستشارنی الثانیة .

اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا :

فقلت له کذلک .

میں نے اب بھی وہی عرض کی :

marfat.com
Marfat.com

فاستشارنی الثالثه

اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا :

فقلت له کذلک .

میں نے پھر وہی عرض کی :

فقال تعالیٰ انی لن اخزیک فی امتک یا احمد.

اس پر رب عزوجل نے فرمایا اے احمد بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا۔

و بشرنی ان اول من یدخل الجنة معی من امتی سبعون الفا مع کل الف سبعون الفا لیس علیهم حساب .

اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔

آگے حدیث اور طویل وجلیل ہے جس میں اپنے اور اپنی امت مرحومہ کے فضائل جلیلہ ارشاد ہوئے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔

امام احمد وابن عساکر نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

(الامن والعلی)

امت کی عمر

حدیث میں ہے دنیا کی عمر سات دن ہے میں اس کے پچھلے دن میں مبعوث ہوا۔ دوسری حدیث

marfat.com
Marfat.com

میں ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری امت کو خدائے تعالیٰ نصف دن اور عنایت فرمائے۔ان حدیثوں سے امت کی عمر پندرہ سو برس ثابت ہوئی ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون تیرے رب کے یہاں ایک دن تمھاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے۔

ان احادیث کے مطابق بعض علماء نے لکھا کہ یہ امت ہزار سال سے متجاوز نہ ہوگی اور بعض نے اس سے آگے بڑھنے کی طرف اشارہ کیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے ان احادیث وعلوم کے پیش نظر یہ تحقیق فرمائی کہ یہ امت پندرہ سو برس سے بھی آگے بڑھے گی آپ فرماتے ہیں ان حدیثوں سے جو مستفاد ہو اس میں وہ توقیت کے منافی نہیں۔جو اس علم (جفر) سے میرے خیال میں آئی ہے کیوں کہ یہاں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اپنے رب عزوجل سے استدعا ہے آئندہ انعام الٰہی وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے، جیسے جنگ بدر میں حضور نے صحابہ کرام کو تین ہزار فرشتے مدد کے لیے آنے کی امید دلائی۔

کیا تمھیں یہ کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر تمھاری مدد فرمائے، اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کا اضافہ فرمایا کہ کیوں نہیں اگر تم صبر کرو اور تقویت پر رہو اور کافر ابھی کے ابھی تم پر آئیں تو تمھارا رب پانچ ہزار نشانوں والے فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے گا۔ (الملفوظ حصہ اول)

یہ پچھلی امت ہے

حدیث میں ارشاد ہوا انتم تتمون سبعین امة من قبلکم و انتم آخرهم.

تم سے پہلے ۶۹ امتیں گزریں اور تم سب سے پچھلے ہو۔شب معراج رب العزت جل جلالہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا اغم علیک ان جعلتک اخر الانبیاء .

کیا تمھیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمھیں سب سے پچھلا نبی کیا۔عرض کی نہیں ارشاد فرمایا کہ

marfat.com
Marfat.com

تمھاری امت کو اس بات کا غم ہوا کہ میں نے انھیں سب سے پچھلی امت کیا عرض کی نہیں اے رب میرے۔ارشاد فرمایا میں نے انھیں اس لیے سب سے پچھلی امت کیا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

حساب کا پتہ نہ چلے گا

روز قیامت تمام امتوں کو منادی پکارے گا جب اس امت کی باری آئے گی ندا کرے گا کہاں ہیں امت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور دامن رحمت وسیع کیا جائے گا اس میں سب کو لے لیا جائے گا کسی کو ان کے حساب کا پتہ بھی نہ چلے گا۔

ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اے رب میری امت کا حساب مجھے دے دے ارشاد فرمایا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تیری امت میرے بندے ہیں خود حساب لوں گا اور خود ہی بخش دوں گا۔روز قیامت دامن رحمت میں تمام امت کو جمع فرمایا جائے گا اور ارشاد فرمایا جائے گا میں نے اپنے حقوق معاف کیے تم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ۔یہ سب صدقہ ہے سرکار کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الملفوظ حصہ سوم)

امت کے تہتر فرقے

(قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة ما انا علیہ و اصحابی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی وہ سب دوزخی ہیں سوا ایک کے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ابن ماجہ انس سے اور احمد و طبرانی معاویہ سے اور عبد بن حمید سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی:

کلها فی النار الا واحدة و هی الجماعة.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سب فرقے جہنمی ہیں سوا ایک کے کہ وہ جماعت ہے۔ (فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین)

امت محمدیہ کی تین خصلتیں

حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلاث لم تسلم منها هذه الامة الحسد و الظن و الطيرة الا انبئكم بالمخرج منها اذا ظننت فلا تحقق و اذا حسدت فلا تبغ و اذا تطيرت فامض.

تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی حسد اور بدگمانی اور بدشگون، کیا میں تمھیں ان کا علاج نہ بتادوں؟ بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

اسے ائمہ ستہ نے کتاب الایمان میں امام حسن بصری سے روایت کیا۔ نیز ابن عدی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا و اذا ظننتم فلا تحققوا و اذا تطيرتم فامضوا و علی الله فتوكلوا.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھارے دل میں حسد آئے تو زیادتی نہ کرو اور

marfat.com
Marfat.com

بدگمانی آئے تو اسے جمانہ دو اور بدشگونی آئے تو رکو نہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔ (فتاویٰ افریقہ)

امت کا اول وآخر

امام ترمذی نے بسند حسن حضرت انس اور امام احمد نے حضرت عمار بن یاسر اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں عمار بن یاسر وسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی اور محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں بنظر کثرت طرق اس کی صحت پر حکم دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر او آخره .

میری امت کی کہاوت ایسی ہے جیسے مینھ کہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا اگلا بہتر یا پچھلا۔

شیخ محقق شرح میں لکھتے ہیں۔ کنایہ است از بودن ہمہ امت خیر چنانکہ مطر ہمہ نافع است۔

یعنی یہ پوری امت کے بہتر ہونے سے کنایہ ہے جیسا کہ بارش سب کی سب نفع بخش ہے۔

(مولف)

امت کا غلبہ

امام مسلم اپنی صحیح میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی :

لا تزال طائفة من امتی قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم او خالفهم حتی یاتی امر الله و هم ظاهرون علی الناس.

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انھیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انھیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئے گا اس حال میں کہ وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۸۲۔ اقامۃ القیامۃ)

marfat.com
Marfat.com

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتی یاتی امر الله و هم علی ذلک .**

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا انھیں نقصان نہ دے گا جو انھیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا وہ اسی پر رہیں گے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے گا۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۷۶۔ تدبیر فلاح)

امتی کی عمر

حدیث میں فرمایا **اعمار امتي ما بین الستن الی السبعین .**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کی عمر ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۴)

امت کی آزمائش

ابن قتیبہ کتاب الاشربہ میں زید بن علی بن حسین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں :

انه شرب هو و اصحابه نبیذا شدیدا فی ولیمة فقیل له یا ابن رسول الله حدثنا بحدث سمعته من آبائک عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذوة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة و حرم منه الری و ان الله ابتلاکم بهذه النبیذ و احل منه الری و حرم منه السکر .

marfat.com
Marfat.com

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے اصحاب نے ایک ولیمہ میں تیز نبیذ پی تو ان سے کہا گیا کہ اے ابن رسول ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف نبیذ کے بارے میں بیان فرمایئے جو آپ نے اپنے آباء کرام سے سنی ہو فرمایا کہ میرے باپ نے میرے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے ایک حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بنی اسرائیل کے مرتبے کے مقابل برابر برابر ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نہر طالوت سے آزمایا اور ان کے لیے اس کا ایک چلو حلال فرمایا اور سیرابی کو حرام، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس نبیذ سے آزمایا کہ اس سے سیرابی حلال اور اس کی نشہ آوری حرام کی۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۵۵۔ الفقہ التسجیلی)

امت کے لیے پیشین گوئی

روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال یشر بن ناس من امتی الخمر و یسمونها باسماء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور شراب کے مختلف نام رکھیں گے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۵۶۔ الفقہ التسجیلی)

امت کے لیے حضور کی دعا

امام احمد و حاکم کنی میں اور بغوی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی

اللهم اجعل فناء امتی قتلا فی سبیلک بالطعن.

الٰہی میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

marfat.com
Marfat.com

ماوردی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی

اللهم اجعل فناء امتی بالطعن و الطاعون.

الٰہی میری امت کو دشمن کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

طبرانی اوسط میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تفنی امتی الا بالطعن و الطاعون غدة كغدة الابل المقيم فيها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف.

میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا، اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر جہاد سے بھاگنے والا۔

صحیح مستدرک میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الطاعون وخز اعدائكم من الجن و هو لكم شهادة.

طاعون تمھارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمھارے لیے شہادت ہے۔

مسند احمد و معجم کبیر میں ابوموسیٰ اور اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

فناء امتی بالطعن و الطاعون و خزا عدائكم من الجن و فی كل شهادة.

میری امت کا خاتمہ جہاد و طاعون سے ہے کہ تمھارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور دونوں میں

marfat.com
Marfat.com

شہادت ہے۔

طاعون امت کے لیے شہادت

شیرازی القاب میں معاذ سے رفعا راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الطاعون رحمة لكم و دعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم و هو شهادة .

بیشک طاعون تمھارے رب کی رحمت اور تمھارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔

احمد و طبرانی و ابن عساکر انھیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

فيستشهد الله به انفسكم و ذراريكم و يزكي به اعمالكم.

اللہ تعالیٰ طاعون سے تمھیں اور تمھارے بچوں کو شہادت دے گا اور اس کے سبب تمھارے اعمال ستھرے کرے گا۔

طبرانی نے معجم اوسط اور ابو نعیم نے فوائد ابو بکر بن خلاد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الطاعون شهادة لامتي .

طاعون میری امت کے لیے شہادت ہے۔

احمد و ابن سعد عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الطاعون شهادة لامتي و رحمة لهم و رجس على الكافرين .

marfat.com
Marfat.com

طاعون میری امت کے لیے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۸۲)

امت گمراہ نہ ہوگی

قوله عليه الصلاة و السلام لا تجتمع امتی علی الضلالة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۲۱۲۔ کتاب المنی والدرر)

قرض دار امتی

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فانا ولیه .**

میرا جو امتی کسی دین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کیے مر جائے تو میں اس کا ولی وکفیل کار ہوں۔ اسے احمد نے سند جید سے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اوسط میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷، ص ۸۳)

سحری اور افطار

حدیث میں فرمایا **لا تزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر و اخروا السحر.**

ہمیشہ میری امت خیر سے رہے گی جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۶۴۹)

marfat.com
Marfat.com

امت اور عمامہ

دیلمی رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا تزال امتی علی الفطرة ما لبسوا العمائم علی القلانس.

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھے۔

ابو عبداللہ محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسلاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان اللہ تعالیٰ اکرم ھذہ الامة بالعصائب . الحدیث.

بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۷۷، ۷۸)

امت اور نماز پنجگانہ

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی، بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی وہ بھی صرف چار رکعتیں دو صبح دو شام وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

سنن نسائی شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث معراج مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

ثم رددت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربک فاسأله التخفیف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بهما.

یعنی پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انھیں بھی بجا نہ لائے۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

ورد ان بنی اسرائیل کلفوا برکعتین غداة و رکعتین بالعشی قیل و رکعتین عند الزوال فما قاموا بما کلفوا به .

بنی اسرائیل پر چار رکعت نماز فرض کی گئی دو صبح کو اور دو شام کو اور کہا گیا ہے کہ دو رکعت زوال کے وقت لیکن وہ انھیں بجا نہ لائے۔ (مولف)

اور امتوں کا حال خدا جانے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ پانچوں نمازیں ان میں کسی کو نہ ملیں، علماء نے بے خلاف اس کی تصریح فرمائی۔

مواہب شریف بیان خصائص امت مرحومہ میں لکھا

و منها مجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد غیرهم.

امت مرحومہ کے فضائل میں سے نماز پنجگانہ ہے کہ ان کے علاوہ کسی کے لیے پانچوں نمازیں جمع نہیں کی گئیں۔ (مولف)

شرح زرقانی مقصد معراج مقدس میں زیر حدیث مذکور نسائی لکھا۔

هذا هو الصواب و ما وقع فی البیضاوی انه فرض علیهم خمسون صلاة فی

marfat.com
Marfat.com

الیوم و اللیلة قال السیوطی هذا غلط و لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلاة قط بل و لا خمس صلاة و لم تجمع الخمس الا لهذه الامة و انما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث.

یہی درست ہے اور وہ جو بیضاوی میں ہے کہ بنی اسرائیل پردن ورات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں تو امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ یہ غلط ہے، بنی اسرائیل پر پچاس نمازیں کبھی بھی فرض نہ ہوئیں بلکہ پانچ بھی نہ ہوئیں، اور پانچ نمازیں صرف امت مرحومہ کے لیے جمع ہوئی ہیں ہاں بنی اسرائیل پر صرف دو نمازیں فرض تھیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ **(مولف)**

لمعات شیخ محقق دہلوی وشرح مشکوۃ امام ابن حجر مکی میں ہے۔

مجموع هذه الخمس من خصوصیاتنا.

یعنی ان پانچوں کا مجموعہ ہماری خصوصیات میں سے ہے۔ **(مولف)**

اشعۃ اللمعات میں ہے

مجموع خمس اوقات مخصوص ایں امت است۔

پانچوں اوقات کا مجموعہ اس امت کے ساتھ مخصوص ہے۔ **(مولف)**

ابن ابی شیبہ مصنف اور ابوداؤد و بیہقی سنن میں بسند حسن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشا کی نسبت فرمایا۔

اعتموا بهذه الصلاة فانکم فضلتم بها علی سائر الامم و لم تصلها امة قبلکم.

اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو تم سے پہلے کسی امت

marfat.com
Marfat.com

نے یہ نماز نہ پڑھی۔

پر ظاہر کہ جب نماز عشا ہمارے لیے خاص ہے تو پانچوں نماز کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم سلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اس کی بھی تصریحیں فرماتے ہیں:

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں ایک باب وُضع فرمایا **باب اختصاصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد.**

امام محمد محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

هذه الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی هذه الامة .

یہ پانچ نمازیں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں متفرق رہیں اور اس امت میں جمع کر دی گئیں۔ (مولف)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں :

لم یجتمع لاحد غیرهم من الانبیاء و الامم .

امت مرحومہ کے سوا انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور امم سابقہ میں سے کسی کے لیے پانچ نمازیں جمع نہیں ہوئیں۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۳-۱۹۴)

ذکر فی الحلیة عن بعضهم قال هذه الصلوات تفرقت فی الانبیاء علیهم الصلاة و السلام و جمعت فی هذه الامة فذکر الفجر لآدم و الظهر لابراهیم و العصر لسلیمن و المغرب لعیسیٰ علیهم الصلاة و السلام ثم قال و اما العشاء فخصصت بها

marfat.com
Marfat.com

ھذۃ الامۃ .

• حلیہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ نمازیں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام میں متفرق رہیں اور اس امت میں جمع کر دی گئیں ۔ پھر ذکر کیا کہ فجر حضرت آدم کے لیے اور ظہر حضرت ابراہیم کے لیے اور عصر حضرت سلیمان کے لیے اور مغرب حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ السلام کے لیے پھر فرمایا کہ عشا اس امت کے ساتھ مخصوص ہے ۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۸)

نماز عشا امت مرحومہ کی خصوصیت ہے

حدیث سیدنا معاذ الصحیح المار فی العشا انکم فضلتم بھا علی سائر الامم.

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز عشا کی وجہ سے تم تمام امتوں پر فضیلت والے ہو ۔ (مولف)

قال الامام السیوطی فی الباب المزبور اخرج البخاری عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی ابھار اللیل ثم خرج فصلی فلما قضی صلاتہ قال لمن حضرہ ابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ھذہ الساعۃ احد غیرکم.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر فرمائی پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا جو حاضر ہے اس کو بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ کی تم پر یہ نعمت ہے کہ اس وقت کوئی تمھارے علاوہ دوسرا نماز نہیں پڑھ رہا ہے ۔ یا یہ فرمایا کہ اس وقت تمھارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی ۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

امام سیوطی نے فرمایا کہ احمد ونسائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

قال اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ العشا ثم خرج الی المسجد فاذا الناس ینتظرون الصلاۃ فقال اما انہ لیس من اھل ھذہ الادیان احد یذکر اللہ تعالیٰ ھذہ الساعۃ غیر کم.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشا میں تاخیر فرمائی پھر جب مسجد میں تشریف لائے تو لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے فرمایا کہ ان دین والوں میں تمھارے سوا کوئی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہے۔ (مولف)

للبخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما لیس احد من اھل الارض .

بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ روئے زمین میں کوئی نہیں ہے۔ (مولف)

زاد مسلم اللیلۃ . ینتظر الصلاۃ غیر کم .

مسلم نے اور زیادہ کیا کہ رات کو سوائے تمھارے کوئی نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ (مولف)

بخاری ومسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔

و فیہ ما ینتظرھا احد من اھل الارض غیر کم .

انھیں میں ہے کہ روئے زمین میں تمھارے علاوہ کوئی منتظر نماز نہیں ہے۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۹، ۲۰۰)

marfat.com
Marfat.com

امت بارش کی مانند ہے

امام ابن حجر نے فرمایا مسند ابی یعلی میں ایک حدیث ہے۔

حدثنا جویریة بن اشرس قال اخبرنا عقبة بن ابی الصهباء الباهلی قال سمعت الحسین یقول سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اوله خیر ام آخره.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے معلوم نہیں کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۶۰۵ ۔ منیر العین)

امت کے لیے مجدد

مسلم میں ہے

ان الله یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة من یجدد لها دینها . صححه الحاکم و رواه ابو داؤد.

بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لیے ایک مجدد بھیجے گا جو امت کے لیے اس کا دین تازہ کرے گا۔ اسے حاکم و ابوداؤد نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

(فتاویٰ رضویہ ۲، ص ۶۴۳ ۔ منیر العین)

اعضائے وضو روشن ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

ان امتی یدعون یوم القیامة غرا محجلین من آثار الوضو فمن استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل.

بخاری ومسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

ابوہریرہ سے مسلم کے لفظ یہ ہیں

انتم الغر المحجلون یوم القیامة من اسباغ الوضوء فمن استطاع منکم فلیطل غرته و تحجیله .

یعنی میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن ومنور ہوں گے تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہیئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ یعنی چہرہ کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نیم ساق تک۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱،ص۱۵۹۔ بارق النور)

اضاعت مال سے ممانعت

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال و انهی امتی عن اضاعة المال .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو اضاعت مال سے روک دیا ہوں۔ (مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج۱،ص۸۰۸۔ الطلبۃ البدیعۃ)

خطا وبھول پر مواخذہ نہیں

قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رفع عن امتی الخطا و النسیان.

marfat.com
Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کی بھول پر مواخذہ نہیں۔(مولف)

(فتاویٰ رضویہ ج ا،ص ۱۹۸۔ بارق النور)

امت عافیت میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

کل امتی معافی الا المجاهرین.

میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکارا کرتے ہیں۔

بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے اوسط میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹،ص ۲۵۵)

ستر امتوں میں بہتر

اللہ تعالیٰ اس امت مرحومہ سے فرماتا ہے۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس.

تم سب سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی۔

آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ واکمل اور حضور کی امت سب امم سے بہتر و افضل، تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس امت کا آقا سب دین و امت والوں سے افضل واعلیٰ۔

امام احمد ترمذی و ابن ماجہ و حاکم معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

انکم تتمون سبعین امة انتم خیرها و اکرمها علی الله .

تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر و بزرگ تر تم ہو۔

(تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

امت کا نور، نور انبیاء کے مثل ہوگا

بیہقی وہب بن منبہ سے راوی :

اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا اس کی امت امت مرحومہ ہے، میں نے انھیں وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبروں کو دیے اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء و رسل پر فرض تھے یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا، اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دخول جنت میں امت کی سبقت

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابو القاسم قشیری اور مفسر ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی فرماتے ہیں، حق جل وعلا نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا :

الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلها و علی الامم حتی تدخلها امتک .

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم نہ داخل ہو اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمھاری امت نہ جائے۔ (تجلی الیقین)

marfat.com
Marfat.com

روز قیامت امت بلندی پر ہوگی

طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

هو يرقى صلى الله تعالىٰ عليه وسلمٰ و امته على كوم فوق الناس.

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت روز قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے۔

ابن جریر وابن مردویہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا و امتى يوم القيامة على كوم مشرفين ما من الناس احد الاود انه منا . الحديث.

میں اور میری امت روز قیامت بلندیوں پر ہوں گے سب سے اونچے کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔ (تجلی الیقین)

اللہ کے دو ناموں پر امت کا نام

اسحاق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی :

امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا امیر المومنین نے اس کے طمانچہ مارا یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

بلکہ او یہودی آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ موسیٰ نجی اللہ اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، بلکہ او یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا۔ اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا بلکہ او یہودی بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔ (تجلی الیقین)

امت رسوائی سے محفوظ ہے

خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شب اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پیچھے بھیجا میں نے عرض کی نہ، فرمایا کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے پیچھے رکھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس لیے کیا اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ)

اولیائے کرام اور مردان غیب

اس امت کے خصائص میں سے ان میں اقطاب، اوتاد، نجباء اور ابدال کے وجود کا ہونا بھی ہے۔

حدیث مرفوع میں بروایت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ ابدال چالیس مرد و زن ہیں جب

marfat.com
Marfat.com

ان مردوزن سے کوئی مرجاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے بدلے کسی دوسرے مردوزن کو پیدا فرماتا ہے۔ابن خلال نے کرامات اولیاء میں اسے نقل کیا ہے۔

اور طبرانی اوسط میں اسے یوں روایت کرتے ہیں کہ زمین ایسے چالیس شخصوں سے خالی نہیں رہتی جو خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کی مانند ہیں ان کے ساتھ زمین قائم ہے اور ان کی برکت سے لوگوں کے لیے بارشیں ہوتی ہیں، ان میں کوئی نہیں مرتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ کسی دوسرے مرد کو اس کا بدل فرمادیتا ہے۔ان کا نام ابدال اسی بناء پر رکھا گیا ہے۔

اور بعض مشائخ نے فرمایا انھیں ابدال اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے بری صفتوں کو صفات حمیدہ سے بدل دیا ہے اور یہ صفات بشریت سے باہر آئے ہوئے ہیں۔اور یہ جو کہا گیا ہے کہ وہ خلیل الرحمٰن کی مانند ہیں یہ ان کی کمالی صفتوں میں سے ایک خاص صفت کمال مراد ہے جو اخص صفات ہیں اور اس میں حضرت خلیل علیہ السلام سے مشارکت رکھتے ہیں۔اور یہی مطلب مشائخ کرام کے اس قول کا ہے کہ ''ہر ولی نبی کے قدم پر ہے'' حاشا وہ نبی کے تمام صفات میں ہم مثل مراد نہیں ہے۔

اور ابن عدی کامل میں نقل کرتے ہیں کہ ان چالیس ابدال میں سے بائیس افراد ملک شام کے ہوتے ہیں اور اٹھارہ افراد ملک عراق سے اور جب حکم الٰہی ہوگا تو وہ سب انتقال کر جائیں گے اور قیامت قائم ہو جائے گی۔

ابونعیم حلیہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیار امت پانچسو شخص ہیں۔اور ابدال چالیس ہیں نہ کہ پانچ سو۔یہ چالیس سے نہ کم ہوتے ہیں نہ زیادہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو دوسرا اس کے بدل میں آجاتا ہے یہ تمام روئے زمین میں ہوتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

نیز حلیہ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے چالیس مرد ایسے ہیں جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے دل پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے خلق کو بلاؤں سے محفوظ فرماتا ہے انھیں کو ابدال کہا جاتا ہے۔ انھوں نے یہ درجہ روزہ و نماز اور صدقہ سے نہیں پایا۔ حضرت ابن مسعود نے دریافت کیا پھر کس چیز سے یہ درجہ پایا فرمایا مسلمانوں کی خیر خواہی اور سخاوت سے۔ مطلب یہ کہ نماز، روزہ و صدقہ میں تو مسلمانوں کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان کی وہ خاص صفت جس کی بناء پر انھیں یہ درجہ ملا یہی دو صفتیں ہیں۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص روزانہ یہ دعا مانگے کہ

اللھم ارحم امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (اے خدا امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحم فرما) تو حق تعالیٰ اسے ابدال میں لکھتا ہے۔

اور حلیہ میں ہے کہ جو روزانہ دس بار ان لفظوں کو کہے :

اللھم اصلح امة محمد اللھم فرج عن امة محمد اللھم ارحم امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم. (اے خدا امت محمد کی اصلاح فرما اے خدا امت محمد پر کشادگی فرما اے خدا امت محمد پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ اسے ابدال میں لکھتا ہے۔

ابدال کی نشانی یہ ہے کہ ان سے اولاد پیدا نہیں ہوتی اور وہ کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔

زید بن ہارون سے مروی ہے کہ ابدال اہل علم ہیں۔ اور امام احمد فرماتے ہیں کہ ابدال اگر محدثین نہ ہوں گے تو پھر کون ہوں گے۔

خطیب نے تاریخ بغداد میں ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ نقباء تین سو ہیں اور نجباء ستر، ابدال چالیس، اخیار سات، عمد (غالباً اوتاد) چار اور غوث ایک ہے۔ نقباء کا مسکن مغرب اور نجبا کا مسکن مصر اور

marfat.com
Marfat.com

ابدال کا مسکن شام اور اخیار زمین میں سیاح ہیں۔ عمد زمین کے گوشوں میں ہیں۔ اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے۔ اور جب کوئی امر عام عارض ہوتا ہے تو نقبا دعا کرتے ہیں اور اس حاجت کے پوری ہونے کے لیے وہ عاجزی کرتے ہیں ان کے بعد نجباء، ان کے بعد ابدال، ان کے بعد اخیار، ان کے بعد عمد۔ اگر ان کی دعائیں مستجاب ہو جائیں تو فبہا ورنہ غوث عاجزی کرتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں اور سوال کے تمام ہونے سے پہلے غوث کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد اول)

فقراء کے مدارج ومراتب

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ جب طالب سلوک کی راہ چلتا ہے تو اسے رفتہ رفتہ یہ درجات حاصل ہوتے ہیں۔

صلحا، سالکین، فانیین، واصلین۔

اب ان واصلوں کے مراتب ہیں۔

نجبا، نقباء، ابدال، بدلاء، اوتاد، امامین، غوث، صدیق، نبی، رسول۔

تین پہلے سیر الی اللہ کے ہیں باقی سیر فی اللہ کے، اور ولی ان سب کو شامل ہے۔

(الملفوظ حصہ چہارم)

افراد کسے کہتے ہیں

افراد کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ اجلۂ اولیائے کرام سے ہوتے ہیں ولایت کے درجات میں غوثیت کے بعد فردیت ہے۔

ایک صاحب اجلہ اولیائے کرام سے کسی نے پوچھا، حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟

marfat.com
Marfat.com

فرمایا: ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ فرماتے تھے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے ایک صاحب اسے اوڑھے سو رہے ہیں میں نے پاؤں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا اٹھو مشغول بخدا ہو۔ کہا آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجیے۔ میں نے کہا کہ میں مشہور کیے دیتا ہوں کہ یہ ولی اللہ ہیں۔ کہا میں مشہور کر دوں گا کہ یہ خضر ہیں۔ میں نے کہا کہ میرے لیے دعا کرو، کہا دعا تو آپ ہی کا حق ہے میں نے کہا تمھیں دعا کرنی ہوگی کہا

وفر الله حظک منه .

اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے۔

اور کہا اگر میں غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمایئے گا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالاں کہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے۔

میں وہاں سے آگے بڑھا تو ایک اور اسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے قریب گیا تو دیکھا کہ ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے وہ اس کے کمبل کا نور ہے۔ میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی اے خضر! احتیاط کیجیے۔ اس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رکے یہاں تک کہ رو کے گئے میں نے کہا اٹھ مشغول بخدا ہو۔ کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے اپنی حالت پر رہنے دیں۔ میں نے کہا تو میں مشہور کیے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے۔ کہا میں مشہور کر دوں گی یہ حضرت خضر ہیں۔ میں نے کہا میرے لیے دعا کرو کہا دعا تو آپ کا حق ہے میں نے کہا تمھیں دعا کرنی ہوگی کہا :

و فر الله حظک منه .

اللہ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے۔

پھر کہا اگر میں غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمائے گا۔ میں نے (دل میں) کہا یہ بھی جاتی ہے

marfat.com
Marfat.com

اس لیے ان سے کہا یہ تو بتائیے جا کیا تو اسی مرد کی بی بی ہے؟ کہا ہاں۔ یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہو گیا تھا اس کی تجہیز وتکفین کا ہمیں حکم تھا۔ یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہو گئی۔

(وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے) حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ لوگ ''افراد'' ہیں میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں فرمایا ہاں! شیخ عبد القادر جیلانی۔

کیا غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں :

بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ انھیں مراقبے کی حاجت نہیں بلکہ انھیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر۔

ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب ''عبد اللہ'' ہوتا ہے۔ وزیر دست راست عبد الرب اور وزیر دست چپ عبد الملک۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ، وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا۔ اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔

غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔

پھر امت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المومنین فاروق اعظم و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی۔ اس کے بعد امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے۔ پھر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی و امام

marfat.com
Marfat.com

حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے۔ پھر مولیٰ علی کو مرتبہ غوثیت عنایت ہوا اور امامین محترمین سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے۔ پھر امام حسن سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث۔ حضور تنہا درجہ غوثیت کبریٰ پر فائز ہوئے۔ حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی۔ حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔

غوث کے انتقال کے بعد ان کی جگہ امامین سے غوث کر دیا جاتا ہے۔ امامین کی جگہ اوتاد اربعہ سے، اوتاد کی جگہ بدلا سے، بدلا کی جگہ ابدال سبعین سے، اور ان کی جگہ تین سو نقبا سے، پھر اولیاء سے، اور اولیاء کی جگہ عامۂ مومنین سے کر دیا جاتا ہے کبھی بلا لحاظ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل کر دیتے ہیں ان کا مرتبہ ابدال سے زیادہ ہے۔ (الملفوظ حصہ اول)

رجال الغیب

رجال الغیب، ملائکہ میں سے نہیں بلکہ انسانوں میں سے ہیں اور یہ بھی سلسلے میں ہوتے ہیں البتہ افراد، سوائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی کے ماتحت نہیں۔ اسی واسطے فرد کہلاتے ہیں سلسلے میں کسی کے نہیں لیکن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع سے چارہ نہیں۔

(الملفوظ حصہ چہارم)

اشعار

امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کے فضائل میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

نازشیں کرتے ہیں آپس میں ملک
ہیں غلامان شہ ابرار ہم

●

اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں

(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

حضور سرورِکونین ﷺ کے رشتہ دار و متعلقین

جس مسلماں نے دیکھا انھیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصھارا

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے اصحاب و رشتہ دار پسند کیے۔

(الحدیث)

marfat.com
Marfat.com

چچاؤں کی تعداد

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچاؤں کی تعداد میں مورخین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد نو، بعض نے کہا کہ دس، اور بعض کا قول ہے کہ ان کی تعداد گیارہ ہے۔ مگر صاحب مواہب لدنیہ نے ''ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ'' سے نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے علاوہ عبدالمطلب کے بارہ بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) حارث (۲) ابو طالب (۳) زبیر (۴) حمزہ (۵) عباس (۶) ابولہب (۷) غیدق (۸) مقوم (۹) ضرار (۱۰) قثم (۱۱) عبدالکعبہ (۱۲) جحل۔

ان میں سے صرف حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسلام قبول کیا۔ ابو طالب و ابولہب نے زمانۂ اسلام پایا لیکن اسلام کی توفیق نہ پائی۔

●......●......●

marfat.com
Marfat.com

سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عمارہ اور لقب سید الشہدا ہے۔ معجم بغوی میں مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس خدائے عزوجل کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل کے نزدیک ساتویں آسمان میں لکھا ہوا ہے۔

حمزۃ اسد اللہ و اسد رسولہ . (اللہ اور رسول کا شیر)

ان کا اسلام لانا بعثت کے دوسرے سال میں تھا۔ بعض نے بعثت کے چھٹے سال میں دار ارقم میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داخل ہونے کے بعد کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے تین دن قبل اسلام لائے۔ یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور انھوں نے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کو مقابلہ میں قتل کیا۔

ان کے اسلام لانے کا سبب یہ تھا کہ ایک دن ابو جہل لعین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا رہا تھا اور دشنام طرازی کر رہا تھا اور حضور تحمل فرما رہے تھے۔ حضرت حمزہ شکار کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کی باندی نے بتایا کہ آج ابو جہل تمہارے بھتیجے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اس طرح ایذا پہنچا رہا تھا۔ حضرت حمزہ کو غصہ آیا اور ابو جہل کے پاس گئے۔ اور اپنی کمان سے اس کے سر پر مارا اور اس کا سر پھاڑ دیا اور اسلام لے آئے۔ اس سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت مسرور ہوئے۔

اسلام میں سب سے پہلے جو علم تیار ہوا وہ حضرت حمزہ کے لیے تھا، اور جو پہلا لشکر بھیجا گیا وہ ان کا تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اور فرمایا سید الشہداء حضرت حمزہ بن عبد المطلب ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا اور ملاحظہ فرمایا کہ انھیں مثلہ کیا گیا ہے تو حضور کی چیخ نکل گئی اور فرمایا کہ میں آج جتنا مصیبت زدہ ہوں کبھی تمھاری مانند مصیبت نہ ہوگی اور نہ کسی اور مقام میں اس جگہ کی مانند غضب ناک کھڑا ہوں گا جیسا کہ آج اس جگہ کھڑا ہوں۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس دن شہادت پائی اس دن وہ ۵۹ سال کے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عمر میں چال سال بڑے تھے، بعض کتابوں میں دو سال کہا گیا ہے۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ دوم، سیرت مصطفیٰ)

حضرت حمزہ کی نماز جنازہ

امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں:

ایک اثر مرسل ابوداؤد نے مراسیل میں بسند ثقات ابو مالک غفاری تابعی سے روایت کیا۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد عشرۃ عشرۃ فی کل عشرۃ حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر دس دس کر کے نماز جنازہ پڑھائی ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (مولف)　　(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۶۔ النہی الحاجز)

حضرت حمزہ کا عرفان

ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی:

ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا:

marfat.com
Marfat.com

من یخرج من تحت القبر اعرف کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف الیل و النہار.

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۶۴ ۔ حیات الموات)

حضرت حمزہ دافع البلاء ہیں

ابن شاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر فرمایا:

یا حمزة یا کاشف الکربات

یا ذاب عن وجه رسول الله

اے حمزہ اے دفع بلا اے حمزہ اے چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۸۱)

●......●......●

marfat.com
Marfat.com

حضرت عباس رضی اللہ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوالفضل ہے کیوں کہ ان کے سب سے بڑے فرزند کا نام فضل تھا ان کی نسبت سے یہ کنیت ہے اور وہ عبداللہ بن عباس سے بڑے تھے لیکن حضرت عبداللہ ہی ''ابن عباس'' سے مشہور ہوئے اور یہی ان کے نام پر غالب آ گیا۔

حضرت عباس کی والدہ کا نام نتیلہ بنت حباب بن کلب ہے۔ یہ سب سے پہلی عرب عورت ہیں جنہوں نے بیت الحرام پر دیبا کا غلاف چڑھایا اس لیے کہ حضرت عباس ایک مرتبہ بچپنے میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ آ جائیں تو بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔

حضرت عباس بڑے حسین و جمیل دو گیسو والے اور طویل القامت تھے۔ منقول ہے کہ لوگوں کا قد حضرت ابن عباس کے کندھوں تک پہنچتا تھا اور حضرت ابن عباس کا قد حضرت عباس کے کندھوں تک پہنچتا تھا اور حضرت عباس کا قد عبدالمطلب کے کندھوں تک۔

ان کی ولادت عام الفیل سے تین سال پہلے ہے یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو یا تین سال عمر میں زیادہ تھے اور وہ قریش میں سردار تھے اور بیت اللہ کی تعمیر اور اس کی دیکھ بھال ان کے سپرد تھی اور منصب سقایہ یعنی حاجیوں کو پانی پلانا بھی ان کے ہاتھ میں تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقبہ کی رات جس میں انصار نے عقد بیعت کی تھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس مجلس میں انھوں نے فرمایا اے گروہ انصار تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں بزرگ و عظیم ہیں مبادا اس وقت جو تم عہد و پیمان باندھ رہے ہو تم توڑ دو خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

marfat.com
Marfat.com

جب بدر کے قیدیوں میں ان کے بند سخت ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے کراہنے اور ان کی حالت کے تصور سے سو نہ سکے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نیند نہ آنے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا عباس کی وجہ سے اس کے بعد ایک شخص اٹھا اور ان کی بندشوں کو ڈھیلا کر دیا اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ تمام قیدیوں کی بندشیں ڈھیلی کر دی جائیں۔ اور یہ کہ حضرت عباس اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھتے تھے اور مشرکوں کے جبر و قہر کی بنا پر ساتھ آئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دے دیا تھا کہ جس کسی کو حضرت عباس ملیں وہ ان کو قتل نہ کرے اس لیے کہ انھیں جبراً لایا گیا ہے یعنی ناگواری اور عدم رضا سے ساتھ آئے ہیں کیوں کہ ابوجہل اور کافروں نے یہ نہ چاہا کہ وہ مکہ مکرمہ میں رہیں اور بدر میں نہ جائیں۔

اہل سیر کہتے ہیں کہ بدر سے پہلے بھی وہ مسلمان تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرکوں کے حالات اور ان کی خبریں لکھ کر بھیجا کرتے تھے اور مکہ مکرمہ میں باقی مسلمانوں کی اطلاعات دیا کرتے تھے اور حضور ان کی اطلاع پر اعتماد فرماتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے پہلے ہی سے حضور ان سے محبت فرماتے تھے اسی بناء پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو لکھا تھا کہ میرے بعد تمھارا مکہ مکرمہ میں رہنا بہتر ہے۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اے میرے چچا اپنے گھر رہنا اور اپنے بچوں کو بھی باہر نہ بھیجنا میں کل تمھارے یہاں آؤں گا مجھے تم سے کام ہے پھر جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں رونق افروز ہوئے اپنی چادر مبارک ان سب پر ڈالی، ایک روایت میں ہے کہ ان سب کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف میں ڈھانپ لیا اور فرمایا۔

اے خدا یہ میرے چچا اور میرے والد کے قائم مقام ہیں اور ان کے یہ فرزند میرے اہل بیت ہیں ان سب کو آتش دوزخ سے ایسا ہی چھپا جس طرح میں نے انھیں اپنی چادر میں چھپا لیا ہے، اس پر ان سب نے آمین کہی اور گھر کے در و دیوار نے بھی آمین آمین کہی۔ ایک روایت میں ہے کہ گھر کا کوئی پتھر اور ڈھیلا

marfat.com
Marfat.com

ایسا نہ تھا جس نے آمین نہ کہی ہو۔

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سب کو اپنی چادر اقدس میں چھپالیا اور فرمایا:

اللھم اغفر للعباس و ولدہ مغفرۃ ظاھرۃ و باطنۃ لا تغادر ذنبا اللھم احفظہ فی ولدہ.

اے اللہ عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما ان کا کوئی گناہ باقی نہ رہے اے اللہ ان کی اولاد کی حفاظت فرما۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ان کی شہادت سے دو سال پہلے ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر شریف اٹھاسی یا نواسی سال کی تھی وہ ۳۲ سال زمانۂ اسلام میں رہے بقیع شریف میں وہ مدفون ہوئے اور ان کو ان کے فرزند حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قبر میں اتارا۔

خاتم المہاجرین

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت عباس مکہ سے ہجرت کر کے راہ میں حضور کے ساتھ شامل ہو گئے تھے حضور نے ان کے عیال کو مدینہ طیبہ بھیج دیا اور عباس کو اپنے ہمراہ رکھا اور وہ فتح مکہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھے، حضور نے ان سے فرمایا تمھارے ساتھ اب ہجرت ختم ہوگئی۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

marfat.com
Marfat.com

ابو یعلی و طبرانی و شاشی و ابو نعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رویانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مکہ معظمہ سے عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو جاؤں اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا۔

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ.

اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔ (جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوۃ)

● ● ●

marfat.com
Marfat.com

رضاعی برادران

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی یعنی دودھ شریک بھائیوں میں سے ایک تو حضور کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دوسرے ابوسلمہ بن عبدالاسد، شوہر ام اسلمہ ان کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، ان کو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ثویبہ، ابولہب کی باندی نے اپنے بیٹے مسروح بن ثویبہ کا دودھ چار برس کے فرق سے پلایا، پہلے حضرت حمزہ کو، ان کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پھر عبداللہ بن عبدالاسد کو ثویبہ نے دودھ پلایا۔

ابوسفیان بن الحارث جو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حارث کے بیٹے ہیں یہ بھی حضور کے رضاعی بھائی ہیں۔ ان کو اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیدہ دایہ حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔

اور حلیمہ سعدیہ کی اولاد بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بہن ہیں۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لشکر ہوازن پر تاخت کر رہا تھا تو ان میں ایک عورت قید ہو کر آئی اس نے کہا میں تمھارے آقا کی بہن ہوں، جب اسے حضور کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے کہا یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں آپ کی رضاعی بہن ہوں اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر اسے بٹھایا اور گزشتہ حالات کی یاد سے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم مبارک میں آنسو آ گئے حضور نے اس سے فرمایا اگر تم چاہو تو میرے پاس رہو، عزت واحترام اور محبت کے ساتھ رہو گی اور اگر تم چاہو تو تمھیں تمھارے لوگوں کی طرف لوٹا دوں اور حلہ وانعام و اکرام تمھیں عطا فرما دوں۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کی طرف جانا چاہتی ہوں پھر وہ مسلمان ہو گئی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تین غلام و باندی اور بہت سے اونٹ و بکریاں مرحمت فرمائیں۔

marfat.com
Marfat.com

مروی ہے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ بھی بارگاہ رسالت میں آئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا بھی بہت ادب واحترام اور اکرام وانعام فرمایا۔ اور ابولہب کی باندی ثویبہ کو بھی اکرام وانعام سے نوازا۔ ان کے اسلام لانے میں علماء اختلاف کرتے ہیں جس طرح کہ بی بی حلیمہ سعدیہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔ بقیع میں ان کا چھوٹا سا قبہ تھا جسے قبۂ حلیمہ سعدیہ کہتے تھے (مگر اب نجدی ملعونوں نے اسے بھی شہید کر دیا ہے) کہتے ہیں کہ ان کی قبر پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغرض زیارت تشریف لے جایا کرتے تھے اور بی بی حلیمہ کے شوہر کے اسلام میں بھی اختلاف ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ انھوں نے اسلام قبول کیا۔

ثویبہ باندی کو ابولہب نے اس وقت آزاد کیا جب کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ کا مژدہ لاکر اسے سنایا تھا۔ اسی بنا پر مروی ہے کہ روز دوشنبہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ ثویبہ بارگاہ رسالت میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے بعد آئی تو سیدہ خدیجہ نے اس کا احترام فرمایا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ اس کے لیے حلہ اور کپڑے بھیجا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ فتح خیبر کے بعد فوت ہوگئی۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم)

حلیمہ اور حارث بارگاہ رسالت میں

حضرت حلیمہ سعدیہ اور ان کے شوہر حضرت حارث سعدی کے بارے میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

حضرت حلیمہ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھا کر بٹھایا۔ ان کے شوہر جن کا شیر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

marfat.com
Marfat.com

نوش فرمایا، حارث سعدی، یہ بھی شرف اسلام وصحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی سنو وہ کہتے ہیں، مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انھوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہے فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ! جب وہ دن آئے گا تو میں تمھارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہ دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت۔ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے تھے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔ اسے یونس بن بکیر نے روایت کیا ہے۔

(شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام)

●......●......●

marfat.com
Marfat.com

حضور کے موالی

اس جگہ موالی سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام مراد ہیں۔ اور وہ کئی ہیں۔

(۱) زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب، یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور غلام سابقین اولین میں سے ہیں۔ جب انھوں نے اپنی قوم میں جانے سے انکار کیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا اے لوگو تم گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا ہے وہ میرا متبنی ہے وہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ اس کے بعد لوگ ان کو زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے یہاں تک کہ اسلام کا دور آیا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله.

منھ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کے نام سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

پھر ان کو زید بن حارثہ کہہ کر بلایا جانے لگا۔ ایک قول کے مطابق یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خط و کتابت کے فرائض انجام دیتے تھے حضور نے ان کا نکاح اپنی باندی ام ایمن کے ساتھ کر دیا جن سے ان کے فرزند حضرت اسامہ پیدا ہوئے اس کے بعد ان کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے کر دیا۔ یہ غزوۂ بدر، خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک رہے یہ تیر اندازی میں مشہور صحابہ میں سے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوۂ مریسیع کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ میں ان کو اپنا خلیفہ بنایا، ان کو سات لشکروں پر امیر مقرر کیا گیا۔ قرآن پاک میں ان کے علاوہ کسی صحابی کا نام مذکور نہیں **فلما قضى زيد منها وطرا زوجنكها الآية** ۔ یہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اس روز وہ لشکر اسلام کے

marfat.com
Marfat.com

امیر تھے انھوں نے پچپن سال کی عمر پائی۔

(۲) اسامہ بن زید بن حارثہ، لوگ ان کو ''حب رسول اللہ'' کہا کرتے تھے اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی آغوش مبارک میں ایک جانب حضرت امام حسن کو اور دوسری جانب حضرت اسامہ بن زید کو لیتے اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ یہ دونوں میرے محبوب ہیں تو بھی ان سے محبت فرما۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ حضرت اسامہ سے محبت رکھے۔ حضور کے وصال اقدس کے وقت یہ انیس یا بیس سال کے تھے انھوں نے ۷۵ سال کی عمر پائی۔ ان کے سن وفات میں اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ ان کی وفات ۵۱ھ میں ہوئی۔

(۳) ثوبان بن بجدومہ، ان کی کنیت ابوعبیدہ یا ابوعبدالرحمٰن ہے، یہ سراۃ کے رہنے والے تھے جو مکہ و یمن کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ یہ ہمیشہ سفر و حضر میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر رہے یہاں تک حضور اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ بعد میں یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ میں سکونت اختیار کی ان کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

(۴) ابوکبشہ فارسی، ان کا نام سلیم ہے بعض نے کہا کہ اوس یا سلمہ ہے۔ یہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ جس دن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے اسی دن (۱۳ھ) میں ان کی وفات ہوئی۔

(۵) آنسہ یا ابوآنسہ، ان کی کنیت ابوسرح ہے، یہ لوگوں کے لیے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت لیتے تھے جب کہ لوگ اجازت چاہتے تھے حضور انھیں فرماتے کہ آنے کی اجازت دے دو، یہ بدر و احد میں شریک رہے اور خلافت صدیقی میں ان کی وفات ہوئی۔

marfat.com
Marfat.com

(۶) صالح، ان کا لقب شقران ہے۔ انھیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ بدر میں حاضر ہوئے مگر انھیں سہم نہ دیا گیا کیوں کہ اس وقت وہ غلام تھے لیکن وہ بدر کے قیدیوں پر محافظ تھے اور جو کوئی فدیہ دیتا اس میں سے کچھ انھیں مرحمت فرما دیتے تھے اس طرح ان کو اتنا کچھ حاصل ہو گیا جتنا دوسروں کو سہم میں نہ ملا تھا۔

(۷) رباح، یہ حبشی تھے اور یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لوگوں کے حاضر ہونے کی اجازت لیا کرتے تھے اور یہ کبھی کبھی اذان بھی دیتے تھے۔

(۸) یسار، ان کو عرنیوں نے چراگاہ میں شہید کیا اور مثلہ کر دیا تھا۔

(۹) ابورافع، ان کا نام اسلم، یا ثابت، یا یزید، یا ابراہیم یا ہرمز ہے۔ بخاری نے اسلم کے ساتھ جزم کیا ہے یہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

(۱۰) مویہبہ، بعض ان کو ابو مویہبہ اور ابو موہب کہتے ہیں۔ یہ مزینہ کے رہنے والے تھے اور غزوۂ مریسیع میں حاضر ہوئے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کو کھینچتے تھے۔

(۱۱) ابوالبہی، اصابہ میں ان کا نام رافع اور کنیت ابوالبہی بتایا ہے۔

(۱۲) مدعم، یہ حبشی ہیں ان کو رفاعہ بن زید بن جزامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں پیش خدمت کیا یہ خیبر میں ایک نامعلوم تیر سے شہید ہوئے۔

(۱۳) زید، ہلال بن یسار کے دادا ہیں۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ زید قید خانہ میں محبوس تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بنی ثعلبہ میں پہنچ کر انھیں آزادی بخشی۔

marfat.com
Marfat.com

(۱۴) عبید بن عبد الغفار، ان کو عبد اللہ بن الغفار بھی کہتے ہیں۔

(۱۵) سفینہ ابو عبد الرحمٰن، بعض کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ہیں ان کو اس شرط پر آزادی دی تھی کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بجالایا کریں۔ سفینہ ان کا لقب ہے باختلاف روایت ان کا نام مہرمان یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروخ ہے۔

(۱۶) مابور قبطی، یہ خواجہ سرا ہیں جو حضرت ماریہ ام ولد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عزیز ہیں انھیں مقوقس شاہ اسکندریہ نے سیدہ ماریہ کے ہدیہ میں بھیجا تھا۔

(۱۷) واقد یا ابو واقد، استیعاب میں واقد بغیر کنیت کے ذکر کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ ہشام، ابوضمیرہ، حسین، ابوعسیب، ابوعبید، اسلم بن عبید، افلح، انجشہ حبشی، بازام، حاتم، بدر بن ابو عبد اللہ، رویفع، زید بن ہلال، سعید بن زید، سعید بن کندیہ، سلمان فارسی، سندر، شمعون، ضمیرہ، عبد اللہ بن اسلم ہاشمی، غیلان، فضالہ، نفیر، کریب، محمد بن عبد الرحمٰن، ناہیہ، مکحول، نافع ابو السائب، منیہ، نہیک، نفیع، ہرمز ابو کیسان، وردان، ابو اثیلہ، ابو البشیر، ابوصفیہ، ابو قبیلہ، ابو لبابہ، ابو لقیط، ابو الیسر، ذکوان، وغیرہم بھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزادہ کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم)

● ...... ● ...... ●

marfat.com
Marfat.com

محافظین بارگاہ رسالت ﷺ

کفار چوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانی دشمن تھے اور ہر وقت اس تاک میں لگے رہتے تھے کہ اگر ایک ذرا بھی موقع مل جائے تو آپ کو شہید کر ڈالیں بلکہ بارہا قاتلانہ حملہ بھی کر چکے تھے، اس لیے کچھ جاں نثار صحابہ کرام باری باری سے راتوں کو آپ کی خواب گاہوں اور قیام گاہوں کا شمشیر بکف ہو کر پہرہ دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

و اللہ یعصمک من الناس.

یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچائے گا۔

اس آیت مبارکہ کے نزول کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب پہرہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمالیا ہے کہ وہ مجھ کو میرے تمام دشمنوں سے بچائے گا۔ ان جاں نثار پہرہ داروں میں چند خوش نصیب صحابہ کرام خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ روز بدر عریش میں شمشیر برہنہ لے کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑے ہو کر پہرہ دے رہے تھے تا کہ کوئی مشرک حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب نہ آسکے، ان کے فضائل ومناقب آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں۔

(۲) حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو اشہل اوسی ہیں اور اکابر واجلہ اصحاب میں سے ہیں انصار میں سے انھیں کا گھرانا سب سے پہلے اسلام لایا یہ اپنی قوم میں مخدوم وپیشوا اور بزرگ تھے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الانصار کا لقب مرحمت فرمایا تھا اور وہ بدر واحد میں حاضر ہوئے، روز احد وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت

marfat.com
Marfat.com

قدم رہے غزوۂ خندق میں ان کی رگ اکحل میں تیر لگا اور ایک ماہ کے بعد اسی زخم سے ان کی وفات ہوئی۔

(۳) محمد بن مسلمہ انصاری مدنی اشہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تبوک کے سوا بدر اور تمام غزوات میں حاضر ہوئے اور وہ فضلائے صحابہ میں سے تھے اصحاب رسول اللہ میں سب سے پہلے انھیں کا نام محمد رکھا گیا یہ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل از ہجرت اسلام لائے اور ان کی تمام اولاد مسلمان ہوئی۔ ۴۶ھ یا ۴۷ھ میں ۷۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۴) ذکوان بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ میں حاضر ہوئے، اس کے بعد مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آئے، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اسی بنا پر ان کو مہاجری اور انصاری کہتے ہیں، بدر میں حاضر ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب احد کے لیے باہر تشریف لائے تو فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرے جس کے پاؤں کل کو جنت کے سبزہ زاروں کو روندیں گے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(۵) حضرت زبیر بن العوام قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صفیہ ان کی والدہ تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں اور اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی زوجہ ہیں۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ کفار کی ایذاؤں کے سبب سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ روز احد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور غزوۂ خندق میں وہ حضور کی نگہبانی کرتے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار اٹھائی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری و مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری میری امت میں سے زبیر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

(۶) سعد بن ابی وقاص سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابی وقاص مالک کی کنیت ہے یہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے راہ خدا میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ فاتح عراق و حاکم کوفہ ہوئے۔ یہ مستجاب الدعوات تھے۔ سترہ یا انیس سال کی عمر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے، ان کے ہاتھ پر مدائن اور ممالک عجم مفتوح ہوئے، شاہان فارس کی بنیادیں انھوں نے منہدم کیں۔ ۵۵ھ یا ۵۸ھ میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر شریف ستر سال سے کچھ زائد ہوئی بعض بیاسی سال بتاتے ہیں۔

(۷) عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ بدر و احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت خدمت کرتے تھے اور غزوۂ خندق میں انھوں نے حضور کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیا تھا۔ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کی عمر شریف پچپن سال کی ہوئی۔

(۸) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کا نام خالد بن زید ہے، یہ قبیلہ بنی نجار سے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر تک ان کے گھر میں قیام فرمایا انھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضیافت و میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ عقبہ، بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر رہے۔ زمین روم قسطنطنیہ میں ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے زمانہ میں وفات پائی اور قلعہ قسطنطنیہ کے نیچے دفن ہوئے۔

(۹) حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو مقرب بارگاہ اور خاصان درگاہ میں سے تھے وہ وادی القریٰ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاسبان تھے۔

(۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مواہب لدنیہ میں کہا گیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ روز حدیبیہ برہنہ شمشیر لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاسبانی میں حضور کے سرہانے کھڑے ہوئے تھے۔(مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم، سیرت مصطفیٰ)

●......●......●

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ رسالت کے سفراء اور قاصد

وہ صحابہ کرام جن کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعوت اسلام و مکتوب گرامی کے ساتھ سلاطین، امراء کی طرف بھیجا، وہ خوش نصیب حضرات یہ ہیں :

	اسمائے گرامی	کہاں بھیجا
(۱)	عمرو ابن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	شاہ حبشہ نجاشی کی طرف
(۲)	دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	قیصر روم کی طرف
(۳)	عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	کسریٰ شاہ فارس کی طرف
(۴)	حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مقوقس شاہ اسکندریہ کی طرف
(۵)	شجاع بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف
(۶)	سلیط بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ہودہ بن علی حنفی کی جانب
(۷)	علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	منذر بن ساوی والی بحرین کی جانب
(۸)	جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	طائف کے بادشاہ ذی الکلاع کی طرف
(۹)	مہاجر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حارث بن عبد کلال حمیری شاہ یمن کی طرف
(۱۰)	عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ملک عمان جلندر کے بیٹے جیفر و عبد کی جانب
(۱۱)	عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	دعوت اسلام لے کر اپنی قوم کی طرف

بعض اہل سیر نے حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، وبرہ بن محسن، اور ضبیب بن

marfat.com
Marfat.com

زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفیروں اور قاصدوں کے ضمن میں شمار کیا ہے۔

مواہب لدنیہ میں امیر المومنین علی مرتضیٰ، عیینہ بن حصین، بریدہ، عباد بن بشر، رافع بن مکیث، ضاحک بن سفیان، بشیر بن سفیان، عبداللہ بن نسیر۔ کو بھی سفراء اور قاصدوں میں شمار کیا گیا ہے۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم)

marfat.com
Marfat.com

بارگاہ رسالت کے خطیب

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطیب ہونے سے مراد وہ خطیب نہیں جو جمعہ اور عیدوں میں خطبے دیتے ہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس خود جمعہ و عیدین کے خطبے دیا کرتے تھے بلکہ یہ خطیب کسی قوم کے خطیب ہوتے تھے کیوں کہ اگر کوئی قوم اپنی مفاخرت و مکابرت اور اپنے تعصب میں کھڑی ہو جائے تو یہ خطیب ان کے مقابل کھڑے ہو کر ان سے معارضہ و مصادقہ کرتا تھا اور یہ نصرت الٰہی غالب و مظفر رہتا تھا۔ جس طرح کہ بنی تمیم کے جہال آئے اور انھوں نے اپنے شعراء خطبا کے ذریعہ مفاخرت و برتری کا اظہار کیا تھا اس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ان کے شاعروں سے معارضہ کرو۔ اس پر حضرت حسان نے قصیدۂ غراء برسبیل بداہت وارتجال پڑھا اور غالب آئے۔ اسی طرح حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کے خطیبوں کا جواب دیں تو حضرت ثابت نے فی البدیہہ ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جو ان کے فہم و فراست سے اونچا تھا جس سے وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ یہ سب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و تقویت اور آپ کی نصرت و اعانت تھی۔ اقرع بن حابس جو بنی تمیم کا بزرگ ترین شخص تھا کہنے لگا خدا کی قسم! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تائید و نصرت عالم غیب سے کی جاتی ہے اور اس اقرار میں ہمیں کوئی باک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطیب ہمارے خطیبوں اور حضور کے شاعر ہمارے شاعروں سے بہت برتر و افضل ہیں۔ پھر وہ حق و انصاف کی راہ پر آ گئے اور سب مطیع و منقاد ہو گئے۔

حضرت ثابت بن قیس

ان کی کنیت ابو محمد یا ابو عبد الرحمٰن تھی یہ انصار کے خطیب تھے اور ان کو خطیب رسول اللہ، کہا جاتا تھا جس طرح حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاعر رسول اللہ کہا جاتا تھا۔ حضرت ثابت احد اور بعد کے تمام

marfat.com
Marfat.com

غزوات میں حاضر ہوئے اور جنگ یمامہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں شہید ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو ثابت بن قیس کو بلایا انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا میں حضور کو اس چیز سے روکتا اور باز رکھتا ہوں جس سے خود کو اور اپنی اولاد کو منع کرتا ہوں تو اس کی جزا میرے لیے کیا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمھاری جزا جنت ہے۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ جلد دوم)

marfat.com
Marfat.com

سُبحانہٗ وتعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

موذنین بارگاہ رسالت ﷺ

marfat.com
Marfat.com

اللہ أکبر ، اللہ أکبر

marfat.com
Marfat.com

موذنین بارگاہ رسالت ﷺ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک موذن حضرت بلال بن رباح حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی والدہ حمامہ ہیں ان کی کنیت ابوعبداللہ یا ابوحازن ہے وہ سراۃ کے رہنے والے تھے۔ یہ مکہ و یمن کے درمیان ایک مقام ہے قدیم و صادق الاسلام اور طاہر القلب تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے ابو بکر سیدنا اعتق سیدنا یعنی بلالا حضرت صدیق ہمارے سردار ہیں اور انھوں نے ہمارے سردار یعنی بلال کو آزادی دی۔

مشہور یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت بلال شام چلے گئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چند اصرار کیا کہ وہ مدینہ میں رہیں اور ان کے لیے اذان کہیں یہاں تک کہ وہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے ابوبکر اگر تم نے مجھے رضائے الٰہی کے لیے خرید کر آزاد کیا ہے تو اب بھی مجھے چھوڑ دو گے اور آزادی دو گے۔ پھر وہ شام چلے گئے۔ ابن عبدالبر استیعاب میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اذان کہی۔

مروی ہے کہ ابوجہل ملعون نے حضرت بلال کو دیکھا اور اس نے کہا تم بھی وہی کہتے ہو جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہتے ہیں اور ان کو پکڑ کر منہ کے بل اوپر سے گرا دیا اور دھوپ میں لٹا کر ان کے سینہ پر چکی کا پاٹ رکھ دیا۔ حضرت بلال برابر احدا احدا کہتے رہے۔ اس کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کسی دوست کو بھیجا یہاں تک کہ اس نے ان کے لیے بلال کو خرید لیا۔ اور جب حضرت فاروق رضی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو ان سے اجازت طلب کی۔ حضرت فاروق نے فرمایا کیا چیز تم کو میرے پاس رہنے اور اذان کہنے سے روکتی ہے حضرت بلال نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اذان کہی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اذان کہی ہے کیوں کہ وہ ولی نعمت تھے۔

اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں شام تشریف لے گئے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف فرما تھے پھر انھوں نے ان کے لیے اذان کہی اور حضرت عمر اور ان کے تمام ساتھی رونے لگے۔ اور بیان کرتے ہیں کہ اس دن سے کسی کو اتنا شدید روتا ہوا نہ دیکھا گیا۔ (اسی طرح ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں ہوا) انھوں نے دمشق میں وفات پائی اور باب صغیر کے پاس مدفون ہوئے ان کی وفات ۲۰ھ یا ۱۸ھ میں ہوئی ہے۔

حضرت ابن ام مکتوم

دوسرے موذن حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کا نام عبداللہ بن عمر۔ ایک اور قول سے عمرو بن قیس بن زائدہ ہے۔ اور بعض عبداللہ بن صریح بن قیس بتاتے ہیں۔ جس نے عبداللہ بن زائدہ کہا ہے اس نے ان کے جد کی طرف نسبت کی ہے۔ وہ قرشی عامری ہیں جو بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عبداللہ بن مخزومی تھا قدیم الاسلام مکی ہیں اور حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل ہجرت مدینہ کی۔

واقدی نے کہا ہے کہ بدر کے کچھ عرصہ بعد ہجرت کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ میں اکثر غزوات میں ان کو خلیفہ بنایا ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ تیرہ مرتبہ ان کو خلیفہ بنایا۔ اور غزوۂ تبوک میں بھی ان کو خلیفہ بنایا تھا اور امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل وعیال پر چھوڑا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے انھیں کے حق میں سورۂ عبس وتولی نازل ہوئی۔ مدینہ طیبہ میں وفات پائی بعض کہتے ہیں کہ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

حضرت ابومحذورہ

تیسرے موذن حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کا نام اوس بن مغیرہ جمحی قرشی ہے ان کی کنیت ان کے نام پر غالب آگئی۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے، مکہ مکرمہ میں اذان دیا کرتے تھے اور مکہ میں ابومحذورہ کی اذان میں ان کے بھائیوں میں سے جو بنی سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح میں سے تھے وارث ہوئے۔

وہ مکہ مکرمہ میں ۵۹ھ میں فوت ہوئے ایک قول یہ ہے کہ اس کے بعد فوت ہوئے۔ انھوں نے ہجرت نہیں کی اور ہمیشہ مکہ میں ہی رہے تھے ان سے ان کے بیٹے عبدالملک اور عبداللہ بن محیریز اور ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہے۔ مسلم اور اربعہ نے ان سے روایت نقل کی ہے کہ ابومحذورہ اذان میں ترجیع کرتے تھے اور اقامت میں تنبیہ کرتے تھے اور حضرت بلال اذان میں ترجیع نہیں کرتے تھے اور اقامت میں افراد کرتے تھے اور بعض موذن نہ اذان میں ترجیع کرتے اور نہ اقامت مین تنبیہ کرتے تھے ہر ایک نے اس میں سے ایک طریقہ کو اختیار کیا ہے۔

حضرت سعد قرظ

چوتھے موذن سعد قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کو سعد قرظی بھی کہتے ہیں ان کا نام سعد بن عائذ ہے اور حضرت عمار بن یاسر کے مولیٰ ہیں اور سعد قرظ کے ساتھ مشہور ہیں ان کو صحبت حاصل ہے۔

سعد قرظ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ قرظ کی تجارت کرتے تھے اور اس سے بہت نفع کماتے تھے اس

marfat.com
Marfat.com

سے پہلے جس چیز کی بھی تجارت کرتے تھے نقصان اٹھاتے تھے پھر انھوں نے قرظ کی تجارت کو لازم کرلیا۔

قرظ، ورق سلم کو کہتے ہیں جس سے چمڑے کو پکایا جاتا ہے اور ایسے چمڑے کو ادیم قرظی کہتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مسجد قبا شریف میں موذن مقرر فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دینی چھوڑ دی تو حضرت سعد قرظی کو مسجد نبوی شریف میں منتقل کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اپنی تمام حیات اذان دیتے رہے ان کے بعد ان کی اولاد میں اذان متوارث ہوئی یہاں تک کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ تک یہ ان کی اولاد میں رہی اور ان کے بعد بھی۔

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ مسجد نبوی میں اذان دینے کے لیے حضرت فاروق اعظم نے سعد قرظی کو منتقل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلے حضرت ابوبکر کے لیے وہ اذان دیتے تھے ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اور یہ اس بات پر مبنی ہو سکتا ہے جب کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ سے شام کی جانب منتقل ہو گئے یا تو حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں یا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں۔ حضرت سعد قرظی حجاز پر حجاج کی حکومت کے زمانہ تک یعنی ۹۴ھ تک زندہ رہے۔ **(مولف)**

بلال کو جنت میں حضور نے آگے دیکھا

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف اور انھیں حضور کے جنت میں دیکھنے سے متعلق امام احمد رضا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ میں جنت میں تشریف لے گیا تو تم کو آگے آگے جاتے دیکھا عرض کی یا رسول اللہ

marfat.com
Marfat.com

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں جب وضو کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں فرمایا یہی سبب ہے۔

(الملفوظ حصہ اول)

جنت میں بلال کی پہچل

مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ما هذه قالوا هذا بلال ، ثم دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت ما هذه قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان.

میں جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ملائکہ نے عرض کی یہ بلال ہیں پھر تشریف لے گیا پہچل سنی پوچھا کہا غمیصا بنت ملحان، یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر نے اسے تقریب میں بیان کیا ہے۔

امام احمد وابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور طبرانی کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنة ليلة اسرى بى فسمعت فى جانبها و جسا فقلت يا جبريل ما هذا قال هذا بلال المؤذن .

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے عرض کی یہ بلال مؤذن ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (عرفان شریعت حصہ سوم)

marfat.com
Marfat.com

حضرت بلال کا خواب

ابن عساکر سند جید سے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

ان بلالا رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ھو یقول لہ ما ھذہ الجفوۃ یا بلال اما ان لک ان تزورنی فانتبہ حزینا خائفا فرکب راحلتہ و قصد المدینۃ فاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ و یمرغ وجھہ علیہ .

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ تو ہماری زیارت کو حاضر ہو، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے مزار انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۴۹)

بلال کو توکل کی تاکید

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی شی اذخرتہ لغد.

میں نے آئندہ کے لیے جمع کر رکھے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے **اعدد ذلک لاضیافک** .

حضور کے مہمانوں کے خیال سے انھیں رکھا ہے۔

فرمایا **اما تخشی ان یکون لک دخان فی نار جھنم انفق یا بلال و لا تخش من ذوی العرش اقلالا**.

marfat.com
Marfat.com

کیا ڈرتا نہیں کہ تیرے لیے آتش دوزخ کا دھواں ہوا ے بلال خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کر۔

اسے بزار نے بسند حسن اور طبرانی نے کبیر میں ابن مسعود سے اور ابو یعلی و طبرانی نے اوسط میں بسند حسن اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

ایک بار انھیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا۔ عرض کی اس کی کیا سبیل ہے فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا (ظاہر ہے کہ جب نہ مال چھپانا ہو نہ کسی کا سوال رد کیا جائے تو سائلین کسی وقت بھی کچھ پاس نہ چھوڑیں گے) عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا هو ذاک او النار.

یا تو یوں ہی کرنا ہوگا یا آگ۔ اسے طبرانی نے کبیر میں، ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۰۳)

اذان فجر کے لیے بلال کو تنبیہ

قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبلال رضى الله تعالىٰ عنه لا تو ذن حتى يستبين لک الفجر هكذا و مديديه عرضا. ١٥ .

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اس وقت تک اذان نہ دو جب تک صبح یوں روشن نہ ہو جائے اور آپ نے دونوں ہاتھوں کو عرض میں پھیلا دیا۔

(شمائم العنبر)

اذان فجر اکثر عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیا کرتے تھے اور کبھی کبھی حضرت بلال رضی

marfat.com
Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال چوں کہ دیگر اوقات کے ساتھ طلوع فجر سے پہلے بھی ایک اذان دیا کرتے تھے، مگر جب ابن ام مکتوم موجود نہ ہوتے تو وہ فجر کی اذان بھی پکارتے تھے وہ چوں کہ طلوع فجر سے پہلے تاریکی میں اذان دینے کے عادی تھے اس لیے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان سے اذان فجر سے متعلق فرمایا کہ جب صبح روشن ہو جائے تب اذان دو۔ (مولف)

بلال کی پہلی اذان

ابن ماجہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان صاحبکم قد رای رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فالقها علیه و لیناد بلال فانه اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت القیتها علیه و هو ینادی بها.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے ساتھی (عبداللہ بن زید) نے خواب دیکھا ہے تو اے عبداللہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ، تم تلقین کرو اور بلال پکار کر اعلان کریں کہ وہ تم سے بلند آواز ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا، میں بلال پر کلمات اذان تلقین کرتا اور حضرت بلال اسے پکار کر دہراتے۔ (مولف) (شمائم العنبر)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے۔

جب عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھا دو کہ ان کی آواز بلند تر ہے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں

marfat.com
Marfat.com

تکبیر کہنا چاہتا ہوں فرمایا تو تم ہی کہو انھوں نے تکبیر کہی۔

اسے امام احمد وابوداؤد اور طحاوی نے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۴۶۲)

ام نوار کے گھر کی چھت پر بلال کی اذان

ابن سعد طبقات میں نوار ام زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی :

قالت كان بيتي اطول بيت حول المسجد فكان بلال يوذن فوقه من اول مايوذن الى ان بنى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد فكان يوذن بعد على سقف المسجد و قد رفع له شي فوق ظهره .

حضرت زید بن ثابت کی ماں نوار رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ مسجد کے پڑوس میں میرا گھر سب سے اونچا تھا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداء سے اسی پر اذان دیتے تھے لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد بنالی اور اس کی چھت پر کچھ اونچا کر دیا تو اسی پر اذان دینے لگے۔ (مولف)

(شمائم العنبر)

ابو محذورہ کو موذن مقرر فرمایا

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف شریف فتح فرمایا اذان ہوئی بچوں نے اس کی نقل کی ان میں ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے ان کی آواز بہت اچھی تھی حضور نے آپ کو بلایا اور سر پر دست مبارک رکھا اور ان کو موذن مقرر فرمادیا۔ ماں نے برکت کے لیے پیشانی کے ان بالوں کو جن پر دست اقدس رکھا گیا تھا محفوظ رکھا جس وقت بال کھولے جاتے تو زمین پر آجاتے تھے۔ (الملفوظ حصہ دوم)

marfat.com
Marfat.com

عبداللہ بن ام مکتوم کی اذان

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر کی اذان دیا کرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر چار اوقات کی، ایک روایت میں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے حضرت بلال ایک اذان دیا کرتے تھے تاکہ روزہ رکھنے والے سحری کھائیں اور نماز تہجد پڑھنے والے بیدار ہو جائیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں، صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔

قال كان رجلا لا ينادى حتى يقال له اصبحت اصبحت.

وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔

ابن ام مکتوم امی تھے انھیں وقت کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا تھا اس لیے انھیں کہنے کی حاجت ہوتی تھی کہ صبح ہوگئی۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۳۴۶۔ حاجز البحرین)

marfat.com
Marfat.com

کاتبانِ بارگاہِ رسالت ﷺ

marfat.com
Marfat.com

زنا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح ز النبیین من بعدہ

بے شک اے محبوب ہم نے تمھاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی۔

(النساء/۱۶۳)

marfat.com
Marfat.com

کاتبان بارگاہ رسالت ﷺ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کئی کاتب تھے، بعض وحی کی کتابت کرتے تھے اور بعض سلاطین وامرا وغیرہ کے نام خطوط لکھا کرتے تھے اور بعض صدقات کے اموال کی کتابت کرتے تھے اور بعض مداینات، معاملات اور شروط وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ چوں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خط وکتابت سے پاک ومنزہ تھے اور اکثر صحابہ بھی عرب کی عادت کے مطابق اس ہنر سے عاری تھے تو لامحالہ ان اصحاب میں سے جو خط وکتابت کے ہنر سے متصف تھے انھیں اس خدمت پر مقرر کیا جاتا تھا۔

کاتبان وحی

روضۃ الاحباب میں فرماتے ہیں کہ کاتبوں کا تقرر اس طرح تھا کہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما وحی کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اگر یہ دونوں موجود نہ ہوتے تو حضرت ابی بن کعب اور زید بن ثابت لکھا کرتے تھے اگر ان چاروں صحابہ میں سے کوئی موجود نہ ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے جو موجود ہوتا اس سے لکھواتے تھے۔

جو صحابہ کرام قرآن کی نازل ہونے والی آیتوں اور دوسری خاص خاص تحریروں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق لکھا کرتے تھے ان معتمد کاتبوں میں خاص طور پر مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق　　(۲) حضرت عمر فاروق اعظم

(۳) حضرت عثمان غنی　　(۴) حضرت علی مرتضیٰ

(۵) حضرت طلحہ بن عبیداللہ　　(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص

marfat.com
Marfat.com

(۷)	حضرت زبیر بن العوام	(۸)	حضرت عامر بن فہیرہ
(۹)	حضرت ثابت بن قیس	(۱۰)	حضرت حنظلہ بن ربیع
(۱۰)	حضرت زید بن ثابت	(۱۲)	حضرت ابی بن کعب
(۱۳)	حضرت امیر معاویہ	(۱۴)	حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(مولف)۔(مدارج النبوۃ دوم و سیرت مصطفیٰ)

قرآن کے اعراب

ایک سوال کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن عظیم کی عبارت کریمہ نازل ہوئی، عبارت میں اعراب نہیں لگائے جاتے حضور کے حکم سے صحابہ کرام مثل امیر المومنین عثمان غنی و حضرت زید بن ثابت و امیر معاویہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے لکھتے ان کی تحریروں میں بھی اعراب نہ تھے یہ تابعین کے زمانے سے رائج ہوئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۰)

marfat.com
Marfat.com

خدام بارگاہ رسالت ﷺ

marfat.com
Marfat.com

خدام بارگاہ رسالت ﷺ

یوں تو تمام ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شمع نبوت کے پروانے تھے اور انتہائی جاں نثاری کے ساتھ آپ کی خدمت گزاری کے لیے سبھی تن من دھن سے حاضر رہتے تھے مگر پھر بھی چند ایسے خوش نصیب ہیں جن کا شمار حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصوصی خدام میں ہے۔ ان خوش بختوں کی مقدس فہرست میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت انس بن مالک

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشہور و ممتاز خادم ہیں انھوں نے دس برس مسلسل ہر سفر و حضر میں آپ کی وفادارانہ خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا ہے ان کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص طور پر یہ دعا فرمائی تھی کہ

اللھم اکثر مالہ وولدہ و ادخلہ الجنۃ .

اے اللہ اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ کی ان تین دعاؤں میں سے دو دعاؤں کی مقبولیت کا جلوہ تو میں نے دیکھ لیا کہ ہر شخص کا باغ سال میں ایک مرتبہ پھلتا ہے اور میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے اور پھلوں میں مشک کی خوشبو آتی ہے اور میری اولاد کی تعداد ایک سو چھ ہے جن میں ستر لڑکے اور باقی لڑکیاں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں تیسری دعا کا جلوہ بھی ضرور دیکھوں گا یعنی جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ انھوں نے دو ہزار دو سو چھیاسی حدیثیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور حدیث میں ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کی عمر سو برس سے زائد ہوئی بصرہ میں ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں وفات پائی۔

marfat.com
Marfat.com

امام احمد رضا بریلوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں :

و قد کان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یخدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شبع بطنہ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بلا معاوضہ صرف بھر پیٹ کھانے پر کرتے تھے۔(مولف) (خیر الآمال فی حکم الکسب والسوال)

ربیعہ بن کعب اسلمی

یہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے وضو کرانے کی خدمت انجام دیتے تھے یعنی پانی اور مسواک وغیرہ کا انتظام کرتے تھے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی ۶۳ھ میں وفات پائی۔

ایمن بن ام ایمن

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ایک چھوٹی مشک جس سے آپ استنجا اور وضو فرمایا کرتے تھے ہمیشہ آپ ہی کی تحویل میں رہا کرتی تھی۔ یہ جنگ حنین کے دن شہادت سے سرفراز ہوئے۔

عقبہ بن عامر جہنی

یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے خچر کی لگام تھامے رہتے تھے۔ قرآن مجید اور فرائض کے علوم میں بہت ہی ماہر تھے اور اعلیٰ درجہ کے فصیح و خطیب اور شعلہ بیان شاعر تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکومت کے دور میں ان کو مصر کا گورنر بنا دیا تھا۔ ۵۸ھ میں مصر کے اندر ہی ان کا وصال ہوا۔

حضرت اسلع بن شریک

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹ پر کجاوہ باندھنے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابوذر غفاری

یہ بہت ہی قدیم الاسلام صحابی ہیں انتہائی تارک الدنیا اور عابد وزاہد تھے اور دربار نبوت کے بہت ہی خاص خادم تھے ان کے فضائل میں چند حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔ ۳۱ھ میں مدینہ منورہ سے کچھ دور ''بذہ'' نامی گاؤں میں ان کا وصال ہوا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

امام احمد رضا بریلوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق یہ حدیث نقل کی ہے جس سے ان پر حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کرم نوازی کا اندازہ ہوتا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

ما لقيته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قط الا صافحني و بعث الى ذات يوم و لم اكن في اهلي فلما جئت اخبرت به فاتيته و هو على سرير فالتزمني فكانت تلك اجود و اجود.

میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا آیا تو خبر پائی، حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرما تھے، گلے سے لگایا تو اور زیادہ جید اور نفیس تر تھا۔ (وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید)

مہاجر مولیٰ ام سلمہ

یہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے شرف صحابیت کے ساتھ ساتھ پانچ برس تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کا بھی شرف حاصل کیا۔ بہت ہی بہادر مجاہد بھی تھے۔ مصر کو فتح کرنے والی فوج میں شامل تھے کچھ دنوں تک مصر میں رہے پھر ''ملحا'' چلے گئے اور وہاں

marfat.com
Marfat.com

اپنی وفات تک مقیم رہے۔

حضرت حنین مولیٰ عباس

یہ پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور دن رات آپ کی خدمت کرتے تھے پھر آپ نے انھیں اپنے چچا حضرت عباس کو عطا فرمادیا اور یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ہوگئے، لیکن چند ہی دنوں کے بعد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اس لیے آزاد کردیا تھا تاکہ یہ دن رات بارگاہ نبوت میں حاضر رہیں اور خدمت کرتے رہیں۔

نعیم بن ربیعہ اسلمی

یہ بھی خادمان بارگاہ رسالت کی فہرست خاص میں شمار کیے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود

یہ سادس الاسلام صاحب نعلین و مسواک و تکیہ و عصا والے تھے یہ تمام چیزیں ان کے سپرد تھیں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو یہ نعلین مبارک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنانے جب حضور نشست فرماتے تو پائے اقدس سے نعلین اتارتے اور اپنی آستینوں میں محفوظ رکھتے تھے۔ آپ مقربان بارگاہ اور حاضرین مجلس مبارک میں سے تھے چنانچہ آنے والے لوگ آپ کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے خیال کرتے تھے۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں ۳۱ھ یا ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں وفات پائی ایک قول یہ ہے کہ آپ کی وفات کوفہ میں ہوئی۔ ان کی عمر شریف ۶۲ سال کی ہوئی آپ سے خلفاء اربعہ اور دیگر صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے روایتیں لی ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں :

marfat.com
Marfat.com

بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری الا ان عبد اللہ بن مسعود رجل من اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما نری من دخولہ و دخول امہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو مدت تک ہم سمجھا کیے کہ عبداللہ بن مسعود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں انھیں اور ان کی ماں کو جو بکثرت کاشانۂ رسالت میں آتے جاتے دیکھتے تھے۔

صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت علقمہ سے مروی میں ملک شام میں گیا دو رکعت پڑھ کر دعا مانگی الٰہی مجھے کوئی نیک ہم نشیں میسر فرما پھر ایک قوم کی طرف گیا ان کے پاس بیٹھا تو ایک شیخ تشریف لائے میرے برابر آکر بیٹھ گئے میں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں نے کہا میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی تھی کہ کوئی نیک ہم نشیں مجھے میسر کرے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملائے فرمایا تم کون ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے فرمایا :

او لیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین و الوسادۃ و المطھرۃ .

کیا تمھارے پاس عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں وہ نعلین و مسند خواب وظروف و وضو و طہارت والے۔

یعنی جن کے متعلق یہ خدمتیں تھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مجلس میں تشریف فرما ہوں نعلین اٹھا کر رکھیں، اٹھتے وقت سامنے حاضر کریں، سوتے وقت بچھونا بچھائیں، اوقات نماز پر پانی حاضر لائیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۳۹۲۔ حاجز البحرین)

ابن مسعود کی نسبت حدیث میں ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

marfat.com
Marfat.com

تمسکوا بعھد ابن ام عبد.

ان کے عہد کو لازم پکڑو۔

اسے ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مرقاۃ میں ہے اسی لیے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن مسعود کے بارے) میں فرماتے ہیں:

ان اشبہ الناس دلا وسمتا و ھدیا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابن ام عبد.

بیشک چال ڈھال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بخاری وترمذی ونسائی نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کنیف ملیء علما.

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

رضیت لامتی ما رضی لھا ابن مسعود.

میں نے اپنی امت کے لیے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اس کے لیے پسند کرے۔

اسے حاکم نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۳۱۲۔۳۱۳ حاجز البحرین)

marfat.com
Marfat.com

حضرت ابو الحمراء

ان کا نام ہلال بن الحارث تھا یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور خادم خاص ہیں۔ وفات نبوی کے بعد یہ مدینہ سے حمص چلے گئے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

حضرت ابو السمح

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے پھر آپ نے ان کو آزاد فرمادیا مگر یہ دربار نبوت سے جدا نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ خدمت گزاری میں مصروف رہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو اکثر یہی غسل کرایا کرتے تھے ان کا نام ''آباد'' تھا۔

حضرت بلال حبشی

ان کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں ان کی منقبت میں صرف یہی روایت کافی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

السباق اربعة انا سابق العرب و بلال سابق الحبشة ، الحديث.

سبقت لے جانے والے چار شخص ہیں میں اہل عرب پر سبقت لے گیا اور بلال اہل حبشہ پر سبقت لے گئے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ابو بكر سيدنا اعتق سيدنا يعني بلالا.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سردار ہیں انھوں نے ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت بلال دمشق میں ۲۰ھ میں فوت ہوئے۔ایک قول ہے کہ ۱۸ھ میں فوت ہوئے ان کی عمر شریف ساٹھ سال سے زائد ہوئی۔ایک روایت ستر سال کی بھی ہے۔حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نفقات کی خدمت ان کے سپرد تھی۔

امام احمد رضا بریلوی تحریر فرماتے ہیں :

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی مثنوی شریف میں حدیث شرائے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں خرید لیا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ہمیں شریک نہ کیا اس پر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

(احکام شریعت اول)

یا رسول اللہ ہم دونوں آپ کی گلی کے غلام ہیں ہم نے بلال کو آپ ہی کی رضا و خوشنودی کے لیے آزاد کیا ہے۔

• بارگاہ رسالت کے ان خاص خدام کے علاوہ دیگر خدام صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام یہ ہیں۔

حضرت سعد مولیٰ ابی بکر۔ذو مخمر۔بکیر بن شداخ لیثی۔شریک۔اسعد بن مالک اسدی۔ہند۔ اسماء۔ثعلبہ بن عبد الرحمٰن انصاری۔جزر بن مالک۔سالم۔سابق بن حاطب۔ابو سلام۔ابو عبیدہ مولائے رسول اللہ۔ام ایمن۔خولہ۔ام رافع۔میمونہ بنت سعد۔ام عیاش۔سلمی۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ دوم، سیرت مصطفیٰ)

marfat.com
Marfat.com

شعراء وحداۃ

بارگاہ رسالت ﷺ

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغاں دل زاری حدی خواں بس ہے
رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدم حضرت حساں بس ہے

marfat.com
Marfat.com

اللھم لولا انت ما اھتدینا

ولا تصدقنا ولا صلینا

خدا گواہ یارسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

(ابن رواحہ)

marfat.com
Marfat.com

شعرائے بارگاہ رسالت ﷺ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شعرائے کرام میں سے جو حضرات کافروں کے شر کو اسلام اور مسلمانوں سے دفع کرتے اور باز رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کرتے اور کافروں کی ہجو و مذمت کرتے تھے۔ وہ تین اشخاص شمار کیے گئے ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت۔ کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خدام شعراء مردوں میں سے ایک سو ساٹھ تھے اور عورتوں میں سے بارہ تھیں۔ (انتہیٰ)

ان تین اشخاص کے سوا مشاہیر شعرا اور بھی تھے مثلاً جاہلیت کے شاعر نابغہ ہے جو طویل العمر تھا دو سو یا ایک سو اسی برس کی عمر پائی تھی۔ اسکی عجیب و غریب حکایتیں اور قصے مشہور ہیں۔ دوسرے لبید بن ربیعہ ہیں جو جاہلیت و اسلام میں شریف تھے جن کی ایک سو چالیس یا ایک سو ستاون سال کی عمر تھی۔ تیسرے سحبان وائل ہیں جن کی مثالیں اور کہاوتیں فصاحت و بلاغت میں زبان زد اور مشہور ہیں جیسا کہ ماقل نے شہادت میں اور شیخ ابن حجر نے اصابہ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ سحبان وائل کی کہاوتیں فصاحت و بلاغت میں مشہور ہیں۔ ان کو ابن عساکر نے تاریخ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ از قسم مخضرمین ہیں جنہوں نے زمانۂ جاہلیت اور عہد اسلام پایا تھا انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور کوئی ثبوت ایسا وارد نہیں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے ہوں خواہ وہ حضور کی حیات میں اسلام لائے ہوں یا نہ لائے ہوں اور یہ باتفاق محدثین صحابی نہیں ہیں اگر چہ بعض علماء نے ان کو معرفۃ الصحابہ کی کتابوں میں بہت زیادہ ذکر کیا ہے لیکن انھوں نے تصریح کی ہے کہ ان کا تذکرہ طبقہ صحابہ کے متصل ہونے کی بناء پر کیا گیا ہے ورنہ وہ صحابی کے طبقہ میں سے نہیں ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

ابونعیم اپنی کتاب خطبات میں کہتے ہیں کہ سحبان عرب کا غیر مدافع خطیب تھا جب یہ خطبہ دیتا تو وہ ایک حرف کو دوبارہ نہیں کہتا تھا نہ وہ ٹھہرتا اور نہ وہ سوچتا تھا بلکہ تسلسل جاری رہتا تھا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحبان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شعرا میں سے نہ تھا۔ اس نے نہ تو حضور کو دیکھا اور نہ خلفاء اربعہ ہی کو پایا ہے مگر اس کا مسلمان ہونا متحقق ہے خواہ یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام لائے ہوں یا بعد میں۔

حسان بن ثابت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالولید ہے یا عبدالرحمٰن یا ابوالحسام۔ ان کا نام حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام انصاری نجاری مرزی شاعر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ جاہلیت و اسلام کے فحول شعراء میں سے ہیں اہل عرب نے اس پر اجماع کیا ہے کہ وہ اہل بدر و اہل یثرب ہیں۔ یہ اشعر یعنی اول درجہ کے شاعر ہیں ان کے بعد عبدالقیس پھر ثقیف ہیں اور اس پر بھی اجماع کیا ہے کہ اشعر اہل مدینہ حضرت حسان بن ثابت ہیں ان کی اور ان کے والد ثابت، ان کے دادا منذر، ان کے جد اعلیٰ حرام ہر ایک کی عمریں ایک سو بیس سال کی ہوئیں۔

ابونعیم فرماتے ہیں کہ عرب میں ان کے سوا کوئی اور کسی کا سلسلۂ نسب ایسا علم میں نہیں ہے جن کے اجداد کی چار پشتیں مسلسل ایک عمر کی گزری ہوں۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت جب اس کو بیان کرتے تو خود کو سیدھا ڈال کر پاؤں پھیلا دیتے اور خوب ہنستے اور اپنے مرنے سے بے فکر ہو جاتے اور گمان کرتے کہ میں بھی اتنی ہی عمر پاؤں گا لیکن یہ اڑتالیس سال ہی میں فوت ہو گئے۔

اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ ان کی جاہلیت کے اشعار، اسلام کے شعروں سے زیادہ اجود و عمدہ

marfat.com
Marfat.com

تھے۔اس لیے کہ اسلام کذب سے باز رکھتا اور اس سے منع کرتا ہے۔اور شعروں کو کذب اور توصیف میں مبالغہ ہی زینت دیتا ہے اور ایسی تزئین ناحق ہے یہ سب کذب ہے۔حضرت حسان ساٹھ سال جاہلیت میں اور ساٹھ سال اسلام میں زندہ رہے۔انھوں نے نابغہ اور اعشٰی کو پایا اور ان کے سامنے اپنے اشعار پڑھے اور ان دونوں نے ان کو مسلم رکھا اور کہا کہ تم شاعر ہو۔حضرت حسان نے مشرکین قریش کی مذمت کی اور ان لوگوں کی ہجو کی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں گستاخی کرتے تھے۔

کعب بن مالک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوسرے شاعر حضرت کعب بن مالک ہیں۔ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابوعبداللہ ہے۔یہ انصاری خزرجی، سلمی، مدنی صحابی عقبی ہیں عقبۂ ثانیہ میں حاضر ہوئے اور یہ ان ستر اصحاب میں سے ایک ہیں جو عقبہ ثالثہ میں حاضر ہوئے تھے۔غزوۂ بدر میں ان کے حاضر ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں بجز غزوۂ تبوک کے بعض کہتے ہیں کہ بدر میں بھی حاضر ہوئے۔غزوۂ احد میں یہ گیارہ زخموں سے مجروح ہوئے اور یہ ان تین اصحاب میں سے ایک ہیں جنھوں نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تھا۔اس کے بعد توبہ کی اور رحمت الٰہی کے خواست گار ہوئے تو حق تعالیٰ نے رحم فرمایا اور ان کی توبہ مقبول ہوئی۔

یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاعروں میں سے تھے اور یہ عمدہ شاعر اور مطیع تھے جاہلیت میں ان پر شعر گوئی غالب آگئی تھی اور وہ اس میں مشہور ہوگئے تھے۔اور ان کا کام یہ تھا کہ وہ کافروں کو جنگ سے ڈراتے تھے جس طرح حسان بن ثابت ان کی ہجو کرتے اور ان کی قباحتیں اور برائیاں بیان کیا کرتے تھے۔انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ اور ابوجعفر محمد

marfat.com
Marfat.com

باقر اور بہت سوں نے روایت کی ہے ۵۰ھ یا ۵۳ھ میں فوت ہوئے ان کی عمر ستتر سال کی ہوئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عبداللہ بن رواحہ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تیسرے شاعر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ یہ انصاری خزرجی سابقین اولین اور نقباء انصار میں سے تھے۔ عقبہ ثالثہ، غزوۂ احد و خندق اور تمام مشاہدات میں حاضر ہوئے بجز فتح مکہ اور مابعد کے غزوات کے۔ کیوں کہ وہ غزوۂ موتہ میں شہید ہو گئے تھے۔ یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاعروں میں سے ہیں ان کا کام یہ تھا کہ مشرکوں کو کفر و بت پرستی پر توبیخ و تنبیہ کرتے تھے۔

مذکورہ تینوں شعرائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا صحابہ میں اور شعرا بھی بیان کیے گئے ہیں۔ (مولف) (مدارج النبوۃ جلد دوم)

حسان نے شفا دی

شاعر بارگاہ رسالت حضرت حسان بن ثابت انصاری کی شعر گوئی سے متعلق امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

هجا هم حسان فشفا و اشتفا.

حسان نے کافروں کی ہجو کہی تو شفا دی شفا لی۔ مسلم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

جب کفار قریش نے شان اقدس ارفع حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اشعار گستاخی کہے۔عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم جواب ہوا انھوں نے جواب دیا حضور نے ناکافی پایا پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد ہوا ان کا جواب بھی پسند خاطر اقدس میں نہ آیا۔پھر حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد ہوا انھوں نے کفار کی ہجو کہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لقد شفیت باحسان و اشتفیت.

حسان تم نے شفادی اور شفالی۔ابن عساکر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ضی اللہ تعالیٰ عنہما

حسان کے لیے صدیقہ نے مسند بچھوائی

حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر آئے ام المومنین نے ان کے لیے مسند بچھوائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گزارش کی آپ انھیں مسند پر بٹھاتی ہیں۔ وقد قال ما قال ام المومنین نے فرمایا

انہ کان یجیب عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و یشفی صدرہ من اعدائہ .

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے اور رنج اعدا سے سینۂ اقدس کو شفا دیتے۔اسے ابن عساکر نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کیا۔ (الامن والعلی)

حضور نے حسان کے لیے مسند بچھوائی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کریم میں حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

marfat.com
Marfat.com

لیے منبر بچھاتے اور وہ اس پر قیام کر کے نعت اقدس سناتے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۱۱۷)

صحیح بخاری شریف میں ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالیٰ علی زوجہا الکریم وابیھا وعلیہا وسلم سے ہے۔

قالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیه قائما یفاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم او ینافح و یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله یؤید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے مسجد اقدس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں منبر بچھاتے حسان اوپر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مفاخر بیان کرتے، حضور کی طرف سے طعنہائے کفار کا رد کرتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جب تک حسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اس مفاخرت یا مدافعت میں مشغول رہتا ہے اللہ عزوجل جبریل امین سے اس کی مدد فرماتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۷۱)

کعب بن زہیر کو انعام

ایک جگہ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصیدۂ نعتیہ استماع فرما کر ردائے مبارک عطا فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۳۷۳)

marfat.com
Marfat.com

ایک شاعر کا سوال

ایک شاعر نے بارگاہ رسالت میں آ کر سوال کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا

اقطع عنی لسانه

میری طرف سے اس کی زبان کاٹ دے۔

(احکام شریعت حصہ سوم)

●......●......●

marfat.com
Marfat.com

حداة بارگاہ رسالت ﷺ

شعرائے بارگاہ رسالت کی طرح حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدی پڑھنے والے صحابہ کرام بھی متعدد حضرات تھے جو حدی پڑھتے تھے۔

حدی کے معنی تحسین رجز مباح بصورت نرم و شیریں اور گداز کے ہیں۔ یہ سفر کی کوفت کو کم کرنے اور نفس کے سرور و جذب کے بڑھانے کے لیے ہے۔ اس سے اونٹ تیز رفتاری کے ساتھ راہ قطع کرتا ہے اور بھاری بوجھوں کو اٹھا لیتا ہے چوں کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ جب ان پر راہ کی تھکن لاحق ہوتی اور اونٹ چلنے سے مجبور ہو جاتے تو حدی (اشعار) پڑھتے یہاں تک کہ اونٹ مست ہو کر تیزی کے ساتھ مسافت طے کر لیتے۔

ایک قسم اور ہے جسے ، رکبانی ، کہتے ہیں جسے سفر کی کلفت کم کرنے کے لیے سواریوں میں گاتے ہیں ، یہ بھی مباح ہے۔ امیر المومنین سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفروں میں بہت سنا کرتے تھے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی جانب تشریف لیے جا رہے تھے تو اثنائے سفر میں ایک رات حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن رواحہ کے رجز یہ اشعار حدی میں پڑھ رہے تھے کہ

اللهم لولا انت ما اهتدينا .

ولا تصدقنا ولا صلينا

یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام مست و جھوم اٹھے اور اونٹوں کی رفتار از حد تیز ہوگئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا یہ حدی پڑھنے والا کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ابن الاکوع ہیں۔ فرمایا رحمہ

marfat.com
Marfat.com

اللہ ایک روایت میں ہے غفر لک ربک (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت ومغفرت فرمائے)

جب عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی پڑھنے سے خاموش ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تم ہمارے لیے حدی نہ کہو گے؟ اس کے بعد انھوں نے بھی حدی کہی، ان کو بھی جنت کی دعا دی۔

حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حبشی غلام تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان کے بھائی تھے مردوں کے لیے حدی کہتے اور انجشہ عورتوں کے لیے حدی کہتے تھے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے اے انجشہ! اونٹوں کو آہستہ چلاتا کہ آبگینوں کو ٹھیس نہ لگے۔ آبگینوں سے مراد عورتیں تھیں، چوں کہ وہ کمزور ہوتی ہیں اور اونٹوں کے تیز دوڑنے سے انھیں تکلیف ہوتی ہے۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ملتقطا)

بعض کہتے ہیں کہ مقصود رفع خاطر ہے جو تمنا کے ساتھ سننے سے لاحق ہوتا ہے۔ (مولف)

عامر بن اکوع کی حدی خوانی

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدی خوانی کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

غزوۂ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں رجز (عبداللہ بن رواحہ کے اشعار) پڑھتے چلے۔

اللھم لولا انت ما اھتدین

ولا تصدقنا و لا صلینا

marfat.com
Marfat.com

•

فاغفر فداء لک ما ابقینا

و الـقـیـن سـکـینـۃ عـلـینـا

•

و لبـت الاقـدام ان لاقینا

و نحن عن فضلک ما استغنینا

خدا گواہ ہے یارسول اللہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور سکینہ اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن نسائی ومسند امام احمد وغیرہا میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق عدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم وامام احمد سے ہے۔ (الامن والعلی)

وعامر بن الاکوع کان یحد و بین یدیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و استشهد یوم خیبر.

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حدی پڑھتے اور وہ روز خیبر شہید ہوئے۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۱۷۲)

براء بن مالک کی حدی خوانی

محمود ومباح اشعار کا سادہ خوش الحانی سے پڑھنا زمانہ صحابہ وتابعین وائمہ دین سے مجوز ومقبول ہے بلکہ خود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ماثور ومنقول، بلکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

کے سامنے ہوتا، حضور سنتے اور انکار نہ فرماتے، بارگاہ رسالت میں حدی خوانی پر صحابہ مقرر تھے کہ اپنی خوش الحانیوں، دلکش حدی خوانیوں سے اونٹوں کو راہ روی میں وارفتہ بناتے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود موکب اقدس کے حدی خواں تھے عجب آواز دلکش رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے۔ یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انھیں میں سے براء بن مالک ہیں۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم۔ فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کیے اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ جب خلافت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعۂ تستر پر جہاد ہوا ہے اور مسلمانوں کو سخت وقت پیش آئی، حدیث مذکور سنے ہوئے تھے ان سے کہا اپنے رب پر قسم کھایئے انھوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا یہ کہہ کر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا کافر بھاگ گئے اور براء شہید ہوگئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صحیحین میں حضرت انس سے ہے :

marfat.com
Marfat.com

کان براء بن مالک اخو انس شهد المشاهد الا بدرا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لا یوجه له لو اقسم علی الله لا بره منهم البراء بن مالک قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربک فقال اقسم علیک یا رب لما منحتنا اکتافهم و الحقنی بنبیک فحمل و حمل الناس معه فقتل هرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انهزم الفرس و قتل البراء . رواه الترمذی و الحاکم و ذلک فی خلافة عمر سنة عشرین.

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انھیں میں سے براء بن مالک ہیں۔ انس نے کہا کہ شہر فارس میں قلعہ تستر پر جب جہاد ہوا مسلمانوں کو سخت وقت پیش آئی ان سے کہا اے براء اپنے رب پر قسم کھایئے انھوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا یہ کہہ کر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا، ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا اور سامان لوٹ لیے اور انھیں شکست ہوئی اور براء شہید ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ واقعہ خلافت فاروقی سنہ ۲۰ھ کا ہے۔ (مولف)

اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ہے بغوی بسند صحیح حضرت انس سے راوی :

قال دخلت علی البراء بن مالک و هو یتغنی فقلت له ابدلک الله ما هو خیر منه فقال اترهب ان اموت علی فراشی لا والله ما کان الله لیحرمنی من ذلک وقد قتلت مائة منفردا سوی من شارکت فیه .

marfat.com
Marfat.com

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء کے پاس آئے وہ اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم، فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا سو کافر تو میں نے تنہا قتل کیے اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ (مولف)

انجشہ کی حدی خوانی

بی بیوں کے ہودجوں پر انجشہ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدی خوانی کرتے ان کی خوش آوازی مشہور تھی حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی ہے اونٹ گرمائے بہت تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ آہستہ، شیشیوں کے ساتھ نرمی کر۔ شیشیوں سے مراد عورتیں ہیں یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی یا عورتوں کا مجمع ہے خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔

و انجشة العبد الاسود كان حسن الحداء فى الصحيح عن انس حسن الصوت.

حبشی غلام حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اچھی حدی پڑھتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح میں مروی ہے کہ ان کی آواز بھی اچھی تھی۔ (مولف)

فى الصحيحين عن انس ان انجشة حدا بالنسا فى حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انجشة رفقا بالقوارير.

صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی تو اونٹ بہت گرمائے تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ شیشیوں کے ساتھ نرمی کرو۔ (مولف)

marfat.com
Marfat.com

عبداللہ بن رواحہ کی حدی خوانی

سیدنا عبداللہ بن رواحہ وسیدنا عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے حدی خوانی کرتے چلتے۔ روز عمرۃ القضا جب لشکر ظفر پیکر محبوب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہزاراں جاہ وجلال داخل مکہ ہوا ہے، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے کافروں کے جگر پر تیر برساتے جارہے تھے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔

مواہب لدنیہ وشرح علامہ زرقانی میں ہے :

کان یحدو بین یدیه علیه الصلاۃ و السلام فی السفر عبد الله بن رواحه الامیر المستشهد بموتة .

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے سفر میں حدی خوانی کرتے اور یہ جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے امیر تھے اور وہیں پر شہید ہوئے۔ (مولف)

ترمذی میں حضرت انس سے ہے :

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مکة فی عمرة القضیة ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول .

خلوا بنی الکفار عن سبیله

الیوم نضرب کم علی تنزیله

marfat.com
Marfat.com

ضربا یزیل الهام عن مقیله
یذهل الخلیل عن خلیله

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خل عنه یا عمر فلهی فیهم اسرع من نضح النبل.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز عمرۃ القضا جب داخل مکہ ہوئے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے جا رہے تھے۔

یعنی کافروں کا راستہ چھوڑ دو، آج تو ہم ان کے جائے نزول پر حملہ کریں گے، ایسا حملہ کہ ان کے دماغ کا مغز آنکھوں کے راستے سے باہر ہو جائے گا، اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔ (مولف)

و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عمر اسمع فاسکت یا عمر.

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن رواحہ کو منع کیا تو حضور

marfat.com
Marfat.com

اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔ (مولف)

(فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۷۲، ۱۷۳)

marfat.com
Marfat.com

حقیقت محمدیہ ﷺ

مصدر مظہریت پہ اظہر درود
مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

marfat.com
Marfat.com

لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی

میرے رب کے علاوہ میری حقیقت کو کسی نے نہیں پہچانا

(الحدیث)

marfat.com
Marfat.com

حقیقت محمدیہ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال واوصاف شریف دوقسم کے ہیں۔

ایک تو وہ ہیں جو ثقہ راویوں کے ساتھ احادیث واخبار میں منقول ہیں اور سیر کی کتابوں میں جو اخلاق وصفات مذکور ومسطور ہیں وہ آپ کی نبوت ورسالت اور تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والسلام سے آپ کے افضل واکمل ہونے میں بہت کافی ووافی ہیں۔

دوسری قسم وہ ہے جو مکاشفان اسرار حقیقت اور مشاہدان انوار وحدت نے دیدۂ بصیرت سے پایا ہے اوران کے اظہار وابراز کی طرف گئے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام حق تبارک وتعالیٰ کے اسماء ذاتیہ سے پیدا کیے گئے ہیں اور اولیائے کرام اسماء صفاتیہ کی مخلوق ہیں۔ بقیہ ساری کائنات صفات فعلیہ سے پیدا ہوئی ہے۔

سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین ذات حق سے مخلوق ہیں اور ظہور حق آپ میں بالذات ہے چوں کہ صفات واسماء میں ظہور وبروز کے اقتضاء سے بیشتر وظاہر تر ہے حق تعالیٰ کی صفات سے ہر صفت میں خوب ظاہر ہوا ہے اور جو کچھ جلال وجمال سے مخصوص تھا ظاہر ہوا اور اسماء حسنیٰ میں سے ہر اسم نے جو اس کے معنوی کمال کے اقتضاء میں سے تھا ظہور ہوا۔ اور کنہ ذات الٰہی جس طرح پر خفا میں حقیقت سریہ پر بطون میں تھی باقی رہی پھر ان اسماء صفات کے حقائق مشہد معنوی میں مجتمع ہوئے، ذات حیث لا کیف والا این اور ندا ہوئی اور انہا ما فرمایا۔ اگر چہ میں نے اس کمال کو ظاہر کیا اور ان جمال وجلال کے مقامات کو ہویدا کیا جو حد حصر واحصار سے باہر ہیں لیکن یہ سب بحر وحدت کا ایک قطرہ ہے اور ذات بیضا کا ایک ذرہ ہے۔

marfat.com
Marfat.com

لہٰذا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام مظہر اسماء وصفات ہوئے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مظہر ذات ،تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقام اجلال واکرام کے بالذات ختام ہیں اور انبیاء واولیاء بالواسطہ۔ جب کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات حق سے مخلوق ہیں اور ظہور بر حق ان پر بالذات ہے تو ان کے سوا جو بھی ہے سب سے تمام صفات اور جمیع کمالات میں فائق ومنفرد ہیں نیز اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے اس لیے کہ بروز ذات کے بعد صفات مشہود نہیں رہتے۔ نیز اسی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عروج فوق عرش ہے کیوں کہ ذات جمیع اسماء پر فائق ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمانیت حق کے محل ہیں جو عرش سے فوق وسیع ہے اور عرش محیط اجسام ہے اور رحمت ہر شی پر وسیع ہے رحمتی وسعت کل شی لہٰذا محمدی حقیقت جمیع موجودات کا مصدر اور تمام کا مبداء اور تمام فیوض وبرکات کا واسطہ وسرچشمہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

واضح ہو کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہر عالم میں اس عالم کے مطابق ظہور ہے۔ لہٰذا جس طرح عالم اجسام میں آپ کا ظہور ہے عالم ارواح میں اس کی مانند ظہور نہیں ہے اس لیے کہ عالم اجسام تنگ ہے اور وہ اتنی وسعت نہیں رکھتا جتنی عالم ارواح میں وسعت ہے اور آپ کا ظہور جس طرح عالم ارواح میں ہے اس کی مانند عالم معنی میں آپ کا ظہور نہیں اس لیے کہ عالم معنی، عالم ارواح سے زیادہ لطیف اور زیادہ وسیع ہے اور زمین میں جس طرح آپ کا ظہور ہے اس جیسا آسمان میں ظہور نہیں ہے اور آسمان میں جیسا ظہور ہے اس جیسا ظہور یمین عرش میں نہیں ہے کیوں کہ وہاں این وکیف نہیں ہے۔ لہٰذا ہر مقام اعلیٰ میں مقام انزل سے اکمل واتم ظہور ہوتا ہے اور ہر ظہور میں اس کے محل کے مطابق خاص جلالت اور ہیبت واسرار ہیں، یہاں تک کہ ایسے محل تک متناہی ہوتا ہے کہ جہاں کسی نبی وولی کی استطاعت نہیں کہ اس جگہ آپ کے ظہور کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول مبارک کے یہی معنی ہیں کہ :

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ غیر ربی

marfat.com
Marfat.com

میرے لیے ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ میرے رب کے سوا کسی کو اس میں گنجائش نہیں ہوتی۔

ایک اور روایت میں ہے :

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل

اللہ کے ساتھ میرے لیے ایک ایسا وقت ہوتا ہے جس میں کسی مقرب فرشتے اور نبی و رسول کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔

حضرت احدیت سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزول فرمانے کے بعد جب مقام واحدیت میں ظہور ہوا جو محل اسماء وصفات ہے تو اس وقت حضرت کمالیت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر متوجہ ہوئی جس طرح کہ اسم اپنے مسمی سے اور صفت اپنے موصوف سے لگاؤ رکھتی ہے۔ اور ان کمالات معانی میں سے ہر معنی اپنی حقیقت کی طرف اشارہ نہیں کرتا مگر اسی کی طرف اور اپنی ہویت سے دلالت نہیں کرتا مگر اسی پر اب اگر ان مشار الیہا کمالات میں سے کوئی کمال متحقق ہوتا ہے تو وہ اسی پر معطوف ہوگا اور اسی کا تابع ہوگا اور صفت نوریت کی حقیقت اسی میں منحصر ہے اور نور اس کے اسماء میں سے ہے اگرچہ تمام انبیاء و اولیاء اس صفت نوری سے متصف اور اس کے ساتھ متحقق ہیں لیکن سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس صفت کی حقیقت ہیں۔ اور حقیقت شی اور جو اس شی کے ساتھ متحقق ہو دونوں کے درمیان فرق ہے۔ تمام اشیاء اس نور کے مظاہر اور اس کے ظہور کے محل ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ :

انا من نور اللہ و المومنون من نوری .

میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مسلمان میرے نور سے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے :

marfat.com
Marfat.com

انا من اللہ و المومنون منی.

میں اللہ سے ہوں اور تمام مسلمان مجھ سے ہیں۔

اسی مفہوم و مطلب کی طرف اشارہ ہے۔ مومنین کی تخصیص اتفاقی اور مقام کی مناسبت و موافقت کی وجہ سے ہے۔

اور جب وجود کونی کے ساتھ نزول فرمایا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وساطت سے عقول، نفوس، لوح، قلم، عرش، کرسی، افلاک، کواکب، ارکان، معادن، نباتات، حیوانات اور انسان جو کہ حقائق کونیہ کا نسخہ جامعہ ہے پیدا فرمائے۔ اور اسی واسطہ کے ساتھ کارخانہ وجود کو اس ترتیب کے ساتھ جو عرفاو حکماء کے کلام میں بیان کیا گیا ہے اس کے انتظام کو پیوست کیا ہے کیوں کہ ان موجودات کی موجودیت کی ترتیب اسی ترتیب کے ساتھ ہے جو گنتی میں ہے۔ کہ ایک سے دو ہے اور دو اس وقت تک متحقق نہیں ہوگا جب تک کہ اس میں ایک نہ ہو۔ اسی طرح تین اس وقت تک متحقق نہ ہوگا جب تک دو اس میں موجود نہ ہو۔ اسی طرح چار ہے، چار اس وقت تک متحقق نہ ہوگا جب تک اس میں تین نہ ہو، اسی طرح اوپر تک شمار کرتے چلے جایئے۔ لہٰذا کوئی عدد اس وقت تک موجود نہ ہوگا جب تک کہ مرتبہ میں اس کے ماقبل کے وجودات کو نہ مانا جائے اور تمام، واحد یعنی ایک سے موجود ہیں اور واحد عدد نہیں ہے اس لیے کہ ہر عدد کو جب کسی عدد میں ضرب دیا جاتا ہے تو اس سے عدد نکل آتا ہے اور اگر تمام اعداد کو ایک میں ضرب دیا جائے تو اس سے کوئی چیز نہیں نکلتی۔ لہٰذا عقل اول جو کہ روح محمدی کی حقیقۃً تعبیر ہے وہ تمام عالم کے وجود کی اصل ہے، خواہ عالم امر ہو، خواہ عالم خلق، اور وہ تمام علل کی حقیقت میں علت ہے اور اللہ تعالیٰ پاک و منزہ ہے کہ کسی چیز کے وجود کے لیے علت ہو۔

لہٰذا جو کچھ بیان کیا گیا اس سے وجود محمدی کی حقیقت کی تفصیل معلوم ہوگئی ہوگی۔ اسی لیے حضور

marfat.com
Marfat.com

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول وجود اور آخر وجود ہیں۔ اسی معنی ومفہوم کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس قول سے اس طرح ظاہر فرمایا کہ

اب زمانے نے اسی ہیبت پر پلٹا کھایا ہے، جو آسمانوں کی تخلیق کے وقت تھی۔

اور دائرہ وجود کے اعلیٰ درجات میں اس صورۃ ومعنی میں اس کے ظہور سے تمام ہوا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح کہ بطون ذات میں حق کے ساتھ اقرب خلق تھے، اسی طرح آخر میں حیات میں اعلیٰ واکمل خلق ہوں گے اور اس درجہ کا نام وسیلہ رکھا گیا اور اس کا وعدہ کیا گیا اور امت کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اس کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا۔ وسیلہ کے معنی سبب ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتدا میں وجود خلق کے اول سبب ہیں اور انتہا میں حق کے ساتھ ان کے لیے سبب قرب ہوں گے لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اقرب صوری ومعنوی دونوں حاصل ہوئے اور علو مکان اور علو زمان دونوں کامل ہوئے اور صفت وحال کے لحاظ سے اکمل عالم ہوئے اور اعظم عالم میں صورت ومعنی ہیں اور خلق کے اعتبار سے اتم واعدل ہیں۔

کمالات صوری

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ کمالات صوری جو آپ کے لیے بارگاہ الٰہی میں علو مکان کی تحقیق پر شاہد ہیں یہ کمالات صوریہ تین قسموں پر ہیں۔

قسم اول ذاتی ہے۔

قسم دوم فعلی ہے۔

قسم سوم قولی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قسم اول، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات شریف اور آپ کی صورت جمیل ہے اور آپ کی ذات اجمل ذوات، اکمل وافضل واطہر اور انور تھی۔ اور آپ کی صورت احسن، اجمل، اجلا از کائے صور تھی۔ علماء کرام کو جو کچھ آپ کا حلیہ شریف معلوم ہوا اور ان کے فہم میں آیا انھوں نے اس کو جمع کیا اور بیان کر دیا اس سے مقصود آپ کا تصور جمال، مطالعہ کمال اور ہر گھڑی اسے ملحوظ خاطر رکھنا، اور اس کام کی مشق کرنا اور اس کا مراقبہ کرنا اور اسے اپنا نصب العین بنانا تاکہ اس جمال جاں فزا کو پیش نظر رکھ کر دائمی محبت قائم رہے اور کبھی جدا نہ ہوا۔

یہ طریقہ حصول کمال ووصال کے لیے اقرب ہے اور یہ درجہ محبت کے حصول اور اصحاب وافر الانصاب میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور یہ محبت معنوی اور سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ کے حاصل ہونے کا سبب ہے۔ اگر اس پر بر طریق اتصال ودوام استطاعت نہیں ہے تو صلاۃ وسلام کے وقت جو کہ روشنی راہ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اقرب طرق ہے اسے نگاہ میں رکھے۔

لیکن دوسری قسم جو فعلی ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افعال زکیہ اور احوال مرضیہ ہیں جو معلوم وماثور ہیں اور صحف ودفاتر ان سے مملو ومشحون ہیں۔ اس باب میں یہ بات کافی نہیں ہے کہ سارا جہان اور ان کے تمام اعمال وصفات آپ کے میزان میں ہیں اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی رشد وہدایت کے طریقوں کی بنیاد رکھی اور آپ نے ہی لوگوں کو ضلالت وگمراہی سے باہر نکالا اور احکام کو وضع کر کے سنت قائم فرمائی، نماز وروزہ اور حلال وحرام کی روشنی دکھائی اور بھلائی جو اہل جہان کے حصے میں آئی وہ آپ ہی کے دم قدم سے وابستہ ہے۔

اور تیسری قسم قولی ہے، وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال فصیحہ اور کلمات طیبہ ہیں جن سے اسلامی کتابیں بھری ہوئی ہیں وہ سب دریا کے مقابلے میں ایک قطرہ اور روشنی میں ایک ذرہ کی مانند ہیں آپ کی عظمت شان میں حق تبارک وتعالیٰ کا وہ قول جو کہ آپ کا کلام ہے کافی ہے کہ انہ لقول رسول

marfat.com
Marfat.com

کریم جوظاہر میں آپ کا کہا ہوا تھا مگر حقیقت میں خدا کا کلام ہے۔

اور حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی .

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے نہیں ہے وہ مگر وحی جو ان کی طرف کی گئی۔ (مولف)

(مدارج النبوۃ، جلد دوم)

حقیقت محمدیہ کا ظہور

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

امام احمد قسطلانی مواہب شریف میں فرماتے ہیں :

لما تعلقت ارادۃ الحق تعالیٰ بایجاد خلقه ابرز الحقیقة المحمدیة من الانوار الصمدیة فی الحضرة الاحدیة ثم سلخ منها العوالم کلها علوها و سفلها.

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا صمدی نوروں سے مرتبہ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا پھر اس سے تمام عالم علوی وسفلی نکالے۔

شرح علامہ میں ہے :

و الحضرة الاحدیة ھی اول تعینات الذات و اول رتبها الذی لا اعتبار فیه لغیر الذات کما ھو اشار الیه لقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان الله و لا شی معه ، ذکره الکاشانی .

marfat.com
Marfat.com

یعنی مرتبہ احدیت ذات کا پہلا تعین اور پہلا مرتبہ ہے جس میں غیر ذات کا اصلا لحاظ نہیں جس کی طرف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

حضور ذات حق سے پیدا ہوئے

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں :

انبیا مخلوق اند از اسماء ذاتیہ حق و اولیاء از اسماء صفاتیہ و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ و سید رسل مخلوق است از ذات حق و ظہور حق دروے بالذات است۔

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اللہ کے اسماء ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسماء صفاتیہ سے، بقیہ کائنات صفات فعلیہ سے اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی، ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو۔ یا عیاذا باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شی میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شی کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔ اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ و رسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عالم میں ذات رسول کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔ حدیث میں ہے :

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃ غیر ربی.

اے ابوبکر مجھے جیسا میں اپنی حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

marfat.com
Marfat.com

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہاں کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لو لاک ما خلقت الدنیا

اے محبوب اگر تم نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ (مولف)

آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لو لا محمد ما خلقتک و لا ارضا و لا سماء.

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمھیں بناتا نہ زمین وآسمان کو۔

تو سارا جہان ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقے، حضور کے طفیل۔

لا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استفاض الوجود من حضرۃ العزۃ ثم ھو افاض الوجود علی سائر البریۃ کما تزعم کفرۃ الفلاسفۃ من توسیط العقول ، تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ھل من خالق غیر اللہ .

یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا جیسے فلاسفہ کافر گمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے؟

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے اب

marfat.com
Marfat.com

کے سوا کسی کے واسطے نہیں تو وہ ذات الٰہی سے بلا واسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے :

ای من نور هو ذاته لا بمعنى انها مادة خلق نوره منها بل بمعنى تعلق الارادة به بلا واسطة شئ في وجوده .

یعنی اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

نور قدیم کی پہلی تجلی

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی، ہم استاذ علامہ محمد زرقانی، تلمیذ علامہ ابوالحسن شبراملسی اپنی کتاب "الرحلہ" پھر سیدی علامہ عثامی "شرح صلاۃ" حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔ صرف ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

اس کا ادراک حقیقۃ وہی شخص کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد **الله نور السموات و الارض** کا معنی جانتا ہے کیوں کہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کر سکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاعوں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے پس نور اللہ کو اس نور ہی کے ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے۔

حدیث (**ان الله قد خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره**) کے معنی کو سمجھنے کے لیے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلا واسطہ یا واسطوں کی کمی کے اعتبار

marfat.com
Marfat.com

سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق و اقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جب کہ وجود میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا۔

دوسرا فیض پانے والا۔

حالاں کہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں نور ایک ہی ہیں، یہ ایک حقیقی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا ہے اور تمام اقسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے اس طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں جب کہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلا واسطہ سب سے پہلے نور سے ہی مستفیض ہیں۔

مرتبۂ ایجاد و تکوین

اس بحث کے آخر میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

ظاہر ہو گیا کہ جس طرح مرتبۂ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یوں ہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے ، اور مرتبۂ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہان اس کے آبگینے۔

marfat.com
Marfat.com

خالق کل الوری ربک لا غیره

نورک کل الوری غیرک لم لیس لن

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔ (صلاۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ)

یہی مضمون دوسرے مقام پر اس طرح ہے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

جس طرح مرتبہ وجود میں صرف اللہ ہے، **کل شی ھالک الا وجھه**

ذات کبریا کے سوا ہر چیز ہلاک ہو جائے گی۔

الا کل شی ما خلا الله باطل

سن لو اللہ کے سوا ہر چیز باطل و فانی ہے۔

حقیقت وجود اسی کی ذات کریم سے خاص ہے۔ جہاں و جہانیان کا اس میں کچھ حصہ نہیں مگر جس پر وجود حقیقی کے آفتاب عالم تاب نے اپنے نور کا پرتو ڈالا وہ بقدر نسبت و قابلیت تام موجودیت سے بہرہ ور ہوا۔

یوں ہی مرتبہ ایجاد میں صرف ذات کریم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے وبس۔

حضور ہی سر الوجود و منبع الوجود و اصل ہر بود ہیں۔ وجودات عالم ضرور وجود حقیقی کے ظلال و پرتو ہیں۔

مگر اولاً و بالذات پرتو ذات و ظل صفات جامع الکمالات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلاۃ و اکمل التسلیمات ہے۔

پھر ثانیاً و بالعرض حضور کی وساطت سے مرتبہ بہ مرتبہ تمام عالم اس تجلی نور سے روشن ہے۔

marfat.com

Marfat.com

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اس گھر میں ایک چراغ ہے جس کی روشنی سے ہر جگہ انجمن ہی انجمن ہے۔

(ماخوذ از حیات اعلیٰ حضرت جلد اول)

حضور کی حقیقت صرف اللہ جانتا ہے

امام احمد رضا بریلوی ایک موقع پر فرماتے ہیں :

خدا کے سوا حضور کی حقیقت سے کوئی واقف ہی نہیں ۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اعرف الناس یعنی سب سے زیادہ حضور کے پہچاننے والے اس امت مرحومہ میں ہیں اس واسطے ان کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے ۔ معرفت الٰہی وہ معرفت محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کو ان کی معرفت زائد ہے اس کو معرفت الٰہی بھی زائد ہے ۔ صدیق اکبر جیسے اعرف الناس کہ تمام جہان سے زیادہ حضور کی معرفت رکھتے ہیں ان سے ارشاد فرمایا۔

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی .

اے ابوبکر جیسا میں ہوں سوا میرے رب کے اور کسی نے نہ پہچانا۔

صدیق اپنے مرتبہ کے لائق حضور کو جانتے ہیں ، جبریل امین اپنے مرتبہ کے لائق پہچانتے ہیں ، انبیاء و مرسلین اپنے اپنے مراتب کے لائق ، باقی رہا حقیقۃ ان کو پہچاننا تو ان کا جاننے والا ان کا رب ہے ، تبارک وتعالیٰ ۔ ان کا بنانے والا ان کا نوازنے والا ، ان کی حقیقت کے پہچاننے میں دوسرے کے واسطے حصہ ہی نہیں رکھا ۔ بلاتشبیہ محب نہیں چاہتا کہ جو ادا محبوب کی اس کے ساتھ ہے وہ دوسرے کے ساتھ ہو ۔ اللہ تمام جہان سے زیادہ غیرت والا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں:

انہ لغیور و انا اغیر منہ و اللہ اغیر منی .

وہ غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔

وہ کیوں کر روا رکھے گا کہ دوسرا میرے حبیب کی اس خاص ادا پر مطلع ہو جو میرے ساتھ ہے اسی واسطے فرمایا جاتا ہے جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔ (الملا والنبویہ)

حضور سبب وجود و بقاء ہیں

مطالع المسرات شریف میں ہے:

اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محی حیوۃ جمیع الکون بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فھو روحہ و حیاتہ و سبب وجودہ و بقائہ .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے، زندہ فرمانے والے اس لیے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود و بقا کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے:

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روح الاکوان و حیاتھا و سر وجودھا و لولاہ لذھبت و تلاشت کما قال سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا شی الا و ھو بہ منوط اذ لولا الواسطۃ لذھب کما قیل الموسوط.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان و حیات و سبب وجود ہیں حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہو جائے کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو اس لیے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطے سے تھا آپ

marfat.com
Marfat.com

ہی فنا ہو جائے۔

ہمزیہ شریف میں ارشاد فرمایا:

کل فضل فی العلمین فمن فضل
النبی استعارۃ الفضلاء

جہان والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کولی ہے۔

شرح سیدی عشاوی میں ہے :

نعمتان ماخلا موجود عنهما ، نعمة الايجاد و نعمة الامداد ، هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الواسطة فيهما اذلولا سبقت وجوده ما وجد موجود و لولا وجود نوره فى ضمائر الكون لتهدمت دعائم الوجود فهو الذى وجد اولا و له تبع الوجود و صار مرتبطا به لا استغناء له عنه .

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں، نعمت ایجاد و نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔

حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلا واسطہ ہمارے حضور ہیں باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ (صلاۃ الصفا فی نور المصطفیٰ)

marfat.com
Marfat.com

حضور کا وقت مخصوص

بعض احادیث میں مذکور ہے:

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل۔

میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔

اسے شیخ محقق نے مدارج النبوۃ شریف میں ذکر فرمایا ہے۔ (تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

اشعار

حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں:

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے

●

پَر تو اسم ذات احد پر درود	**نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام**
مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود	**مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام**
مصدر مظہریت پہ اظہر درود	**مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام**
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما	**اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام**

●

غایت و علت سبب بہر جہاں تم ہو سب
تم سے بنا تم بنا تم پہ کروروں درود

marfat.com
Marfat.com

تم سے خدا کا ظہور اس سے تمھارا ظہور
لم ہے یہ وہ ان ہوا تم پہ کروروں درود

●

اللہ کی سرتا بہ قدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتا تا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ
(حدائق بخشش)

marfat.com
Marfat.com

بحمداللہ تمت
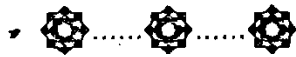
باعث تخلیق کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کاملہ اور غوث و رضا کی نگاہ التفات سے ''سیرت مصطفیٰ جان رحمت'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوتھی اور آخری جلد بھی بحسن وخوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔ میں اپنی اس کاوش کو اپنے نبی اکرم احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش وقار میں بطور ارمغان عقیدت ومحبت کے اس خیال سے پیش کرنے کی سعادت و برکت حاصل کر رہا ہوں کہ یہ میرے لیے سرمایۂ آخرت اور سامان نجات ہو، ذات واجب الوجود کے سوا ہر چیز فنا کی منزل سے ہم کنار ہوگی، اس کے ذکر جلیل کے ساتھ اس کے محبوب حقیقی کا تذکرۂ جمیل باقی رہے گا۔

وما من کاتب الا سیفنی

ویبقی الدھر ما کتبت یداہ

العاجز

محمد عیسیٰ رضوی

marfat.com
Marfat.com

ماخذ ومراجع

marfat.com
Marfat.com

ماٰخذومراجع

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی وہ تصانیف جن سے مضامین ماخوذ ہیں)

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۱	فتاوی رضویہ جلد اول	۱۳۲۶
۲	الجود الحلو فی ارکان الوضو	۱۳۲۴
۳	سہ القوہ ان الوضو من ای نوم	۱۳۲۵
۴	بارق النور فی مقادیر ماء الطهور	۱۳۲۷
۵	النور و النورق لاسفار الماء المطلق	۱۳۲۴
۶	تنویر القندیل فی اوصاف المندیل	۱۳۲۴
۷	السمیقة الانقی فی فرق الملاقی و الملقی	۱۳۲۷
۸	حسن التعمم لبیان حد التیمم	۱۳۲۵
۹	الطلبة البدیعة فی قول صدر الشریعة	۱۳۲۵
۱۰	عطاء النبی لاحکام ماء الصبی	۱۳۲۷
۱۱	قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء	۱۳۲۵
۱۲	الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل	۱۳۲۰

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۱۳	فتاویٰ رضویه جلد دوم	۱۳۲۶
۱۴	جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج	۱۳۱۶
۱۵	حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین	۱۳۱۳
۱۶	منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین	۱۳۲۳
۱۷	نہج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة	۱۳۳۳
۱۸	ایذان الاجر فی اذان القبر	۱۳۰۷
۱۹	الاحلی من السکر لطلبة سکر رو سر	۱۳۰۳
۲۰	فتاویٰ رضویه جلد سوم	۱۳۲۶
۲۱	اجتناب العمال عن فتاویٰ الجهال	۱۳۱۶
۲۲	القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة	۱۳۱۲
۲۳	وصاف الرجیح فی بسملة التراویح	۱۳۱۲
۲۴	سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاة العید	۱۳۰۷
۲۵	انهار الانوار من یم صلاة الاسرار	۱۳۰۵
۲۶	النهی الاکید عن الصلاة و راء عدی التقلید	۱۳۰۵
۲۷	رعایة المذهبین فی الدعاء بین الخطبتین	۱۳۱۰

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۲۸	التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد	۱۳۰۷
۲۹	ھدایة المتعال فی حد الاستقبال	۱۳۲۴
۳۰	اوفی اللمعة فی اذان الجمعة	۱۳۲۰
۳۱	فتاوی رضویه جلد چهارم	۱۳۲۶
۳۲	بریق المنار بشموع المزار	۱۳۳۱
۳۳	حیات الموات فی بیان سماع الاموات	۱۳۰۵
۳۴	الوفاق المتین بین سماع الدفین وجواب الیمین	۱۳۱۲
۳۵	الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن	۱۳۰۸
۳۶	النهی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز	۱۳۱۵
۳۷	البدور الاجلة فی امور الاهلة	۱۳۰۴
۳۸	شرح نور الادلة للبدور الاجلة	۱۳۰۴
۳۹	حاشیه رفع العلة عن نور الادلة	۱۳۰۴
۴۰	الهادی الحاجب عن جنازة الغائب	۱۳۲۶
۴۱	العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار	۱۳۱۲
۴۲	انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة	۱۳۲۹

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۴۳	جمل النور فی نهی النساء عن زيارة القبور	۱۳۳۹
۴۴	تجلی المشکوٰة لانارة اسئلة الزکوة	۱۳۰۷
۴۵	الزهر الباسم فی حرمة الزكوة على بنى هاشم	۱۳۰۷
۴۶	اعز الاکتناه فی رد صدقة مانع الزكاة	۱۳۰۹
۴۷	الحجة الفائحة لطيب التعيين و الفاتحة	۱۳۰۷
۴۸	رادع التعسف عن الامام ابی یوسف	۱۳۱۸
۴۹	صيقل الرين عن مجاورة الحرمين	۱۳۰۵
۵۰	فتاویٰ رضویه جلد پنجم	۱۳۲۶
۵۱	اطائب التهانی فی النکاح الثانی	۱۳۱۲
۵۲	فتاویٰ رضویه جلد ششم	۱۳۲۶
۵۳	القمع المبين لآمال المكذبين	۱۳۲۹
۵۴	سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح	۱۳۰۷
۵۵	حجب العوار عن مخدوم بهار	۱۳۳۹
۵۶	فتاویٰ رضویه جلد هفتم	۱۳۲۶
۵۷	كاسر السفيه الواهم فی ابدال قرطاس الدراهم	۱۳۲۹

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۵۸	الهبة الاحمدیه فی الولایة الشرعیة و العرفیة	۱۳۳۳
۵۹	فتاوی رضویه جلد هشتم	۱۳۲۶
۶۰	کتاب المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر	۱۳۱۱
۶۱	فتاوی رضویه جلد نهم	۱۳۲۶
۶۲	الحق المجتلی فی حق المبتلی	۱۳۲۴
۶۳	الرمز المرصف علی سوال مولانا سید آصف	۱۳۳۹
۶۴	شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله	۱۳۱۵
۶۵	لمعة الضحی فی اعفاء اللحی	۱۳۱۵
۶۶	اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد	۱۳۱۰
۶۷	زبدة الزکیة فی تحریم سجود التحیة	۱۳۳۷
۶۸	الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا	۱۳۲۸
۶۹	العطایا القدیر فی حکم التصویر	۱۳۳۱
۷۰	حک العیب فی حرمة تسوید الشیب	۱۳۰۷
۷۱	مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد	۱۳۱۰
۷۲	فتاوی رضویه جلد دهم	۱۳۲۶

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۷۳	الفقه التسجيلى فى عجين النار جيلى	۱۳۱۸
۷۴	رد الرفضة	۱۳۲۰
۷۵	فتاویٰ رضويه جلد يازدهم	۱۳۲۶
۷۶	قوارع القهار على المجسمة الفجار	۱۳۱۸
۷۷	فتاویٰ رضويه جلد دوازدهم	۱۳۲۶
۷۸	اقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامة	۱۲۹۸
۷۹	تدبير فلاح و نجات و اصلاح	۱۳۳۱
۸۰	نزول آيات فرقان بسكون زمين و آسمان	۱۳۳۹
۸۱	الميلاد النبوية فى الالفاظ الرضويه	
۸۲	اراء ة الادب لفاضل النسب	۱۳۲۹
۸۳	شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام	۱۳۱۵
۸۴	شرح المطالب فى مبحث ابى طالب	۱۳۱۶
۸۵	اسماع الاربعين فى شفاعة سيد المحبوبين	۱۳۰۵
۸۶	منبه المنية لوصول الحبيب الى العرش و الروية	۱۳۲۰
۸۷	نطق الهلال بارخ ولاد الحبيب والوصال	۱۳۱۷

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	سن تصنیف ہجری
۸۸	انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفی	۱۳۱۸
۸۹	خالص الاعتقاد	۱۳۲۸
۹۰	الدولة المكية بالمادة الغيبية	۱۳۲۳
۹۱	تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین	۱۳۰۵
۹۲	جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة	۱۳۱۷
۹۳	صلاة الصفا فی نور المصطفیٰ	۱۳۲۹
۹۴	نفی الفیء عمن استنار بنوره کل شیء	۱۲۹۶
۹۵	قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام	۱۲۹۶
۹۶	بدر الانوار فی آداب الآثار	۱۳۲۶
۹۷	فقه شهنشاه و ان القلوب بید المحبوب بعطاء الله	۱۳۲۶
۹۸	النور و الضیاء فی احکام بعض الاسماء	۱۳۲۰
۹۹	اعتقاد الاحباب فی الجمیل و المصطفیٰ و الآل والاصحاب	۱۲۹۸
۱۰۰	غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق	
۱۰۱	الامن و العلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء	۱۳۱۱
۱۰۲	تنزیه المكانة الحیدریة عن وصمة عهد الجاهلیة	۱۳۱۲

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۱۰۳	برکات الامداد لاھل الاستمداد	۱۳۱۱
۱۰۴	انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ	۱۳۰۴
۱۰۵	منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب	۱۳۱۱
۱۰۶	الملفوظ مکمل چار حصے	۱۳۳۸
۱۰۷	الحجۃ الموتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ	۱۳۳۹
۱۰۸	احکام شرعیت مکمل تین حصے	
۱۰۹	مقال عرفاء باعزاز شرع و علماء	۱۳۲۷
۱۱۰	تعلیقات رضا	
۱۱۱	النیرۃ الوضیۃ شرح الجوھرۃ المضیئۃ	۱۲۹۵
۱۱۲	سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ	۱۳۱۲
۱۱۳	انفس الفکر فی قربان البقر	۱۲۹۸
۱۱۴	اھلاک الوھابیین علی توھین قبور المسلمین	۱۳۲۲
۱۱۵	وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید	۱۳۱۲
۱۱۶	نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ و الخلافۃ	۱۳۱۹
۱۱۷	الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ	۱۳۱۲

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۱۱۸	اعالی الافادة فی تعزیة الهند و بیان الشهادة	۱۳۲۱
۱۱۹	خیر الآمال فی حکم الکسب و السوال	۱۳۱۸
۱۲۰	صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین	۱۳۰۶
۱۲۱	السوء و العقاب علی المسیح الکذاب	۱۳۲۰
۱۲۲	المبین ختم النبیین	۱۳۲۶
۱۲۳	فتاوی الحرمین برجف ندوة المین	۱۳۱۷
۱۲۴	الاجازاة المتینة لعلماء بکة و المدینة	۱۳۲۴
۱۲۵	عرفان شریعت مکمل تین حصے	
۱۲۶	السنیة الانیقة فی فتاوی افریقه	۱۳۳۶
۱۲۷	ذیل المدعاء لاحسن الوعاء	۱۳۰۶
۱۲۸	تمهید ایمان بایآت قرآن	۱۳۲۶
۱۲۹	شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر	۱۳۲۷
۱۳۰	المعتمد المستند بناء نجاة الابد	۱۳۲۰
۱۳۱	انوار المنان فی توحید القرآن	۱۳۳۰
۱۳۲	ازاحة العیب بسیف الغیب	۱۳۳۰

marfat.com
Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	سن تصنیف ہجری
۱۳۳	راد القحط و الوباء بدعوۃ الجیران و مواساۃ الفقراء	۱۳۱۲
۱۳۴	کشف حقائق و اسرار دقائق	۱۳۰۸
۱۳۵	دوام العیش فی الائمۃ من قریش	۱۳۲۰
۱۳۶	ابرا لمقال فی استحسان قبلۃ الاجلال	۱۳۰۸
۱۳۷	جمع القرآن و بم عزوہ لعثمان	۱۳۲۲
۱۳۸	الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی	۱۳۰۰
۱۳۹	مسائل المعراج	
۱۴۰	حدائق بخشش	۱۳۲۵

۞......۞......۞

marfat.com
Marfat.com